تفہیم البخاری
عربی متن مع اردو شرح
صحیح البخاری
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن
تالیف
امیر المومنین فی الحدیث أبو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند
دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوئم

تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : نومبر ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 976 صفحات

مصححین: مولانا سرفراز احمد صاحب (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

مولانا اصغر مغل صاحب (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
London
Tel : 020 8911 9797, Fax : 020 8911 8999

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد سوم

کی

اکیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱ . فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَ لَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ

۱۔سورۂ فاتحہ کی فضیلت۔

۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید ابن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے میں نے کوئی جواب نہیں دیا (پھر میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر) عرض کی یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ ''اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو۔'' پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتادوں؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑلیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپؐ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضور ﷺ مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتائیں گے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للّٰہ رب العالمین" ہے۔ یہی ''سبع مثانی'' ہے اور یہی وہ ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ لَّنَا فَنَزَلْنَا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ وَ اِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَاْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَاَ فَاَمَرَ لَهٗ بِثَلٰثِيْنَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهٗ اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً اَكُنْتَ تَرْقِيْ قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْكِتٰبِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوْا شَيْئًا

۲۔مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو

حَتّٰی نَاْتِیَ اَوْ نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَکَرْنَاہُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا کَانَ یُدْرِیْہِ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ وَّقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ حَدَّثَنِیْ مَعْبَدُ ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ بِھٰذَا

اسے صحت ہوگئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ پھونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچا نہ ہو۔ چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اسے کوئی منتر سمجھ کر تھوڑا ہی کیا تھا۔ اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا اور معمر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

باب ۲. فَضْلِ الْبَقَرَۃِ

(۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰیَتَیْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ وَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْھَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکَاۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ لَنْ یَّزَالَ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرُبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ ذَاکَ شَیْطَانٌ

۲۔ سورۂ بقرہ کی فضیلت۔

۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں سلیمان نے انہیں ابراہیم نے انہیں عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے بھی دو آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ بقرہ کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا پھر انہوں نے حدیث بیان کی (جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالۃ میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے) اس نے کہا (جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا) کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا اس نے تمہیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے

بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

باب ۳. فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

(۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّآ اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

۳۔ سورۂ کہف کی فضیلت۔

۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۂ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ فگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

باب ۴. فَضْلِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

(۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۴۔ سورۂ فتح کی فضیلت۔

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضور ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرم ﷺ سے تین مرتبہ اصرار کیا۔ اور آنحضور ﷺ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اونٹنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو گی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت "انا فتحنالک فتحاً مبیناً" کی تلاوت کی۔

باب۵. فَضْلِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فِيْهِ عُمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۔"سورۂ قل هو الله احد" کی فضیلت۔اس میں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں۔

(٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَزَادَ اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا فَلَمَّآ اَصْبَحْنَآ اَتَى رَجُلٌ نِالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

٦۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبدالرحمٰن نے، انہیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورہ "قل هو الله" بار بار دہرا رہے ہیں۔صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابو معمر نے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سحر کے وقت سے کھڑے "قل هو الله احد" پڑھتے رہے۔اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو دوسرے صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح۔

(٧) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ وَالضَّحَّاكُ الْمُشْرِقِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَ قَالُوْآ اَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْفِرَبْرِيُّ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ حَاتِمٍ وَرَّاقَ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلٌ وَ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ

٧۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرقی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کیا تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو۔صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اس کی طاقت رکھتا ہوگا۔آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ "قل هو الله احد الله الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ کے کاتب ابوجعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً سنا۔

باب ٦. فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

(٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَ جْعُهٗ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَآءَ بَرَكَتِهَا

٦۔ معوذات کی فضیلت۔

٨۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات ❶ کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفات میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضور ﷺ کے ہاتھوں سے آنحضور ﷺ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی برکت کی امید میں۔

(٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَآ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ وَمَآ اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

٩۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورۃ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورۃ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

باب ٧. نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلَآئِكَةِ عِنْدَ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ

٧۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول۔

(١٠) وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَ سَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَ كَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرٰهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ

١٠۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لئے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان

❶ معوذات تین سورتیں ہیں، سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق۔ اور سورۃ الناس۔

اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَآ اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلآئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند نہ کی ہوتی، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو نہ کچل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے، تمہاری آواز کے قریب ہو رہے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں اور ابن الہاد نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بیان کی، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۸. مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے جو قران چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دولوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔

(۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَشَدَّادُ ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَى بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ اَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَابَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلٰى مُحَمَّدِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے۔ حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شداد بن معقل نے آپ سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے قران کے سوا کوئی اور چیز بھی چھوڑی تھی؟ (جو قرآن کا جزء ہے لیکن اس کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے (وحی متلو) جو کچھ بھی چھوڑا تھا وہ سب بلا استثناء دولوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔ عبدالعزیز ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے جو بھی وحی متلو چھوڑی، وہ سب دولوحوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

باب ۹. فَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر۔

(۱۲) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْخَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ الَّذِيْ لَا

۱۲۔ ہم سے ابوخالد ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو

يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْفَاجِرِالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيْحَ لَهَا

قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔سنترے کی ہے جس کا مزا بھی لذت بخش ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزا تو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر (منافق) کی مثال جو قران کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کے پھول کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے۔اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا، اندر رائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

(۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَآ اَجَلُكُمْ فِىْٓ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُ مَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَ مَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلَ لِىْٓ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِىْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلَى الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَ اَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ

۱۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ان سے سفیان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔گذشتہ امتوں کی عمر کے مقابلہ میں تمہاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت، اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا کچھ حق مارا گیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔میں جسے چاہوں دوں۔

باب ۱۰ . اَلْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۰۔کتاب اللہ پر عمل کی وصیت۔

(۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

۱۴۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔میں نے عرض کی۔پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے۔اور خود آنحضور ﷺ نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

اب ۱۱. مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى لَيْهِمْ

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گا کر نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ان کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔"

۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ للَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَ قَالَ صَاحِبٌ هٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھتے سنا، ❶ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (يتغنىٰ به کا) مفہوم یہ ہے کہ با آواز بلند پڑھتے۔

۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ زُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ رَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ للّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ اَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ قَالَ فْيَانُ تَفْسِيْرُهٗ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی ﷺ کو قرآن پڑھتے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "یغنی به" کا مفہوم ہے "یستغنی به"

اب ۱۲. اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

۱۲۔ صاحب قرآن پر رشک۔

۱۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ الَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

---

❶ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت ہے کہ "قرآن مجید کو اہل عرب ے لہجہ اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب ولہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میرے بعد ایک قوم ایسی ا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے۔" دراصل یہی اوت ممنوع ہے جس میں گویّوں کی نقل کی جائے کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل ودماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت ں گنگناتا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب ولہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا مخصوص لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی ں کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے۔ لیکن اگر گویوں کا لب ولہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قراءت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے گویوں کے لب ولہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی خیموں اور دوسری اپنے گانے کی مخصوص محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ انعت میں وہ لب ولہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَ رَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ

ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دو۲ ہی پر ہونا چاہئے، ایک تو وہ جسے اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

(۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهٗ جَارٌ لَّهٗ فَقَالَ لَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهٗ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ

۱۸۔ ہم سے علی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ذکوان سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

باب ۱۳ . خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ قَالَ وَ اَقْرَاَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَ ذَاكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اور انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبدالرحمٰن سلمی، نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لئے) بٹھا رکھا ہے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۲۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ فِی النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْهَا قَالَ اَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَآ اَجِدُ قَالَ اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَاعْتَلَّ لَهٗ فَقَالَ مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہیں (مہر میں) ایک کپڑا لا کے دو انہوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میسر نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر انہیں کچھ دو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے (کیونکہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی) آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انہوں ے عرض کی، فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

باب ۱۴۔ اَلْقِرَآءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

۱۴۔ تلاوت قرآن، حافظہ کی مدد سے۔

(۲۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِاَهَبَ لَکَ نَفْسِیْ فَنَظَرَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَیْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ یَقْضِ فِیْهَا شَیْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِیْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ اِلٰٓی اَهْلِکَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَیْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَاوَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَیْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ وَ لٰکِنْ هٰذَآ اِزَارِیْ قَالَ سَهْلٌ مَّالَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِکَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهَا مِنْهُ شَیْءٌ وَ اِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْکَ شَیْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی

۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضور ﷺ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضور ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کی یارسول اللہ! اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لئے) بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میسر ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! مجھے کوئی چیز میسر نہ ہوئی۔ آنحضور نے فرمایا پھر دیکھ لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آ گئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میسر نہیں، البتہ یہ ایک تہبند میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لئے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا

طَالَ مَجْلِسُه، ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا عَدَّ هَا قَالَ اَتَقْرَأُ وَ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہبند کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انہوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انہیں اس وجہ سے کر دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

باب ۱۵. اِسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ وَتَعَاهُدِهٖ

۱۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا۔

(۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَ اِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ صاحب قران (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو روک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

(۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَالِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوْا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّه اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ

۲۴۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہئے) مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۲۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ مِّثْلَه، تَابَعَه، بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریج نے کی، ان سے عبدہ نے، ان سے شقیق نے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ

۲۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِ بِلِ فِیْ عُقُلِھَا

پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

باب۱۶ . اَلْقِرَآءَ ۃِ عَلَی الدَّآبَّۃِ

(۲۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِیَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَھُوَ یَقْرَأُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ سُوْرَۃَ الْفَتْحِ

۱۶۔سواری پر تلاوت۔

۲۷۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوایاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب۱۷ . تَعْلِیْمُ الصِّبْیَانِ الْقُرْاٰنِ

(۲۸)حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَدْعُوْنَہُ الْمُفَصَّلَ ھُوَ الْمُحْکَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَ قَدْ قَرَأْ تُ الْمُحْکَمُ

۱۷۔بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم۔

۲۸۔مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جن سورتوں کو تم ''مفصل'' کہتے ہو وہ سب ''محکم'' ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

(۲۹) حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَآ اَبُوْا بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْکَمَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ وَ مَا الْمُحْکَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

۲۹۔ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ھشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبشر نے خبر دی، انہیں سعید ابن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں؟ فرمایا کہ ''مفصل''۔

باب۱۸ . نِسْیَانِ الْقُرْاٰنِ ھَلْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَذَا وَ کَذَا وَ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی سَنُقْرِئُکَ فَلاَ تَنْسٰٓی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ

۱۸۔قرآن مجید کو بھولنا۔ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ''ہم آپ کو قرآن پڑھادیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوا ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔''

(۳۰)حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا زَآئِدَۃُ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَّقْرَأُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً مِّنْ سُوْرَۃِ کَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِیْسٰی عَنْ ھِشَامٍ وَقَالَ اَسْقَطْتُھُنَّ مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا تَابَعَہٗ عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ وَّعَبْدَۃُ بْنُ ھِشَامٍ

۳۰۔ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر او عبدہ بن ہشام کے واسطہ سے کی۔

(۳۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّقْرَأُ فِیْ سُوْرَۃٍ بِاللَّیْلِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَ کَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَ کَذَا

۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلادی گئی تھیں۔

(۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدِھِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَ کَیْتَ بَلْ ھُوَ نُسِّیَ

۳۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلادیا گیا۔

باب ۱۹ . مَنْ لَّمْ یَرَ بَاْ سًا اَنْ یَّقُوْلَ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَ سُوْرَۃُ کَذَا وَ کَذَا

۱۹۔ جن کے نزدیک سورۂ بقرہ یا فلاں فلاں سورۃ (نام کے ساتھ) کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَآ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمٰن بن یزید نے، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔

(۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ حَدِیْثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّھُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ھِشَامَ بْنَ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَآءَ تِہٖ فَاِذَا ھُوَ یَقْرَأُھَا عَلٰی حُرُوْفٍ کَثِیْرَۃٍ لَّمْ یُقْرِئْنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکِدْتُ اُسَاوِرُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ فَانْتَظَرْتُہٗ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَبَّبْتُہٗ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَکَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُکَ تَقْرَأُ قَالَ اَقْرَاَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ کَذَبْتَ فَوَاللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُوَ اَقْرَاَنِیْ

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے مسور بن مخرمہ، اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا نہیں تھا، ممکن تھا کہ میں نماز ہی میں ان کا سر پکڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سورتیں جنہیں ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضور

هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُکَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖٓ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْدُهٗ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِیْهَا وَاِنَّکَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ یَا هِشَامُ اقْرَاْهَا فَقَرَاَهَا الْقِرَآءَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُهَا الَّتِیْٓ اَقْرَاَنِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ

اکرمؐ نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انہیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورۂ فرقان ایسی قراءت سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم ہمیں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضور ﷺ مجھے بھی سورۂ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انہوں نے اسی طرح اس کی قراءت کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح قرأت کی جس طرح آنحضور ﷺ نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لئے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

(۳۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا یَّقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَ کَذَا اٰیَةً اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ کَذَا وَ کَذَا

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

باب ۲۰. اَلتَّرْتِیْلِ فِی الْقِرَآءَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا وَّ قَوْلِهٖ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَّمَا یُکْرَهُ اَنْ یُّهَذَّ کَهَذِّ الشِّعْرِ فِیْهَا یُفْرَقُ یُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَقْنٰهُ فَصَّلْنٰهُ

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ صاف صاف کیجئے'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور قرآن تو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں'' اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ ''یفرق'' بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''فرقناہ'' بمعنی فصلناہ۔

(۳۶) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ ابْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا کَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَآءَةَ وَاِنِّیْ لَاَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِیْ کَانَ یَقْرَاُ بِهِنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَ سُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ

۳۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قراءت سنی ہے اور مجھے

(طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد میں جن کی تلاوت نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوتیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حم ہے۔

(۳۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَ شَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَآ اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ قَالَ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نُّبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَاَهٗ كَمَا وَ عَدَهُ اللّٰهُ

۳۷۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہؒ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے۔" بیان کیا کہ جب جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپؐ کے لئے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپؐ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورۂ "لا اقسم بیوم القیامۃ" میں ہے، نازل کی کہ "آپؐ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھوانا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپؐ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔ پھر آپؐ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔" بیان کیا کہ پھر جب جبرائیل علیہ السلام آتے تو آپؐ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا۔

باب ۲۱. مَدِّ الْقِرَآءَةِ

۲۱۔قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

(۳۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

۳۸۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (کھینچ کر پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

(۳۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَآءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ

۳۹۔ہم سے معرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرأت کیسی تھی؟ آپؐ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ (میں اللہ کی لام کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمٰن (میں میم) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں ح کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔

باب ۲۲. اَلتَّرْجِيْعِ

۲۲۔قراءت کے وقت حلق میں آواز کو گھمانا۔

(۴۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِیَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَ هُوَ عَلٰی نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِیَ تَسِیْرُ بِهٖ وَهُوَ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَآءَةً لَیِّنَةً یَقْرَأُ وَهُوَ یُرَجِّعُ

۴۰۔ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کررہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورۂ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آواز کو حلق میں گماتے تھے۔ ❶

باب۲۳. حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَآءَةِ

۲۳۔خوش الحانی کے ساتھ تلاوت۔

(۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْبَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْیَحْیَی الْحِمَّانِیُّ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ

۴۱۔ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابویحییٰ حمانی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوموسیٰ! تجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

باب۲۴. مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْمَعَ الْقُرْاٰنَ مِنْ غَیْرِهٖ

۲۴۔جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا۔

(۴۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَ عَلَیْکَ اُنْزِلَ قَال انی احب ان اسمعه من غیری.

۴۲۔ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپؐ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

باب۲۵. قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُکَ

۲۵۔قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

(۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَ عَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَابِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ

۴۳۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤ، آپؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت "فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید

❶ بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھیں، قصداً آپؐ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے۔

حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ

وجئنابک علٰی ھولاء شھیداً" پر پہنچا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۲۶. فِیْ کَمْ یُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاقْرَءُ وْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ

۲۶۔ کتنی مدت میں قران مجید ختم کیا جانا چاہئے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو۔

(۴۴) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ لِیَ ابْنُ شُبْرُمَۃَ نَظَرْتُ کَمْ یَکْفِی الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ اَجِدْ سُوْرَۃً اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰیَاتٍ فَقُلْتُ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقْرَأَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰیَاتٍ قَالَ سُفْیَانُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ عَلْقَمَۃُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَّلَقِیْتُہٗ وَھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شبرمہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے غور کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہوسکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لئے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبدالرحمٰن بن یزید نے، انہیں علقمہ نے خبر دی اور انہیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) میں نے آپؓ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر فرمایا (کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا) کہ جس نے سورۂ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

(۴۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَاَنْکَحَنِیْ اَبِیْ امْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ فَکَانَ یَتَعَاھَدُ کَنَّتَہٗ فَیَسْاَلُھَا عَنْ بَعْلِھَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَّمْ یَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَّلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا مُذْ اَتَیْنَاہُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ذَکَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِیْ بِہٖ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ وَکَیْفَ تَخْتِمُ قَالَ کُلَّ لَیْلَۃٍ قَالَ صُمْ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃً وَّ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْجُمُعَۃِ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اَفْطِرْ یَوْمَیْنِ وَصُمْ یَوْمًا قَالَ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامَ یَوْمٍ وَّ اِفْطَارَ یَوْمٍ وَاقْرَأْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّۃً فَلَیْتَنِیْ قَبِلْتُ رُخْصَۃَ رَسُوْلِ

۴۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کردیا تھا۔ پھر وہ میری بیوی سے بار بار اس کے شوہر (یعنی خود آپ) کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انہوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہوگئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرت ﷺ سے ملا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ۔ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہر رات اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اس

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ذَاکَ اِنِّیْ کَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَکَانَ یَقْرَأُ عَلٰی بَعْضِ اَھْلِہِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّھَارِ وَالَّذِیْ یَقْرَؤُہٗ یَعْرِضُہٗ مِنَ النَّھَارِ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ وَ اِذَآ اَرَادَ اَنْ یَتَقَوّٰی اَفْطَرَ اَیَّامًا وَاَحْصٰی وَ صَامَ مِثْلَھُنَّ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتْرُکَ شَیْئًا فَارَقَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَ قَالَ بَعْضُھُمْ فِیْ ثَلٰثٍ وَّ فِیْ خَمْسٍ وَ اَکْثَرُ ھُمْ عَلٰی سَبْعٍ

سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بلا روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو (آپ فرماتے) کاش! میں نے حضور اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے) قوت حاصل کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے عہد کرلیا ہے اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات دن میں ختم کی روایت کی ہے۔

(۴۶) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کَمْ تَقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی بَنِیْ زُھْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ وَ اَحْسِبُنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا مِنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ شَھْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّۃً حَتّٰی قَالَ فَاقْرَءْہُ فِیْ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ

۴۶۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شیبان نے، انہیں یحییٰ نے انہیں بنی زہرہ کے مولیٰ محمد ابن عبدالرحمٰن نے، انہیں ابوسلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ بلند پروازی نہ کرو۔

باب ۲۷. اَلْبُکَآءِ عِنْدَ قِرَآءَۃِ الْقُرْاٰنِ

۲۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونا۔

(۴۷) حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ

۴۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، انہیں

سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْاَعْمَشُ وَ بَعْضُ الْحَدِيْثِ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَاْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ لِيْ كُفَّ اَوْاَمْسِكْ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ

سفیان نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبیدہ نے، اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحیٰی نے حدیث کا بعض حصہ عمرو بن مرہ کے واسطہ سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کئے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضور ﷺ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضور ﷺ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھولاء شھیداً" پر پہنچا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ آنحضور ﷺ نے کف فرمایا یا "امسک" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(۴۸) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناؤں؟ آنحضور ﷺ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

باب ۲۸. مَنْ رَّايَا بِقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَاَكَّلَ بِهٖ اَوْفَخَرَ بِهٖ

۲۸۔ جس نے دکھاوے، طلب دنیا یا فخر کے لئے قرآن مجید پڑھا۔

(۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے ان سے سوید ابن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں

كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لئے باعث ثواب ہوگا جو انہیں قتل کرے گا۔

(۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلاَتَكُمْ مَّعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَّعَ صِيَامِهِمْ وَ عَمَلَكُمْ مَّعَ عَمَلِهِمْ وَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَّ يَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلاَ يَرٰى شَيْئًا وَّ يَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن سعید نے، انہیں محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیرانداز) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس سے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پَر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سوفار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔ ❶

(۵۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ. وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَايَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَارِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَّ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْ خَبِيْثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ

۵۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، سنگترے کی ہے، جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی فرحت انگیز اور وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بو پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا، اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ لفظ "مر" ہے یا

❶ یعنی جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کئے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا بے فائدہ اور بے اثر۔

''خبیث'') اوراس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

باب ۲۹. اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ

۲۹۔قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ

۵۲۔ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے اوران سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کردو۔

(۵۳)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهٗ وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَجُنْدَبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ

۵۳۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ان سے ابوعمران جونی نے اوران سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کردو۔اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابوعمران کے حوالہ سے کی اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور ﷺ کا حوالہ نہیں دیا اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوعمران نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا (انہوں نے اس روایت میں آنحضور ﷺ کا حوالہ نہیں دیا) اور ابن عون نے بیان کیا ان سے ابوعمران نے، ان سے عبداللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم ﷺ کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی راویت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

(۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ اٰيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ اَكْبَرُ عِلْمِيْ قَالَ فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَاَهْلَكَهُمْ

۵۴۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال بن سبرہ نے کہ عبداللہ بن مسعود ؓ نے ایک صاحب کوایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا۔حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لئے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق) پڑھو (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا (اختلاف ونزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اوراسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کردیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

باب ۳۰. اَلتَّرْغِيْبُ فِى النِّكَاحِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

۳۰۔ نکاح کی ترغیب۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فانکحوا ما طاب لکم من النساء."

(۵۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُ هُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّىْ اُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَدًا وَّ قَالَ اٰخَرُاَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَ خْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّىْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّىْ وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبردی، انہیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبردی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، آنحضور کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لئے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(۵۶) حَدَّثَنَا عَلِىٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ اَلْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِىْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا، انہوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عروہ نے خبردی اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا۔ "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔ دودو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار وچار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کرو۔ یا جو کنیز تمہارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔" عائشہ

سُنَّةِ صَدَا قِهَا فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْ هُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو، وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ ایسی زیر پرورش یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب ۳۱. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِاَنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ

۳۱۔ نبی ﷺ کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے، کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت نہ ہو؟

(۵۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَّكَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِيْ اَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ اَنْ لَّيْسَ لَهُ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذَا اَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ملاقات کی۔ اور فرمایا ابو عبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں، جو آپ کو گذرے ہوئے ایام (کے نشاط و شباب کی) یاد دلا دے۔ چونکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لئے آپ نے مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہئے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب ۳۲. مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَآءَةَ فَلْيَصُمْ

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔

(۵۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَّا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ

کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

باب ۳۳. كَثْرَةِ النِّسَآءِ

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں۔

(۵۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا۔ نبی کریم ﷺ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آٹھ کے لئے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔ ❶

(۶۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِیْ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَّ لَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَّقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریمؐ کے حوالہ سے۔

(۶۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِیَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَاِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَكْثَرُهَا نِسَآءً

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے رقبہ نے، ان سے طلحہ الیامی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

باب ۳۴. مَنْ هَاجَرَ اَوْعَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيْجِ امْرَاَةٍ فَلَهٗ مَانَوٰى

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

❶ ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی کیونکہ آپ بوڑھی ہوگئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

(۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُه اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُه اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے علقمہ بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لئے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

باب ۳۵. تَزْوِيْجُ الْمُعْسِرِ الَّذِیْ مَعَه الْقُرْآنُ وَالْاِسْلَامُ فِيْهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی بھی ایک حدیث نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے ہے۔

(۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ

۶۳۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لئے ہم نے کہا کہ یارسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرلیں آنحضور ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

باب ۳۶. قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ انْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ شِئْتَ حَتّٰى اَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرلو۔ تم میری جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لئے طلاق دے دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

(۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَه وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِیِّ وَعِنْدَ الْاَنْصَارِیِّ امْرَاَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَه اَهْلَه وَمَا لَه فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِیْ عَلَى السُّوْقِ فَاَتَى السُّوْقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّشَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّ عَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ

۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انہوں نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت دے، مجھے تو بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ آپ بازار آئے اور یہاں آپ نے کچھ پنیر

مَهْيَم يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ

اور کچھ گھی کا نفع کمایا۔ چند دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان پر زرد رنگ کی چکناہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر کیا دیا؟ عرض کی کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۳۷. مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَآءِ

۳۷۔ عبادت کے لئے نکاح سے گریز اور اپنے آپ کو خصی بنانا پسندیدہ نہیں ہے۔

(۶۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَّقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْاَذِنَ لَه' لَا خْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّه' سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَّقُوْلُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَلَه' التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیّب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تبتل (عبادت کے لئے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضورؐ انہیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انہیں سعید بن مسیّب نے خبر دی اور انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ آپؐ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور ﷺ انہیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

(۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِىْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمِرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِىْ

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لئے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دے دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر (ایک مدت تک کے لئے) نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ''(ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو تمہارے لئے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' اور

الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَآ اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآاَبَاهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَآ اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْذَرْ

اصبغ نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نوجوان ہوں اور مجھے اپنے پر زنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کرلوں۔ حضور اکرمؐ میری یہ بات سن کر خاموش رہے۔ دوبارہ میں نے اپنی یہی بات دہرائی۔ لیکن آپؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپؐ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ! جو کچھ تم کرو گے اسے (لوح محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم خصی ہو جاؤ یا باز رہو۔

باب ۳۸. نِكَاحِ الْاَبْكَارِ وَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَآئِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ

۳۸۔ کنواریوں کا نکاح، ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپؐ کے سوا نبی کریم ﷺ نے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

(٦٧) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَّ فِيْهِ شَجَرَةٌ قَدْ اُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَّ شَجَرًا لَّمْ يُوْكَلْ مِنْهَا فِيْ اَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيْرَكَ قَالَ فِي الَّذِيْ لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا

٦٧۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپؐ کا کیا خیال ہے اگر آپؐ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپؐ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہوگا۔ آپؐ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

(٦٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ

٦٨۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمہاری صورت ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

باب ۴۹. اَلثَّيِّبَاتِ وَقَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

۴۹۔ بیاہی عورتیں۔ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (اپنی ازواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھ سے نکاح کے لئے مت پیش کیا کرو۔

(۶۹) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِّيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَآءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَآءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ

۶۹۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اوران سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے سے واپس ہور ہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کرر ہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھبو دیا۔اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل پڑا، جیسا کہ کسی عمدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔اچانک نبی کریم ﷺ مل گئے۔آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کرر ہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔(جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہوجائے تب داخل ہو۔تا کہ پریشان بالوں والی کنگھا کرلے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کرلیں۔

(۷۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ يَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَالَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

۷۰۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ان سے محارب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔حضور ﷺ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔محارب نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انہوں نے آنحضور ﷺ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

باب ۴۰. تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

(۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَآئِشَةَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَآ اَنَا اَخُوْكَ فَقَالَ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ

۴۰۔کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی۔

۱۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ان سے لیث نے حدیث بیان کی،ان سے یزید نے،ان سے عراک نے اوران سے عروہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ میں آپؐ کا بھائی ہوں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اوراس کے کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہواور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لئے حلال ہے۔

باب ۴۱. اِلٰى مَنْ يَّنْكِحُ وَاَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ وَّمَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّتَخَيَّرَ لِنُطْفِهٖ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ

(۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَّكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُونِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ

۴۱۔کس سے نکاح کیا جائے اورکون عورت بہتر ہےاورمرد کے لئے کس عورت کواپنی نسل کے لئے اپنی رفقیہ حیات بنانا مستحب ہے۔

۷۲۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبردی،ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے،اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اوراپنے شوہر کے مال میں اس کی بہت عمدہ نگہبان ونگران۔

باب ۴۲. اِتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ اَعْتَقَ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

(۷۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِيْ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا مَمْلُوْكٍ اَدّٰى حَقَّ مَوَالِيْهِ وَحَقَّ رَبِّهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْكَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْمَا دُوْنَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَصْدَقَهَا

۴۲۔باندیوں کو ہم بستری کے لئے منتخب کرنا اوراس شخص کا ثواب جس نے اپنی باندی کوآزاد کیااور پھراس سے شادی کرلی۔

۷۳۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی،ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے حدیث بیان کی،کہا کہ مجھ سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی۔بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جس شخص کے پاس بھی کوئی باندی ہو،وہ اسے تعلیم دےاورخوب اچھی طرح دے،اسے ادب سکھائے اور پوری نرمی اورلگن کے ساتھ سکھائے اوراس کے بعد اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اوراہل کتاب میں سے جوشخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہواور پھر مجھ پر بھی ایمان لائے تواسے دہرا ثواب ملتااور جوغلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا ہےاوراپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔شعبی نے (اپنے شاگرد سے اس حدیث کوسنانے کے بعد) فرمایا کہ بغیر کسی مشقت اورمحنت کے اسے سیکھ لو۔اس سے پہلے طالب علموں

کو اس سے کم کے لئے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابوبکر نے بیان کیا، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ "اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لئے) اور یہی آزادی اس کا مہر رکھا۔"

(۷۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَآ اِبْرَاهِيْمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَّمَعَهٗ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَاَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْكَافِرِ وَ اَخْدَمَنِیْ اٰجَرَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِیْ مَآءِ السَّمَآءِ

۷۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذو معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گذرے، آپ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی (کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا) اس بادشاہ نے پھر سارہ کو ہاجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور آجر (ہاجرہؓ) کو میری خدمت کے لئے دلوایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (ہاجرہؓ) تمہاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (یعنی اہل عرب)

(۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اُمِرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِیَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَ السَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْآ اِنْ حَجَبَهَا فَهِیَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِنْ لَّمْ يُحْجِبْهَا فَهِیَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آنحضور ﷺ کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اور اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ دسترخوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المؤمنین میں سے ہیں (یعنی آنحضور ﷺ نے ان سے نکاح کیا ہے) یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضور ﷺ ان کے لئے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ

ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی اور آپ کے لئے پردہ ڈالا تا کہ لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

باب ۴۳. مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْاَ مَةِ صَدَاقَهَا

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔

(۷۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّ شُعَيْبِ بْنِ الْحِجابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صُدَاقَهَا

۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

باب ۴۴. تَزْوِيْجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرانا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انہیں مال دار کر دے گا۔"

(۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيِّ قَالَ جَآءَتْ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِىْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَىْءٍ قَالَ لَاوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّ لٰكِنْ هٰذَآ اِزَارِىْ قَالَ سَهْلٌ مَّالَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَىْءٌ وَ اِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَىْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لئے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو۔ ممکن ہے تمہیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس یہ ایک تہبند ہے، انہیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجئے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے اس تہبند کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہنو گے تو ان کے لئے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ پہن لیں تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

تمہارے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور ﷺ نے انہیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، انہوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تم انہیں حافظہ سے پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے انہیں تمہارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمہیں یاد ہے۔

باب ۴۵. اَلْاَكْفَاءِ فِي الدِّيْنِ وَقَوْلُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا

۴۵۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے ددھیال اور سسرال میں تقسیم کیا۔

(۷۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَّ اَنْكَحَهٗ بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِّامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَوَالِيْكُمْ فَرُدُّوْا اِلٰى اٰبَآئِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهٗ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّاَخًا فِي الدِّيْنِ فَجَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَلَدًا وَّاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہ نے، جوان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پالک بنایا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو (جو آپ ﷺ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پالک بنایا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پالک بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پالک اس کی میراث میں سے بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ''انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے بلاؤ'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'وموالیکم' تک، تو لوگ انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ''مولا'' اور ''دینی بھائی'' کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ ﷺ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی۔

(۷۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَآ اَجِدُنِيْٓ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ قُوْلِيْٓ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ

۷۹۔ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے۔ میرا مرض شدید ہے آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لینا (کہ جب مناسک حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی) یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپؐ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ ضباعہ رضی اللہ عنہا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

(۸۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

۸۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ مٹی میں ملیں۔

(۸۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ يُّسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَ اِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا

۸۱۔ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و وجاہت تھے) رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرے، آنحضور ﷺ نے اپنے پاس موجود صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گزرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو

اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

باب ۴۶۔ اَلْاَكْفَآءِ فِی الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

۴۶۔ مال میں کفو۔ اور غریب کا مالدار عورت سے نکاح کرنا۔

(۸۲) حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتَامٰى قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِیْ هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا فِیْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ اِسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ اِلٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَغِبُوْا فِیْ نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِیْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِیْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَاَخَذُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى فِی الصَّدَاقِ

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے'' کے متعلق سوال کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے، اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن) اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انہیں کاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں انصاف سے کام لیں، آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت ''ویستفتونک فی النساء'' سے ''وتر غبون ان تنکحوھن'' تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انہیں چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انہیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جب کہ ان کی طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انہیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سوا اس کے کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انہیں دیں۔

باب ۴۷. مَايُتَّقٰى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْاَةِ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بلاشبہ تمہاری بیویوں اور تمہارے بچوں میں بعض تمہارے دشمن ہیں۔''

(۸۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَ الدَّارِ وَالْفَرَسِ

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہوسکتی ہے۔

(۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ

۸۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نحوست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

(۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ

۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۸۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انہوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انہوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

باب ۴۸. اَلْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں۔

(۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ اَرَا الْبُرْمَةَ فَقِيْلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَ اَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ

۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے، انہیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انہیں آزاد کیا اور پھر اختیار دیا گیا (کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کرسکتی ہیں) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ ''ولا'' آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی)

عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ

چولھے پر تھی۔ پھر آنحضور ﷺ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر دریافت فرمایا (چولھے پر) ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ ان کے لئے صدقہ تھا اور اب ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باب ۴۹. لَا يَتَزَوَّجُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَعْنِىْ مَثْنٰى اَوْ ثُلٰثَ اَوْرُبٰعَ وَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُولِىْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ يَعْنِىْ مَثْنٰى اَوْ ثُلٰثَ اَوْ رُبَاعَ

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دو دو اور تین تین اور چار چار اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "دو دو، تین تین یا چار چار" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولی اجنحة مثنیٰ وثلث وربٰع" میں بھی مثنیٰ اوثلث ورباع (واو بمعنی او) ہے۔

(۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى قَالَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلٰى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِىْ مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَاطَابَ لَهٗ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَ رُبَاعَ

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے" کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی اس سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے پسند ہوں۔ دو، دو، تین، تین یا چار، چار سے۔

باب ۵۰. وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

۵۰۔ "اور تمہارے وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے" اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(۸۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَّسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فِىْ بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابو بکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ شخص آپؐ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپؐ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک

عَائِشَةُ لَوْكَانَ فُلاَنًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

رضاعی چچا کا نام لیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا کا نام لیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا فلاں جو آپؐ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آجا سکتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

(۹۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُبْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ'

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ آنحضورؐ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا۔

(۹۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَّبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِيْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهُ' مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَ كُمْ غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انہیں ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابو سفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی (کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن بنے) میں نے عرض کی، تنہا آپؐ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضورؐ ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انہیں آزاد کر دیا تھا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد

اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب ہی میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے ذریعہ سیراب کر دیا جاتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

باب ۵۱. مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيْلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرِهٖ

۵۱۔ جنہوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''دو پورے سال اس شخص کے لئے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے'' اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

(۹۲) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِىْ قَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپؐ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

باب ۵۲. لَبَنِ الْفَحْلِ

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے۔

(۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ جَآءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِىْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ

۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آنحضور کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے متعلق بتایا۔ آنحضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دوں۔

باب ۵۳. شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت۔

(۹۴) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ

۹۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی

قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ لٰکِنِّیْ لِحَدِیْثِ عُبَیْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآئَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ لِیْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا وَهِیَ کَاذِبَةٌ فَاَعْرَضَ فَاَتَیْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ قُلْتُ اِنَّهَا کَاذِبَةٌ قَالَ کَیْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْکُمَا دَعْهَا عَنْکَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِیْلُ بِاِصْبَعَیْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی یَحْکِیْ اَیُّوْبَ

ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ اسے عتبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے ہاں ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنحضورؐ نے اس پر چہرۂ مبارک پھیرلیا۔ پھر میں آپؐ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس (تمہاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جب کہ یہ (حبش) دعوٰی کرتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کردو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کر کے (اس موقعہ پر آنحضور ﷺ کے اشارہ کو) بتایا تھا۔

باب ۵۴. مَا یَحِلُّ مِنَ النِّسَآءِ وَمَا یَحْرُمُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ وَعَمَّاتُکُمْ وَخَالَاتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَتَیْنِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا وَّقَالَ اَنَسٌ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ الْحَرَآئِرُ حَرَامٌ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ لَایَرٰی بَاْسًا اَنْ یَّنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِیَتَهٗ مِنْ عَبْدِهٖ وَقَالَ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلٰی اَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ کَاُمِّهٖ وَابْنَتِهٖ وَاُخْتِهٖ وَقَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ حَبِیْبٌ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ الْاٰیَةَ وَجَمَعَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ بَیْنَ ابْنَةِ عَلِیٍّ وَّامْرَاَةِ عَلِیٍّ وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَاْسَ بِهٖ وَکَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَاْسَ

۵۴۔ جو عورتیں حلال ہیں اور جو حرام ہیں اور اللہ تعالٰی کا ارشاد ”تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھائی کی لڑکیاں اور تمہاری بہن کی لڑکیاں“ آخر آیت تک، اللہ تعالٰی کا ارشاد ”بلاشبہ اللہ تعالٰی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔“ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”والمحصنت من النساء“ سے مراد شوہروں والی عورتیں“ ہیں، جو آزاد ہوں، حرام ہیں (ان سے نکاح) سوا اس صورت کے کہ ان کے شوہر ان کو طلاق دے دیں یا مر جائیں اور ان کی عدت گزر چکی ہو) البتہ کنیزوں کا اس سے استثناء ہے (انس رضی اللہ عنہ جمہور کے خلاف) اسے جائز سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو جو اس کے غلام کے نکاح میں ہو، اس سے جدا کردے اور اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں“ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار بیویوں سے زیادہ حرام ہے۔ جیسا کے اس کی ماں، اس کی بیٹی اور اس کی بہن (اس پر حرام ہیں) اور ہم سے احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی،

بِهٖ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِيْ لَيْلَةٍ وَّكَرِهَهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيْعَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ تَحْرِيْمٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا زَنٰى بِاُخْتِ امْرَاَتِهٖ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَيُرْوٰى عَنْ يَّحْيٰى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ اَبِيْ جَعْفَرٍ فِيْمَنْ يَّلْعَبُ بِالصَّبِيِّ اِنْ اَدْخَلَهٗ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ اُمَّهٗ وَيَحْيٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَّمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَ قَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا زَنٰى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهٗ وَاَبُوْنَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهٖ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِبْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَحْرُمُ حَتّٰى يُلْزِقَ بِالْاَرْضِ يَعْنِيْ يُجَامِعُ وَجَوَّزَهٗ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ

ان سے سفیان نے، ان سے حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نسب کے رشتہ سے سات طرح کی عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے رشتہ سے بھی سات طرح کی عورتیں حرام ہیں۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی ''تم پر حرام کی گئیں ہیں تمہاری مائیں'' آخر آیت تک۔ اور عبداللہ بن جعفر نے علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور آپ کی بیوی کو (آپ کے انتقال کے بعد) ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا تھا (صاحبزادی دوسری بیوی سے تھیں) ابن سیرین نے فرمایا کہ ایسی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں اور حسن بن حسن بن علی نے دو چچازاد بہنوں کو ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبداللہؓ نے اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے) سوا تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔'' عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور یحییٰ کندی سے روایت ہے کہ شعبی اور ابوجعفر نے فرمایا کہ کوئی شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کرلے تو اس کی ماں سے ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ یحییٰ (روایت کی راوی) غیر معروف (بحثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت متعابعت بھی نہیں کرتی، اور عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی لیکن ابونصر کے واسطہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابونصر کا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان کیا

کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ۵۵. وَرَبَآئِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِسَآئِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلدُّخُوْلُ وَ الْمَسِیْسُ وَالْمِسَاسُ هُوَالْجِمَاعُ وَ مَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهٖ فِی التَّحْرِیْمِ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ حَبِیْبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَکَذٰلِکَ حَلَائِلُ وَلَدِالْاَبْنَآءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْاَبْنَآءِ وَهَلْ تُسَمَّی الرَّبِیْبَةَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ حَجْرِهٖ وَدَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ربیبة له اِلٰی مَنْ یکفلها وسَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهٖ اِبْنًا

۵۵۔ "اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں رہی ہیں اور جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس، اور مساس" سے مراد جماع ہے اور جنہوں نے کہا ہے کہ بیوی کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لئے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹوں کی بیویوں کی طرح ہیں، اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی "ربیبۃ" کہا جا سکتا ہے جو اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک ربیبہ (زینب بنت ام سلمہؓ) کو کفالت کے لئے ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرمؐ نے اپنے نواسے (حسن بن علی رضی اللہ عنہما) کو بیٹا کہا تھا۔

(۹۵) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّکَ فِیْ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیٰنَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْکِحُ قَالَ اَتُحِبِّیْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَکَ بِمُخْلِیَةٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَرِکَنِیْ فِیْکَ اُخْتِیْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِیْ قُلْتُ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَخْطُبُ دُرَّةَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْلَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاهَا ثُوَیْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَآ اَخَوَاتِکُنَّ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ

۹۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابوسفیان کی صاحبزادی کی طرف آپؐ کا کچھ میلان ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ اس سے آپؐ نکاح کر لیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپؐ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟ میں نے عرض کی۔ کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام

نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا۔

باب ۵۶. وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَاقَدْ سَلَفَ

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) ''تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو۔ سوا اس کے جو گزر چکا'' (کہ وہ معاف ہے)۔

(۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِیْ بِنْتَ اَبِیْ سُفْيَانَ قَالَ وَ تُحِبِّيْنَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَ اَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِیْ فِیْ خَيْرٍ اُخْتِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِیْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْلَمْ تَكُنْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، کوئی میں تنہا تو ہوں نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپؐ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپؐ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

باب ۵۷. لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

(۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوٗدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عاصم نے خبر دی انہیں شعبی نے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا

۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

(۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَبِیْصَةُ ابْنُ ذُوَیْبٍ اَنَّه، سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ وَخَالَتُهَا فَنَرٰی خَالَةَ اَبِیْهَا بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ لِاَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

۹۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرر ہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کرو جونسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

باب ۵۸. الشِّغَارِ

۵۸۔ نکاح شغار۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَه، عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَه، لَیْسَ بَیْنَهُمَا صَدَاقٌ

۱۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو۔

باب ۵۹. هَلْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِاَحَدٍ

۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لئے اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے؟

(۱۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیْمٍ مِنَ اللَّآئِیْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَمَا تَسْتَحْیِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاکَ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِیْدِ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ یَزِیْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کیا تھا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرتے شرماتی نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منهن" نازل ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابوسعید مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا۔

باب ۶۰. نِکَاحِ الْمُحْرِمِ

۶۰۔ حالت احرام میں نکاح۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی

ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب ۶۱. نَهْيِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ اٰخِرًا

۶۱۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِا بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن ابن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبداللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطہ سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے جنگ خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا۔

(۱۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهٗ مَوْلًى لَّهٗ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيْدِ وَفِي النِّسَآءِ قِلَّةٌ اَوْنَحْوَهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے بیان کیا، کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہوگی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں!

(۱۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِيْ جَيْشٍ فَاَتَا نَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا وَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ وَّ امْرَاَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلٰثُ لَيَالٍ فَاِنْ اَحَبَّا اَنْ يَّتَزَايَدَآ اَوْيَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَآ اَدْرِيْ اَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَآمَّةً قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَهٗ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ

۱۰۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر محمول کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انہیں اس کی اجازت ہے۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لئے تھا یا تمام لوگوں کے لئے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ

عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

باب ۶۲. عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

۶۲۔ عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لئے پیش کرنا۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسٍ وَّعِنْدَهٗ ابْنَةٌ لَّهٗ قَالَ اَنَسٌ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَکَ بِیْ حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَااَقَلَّ حَيَآءَهَا وَاسَوْاَتَاهُ وَاسَوْاَتَاهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْکِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا

۱۰۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لئے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ! کیا آپؐ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ وہ کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے بے شرمی! ہائے بے شرمی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی طرف انہیں توجہ تھی اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لئے پیش کیا۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ مَا عِنْدَکَ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَجَدْتُ شَيْئًا وَّلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ وَلَهَا نِصْفُهٗ قَالَ سَهْلٌ وَّمَا لَهٗ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِاِزَارِکَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْکَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ قَامَ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ اَوْدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریمؐ کے لئے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس (مہر کے لئے) کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہبند میرے پاس ہے اس کا آدھا انہیں دے دیجئے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لئے) نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس تہبند کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انہیں دیکھا اور بلایا، یا انہیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شک تھا) پھر آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ

ہے انہوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انہوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے نکاح میں انہیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

باب۶۳. عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَه' اَوْاُخْتَه' عَلٰى اَهْلِ الْخَيْرِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لئے پیش کرنا۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّه' سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّه' لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب (آپ کی صاحبزادی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہوگئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لئے حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انہوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کی شادی حفصہ سے کردوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضور ﷺ سے اس کی شادی کردی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا اس کا جواب میں نے صرف اس لئے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضورؐ

چھوڑ دیتے تو میں حفصہ کو قبول کر لیتا۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْلَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک بن مالک نے اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آنحضور درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر میں ام سلمہ سے نکاح نہ کئے ہوتا جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی اس کے والد (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) میرے رضاعی بھائی ہیں۔

باب ۶۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْاَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهٗ وَاَضْمَرْتَهٗ فَهُوَ مَكْنُوْنٌ

۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات اشارۃً کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے۔'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''غفور حلیم'' تک۔ ''اکننتم'' بمعنی اضمرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ ''مکنون'' کہلاتی ہے۔

(۱۱۰) وَقَالَ لِيْ طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّهٗ يُسِّرَ لِيْ امْرَاَةٌ صَالِحَةٌ وَّ قَالَ الْقٰسِمُ يَقُوْلُ اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ وَ قَالَ عَطَآءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ حَاجَةً وَاَبْشِرِيْ وَاَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَّ تَقُوْلُ هِيَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَّلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَاِنْ وَّاعَدَتْ رَجُلًا فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اَلزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلَهٗ تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

۱۱۰۔ مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''فیما عرضتم'' (کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو)۔ کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صالح عورت میسر آ جائے۔ اور قاسم نے فرمایا کہ (تعریض یہ ہے کہ) معتدہ عورت سے کہے کہ تم میری نظر میں شریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اسی طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تعریض و کنایہ سے کہے صاف صاف نہ کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔ اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بصراحت) کوئی وعدہ نہ کرے۔ ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا) حسن نے فرمایا کہ ''ولا تواعد وھن سرا'' سے مراد زنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''الکتاب اجلہ'' سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

باب ۶۵ . اَلنَّظْرِ اِلَی الْمِرْاَۃِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ

(۱۱۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُکِ فِی الْمَنَامِ یُجِیْءُ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ هٰذِهِ امْرَاَتُکَ فَکَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِکِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فَقُلْتُ اِنْ یَّکُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ

(۱۱۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِاَهَبَ لَکَ نَفْسِیْ فَنَظَرَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَیْهَا وَ صَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ یَقْضِ فِیْهَا شَیْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَکَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِیْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ اِلٰی اَهْلِکَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَیْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَیْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ وَّلٰکِنْ هٰذَا اِزَارِیْ قَالَ سَهْلٌ مَّالَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِکَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهَا مِنْهُ شَیْءٌ وَّاِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْکَ شَیْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّیًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِیَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَاذَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِیَ سُوْرَةُ کَذَا وَسُوْرَةُ کَذَا وَ سُوْرَةُ کَذَا عَدَّدَهَا قَالَ اَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لئے آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچی کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضور کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی کہ نہیں یارسول واللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہبند ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (ان صحابی نے کہا کہ) ان خاتون کو اس تہبند میں سے آدھا عنایت فرما دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لئے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے

قَلْبِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّکْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انہیں بلانے کے لئے فرمایا، انہیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

باب ٦٢. مَنْ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَدَخَلَ فِیْهِ الثَّیِّبُ وَکَذٰلِکَ الْبِکْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ

۶۲۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے "پس انہیں روکے مت رہو" اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور (عورتوں کا) نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں" اور ارشاد ہے کہ "اور اپنے میں سے رانڈوں اور بیواؤں کا نکاح کرواؤ۔"

(١١٣) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّکَاحَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ کَانَ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِکَاحٌ مِّنْهَا نِکَاحُ النَّاسِ الْیَوْمَ یَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ وَلِیَّتَهُ اَوِ ابْنَتَهُ فَیُصْدِقُهَا ثُمَّ یَنْکِحُهَا وَنِکَاحٌ اٰخَرُ کَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِیْ اِلٰی فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِیْ مِنْهُ وَ یَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا یَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلِ الَّذِیْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَیَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ رَغْبَةً فِیْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَکَانَ هٰذَا النِّکَاحُ نِکَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِکَاحٌ اٰخَرُ یَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَیَدْخُلُوْنَ عَلَی الْمَرْاَةِ کُلُّهُمْ یُصِیْبُهَا وَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَیْهَا لَیَالِیْ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَیْهِمْ فَلَمْ یَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَنْ یَّمْتَنِعَ حَتّٰی یَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا تَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ

۱۱۳۔ ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ح ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا۔ اور اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) چلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو، اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا: جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لئے کرتے تھے تا کہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح "نکاح استبضاع" کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ تھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی، تو وضع حمل پر چند دن

عَرَفْتُمُ الَّذِیْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَافُلَانُ تُسَمِّيْ مَنْ اَحَبَّتْ بِاسْمِهٖ فَيَلْحَقُ بِهٖ وَلَدُهَا لَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَآءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُوْنُ عَلَمًا فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدٰهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوْا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ اَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِیْ يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِيَ ابْنَهٗ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهٗ اِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ

گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلاتی۔ اس موقعہ پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا معاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی۔ یہ کسبیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو اس کے پاس آنے جانے والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمدؐ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپؐ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے۔

(۱۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِی الْكِتَابِ فِیْ يَتٰمَى النِّسَآءِ اللَّاتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هٰذَا فِی الْيَتِيْمَةِ الَّتِیْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَآ اَنْ تَكُوْنَ شَرِيْكَتَهٗ فِیْ مَالِهٖ وَهُوَ اَوْلٰى بِهَا فَيَرْغَبُ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَايُنْكِحَهَا غَيْرَهٗ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّشْرَكَهٗ اَحَدٌ فِیْ مَالِهَا

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ''وہ (آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو'' ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائیداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ حق دار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطہ سے۔)

(۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السُّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِي اَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ بَدَالِيَ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ

جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قَالَ زَوَّجْتُ اُخْتًا لِّيْ مِنْ رَّجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَآءَ وَيَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ اَبَدًا وَّكَانَ رَجُلٌ لَّا بَاْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْاٰنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَآ اِيَّاهُ

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فلا تعضلوھن" کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عورت بھی اس کے یہاں واپس جانا چاہتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو روکو مت" میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اب میں کردوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کردی۔

باب ۶۷. اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَاَةً هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَاَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهٗ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِاُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ اَتَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَيَّ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَآءٌ لِّيُشْهِدْ اَنِّيْ قَدْ

۶۷۔ جب ولی خود لڑکی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا اور انہوں نے آپ کا نکاح پڑھایا۔ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

نَکَحْتُکِ اَوْلِیَاۤ مُرْ رَجُلًا مِّنْ عَشِیْرَتِهَا وَ قَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَبُ لَکَ نَفْسِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّکَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِیْهَا

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنالینا چاہئے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہئے (کہ وہ نکاح کرادے) سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریمؐ سے کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں۔ پھر ایک صحابی نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر آپؐ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔

(۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ فِیْ قَوْلِهٖ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَتْ هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِکَتْهُ فِیْ مَالِهٖ فَیَرْغَبُ عَنْهَآ اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا وَیَکْرَهُ اَنْ یُّزَوِّجَهَا غَیْرَهٗ فَیَدْخُلَ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ فَیَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ

۱۱۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے۔" آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی پرورش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور نہ اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں دخیل نہ بن جائے اس غرض سے وہ لڑکی کو روکے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَیْهِ فَخَفَّضَ فِیْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهٗ فَلَمْ یُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زَوِّجْنِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ مَا عِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ وَّلٰکِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِیْ هٰذِهٖ فَاُعْطِیْهَا النِّصْفَ وَاٰخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا۔ آنحضور ﷺ نے ان پر نظر نیچی اور اوپر کر کے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپؐ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کے آدھی انہیں دے دوں گا اور آدھی خود رکھوں گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

باب ۶۸ . اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللَّائِىْ لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ "اور وہ عورتیں جنہیں ابھی حیض نہ آتا ہو" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِىَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِىَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّ مَكَثَتْ عِنْدَه' تِسْعًا

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنحضور ﷺ کے پاس آئیں اور نو سال تک آنحضور ﷺ کے ساتھ رہیں۔

باب ۶۹ . تَزْوِيْجِ الْاَبِ ابْنَتَه' مِنَ الْاِمَامِ وَ قَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىَّ حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُه'

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضور ﷺ سے کر دیا۔

(۱۲۰) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِىَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِىَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ هِشَامٌ وَّاُنْبِئْتُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَه' تِسْعَ سِنِيْنَ

۱۲۰۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

باب ۷۰ . اَلسُّلْطَانُ وَلِىٌّ لِقَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۷۰۔ سلطان بھی ولی ہے، بوجہ نبی کریم ﷺ کے (ایک خاتون سے) اس ارشاد کے کہ "میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

(۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِىْ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَآ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَىْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِىْ اِلَّا اِزَارِىْ فَقَالَ اِنْ اَعْطَيْتَهَآ اِيَّاهُ جَلَسْتَ لَآاِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَآاَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ اَمَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَىْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا

۱۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضور ﷺ کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرما دیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انہیں مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہبند کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہبند انہیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لئے تہبند بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انہوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضور

لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کرلو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، انہیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انہوں نے نام لیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں۔

باب ۱۷. لَا يُنْكِحُ الْاَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ اِلَّا بِرِضَاهَا

۱۷۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیاہی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے۔

(۱۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی۔)

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِىْ قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انہیں ابن ابی ملیکہ نے، انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرماتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہوجانے سے اس کی رضامندی سمجھی جاسکتی ہے۔

باب ۷۲. اِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِىَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهٗ مَرْدُوْدٌ

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کردیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

(۱۲۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُجَمِّعٍ ابْنَىْ يَزِيْدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خُنَسَآءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِىَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ

۱۲۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمٰن اور مجمع ابنی یزید بن حارثہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کردیا تھا وہ ثیبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضور ﷺ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں یحییٰ

اَنَّ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَه' اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَجُلاً يُّدْعٰى خِذَامًا اَنْكَحَ ابْنَةً لَّه' نَحْوَه'

نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک صحابی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

باب۷۳. تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ لِقَوْلِهٖ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا وَاِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةً فَمَكَثَ سَاعَةً اَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا اَوْلَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيْهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو'' اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تھوڑی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے تمہارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے ہے۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّه' سَاَلَ عَآئِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَآاُمَّتَاهُ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى اِلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْٓ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَ اُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَآئِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ اِلٰى وَتَرْغَبُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَّ جَمَالٍ رَغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبًا عَنْهَافِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَاَخَذُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَآ اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَآ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا وَ يُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے'' سے ''ماملکت ایمانکم'' تک (کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا ہو، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں (اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو) انہیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت ''اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں'' سے ''وترغبون'' تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن جب مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انہیں وہ پسند نہ

ہوں تو انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انہیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لئے وہ انہیں چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رجحان ہو تو ان سے شادی کرلیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دیں (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔)

باب ۷۴. اِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِیْ فُلاَنَةً فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُکَ بِکَذَا وَکَذَا جَازَالنِّکَاحُ وَ اِنْ لَّمْ یَقُلْ لِلزَّوْجِ اَرَضِیْتَ اَوْ قَبِلْتَ

۷۴۔ اگر منگیتر ولی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کردو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے اتنے میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَأَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَالِیَ الْیَوْمَ فِی النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِیْهَا قَالَ مَا عِنْدَکَ قَالَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ قَالَ اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ قَالَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّکْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کردیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کیا ہے انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں نے انہیں تمہارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمہارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

باب ۷۵. لَایَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَدَعَ

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہئے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

(۱۲۸) حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یُحَدِّثُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلاَ یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ یَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

۱۲۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا انہوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہئے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان

يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْآ اِخْوَانًا وَّلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْيَتْرُكَ

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

باب ۷۶. تَفْسِيْرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کا راز کھولوں۔ ہاں اگر آنحضورؐ انہیں چھوڑ دیتے تو میں انہیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطہ سے کی۔

باب ۷۷. اَلْخُطْبَةِ

۷۷۔ خطبہ۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ دو افراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔

باب ۷۸. ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرت ﷺ اندر تشریف

كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَّنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَّعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مرثیہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا ''اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے۔'' آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

(۷۹) باب. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً وَّكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَاَدْنٰى مَا يَجُوْزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَ قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ وَ قَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور عورتوں کو ان کا مہر خوش دلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اور کم سے کم مہر کتنا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم ان میں سے کسی کو اگر بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یا تم نے ان کے لئے کچھ (مہر کے طور پر) مقرر کیا ہو۔'' اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ

۱۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی تصریح کے ساتھ)۔

باب ۸۰. اَلتَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

۸۰۔ قرآن مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا۔)

(۱۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَاْ فِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو حازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ آنحضور ﷺ اب جو چاہیں کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا آنحضور ﷺ جو چاہیں کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئیں اور عرض کیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضور

شَیْ ءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَّلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةَ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا آنحضور ﷺ جو چاہیں کریں۔ ان کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لئے) ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوہے کی انگوٹھی بھی اگر مل جائے وہ گئے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ قرآن ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

باب ۸۱. اَلْمَهْرِ بِالْعُرُوْضِ وَ خَاتَمٍ مِّنْ حَدِيْدٍ

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کر لو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

باب ۸۲. الشُّرُوْطِ فِى النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَ قَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِىْ مُصَاهَرَتِهٖ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ فَصَدَقَنِىْ وَوَعَدَنِىْ فَوَفٰى لِىْ

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب کی۔ فرمایا کہ جو بات انہوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو وعدہ کیا پورا کیا۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَقُّ مَآ اَوْفَيْتُمْ مِّنَ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْابِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ

۱۳۶۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی نکاح کی شرطیں۔)

باب ۸۳. الشُّرُوْطِ الَّتِىْ لَا تَحِلُّ فِى النِّكَاحِ وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّآءَ هُوَ ابْنُ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے جو ابو زائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے

وَسَلَّمَ قَالَ لَایَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لئے کرے تا کہ اس کی جگہ اپنے لئے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

باب ۸۴. الصَّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۔ شادی کرنے والے کے لئے زرد رنگ، اور اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ ِالطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَاَلَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَه' اَنَّه' تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۱۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۸۵.

۸۵۔

۱۳۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَاَوْسَعَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ اِذَا تَزَوَّجَ فَاَتٰى حُجَرَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْعُوْ وَيَدْعُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَآ اَدْرِىْ اَخْبَرْتُه' اَوْاُخْبِرَ بِخُرُوْجِهِمَا

۱۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور مسلمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا (کھانے سے فراغت کے بعد) آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لئے دعا کی اور انہوں نے آپ کے لئے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (مدعو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا (کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے) اس لئے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضور ﷺ کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

باب ۸۶. كَيْفَ يُدْعٰى لِلْمُتَزَوِّجِ.

۸۶۔ دولھا کو کس طرح دعا دی جائے۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَا بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ

۱۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی

قَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے۔ دعوت ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

باب۸۷. الدُّعَآءِ لِلنِّسَآءِ اللَّاتِيْ يُهْدِيْنَ الْعُرُوْسَ وَلِلْعُرُوْسِ

۸۷۔ دلہن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دلہن کو دعا۔

۱۴۱. حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ فَاَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ.

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انہوں نے (دلہن کے ساتھ موجود عورتوں سے) کہا، خیر و برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ۔

باب۸۸. مَنْ اَحَبَّ الْبِنَآءَ قَبْلَ الْغَزْوِ

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دلہن کے پاس جانا پسند کیا۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا.

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور (غزوہ سے پہلے) اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

باب۸۹. مَنْ بَنٰى بِامْرَاَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

۸۹۔ جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ خلوت کی۔

(۱۴۳) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَ مَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا:

۱۴۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضور ﷺ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔ [1]

باب۹۰ الْبِنَآءِ فِي السَّفَرِ.

۹۰۔ سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا۔

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی متعدد طرح سے آ چکی ہے اور ایک موقعہ پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نو سال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں چلی جاتی تھیں۔ ابتداء بلوغ کا تعلق موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

(۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْٓا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰاَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ النَّاسِ.

۱۴۴۔ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضور ﷺ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا۔اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضور ﷺ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ امہات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضور ﷺ نے انہیں کنیز ہی رکھا ہے (کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں) اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضور ان کے لئے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپؐ ان کے لئے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں۔ چنانچہ کوچ ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈلوایا۔

باب ۹۱. اَلْبِنَآءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَّلَا نِيْرَانٍ.

۹۱۔دن کے وقت دلہن کے پاس جانا، سواری اور روشنی کے اہتمام کے بغیر۔

(۱۴۵) حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمُغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْنِيْٓ اُمِّيْ فَاَدْخَلَتْنِي الدَّارَفَلَمْ يَرُعْنِيْٓ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى.

۱۴۵۔مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔پھر مجھے کسی چیز نے خوفزدہ نہیں کیا سوائے رسول اللہ ﷺ (کی آمد) کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۹۲. اَلْاَنْمَاطِ وَ نَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

۹۲۔مخمل کے بچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لئے۔

(۱۴۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ.

۱۴۶۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان سے جب انہوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالردار چادریں بھی لے لیں، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے پاس جھالر دار چادریں کہاں! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے۔

باب ۹۳. اَلنِّسْوَةِ اللَّاتِيْ يُهْدِيْنَ الْمَرْاَةَ اِلٰى زَوْجِهَا.

۹۳۔وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ مَاكَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَ نْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی' ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی' ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی' ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے ایک (یتیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا عائشہ! تمہارے پاس لہو (دف بجانے والا) نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں۔

باب ۹۴. الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوْسِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَ اِسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّبِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُه' يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ لَّوْ اَهْدَيْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِيْ فَعَمَدَتْ اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِيْ بُرْمَةٍ فَاَرْسَلَتْ بِهَامَعِيْ اِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَآ اِلَيْهِ فَقَالَ لِيْ ضَعْهَا ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَقَالَ ادْعُ لِيْ رِجَالاً سَمَّا هُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَّقِيْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِيْ اَمَرَنِيْ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَ تَكَلَّمَ بِهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْا عَشَرَةً يَّا كُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ حَتّٰى تَصَدَّ عُوْا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَّنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَّتَحَدَّثُوْنَ قَالَ وَجَعَلْتُ اَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِيْ اِثْرِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوْا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَاِنِّيْ لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (بصرہ کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کرر ہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر جب ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپؐ ان کے پاس جاتے اور انہیں سلام کرتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سلیم نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم ﷺ کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ ضرور دو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا ملیدہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ اور تمہیں جو بھی مل جائے اسے بلا لاؤ، بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور ﷺ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ اپنا ہاتھ اس ملیدہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپؐ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ ملیدہ کھانے کے لئے آنحضور ﷺ بلانے لگے، آپؐ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ تمام لوگ اس ملیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں باتیں کرتے رہے (انس رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے (ان کے گھر میں ٹھہرے رہنے کی وجہ سے) بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ اس سے آنحضور ﷺ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرم ﷺ ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضور ﷺ کے پیچھے گیا۔ اور آنحضور ﷺ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔

وَلَامُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِى مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِى مِنَ الْحَقِّ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ اَنَسٌ اِنَّهٗ خَدَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِيْنَ.

آنحضور ﷺ واپس تشریف لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضور ﷺ اس وقت اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو بجز اس وقت کے جب کھانے کے لئے تمہیں (آنے کی) اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی ہے۔ سو وہ تمہارا شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ ابوعثمان کہتے ہیں کہ انس نے کہا کہ میں نے دس سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی ہے۔

باب ۹۵ . اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوْسِ وَغَيْرِهَا.

۹۵۔ دلہن کے لئے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار لینا۔

(۱۴۹) حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَرَكَةً.

۱۴۹۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسماء سے جو ہار مانگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا۔ راہ میں انہیں نماز کا وقت آ گیا (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انہوں نے نماز بے وضو پڑھی۔ جب آ کر نبی کریم ﷺ سے یہ شکایت کی تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و سہولت نصیب ہوئی۔

باب ۹۶ . مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَآ اَتٰى اَهْلَهٗ.

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے۔

(۱۵۰) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَاْتِىْ اَهْلَهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِى الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِىْ ذٰلِكَ اَوْقُضِىَ وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا.

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریب نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔ اللهم جنبنی الشیطان الخ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو ہم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب ۹۷ . اَلْوَلِيْمَةُ حَقٌّ وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

بِشَاةٍ.

(۱۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ، كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ، عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَ كَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ، لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، بِالسِّتْرِ وَ أُنْزِلَ الْحِجَابُ.

۱۵۱۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی اور جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی اس سے میں خوب واقف ہوں۔ اور اول شان نزول آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو رسول اللہ ﷺ کی زینب بنت جحش دلہن بنیں، تو آپ ﷺ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور انہوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت ﷺ اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور ﷺ اور میں ٹہلتے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور ﷺ واپس آئے اور آپؐ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ الٹے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپؐ پھر تشریف لائے، آپؐ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

باب۹۸. الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ، سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا، وہ بولے ایک گٹھلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا۔

(۱۵۳) وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب

الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ اُقَاسِمُكَ مَالِيْ وَ اَنْزِلُ لَكَ عَنْ اِحْدَى امْرَاَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَ وَاشْتَرٰى فَاَصَابَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

مہاجر مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں آتے۔ عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد ربیع کے یہاں اترے، انہوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمٰن ابن عوف! میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بولے آپ کا مال اور بیویاں اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھی اور پنیر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ولیمہ کرا گر چہ ایک بکری ہو۔

(۱۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَآ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَآ اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مالیدہ کھلایا۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا اِلَى الطَّعَامِ

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ سے جب خلوت کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا۔

باب ۹۹. مَنْ اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيْجُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسٍ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَآ اَوْلَمَ عَلَيْهَا اَوْلَمَ بِشَاةٍ

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انہوں نے کہا کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور ﷺ نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

باب ۱۰۰ مَنْ اَوْلَمَ بِاَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو ہی میں کر دیا تھا۔

باب ۱۰۱. حَقُّ اِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ اَوْلَمَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوَه، وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّ لَا يَوْمَيْنِ

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے) کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن یا دو دن میں مؤقت نہیں فرمایا۔

(۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا

۱۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لئے بلائے تو ضرور جاؤ۔

(۱۶۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے، ان سے ابوموسیٰ نے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو۔

(۱۶۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاسِرِ وَالْقَسِيَّةِ وَ الْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ تَابَعَه، اَبُوْ عَوَانَةَ وَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَشْعَثَ فِيْ اِفْشَآءِ السَّلَامِ

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی گدے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں۔ اور ریشمی اور پارچہ جات، کتان، استبرق کے عمدہ ریشمی کپڑے۔ ابوالاحوص کی ابوعوانہ اور شیبانی نے لفظ "افشاء السلام" میں متابعت کی۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ نِ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَتُه، يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَاسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَه، تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّآ اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دلہن آنحضرت ﷺ کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو پلا دیں۔

باب ۱۰۲. مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس

وَرَسُوْلَه'

نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

(۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّه' كَانَ يَقُوْلُ شَرُّالطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو اور غرباء نہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ برا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

باب ۱۰۳ . مَنْ اَجَابَ اِلٰى كُرَاعٍ

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی۔

(۱۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْدُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

۱۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابوحازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر سری پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کرلوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہدیۃً بھیجی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

باب ۱۰۴ . اِجَابَةِ الدَّاعِيْ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا۔

(۱۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَاْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِالْعُرْسِ وَهُوَ صَآئِمٌ

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی جو ابراہیم کے بیٹے ہیں، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لئے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کرلو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے۔

باب ۱۰۵ . ذَهَابِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلَى الْعُرْسِ

۱۰۵۔ دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا۔

(۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبْصَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءً وَّ صِبْيَانًا مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو صہیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھ کر نبی کریم ﷺ خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

باب ۱۰۶ . هَلْ يَرْجِعُ اِذَارَاٰى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَاٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ صُوْرَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَ دَعَا

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابوایوب کو بلایا تھا۔

ابْنُ عُمَرَ اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاٰى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَآءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ

انہوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمر بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آ گئیں ہیں، ابوایوب نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں۔ مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

(۱۶۷)حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحٰبَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

۱۶۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، انہوں نے نافع سے، ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ نے بیان کیا کہ میں نے تکئے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں، آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے میں نے آپؐ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کرلیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہیں۔ (آپؐ فرمائیں) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ تکیے کیسے ہیں؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ میں نے یہ تکئے اس لئے خریدے ہیں کہ آپؐ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ بنایا ہے، اسے زندہ کرو۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

باب۱۰۷ قِيَامِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرُسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

۱۰۷۔ نئی دلہن کا ولیمہ میں مہمان مردوں کی خدمت کرنا۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ اَبُوْ اُسَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابَهٗ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَّلَا قَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَاَتُهٗ اُمُّ اُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ لَهٗ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهٗ بِذٰلِكَ

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل نے، کہا کہ جب ابواسید ساعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر کھانا ان کی دلہن ام اسیدؓ رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انہوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگودی تھیں اور جب آنحضور ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضور ﷺ کے سامنے پینے کے لئے پیش کیا۔

باب۱۰۸ النَّقِيْعِ وَالشَّرَابِ الَّذِيْ لَايُسْكِرُفِي الْعُرُسِ

۱۰۸۔ شادی کے موقعہ پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو۔

(۱۶۷)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ

۱۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن

عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْقَارِیُّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَيْدِ السَّاعِدِیَّ دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِیَ الْعُرُوْسُ فَقَالَتْ اَوْ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَنْقَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِیْ تَوْرٍ

عبدالرحمٰن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ دلہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل (رضی اللہ عنہ) نے کہا (راوی کو شک تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضور ﷺ کے لئے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لئے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا۔

باب ۱۰۹. اَلْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَآءِ وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول ﷺ کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَ اِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ فِيْهَا عِوَجٌ

۱۶۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے۔

باب ۱۱۰. اَلْوَصَاةِ بِالنِّسَآءِ

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت۔

(۱۶۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِیْ جَارَهٗ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَ اِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا

۱۶۹۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِی الْكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰی نِسَآئِنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا شَیْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا

۱۷۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس خوف کی وجہ سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضور ﷺ کی وفات ہو گئی تو ہم نے اس سے خوب کھل کے گفتگو کی، خوش طبعی کی۔

باب ۱۱۱. قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا

(۱۷۱)حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ وَّ الرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ وَالْعَبْدُرَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ

۱۱۱۔خود کواور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ۔

۱۷۱۔ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے بیوی بچوں کا نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ ہاں پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت، زیر نگرانی چیز کے بارے میں)۔

باب ۱۱۲. حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْاَهْلِ

(۱۷۲)حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَّا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ اَلَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَاحَرٌّ وَّلَا قُرٌّ وَّلَا مَخَافَةَ وَلَاسَامَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَّلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِيْ غَيَايَآءُ اَوْعَيَايَآءُ طَبَاقَآءُ كُلُّ دَآءٍ لَهٗ دَآءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْجَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ الْاَرْنَبِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ

۱۱۲۔بیوی کے ساتھ حسن معاشرت۔

۱۷۲۔ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کئے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی، تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔ نہ اس سے خوف ہے نہ اکتاہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا

طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِيْ مَالِكٌ وَّمَا مَالِكٌ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَه' اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ
الْمَسَارِحِ وَاِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِيْ اَبُوْزَرْعٍ فَمَا
اَبُوْزَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَ بَجَّحَنِيْ فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَجَدَنِيْ
فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ صَهِيْلٍ
وَّاَطِيْطٍ وَّ دَآئِسٍ وَّ مُنَقٍّ فَعِنْدَه' اَقُوْلُ فَلَآ اُقَبَّحُ
وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَآ اُمُّ
اَبِيْ زَرْعٍ عُلُوْمُهَا رَدَاحٌ وَّ بَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِيْ
زَرْعٍ فَمَا اِبْنُ اَبِيْ زَرْعٍ مُضْجِعُه' كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ
يُشْبِعُه' ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِيْ
زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا وَ طَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَآئِهَا
وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِيْ زَرْعٍ
لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَّلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَّلَا
تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْزَرْعٍ
الْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَّعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ
فَطَلَّقَنِيْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَه' رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَّاَخَذَ خَطِّيًّا وَّاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَّ اَعْطَانِيْ
مِنْ كُلِّ رَآئِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِيْ اُمَّ زَرْعٍ وَ مِيْرِيْ
اَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ مَابَلَغَ
اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ
زَرْعٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
هِشَامٍ وَّلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاَتَقَمَّحُ بِالْمِيْمِ وَ هٰذَا اَصَحُّ

کہ دکھ درد معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، سر پھوڑ دے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرنب (ایک گھاس) کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اونچے ستونوں والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ دینے والا (سخی) ہے اس کا گھر دارالمشورہ کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور تمہیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و بالا ہے جو ذہن میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔ لیکن صبح کو چراگاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انہیں (مہمانوں کے لئے) ذبح کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابوزرع ہے۔ اس نے میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے چند بکریوں کے مالک گھرانہ میں ایک کونے میں پڑا پایا پھر وہ مجھے ایک ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور کجاوہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے والے اور اناج صاف کرنے والے (سب ہی موجود تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکاوت والا نہیں تھا، اور سوتی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں، تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا رہتا تھا اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابوزرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ نکلنے کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھریرے جسم کا تھا) اور بکری کے چار ماہ کے بچہ کا دودھ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا (کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی) اور ابوزرع کی بیٹی، تو اس کی خوبیاں کیا گناؤں، اپنے باپ کی بڑی ہی فرمانبردار (اتنی فربہ موٹی کہ) چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لئے حسد و غصہ کا باعث۔ اور ابوزرع کی کنیز، تو وہ بھی خوبیوں کی مالک تھی۔ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھرتی تھی، اس نے بیان کیا کہ ابوزرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن

بلوئے جارہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خطی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لئے بہت سے مویشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہوسکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لئے ابوزرع تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید ابن سلمہ نے ہشام کے واسطہ سے "ولا تعشش بیتنا تعشیشاً" بیان کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے "فاتقمح" میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

(۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ جَيْشٌ يَّلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَنْظُرُ فَمَازِلْتُ اَنْظُرُ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ

۱۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (اپنے جسم مبارک سے) میرے لئے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی۔ تم خود اندازہ لگالو کہ ایک نوعمر لڑکی جب کھیل سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے۔)

باب ۱۱۳۔ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَه' لِحَالِ زَوْجِهَا

۱۱۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے میں نصیحت۔

(۱۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَه' وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَه' بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّا فَقُلْتُ لَه' يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان تتو باالی اللہ فقد صغت قلو بکما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لئے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ
تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا
لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا الْعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ
عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ جَارٌ لِّيْ مِنَ
الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَّهُمْ مِنْ عَوَالِي
الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ
جِئْتُهٗ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ
اَوْغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا
قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ
اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ
فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ
اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ
حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَنَزَلْتُ
فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ حَفْصَةُ
اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَ
خَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَّلَا
تَهْجُرِيْهِ وَسَلِيْنِيْ مَابَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ
كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ
تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ
صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ اِلَيْنَا عِشَآءً
وَّضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ
فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ

حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر
آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین!
نبی کریم ﷺ کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ
نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان تتو باالی اللہ فقد صغت قلوبکما"
عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور
حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ
حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک
انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عوالی مدینہ میں
رہتے تھے۔ ہم نے (عوالی سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر
رہنے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور
ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام
خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان
کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم
خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم
انصار کے یہاں (ہجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں
سے مغلوب تھے۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا
شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ
ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا
اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے؟ خدا کی
قسم! نبی کریم ﷺ کی ازواج بھی آنحضور ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور بعض
تو آنحضور ﷺ سے ایک دن رات تک الگ تھلگ رہتی ہیں۔ میں اس
بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ
نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے اور (مدینہ کی طرف)
روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت) حفصہؓ کے گھر گیا۔ (جو حضرت
عمرؓ کی صاحبزادی ہیں) اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں
سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ سے ایک ایک دن رات تک غصہ رہتی ہے؟
انہوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم
نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی) کیا تمہیں اس کا کوئی
خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم ﷺ کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو، اور پھر
تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرم ﷺ سے مطالبات نہ کیا کرو نہ کسی معاملہ

قُلْتُ مَا هُوَ اَجَآءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَاَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ خَسِرَتْ قَدْ کُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ فَصَلَّیْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَّهٗ فَاعْتَزَلَ فِیْهَا وَ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ اَلَمْ اَکُنْ حَذَّرْتُکِ هٰذَا اَطَلَّقَکُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِیْ هَاهُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِی الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ یَّبْکِیْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِیْ فِیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهٗ اَسْوَدَ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَکَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ کَلَّمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَکَرْتُکَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِیْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَکَرْتُکَ لَهٗ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِیْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیَّ فَقَالَ قَدْ ذَکَرْتُکَ لَهٗ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّیْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ اِذَا الْغُلَامُ یَدْعُوْنِیْ فَقَالَ قَدْ اَذِنَ لَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ لَّیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ اَنَا قَآئِمٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَکَ فَرَفَعَ اِلَیَّ بَصَرَهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَآئِمٌ اَسْتَاْنِسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَیْتَنِیْ

میں آنحضورؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضور ﷺ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمہاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے، ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ ملک غسان ہم پر حملہ کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو انہوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی، مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا) میں نے فجر کی نماز حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرمؐ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا اب روتی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کیا آنحضور ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضور ﷺ اس وقت بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا اس کے ارد گرد کچھ صحابہؓ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے میں نے آنحضور ﷺ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ غلام اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی اور آنحضور ﷺ سے آپ کا ذکر کیا لیکن آنحضور ﷺ خاموش رہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آ کر میں نے غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آ کر پھر

وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ اِذَاقَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَيْتَنِيْ
وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ
كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَمِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرٰى فَجَلَسْتُ
حِيْنَ رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ
مَارَاَيْتُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَاَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى
اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسًا وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا
الدُّنْيَا وَهُمْ لَايَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَآ اَنْتَ يَا
ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِيْ
فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآئَهٗ مِنْ
اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى
عَآئِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَااَنَا بِدَاخِلٍ
عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ
اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى
عَآئِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّاتَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا
وَّاِنَّمَآ اَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا
فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ
تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَبِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ
فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَآءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ
عَآئِشَةُ

کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ
خاموش رہے۔ میں پھر واپس آ گیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے
ان کے ساتھ بیٹھ گیا، لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آ کر
غلام سے سے کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور
واپس آ کر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضور ﷺ سے کیا اور
آنحضور ﷺ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے
مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں
آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ اس بان کی چارپائی
پر جس سے چٹائی بنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بستر بھی نہیں
پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضور ﷺ کے پہلو مبارک پر نشان
پڑے ہوئے تھے۔ جس تکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں
چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے ہی
کھڑے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آنحضور ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق
دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔
میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے
آنحضورؐ کو خوش کرنے کے لئے کہا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کو معلوم ہے ہم
قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ
آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضور ﷺ اس پر
مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ کو معلوم ہے میں
حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ
سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو عزیز ہے،
دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر
حضور اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضور ﷺ کو مسکراتے
دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضور ﷺ کے گھر کا جائزہ لیا۔
خدا گواہ ہے۔ میں نے آنحضور ﷺ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی
جس پر نظر رکتی۔ سوا تین چمڑوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض
کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا
فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی
ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے، آنحضورؐ ابھی تک ٹیک لگائے
ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطابؓ! تمہاری نظر

میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے (کہ میں نے دنیاوی شان وشوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے انتیس دن تک الگ رکھا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کا راز عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ پر عتاب کیا تو آنحضور ﷺ کو اس کا بہت رنج ہوا۔ (اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا) پھر جب انتیسویں کی رات گزر گئی تو آنحضور ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ سے ابتدا کی۔ عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا تھا۔ وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضور ﷺ کے ساتھ رہنے یا الگ ہوجانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضور ﷺ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آنحضورؐ ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا اور سب نے وہی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں۔

باب ۱۱۴۔ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

(۱۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا۔

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

باب ۱۱۵۔ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

(۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گذارے۔

۱۷۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی

الْمَلَآئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ

وجہ سے) انکار کردے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَۃُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِکَةُ حَتّٰی تَرْجِعَ

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آ جائے۔

باب ۱۱۶ . لَا تَاْذَنُ الْمَرْاَۃُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا لِاَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اجازت نہ دے۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ نَّفَقَةٍ عَنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ یُؤَدّٰی اِلَیْهِ شَطْرُهٗ وَرَوَاهُ اَبُوالزِّنَادِ اَیْضًا عَنْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِی الصَّوْمِ

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ ❶ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطہ سے بھی کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں روزہ کا بھی ذکر ہے۔

باب ۱۱۷ .

۱۱۷۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، انہیں تیمی نے خبر دی انہیں ابوعثمان نے، انہیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ مالدار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے۔ البتہ جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں۔

---

❶ شریعت نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ کما کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے۔

باب ۱۱۸. كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيْطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّ هُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّ هُوَدُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنٰكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِ هِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

۱۱۸۔ عشیر کی ناشکری۔ عشیر سے مراد شوہر ہے۔ ساتھی کے معنی میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبردی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضور ﷺ نے لوگوں کے ساتھ اس کی نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی جاسکے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا، یہ رکوع طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور بہت دیر تک حالت قیام میں رہے۔ یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی (یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا راوی کو شک تھا) مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہیبت ناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لئے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دے گی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی

نہیں۔

(۱۸۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِي رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ تَابَعَهُ اَيُّوْبُ وَ سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کی اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ابوایوب اور سلم بن زریر نے کی۔

باب ۱۱۹۔ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی روایت ابوجحیفہ نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو روزے بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

باب ۱۲۰۔ اَلْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے۔

(۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ وَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

۱۸۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ امیر (حاکم) نگران ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

باب ۱۲۱۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مرد عورتوں کے سردھرے ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک اللہ بڑی رفعت والا ہے" تک۔

(۱۸۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّقَعَدَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام کیا۔ پھر آنحضور ﷺ انتیس دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کے لئے عہد کیا تھا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس (۲۹) کا ہے۔

باب ۱۲۲۔ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فِيْ غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعٰوِيَةَ ابْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهٗ غَيْرَ اَنْ لَّا تُهْجَرَ اِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ

۱۲۲۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج سے ایک مہینہ کے لئے علیحدگی، اور ان کے حجروں سے الگ دوسری جگہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ ''اپنی بیوی سے اظہار ناراضگی کے لئے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے ہوئے الگ رہنا چاہئے''، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّ عِشْرُوْنَ يَوْمًا

۱۸۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے خبر دی، انہیں عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے خبر دی اور انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے۔ پھر جب انتیس دن گذر گئے تو آنحضور ﷺ ان کے پاس صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

(۱۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْيَعْفُوْرٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَّنِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنُ مِنَ النَّاسِ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابوالضحیٰ کی مجلس میں (مہینہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ کی ازواج رو رہی تھیں۔ ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھر والے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اوپر گئے۔ آنحضور اس وقت ایک کمرہ میں

سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى نِسَآءِهٖ

تشریف رکھتے تھے انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضور ﷺ کی خدمت میں گئے اور عرض کی، کیا آنحضور ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دی دے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک مہینہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ انتیس دن تک الگ رہے اور پھر اپنی ازواج کے پاس گئے۔

باب ۱۲۳ . مَايُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انہیں اتنا ہی مارو جو ان کے لئے اذیت دہ نہ ہو۔"

(۱۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

باب ۱۲۴ . لَا تُطِيْعُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا فِيْ مَعْصِيَةٍ

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُرَاْسِهَا فَجَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَآ اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فَقَالَ لَآاِنَّهٗ قَدْلُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ

۱۸۸۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ مصنوعی بال سر پر بنانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

باب ۱۲۵ . وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف ہو۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْاَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَايَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُوْلُ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ وَلَا تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ فَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِيْ

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف محسوس کرے" کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ نہ بلاتا ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے

فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ

شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی کر سکتے ہو۔ میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی نہیں تو اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہر حال بہتر ہے۔"

باب ۱۲۶۔ الْعَزْلِ

۱۲۶۔ عزل کا حکم۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے ہیں۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے تھے۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَآئِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا هِيَ كَآئِنَةٌ

۱۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان سے ابن محیریز نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت) پیدا ہو کر رہے گی۔

باب ۱۲۷۔ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَآءِ اِذَآ اَرَادَ سَفَرًا

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لئے قرعہ اندازی۔

(۱۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَآئِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ

۱۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرمؐ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک

اَلاتَرْكَبِيْنَ بَعِيْرِیْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَآئِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَآئِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَ تَقُوْلُ يَارَبِّ سَلِّطْ عَلَیَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِیْ وَلَآ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا

مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تا کہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کرلی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لئے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کردے جو مجھے ڈس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضور سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لئے) کچھ کہہ سکوں۔

باب۱۲۸. اَلْمَرْاَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَ كَيْفَ يُقْسَمُ ذٰلِكَ

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَآئِشَةَ وَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَآئِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے۔

باب۱۲۹. اَلْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْآ اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاسِعًا حَكِيْمًا

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرسکو (تو ایک ہی عورت سے شادی کرو) ارشاد "واسعاً حکیماً" تک۔

باب۱۳۰. اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت سے شادی کرے۔

(۱۹۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَ

۱۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے (راوی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے

هَا ثَلٰثًا

(آنے والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہئے اور جب شادی شدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہئے۔

باب ۱۳۱ . اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

(۱۹۶) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَ هَا سَبْعًا وَّ قَسَمَ وَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَ هَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَ خَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت سے شادی کی۔

۱۹۶۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی'ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے'ان سے ایوب اور خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور یہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کی اور عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ایوب اور خالد نے، خالد نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا۔

باب ۱۳۲ . مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

(۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِى اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضور ﷺ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔ ❶

باب ۱۳۳ . دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِى الْيَوْمِ

(۱۹۸) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی'ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی'ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج

❶ شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے۔ کیونکہ عام حالات میں کئی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لئے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی کی وجہ سے شریعت نے اس کا قانون بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ حد تک انصاف قائم رکھا جاسکے۔

نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ

کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضور ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

باب ۱۳۴. اِذَا اسْتَاْذَنَ الرَّجُلُ نِسَآءَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لئے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔ ❶

(۱۹۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَآئِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَآئِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَ سَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِيْ

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے؟ آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضور ﷺ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضور ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ گئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرم ﷺ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضور ﷺ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا۔ ❷

باب ۱۳۵. حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَآئِهٖ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دلی لگاؤ۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرم ﷺ کے

---

❶ یہ حج کا واقعہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

❷ ضعف کی وجہ سے حضور اکرم تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضور ﷺ کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے۔

سامنے دہرائی تو آنحضورؐ مسکرا دیئے۔

باب ۱۳۶. اَلْمُتَشَبِّعِ بِمَالَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهٰى مِنْ اِفْتِخَارِ الضَّرَّةِ

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی ممانعت۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو جھوٹ کا دہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے۔)

باب ۱۳۷. اَلْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَّعَ امْرَاَتِيْ ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ

۱۳۷۔ غیرت۔ اور وراد نے مغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر ڈالوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَآ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

(۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَّآ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّرٰى عَبْدَهٗ اَوْاَمَتَهٗ يَزْنِيْ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَّوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے

کم اور روتے زیادہ۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَه، عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَآءَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاشَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَعَنْ یَّحْیٰی اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَه، اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَه، اَنَّه، سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضورؐ فرما رہے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّه، سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَغَارُ وَ غَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

۲۰۵ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مؤمن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِی الزُّبَیْرُ وَمَا لَه، فِی الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَیْءٍ غَیْرِ نَاضِحٍ وَغَیْرِ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَه، وَاَسْتَقِی الْمَآءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَه، وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ وَكَانَ یَخْبِزُ جَارَاتٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ الَّتِیْ اَقْطَعَه، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِیْ وَهِیَ مِنِّیْ عَلٰی ثُلُثَیْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ یَوْمًا وَالنَّوٰی عَلٰی رَاْسِیْ فَلَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَه، نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِیَحْمِلَنِیْ خَلْفَه، فَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسِیْرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَیْرَ وَغَیْرَتَه، وَكَانَ اَغْیَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ فَمَضٰی وَجِئْتُ الزُّبَیْرَ فَقُلْتُ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِی النَّوٰی وَمَعَه،

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث نے بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے تہائی فرسخ دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی۔ آنحضور ﷺ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضور ﷺ نے مجھے بلایا پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے) کہا اخ اخ! آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی باغیرت تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں اس لئے

نَفَرٍمِّنْ اَصْحَابِهٖ فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَآ اَعْتَقَنِيْ

آپؐ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ آنحضور ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لئے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم ﷺ کا تمہارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضور ﷺ کے ساتھ تمہارے سوار ہونے سے زیادہ مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آخر اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوالی (وغیرہ) سے مجھے چھٹکارا دیا جیسے انہوں نے مجھے آزاد کردیا۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَالْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَفِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) نے آنحضور ﷺ کے لئے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی جن کے گھر میں حضور اکرم ﷺ اس وقت تشریف رکھتے تھے، انہوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کئے اور جو کھانا اس برتن میں تھا اسے بھی اس میں جمع کرنے لگے اور (خادم سے) فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آخر جن کے گھر میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا برتن منگایا گیا اور آنحضور ﷺ نے وہ نیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن توڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَاَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اِلَّا عِلْمِيْ بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَوَعَلَيْكَ اَغَارُ

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ!

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ اَوَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغَارُ

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آنحضور نے فرمایا۔ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے اس پر رو دیئے اور عرض کی یارسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔

باب ۱۳۸ : غَيْرَةِ النِّسَآءِ وَ وَجْدِهِنَّ

۱۳۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

۲۱۰۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔ آنحضور ﷺ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یارسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔)

(۲۱۱) حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَثَنَآئِهٖ عَلَيْهَا وَ قَدْ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَّهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی عورت پر مجھے اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

باب ۱۳۹. ذَبِّ الرَّجُلِ عَلٰی ابْنَتِهٖ فِی الْغَيْرَةِ وَالْاِنْصَافِ

(۲۱۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ يُّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَيَنْكِحَ اِبْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِیَ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ يُرِيْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَاهَا هٰكَذَا قَالَ

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے مدافعت کرنا اور اس کے لئے انصاف کی طلب۔

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انہیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں (تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو چیز اس کے لئے باعث ناگواری ہے وہ میرے لئے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

باب ۱۴۰. يَقِلُّ الرِّجَالُ وَ يَكْثُرُ النِّسَآءُ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَرَی الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهٖ اَحَدٌ غَيْرِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گی اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا۔

باب ۱۴۱. لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا ذُوْمَحْرَمٍ وَالدُّخُوْلُ عَلَی الْمُغِيْبَةِ

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

(۲۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور

عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَقَالَ الْحَمْوُالْمَوْتُ

ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یارسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھاوج کے سامنے جاسکتا ہے یا نہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

(۲۱۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِمْرَاَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّۃً وَ کُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا فَقَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی' ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

باب ۱۴۲ . مَایَجُوْزُاَنْ یَّخْلُوَالرَّجُلُ بِالْمَرْاَۃِ عِنْدَالنَّاسِ

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے۔

(۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنَّکُنَّ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی' ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آنحضور ﷺ نے ان سے ایک طرف (مجلس سے اتنے فاصلہ پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

باب ۱۴۳ . مَایُنْھٰی مِنْ دُخُوْلِ الْمُتَشَبِّھِیْنَ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْمَرْأَۃِ

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی عورت کے پاس جانا ممنوع ہے۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَۃِ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَھَا وَفِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمُ الطَّآئِفَ غَدًا اَدُلُّکَ عَلَی ابْنَۃِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰذَا عَلَیْکُمْ

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے

پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضور نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (مخنث) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے۔

باب ۱۴۴. نَظْرِ الْمَرْاَةِ اِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ

۱۴۴۔ جب تہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل حبش اور دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا۔

(۲۱۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَآئِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ۔

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کئے ہوئے ہیں۔ میں حبشہ کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اکتا گئی، تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نو عمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور آنحضور ﷺ اتنی دیر تک کھڑے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ کئے رہے۔)

باب ۱۴۵. خُرُوْجِ النِّسَآءِ لِحَوَآئِجِهِنَّ

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لئے باہر نکلنا۔

(۲۱۹) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَاٰهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشّٰى وَاِنَّ فِيْ يَدِهٖ لَعَرْقًا فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَآئِجِكُنَّ

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! بخدا تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ (اگر پردہ کئے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں) جب سودہ رضی اللہ عنہا واپس نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی اس وقت آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لئے باہر نکل سکتی ہو۔

باب ۱۴۶. اِسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

۱۴۶۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لئے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت چاہنا۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا

۲۲۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے

کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

باب ۱۴۷ مَایَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ اِلَی النِّسَآءِ فِی الرَّضَاعِ

۱۴۷۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا جائز ہے۔

(۲۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَه‘ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُه‘ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّه‘ عَمُّکِ فَاْذَنِیْ لَه‘ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَآ اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه‘ عَمُّکِ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَآئِشَةُ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَایَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۲۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی۔ پھر حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو تمہارے چچا ہیں، انہیں اندر بلا لو۔ میں نے اس پر کہا کہ یارسول اللہ! عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہیں تو وہ تمہارے چچا ہیں (رضاعی) اس لئے وہ تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لئے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں۔

باب ۱۴۸ لَاتُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

۱۴۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے۔

(۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّه‘ یَنْظُرُ اِلَیْهَا

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(۲۲۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّه‘ یَنْظُرُ اِلَیْهَا

۲۲۳۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

باب ۱۴۹. قَوْلِ الرَّجُلِ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی نِسَائِه

۱۴۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

(۲۲۴) حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَ کَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ

۲۲۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاؤس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ تھی۔

باب ۱۵۰ . لَایَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَیْلًا اِذَا اَطَالَ الْغَیْبَةَ مَخَافَةَ اَنْ یُّخَوِّنَهُمْ اَوْیَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے بغیر) رات کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے۔

(۲۲۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ اَنْ یَّاتِیَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

(۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَةَ فَلَا یَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَیْلًا.

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی۔ انہیں شعبی نے اور ان سے جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر اسے رات کے وقت نہ آنا چاہئے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا اکیسواں ۲۱ پارہ مکمل ہوا۔

بائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۱. طَلَبُ الْوَلَدِ

(۲۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ

۱۵۱۔ بچہ کی خواہش۔

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا، جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہیں کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ۔ رات ہو جائے، پھر داخل ہونا، تا کہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پراگندہ بال ہیں وہ کنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں۔ ہشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور ﷺ کا اس سے اشارہ بچہ کی طرف تھا (کہ دانائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہمبستری کا مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ بچہ کی پیدائش بھی ہو۔)

(۲۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ میں موجود تھیں اپنے موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن

بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تابعه' عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّهَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ

کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھا کرلیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت عبید اللہ نے وھب کے واسطہ سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے "الکیس" کے ذکر کے سلسلے میں۔

باب ۱۵۲. تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَ تَمْتَشِطُ

۱۵۲۔ جس کا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہوا ہے (جب وہ واپس آ رہا ہو) اپنا موئے زیر ناف صاف کر لینا چاہئے اور کنگھا کرنا چاہئے۔

(۲۳۱) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِّي قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيْرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَه' فَسَارَ بَعِيْرِي كَاَحْسَنِ مَااَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ اَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَآءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں سیار نے خبر دی، انہیں شعبی نے، انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میری شادی نئی ہوئی ہے، آنحضور ﷺ نے اس سے پوچھا، کیا تم نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو شہر میں داخل ہونے لگے، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرو، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پراگندہ بال عورت کنگھا کر لے اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

باب ۱۵۳. وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ

۱۵۳۔ "اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لم یظھروا علی عورات النسآء"۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَسَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا تو) رسول اللہ ﷺ کے لئے کونسی دوا استعمال کی گئی تھی۔ پھر لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس

بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَعَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَآءِ عَلٰى تُرْسِهٖ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ

وقت حضور اکرم ﷺ کے آخری صحابی تھے جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔ پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اسے آپ ﷺ کے زخموں پر لگایا گیا۔

باب ۱۵۴. وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوْا الْحُلُمَ

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ اَضْحٰى اَوْفِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَاشَهِدْتُّهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ

۲۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں عبدالرحمان بن عابس نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپؐ بقرعید یا عید کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم ﷺ سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقعہ پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچپن کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ میں نے انہیں دیکھا کہ پھر وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ گھر واپس تشریف لائے۔

باب ۱۵۵. قول الرجل لصاحبہ ھل اعرستم الليلة قَوْلِهٖ طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔

(۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ

۲۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبدالرحمان بن قاسم نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کوچکے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ ﷺ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كتاب الطلاق

باب ١٥٦. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ يُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ

(۲۳۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَاللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ

باب ١٥٧. قَوْلِهٖ اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ

(۲۳۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلاق کے مسائل

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''احصیناہ'' یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے اور ''طلاق سنت'' یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت کو طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہمبستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں تو طلاق دے دیں۔ (لیکن طلاق اس طہر میں) اس کے ساتھ ہم بستری سے پہلے ہونا چاہئے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔

۱۵۷۔ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ چاہئے کہ رجعت کر لیں۔ (انس بن سیرین نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (آنحضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا، کیا

یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز ہے اور حماقت کرتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا!) اور ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی، ایک طلاق شمار کی گئی تھی)۔

باب ۱۵۸. قَوْلِهٖ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَاَتَه' بِالطَّلَاقِ

۱۵۸۔ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے سامنے طلاق دے سکتا ہے۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا اُدْخِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَه' اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی کن بیوی نے آنحضور ﷺ سے پناہ مانگی تھی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنۃ الجون جب حضور اکرم ﷺ کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضور ﷺ ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے۔ اپنے گھر چلی جاؤ۔ [1] (یہ طلاق سے کنایہ ہے)۔ (مصنف) ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت حجاج بن ابی منیع نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ غَسِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْطَلَقْنَا اِلٰى حَائِطٍ يُقَالُ لَه' الشَّوْطُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوْا هٰهُنَا وَ دَخَلَ وَقَدْ اُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَاُنْزِلَتْ فِيْ بَيْتٍ فِيْ نَخْلٍ فِيْ بَيْتِ اُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيْلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا

۲۳۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے، جس کا نام ''شوط'' تھا، جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو۔ پھر آپؐ باغ میں گئے۔ جونیہ لائی جا چکی تھیں اور انہیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور

---

[1] یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ﷺ ہی تشریف لائے ہیں۔ اس کی انہیں زندگی بھر ندامت رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روایتوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاتر العقل ہو گئی تھیں۔

حَاضِنَةٌ لَّهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِيْ نَفْسَكِ لِيْ قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ قَالَ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمُعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَآ بَآ اُسَيْدٍ اُكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ وَاَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا وَقَالَ الْحُسَيْنُ ابْنُ الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيْلَ فَلَمَّا اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَكَاَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ

اکرم ﷺ ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کردو۔ انہوں نے کہا کہ (بدبختی اور بدنصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کرسکتی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ انکی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ابواسید، اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اس کے گھر پہنچا آؤ اور حسین بن ابوالولید نیشاپوری نے بیان کیا کہ، ان سے عبدالرحمٰن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد (سہل بن سعد) اور ابواسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور ﷺ کے یہاں لائی گئیں تو آنحضور ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا، جسے انہوں نے ناپسند کیا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کردیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لئے دے دیں۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا.

۲۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے، ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

(۲۴۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ غُلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَاَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَوَا سْتَحْمَقَ

۲۴۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوغلاب یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی، ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم ہے؟) اس پر آپ نے فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) اس وقت اپنی بیوی سے رجعت کرلیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہوجائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں تو انہیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور ﷺ نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر کوئی

عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

باب ۱۵۹ . قَوْلِهٖ مَنْ اَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ لَا اَرٰى اَنْ تَرِثَ مَبْتُوْتَةٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهٗ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ اِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ مَّاتَ الزَّوْجُ الْاٰخِرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ

۱۵۹۔جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے، قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جسے قطعی طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر) کی وارث ہوگی۔شعبی نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی۔اس پر ابن شبرمہ نے فرمایا اور عدت پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کرسکتی ہے؟ شعبی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کرسکتی ہے، عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے، پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شعبی نے اپنی اس رائے سے رجوع کرلیا۔

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهٗ يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِّيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَ عَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَآءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَاعَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَاتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسَاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا

۲۴۱۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کرسکتا ہے۔لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کردو گے۔یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ دیجئے۔عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور ﷺ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتائیے، عاصم، حضور اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی (کہ اس طرح کا سوال آنحضور ﷺ سے کرایا) جو سوال تم نے پوچھا تھا، اس پر آنحضور ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بخدا یہ مسئلہ آنحضور ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔آنحضور ﷺ لوگوں کے درمیان میں

وَجَدَمَعَ اِمْرَاتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَا عَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

تشریف رکھتے تھے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

(۲۴۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ امْرَاَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ نَكَحْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ، رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا، غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

(۲۴۳) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انہیں طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

باب ۱۶۰ ۔ مَنْ خَيَّرَ نِسَآءَ ہ‘ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا

۱۶۰۔ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’آپ اپنی بیویوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کے بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کردوں۔‘‘

(۲۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُبْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں ہوا تھا)۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا اُبَالِىْ خَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً اَوْ مِائَةً بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِىْ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ’’اختیار‘‘ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا۔ مسروق نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)۔

باب ۱۶۱ ۔ اِذَاقَالَ فَارَقْتُكِ اَوْسَرَّحْتُكِ اَوِالْخَلِيَّةِ اَوِالْبَرِيَّةِ اَوْمَاعُنِىَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهٖ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَقَالَ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَىَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِىْ بِفِرَاقِهٖ

۱۶۱۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا الخلیہ یا ’’البریۃ‘‘ یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ’’اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کردو‘‘ اور ارشاد ہے ’’اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے یا قاعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔‘‘ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضور ﷺ سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲ ۔ مَنْ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَىَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُه‘ وَقَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ لَيْسَ هٰذَا كَالَّذِىْ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِاَنَّه‘ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِىْ طَلَاقٍ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَه‘ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَه‘

۱۶۲۔ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو ’’مجھ پر حرام ہے‘‘ حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے ’’حرام‘‘ کہا ہے۔ لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی، جب کوئی شخص (کسی حلال) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے، کیونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلاَ ثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا فَاِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا حُرِمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

جا سکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر) پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے۔ اور لیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی تو آپ فرماتے کہ کاش، تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوتی! کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے۔ یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

(۲۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ اِلٰى شَيْءٍ تُرِيْدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ طَلَّقَهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِيْ اِلَّا هَنَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَصِلْ مِنِّيْ اِلٰى شَيْءٍ اَفَاَحِلُّ لِزَوْجِيْ الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ

۲۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی۔ اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) چنانچہ ان دوسرے شوہر سے یہ جو چاہتی تھیں، اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا۔ اسی لئے انہوں نے جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا، وہ میرے پاس تنہائی میں آئے۔ لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میری پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے کچھ نہیں ملا تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے (کہ میں دوبارہ نکاح کرلوں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تم پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

باب ۱۶۳ . لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

(۲۴۷) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنْ

۲۴۷۔ مجھ سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی

يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِذَا حَرَّمَ اِمْرَاَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کثیر نے، ان سے یعلی بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر ''حرام'' کہا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ عمدہ نمونہ ہیں۔

(۲۴۸) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَا طَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلَى اَنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

۲۴۸۔ مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے آپس میں یہ طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور ﷺ سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوند) کی بو آتی ہے۔ کیا آپ نے مغفور کھایا ہے۔ آنحضور ﷺ اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے یہی بات کہی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیا ہے۔ اب دوبارہ نہیں پیوں گا (کیونکہ آنحضور ﷺ اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ دہان مبارک سے اس طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے)'' تا ان تتو باالی اللّٰہ'' اس سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ''اذا سر النبی الی بعض ازواجہ'' میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ ''بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔''

(۲۴۹) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَاءِهٖ فَيَدْنُو مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ

۲۴۹۔ ہم سے فرواہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضور ﷺ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹھہرے، مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم

فَسَقَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَه، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّه، سَیَدْنُوْ مِنْکِ فَاِذَا دَنَامِنْکِ فَقُوْلِیْ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ فَاِنَّه، سَیَقُوْلُ لَکِ لَافَقُوْلِیْ لَه، مَاهٰذِهِ الرِّیْحُ الَّتِیْ اَجِدُ مِنْکَ فَاِنَّه، سَیَقُوْلُ لَکِ سَقَتْنِیْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِیْ لَه، جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَاَقُوْلُ ذٰلِکَ وَقُوْلِیْ اَنْتِ یَاصَفِیَّةُ ذَاکِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَا اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِیَهُ بِمَا اَمَرْتِنِیْ بِه فَرَقًا مِّنْکِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَه، سَوْدَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّیْحُ الَّتِیْ اَجِدُ مِنْکَ قَالَ سَقَتْنِیْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُه، الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ اِلَیَّ قُلْتُ لَه، نَحْوَ ذَالِکَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰی صَفِیَّةَ قَالَتْ لَه، مِثْلَ ذٰلِکَ فَلَمَّا دَارَاِلٰی حَفْصَةَ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُسْقِیْکَ مِنْهُ قَالَ لَاحَاجَةَ لِیْ فِیْهِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اُسْکُتِیْ.

ہوا کہ ام المومنین حفصہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم، ہم اب اس کا توڑ کریں گے۔ پھر میں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضور ﷺ تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے مغفور کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ کیسی بو ہے جو آپؐ کے منہ سے میں محسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق سوچا ہوگا! میں بھی آنحضور ﷺ سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور ﷺ جونہی دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضور ﷺ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے کہا، یارسول اللہ! کیا آپؐ نے مغفور کھایا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپؐ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ پھر جب آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی، اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر آنحضور ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ، ہم آنحضور ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

باب ۱۶۴. لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّکَاحِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْهِنَّ

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو۔ جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو، پھر تم انہیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے

مَنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوٰى فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِیْ بَكْرِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وعَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ وَّ شُرَيْحٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَّطَاؤُسٍ وَّالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَآءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرِبْنِ زَيْدٍ وَّنَا فِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَّالشَّعْبِيِّ اَنَّهَا لَاتَطْلُقُ

میں کوئی عدت نہیں، جسے تم شمار کرنے لگے تو انہیں کچھ مال دے دو اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن میتب، عمروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمان، عمرو بن ہرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں) عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

باب ۱۶۵ . اِذَا قَالَ لِاِ مْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهٖ اُخْتِیْ فَلَا شَیْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِسَارَةَ هٰذِهٖ اُخْتِیْ وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ ''یہ میری بہن ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا) کہ یہ میری بہن ہے، آپ کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں۔ (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی بہن ہیں۔

باب ۱۶۶ . اَلطَّلَاقُ فِی الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسُّكْرَانِ وَالْمَجْنُوْنِ وَاَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِی الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهٖ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى وَتَلَا الشَّعْبِیُّ لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْاَخْطَانَا وَمَالَا يَجُوْزُمِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوَسِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَبِكَ جُنُوْنٌ وَقَالَ عَلِیٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَیَّ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَّلَالِسُكْرَانِ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السُّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ

۱۶۶۔ زبردستی کی طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا، جو نشہ میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ، طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے۔'' اور شعبی نے اس آیت کی تلاوت کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو۔'' اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے (زنا) کا خود اقرار کر لیا تھا، فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جو حرمت شراب سے پہلے) میری دو اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے۔ آنحضور ﷺ حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں۔ پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا حیثیت ہے؟ آنحضور ﷺ سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ میں مدہوش ہیں۔ اس لئے آپ باہر نکل آئے۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَّايَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا بَدَأَ الطَّلَاقَ فَلَه، شَرْطُه، وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَه، الْبَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ اِنْ لَّمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتِيْ طَالِقٌ ثَلاَ ثًا يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُه، حِيْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِيْنِ فَاِنْ سَمّٰى اَجَلًا اَرَادَه، وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُه، حِيْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِيْ دِيْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنْ قَالَ لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْكِ نِيَّتُه، وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ اِذَا قَالَ اِذَا حَمَلْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَ ثًا يَّغْشَاهَاعِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَاِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ نِيَّتُه، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَّالعِتَاقُ مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِنْ قَالَ مَااَنْتِ بِامْرَاَتِيْ نِيَّتُه، وَاِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَانَوٰى وَ قَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ

نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جونشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جونشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق دے ابتداء کی (اور شرط بعد میں بیان کی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔) نافع نے کہا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) ابن عمرؓ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر اس کی بیوی باہر نکل جاتی ہے تو طلاق بائن ہو جائے گی، لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاق، فرمایا کہ ایسے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی۔ اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی (کہ فلاں کام اس مدت میں کروں گا) تو یہ اس کے دین اور امانت پر چھوڑ دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے'' تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار ان کی زبان کے مطابق ہوگا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ جب تمہیں حمل ٹھہرے تو تم پر تین طلاق۔ تو شوہر کو ہر طہر میں صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کرنی چاہئے۔ پھر جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور حسن نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا ''جاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔ مجنوں یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے، بچہ یہاں تک بالغ ہو جائے، سونے والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخبوط الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِىْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْتَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ اِذَا طَلَّقَ فِىْ نَفْسِهٖ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات وتصورات کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا کرے (پھر وہ گناہ ہیں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ لِلَّذِىْ اَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ نَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ هَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَبِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ

۲۵۱۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کر لیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سے اعراض کیا، لیکن پھر وہ آنحضور ﷺ کے سامنے آ گئے (اور زبان کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور ﷺ نے انہیں مخاطب کیا اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں عیدگاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا۔ جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں حرہ کے پاس پکڑا گیا اور جان سے مار دیا گیا۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰى يَعْنِىْ نَفْسَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فتنحى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِىْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاٰخِرَقَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِىْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ اَهَلْ بِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ وَكَانَ قَدْاُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْ

۲۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور اسید بن میتب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کو مخاطب کی اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سے اعراض کیا، لیکن وہ صاحب آنحضور ﷺ کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا اور عرض کی، یا رسول اللہ! دوسرے (یعنی خود) نے زنا کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا۔ لیکن وہ پھر آنحضور ﷺ کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور ﷺ نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا اور یہی عرض کیا۔ آنحضور ﷺ نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور ﷺ کے سامنے گئے اور اپنے اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ الْاَ نْصَارِیُّ قَالَ کُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَہ، فَرَجَمْنَاہُ بِالْمُصَلّٰے بِالْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا اِذْ لَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ جَمَزَ حَتّٰی اَدْرَکْنَاہُ بِالْحَرَّۃِ فَرَجَمْنَاہُ حَتّٰی مَاتَ

کی) شہادت دی تو آنحضور ﷺ ان سے بولے اور دریافت فرمایا، تم پاگل تو نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے اور زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عیدگاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب۱۶۷. اَلْخُلْعُ وَکَیْفَ الطَّلَاقُ فِیْہِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِہٖ الظّٰلِمُوْنَ وَ اَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَاَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَاْسِھَا وَ قَالَ طَاوٗسٌ اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَنْ لَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فِیْمَا افْتَرَضَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی صَاحِبِہٖ فِی الْعِشْرَۃِ وَالصُّحْبَۃِ وَلَمْ یَقُلْ قَوْلَ السُّفَھَآءِ لَایَحِلُّ حَتّٰی تَقُوْلَ لَا اَغْتَسِلُ لَکَ مِنْ جَنَابَۃٍ

۱۶۷۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) جائز نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رہ کر) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کر لے (خلع میں اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کے لئے اسے اپنا سارا مال دے دے) طاؤس نے فرمایا کہ "سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے" سے مراد وہ فرائض و حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیئے ہیں (ابن طاؤس نے بیان کیا کہ) طاؤس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ "میں تمہاری وجہ سے جنابت کا غسل نہیں کروں گی۔" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

(۲۵۳) حَدَّثَنَا اَزْھَرُ بْنُ جَمِیْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ امْرَاَۃَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ، اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ مَااَعْتِبُ عَلَیْہِ فِیْ خُلُقٍ وَّلَا دِیْنٍ وَّلٰکِنِّیْ اَکْرَہُ الْکُفْرَ فِی الْاِ سْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۲۵۳۔ ہم سے ازہر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں

وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَه' قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً

کرتی (کیونکہ ان کے ساتھ رہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی) اس پر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انہیں طلاق دے دو۔

(۲۵۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اُخْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُوْفٰى بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَه' قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَ اَمَرَه' اَنْ يُطَلِّقَهَا وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ تَمِيْمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّه' قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَااَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ فِىْ دِيْنٍ وَلَاخُلُقٍ وَلٰكِنِّىْ لَا اُطِيْقُه' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَه' قَالَتْ نَعَمْ

۲۵۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبداللہ بن اوفیٰ کی بہن (جمیلہ رضی اللہ عنہا) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انہیں طلاق دے دیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور (اس روایت میں بیان کیا کہ) (ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی) اور ابن ابی تیمیہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں۔

(۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرِمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُوْ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَتْ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنْقِمُ عَلٰى ثَابِتٍ فِىْ دِيْنٍ وَّلَا خُلُقٍ اِلَّا اَنِّىْ اَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَه' فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَ اَمَرَه' فَفَارَقَهَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ جَمِيْلَةَ فَذَكَرَ

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے حدیث بیان کی، ان سے قراد ابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ، ثابت کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں، لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر ان سے دریافت فرمایا، کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور آنحضور ﷺ کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔ ہم سے سلیمان نے بیان کی، ان سے حماد

اَلْحَدِيْثِ

نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۸. الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيْرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرًا.

۱۶۸۔ اختلاف اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد خبیراً تک۔

(۲۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِىْ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِىْ اَنْ يَّنْكِحَ عَلِىٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا اٰذَنُ

۲۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ بنی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کرلیں، لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

باب ۱۶۹. لَا يَكُوْنُ بَيْعُ الْاَمَةِ طَلَاقًا

۱۶۹۔ کنیز کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوگی۔

(۲۵۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِىْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِىْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَالْبُرْمَةَ فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَاتَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین سنتیں قائم ہوئیں، اول یہ کہ انہیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہوجائیں) اور رسول اللہ ﷺ نے (انہیں کے بارے میں) فرمایا کہ "ولاء" اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جارہا تھا۔ پھر (کھانے کے لئے) آنحضور ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک رہا تھا؟ عرض کیا گیا کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور ﷺ صدقہ نہیں کھاتے! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باب ۱۷۰. خِيَارُ الْاَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔

(۲۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُهٗ عَبْدًا يَعْنِىْ زَوْجَ بَرِيْرَةَ

۲۵۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد بریرہ

رضی اللہ عنہا کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

(۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاکَ مُغِيْثٌ عَبْدُ بَنِیْ فُلَانٍ يَعْنِیْ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِیْ سِكَکِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِیْ عَلَيْهَا

۲۵۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ عنہ) بنی فلاں کے غلام تھے۔ آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کی طرف تھا۔ گویا اس وقت میں بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے پھر رہے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں۔)

(۲۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ عَبْدًالِبَنِیْ فُلَانٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ وَرَاءَهَا فِیْ سِكَکِ الْمَدِيْنَةِ

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا، وہ بنی فلاں کے غلام تھے، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔

باب ۱۷۱. شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ زَوْجِ بَرِيْرَةَ

۱۷۱۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی سفارش۔

(۲۶۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِیْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْرَاجَعْتِيْهِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَاحَاجَةَ لِیْ فِيْهِ

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی! آخر حضور اکرم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں صرف سفارش کرتا ہوں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۱۷۲.

۱۷۲۔

(۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر

الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاَبٰى مَوَالِيْهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطُوْا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا

دی، انہیں حکم نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولاء (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کردو۔ ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے گوشت لایا گیا، پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ "پھر (آزادی کے بعد) انہیں ان کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ چاہیں انہیں کے ساتھ رہیں، اور اگر چاہیں تو ان سے اپنا نکاح فسخ کرلیں۔"

باب ۱۷۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مؤمنہ کنیز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَعْلَمُ مِنَ الْاِشْرَاكِ شَيْئًا اَكْبَرَ مِنْ اَنْ تَقُوْلَ الْمَرْاَةُ رَبُّهَا عِيْسٰى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ

۲۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مؤمنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

باب ۲۷۴. نِكَاحِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

۲۷۴۔ اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدت۔

(۲۶۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا مُشْرِكِيْ اَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُ وَمُشْرِكِيْ اَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْنَهُ وَكَانَ اِذَا هَاجَرَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ

۲۶۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ اور مؤمنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب کہ آنحضور ﷺ ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور ﷺ سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہد مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور ﷺ سے

لَمْ تَخْطُبْ حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ فَاِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَاِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ اِلَيْهِ وَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ وَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوْا وَرُدَّتْ اَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَانَتْ اُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ

جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے (مدینہ منورہ) آتی تو انہیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انہیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جاتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے ہجرت کر کے آجاتے تو یہ انہیں کو ملتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے۔ پھر عطاء نے معاہد مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرف سے صورتحال بیان کی کہ اگر معاہد مشرکین میں کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجاتی تو انہیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انہیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھیں۔ اس وقت اس نے انہیں طلاق دے دی (اور وہ مدینہ ہجرت کر کے آگئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا۔

باب ۱۷۵۔ اِذَا اَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ اَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ اَوِ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا اَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوٗدُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَآءٌ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ اَسْلَمَتْ ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ هِيَ امْرَاَتُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَشَآءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا اَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِيْ مَجُوْسِيَّيْنِ اَسْلَمَا هُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَاِذَا سَبَقَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَاَبَى الْاٰخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہد مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو، اسلام لائے اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر پہلے ہی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطاء سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو معاہد قوم سے تعلق رکھتی ہو اور وہ اسلام قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی ان کی عدت کے زمانہ ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی سمجھی جائے گی؟ فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، نئے مہر کے ساتھ (تو کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس سے نکاح کر لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "نہ مؤمن عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور

جُرَیْج قُلْتُ لِعَطَآءٍ اِمْرَاَۃٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ جَآءَ تْ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَیُعَاوَضُ زَوْجُھَا مِنْھَا لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ اٰتُوْھُمْ مَّا اَنْفَقُوْا قَالَ لَا اِنَّمَا کَانَ ذَاکَ بَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ اَھْلِ الْعَھْدِ وَقَالَ مُجَاھِدٌ ھٰذَاکُلُّہٗ فِیْ صُلْحٍ بَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ بَیْنَ قُرَیْشٍ

نہ مشرک مرد، مؤمن عورتوں کے لئے حلال ہیں اور حسن اور قتادہ نے دو مجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی ہے اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوائے نکاح جدید کے) اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور انہیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو“ عطاء نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم ﷺ او ر معاہد مشرکین کے درمیان تھا، اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم ﷺ اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ سے تھا۔

(۲۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا ھَاجَرْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَحِنُھُنَّ بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَ کُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُھَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَنْ اَقَرَّ بِھٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَۃِ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِکَ فِیْ قَوْلِھِنَّ قَالَ لَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَایَعْتُکُنَّ لَا وَاللّٰہِ مَامَسَّتْ یَدُرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَامْرَاَۃٍ قَطُّ غَیْرَ اَنَّہٗ بَایَعَھُنَّ بِالْکَلَامِ وَاللّٰہِ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَآءِ اِلَّا بِمَآ اَمَرَہُ اللّٰہُ یَقُوْلُ لَھُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَیْھِنَّ قَدْ بَایَعْتُکُنَّ کَلَامًا

۲۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مؤمن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آنحضور ﷺ انہیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ ”اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو، جب مؤمن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انہیں آزماؤ۔“ آخر آیت تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مؤمن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورۂ ممتحنہ میں ہے کہ ”اللہ کے کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی“ تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھیں۔ چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ آنحضور ﷺ ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں سے صرف انہیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے تھے کہ میں

نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)۔

باب۱۷۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَاِنْ فَآءُوْا رَجَعُوْا

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سمیع علیم" تک۔ "فان فاء وا" یعنی فان رجعوا۔

(۲۶۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَّهٗ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ

۲۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا تھا، آنحضور ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی، اس لئے آپ نے اپنے بالا خانہ میں انتیس دن تک قیام فرمایا۔ پھر آپ وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

(۲۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَ الْاَجَلِ اِلَّا اَنْ يُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ لِيْ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَايَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذَالِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَى عَشَرَرَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلاء کے بارے میں، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کر لے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب چار مہینے گذر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابو درداء اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

باب ۱۷۷. حُكْمُ الْمَفْقُوْدِ فِيْ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَالْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَاَتُهٗ سَنَةً وَشْتَرٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَ فُقِدَ فَاَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَّالدِّرْهَمَيْنَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَاِنْ اَبٰى فُلَانٌ فَلِيْ وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا بِاللُّقْطَةِ وَقَالَ

۱۷۷۔ مفقود الخبر کا حکم، اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے اگر کوئی شخص گم ہوا تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا چاہئے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہئے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی (اصل مالک قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ نہیں ملا تو (غریبوں

الزُّهْرِيُّ فِي الْاَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُه' لَاتُزَوَّجُ امْرَاتُه' وَلَا يُقْسَمُ مَالُه' فَاِذَا انْقَطَعَ خَبُره' فَسُنَّتُه' سُنَّةُ الْمَفْقُوْدِ

کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک دو دو درہم دینے لگے اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ فلاں کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس صدقہ سے انکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم لقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔ زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جس کی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخبر کی طرح ہو جاتا ہے۔

(۲٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَاكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا وَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَاِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ اَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي اَمْرِ الضَّآلَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى يَقُوْلُ رَبِيْعَةُ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ فَقُلْتُ لَه'

۲٦٨۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے کہ نبی کریم ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی (اگر ایک سال تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا) یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی، یا پھر بھیڑیئے کی ہوگی۔ (اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور ﷺ غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کے پاس (مضبوط) کھر ہیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس مشکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔ اور آنحضور ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہو) اور اس کے ظرف کا (جس میں وہ رکھا ہو) اعلان کرو اور اسکا ایک سال تک اعلان کرو۔ پھر اگر وہ ایسا شخص آ جائے جو اسے پہچانتا ہو، اور ان کا مالک ہو تو اسے دے دو۔ ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے ملا اور مجھے ان سے ان کے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گمشدہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولیٰ یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطہ سے منقول

ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولیٰ یزید کے واسطہ سے بیان کیا: ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (براہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

باب ۱۷۸. الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا اِلٰی قَوْلِهٖ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا وَ قَالَ لِیْ اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِکٌ وَصِیَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ عِکْرِمَةُ اِنْ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِهٖ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ اِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَآءِ وَ فِی الْعَرَبِیَّةِ لِمَا قَالُوْا اَیْ فِیْمَا قَالُوْا وَفِیْ بَعْضِ مَا قَالُوْا وَهٰذَا اَوْلٰی لِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَدُلَّ عَلَی الْمُنْکَرِ وَقَوْلِ الزُّوْرِ

۱۷۸۔ ظہار ① اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی ہے۔ آیت "فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا" تک اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا۔ مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا۔ حسن بن حر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا ظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، عکرمہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے سے ہوتا ہے۔ "لما قالو" قاعدہ عربیت کے مطابق "فیما قالوا" کے اور "فی بعض ماقالوا" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

باب ۱۷۹. الْاِشَارَةِ فِی الطَّلَاقِ وَالْاُمُوْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُعَذِّبُ اللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِهٰذَا فَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ وَقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَشَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَیْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ صَلّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکُسُوْفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَاشَانُ النَّاسِ وَهِیَ تُصَلِّیْ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی الشَّمْسِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ وَقَالَ اَنَسٌ اَوْمَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یَّتَقَدَّمَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوْمَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ لَا حَرَجَ وَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ

۱۷۹۔ طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن اس پر عذاب دے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ نوحہ عذاب الٰہی کا باعث ہے) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک صاحب پر تھا) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو (اور آدھا چھوڑ دو)۔ اسماء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے، (میں پہنچی اور) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں، اس لئے انہوں نے اپنی سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا، کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ

---

① شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کے لئے حرام ہو "ظہار" کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دواعی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ دے لے، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ اَحَدٌ مِنْكُمْ اَمَرَهٗ، اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْهَا اَوْاَشَارَ اِلَیْهَا قَالُوْ لَا قَالَ فَكُلُوْا

سے بتایا کہ ہاں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابو قتادہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محرم کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ۔

(۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعِیْرِهٖ وَكَانَ كُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَیْهِ وَكَبَّرَ وَ قَالَتْ زَیْنَبُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ یَا جُوْجَ وَمَا جُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ تِسْعِیْنَ

۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کیا اور آنحضور ﷺ جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یأجوج و مأجوج کے سد میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

(۲۷۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَایُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَسَاَلَ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ وَقَالَ بِیَدِهٖ وَوَضَعَ اَنْمَلَتَهٗ عَلٰی بَطْنِ الْوُسْطٰی وَالْخِنْصَرِ قُلْنَا یُزَهِّدُ هَا وَ قَالَ الْاُ وَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا یَهُوْدِیٌّ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَارِیَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَیْهَا وَرَضَخَ رَاْسَهَا فَاَتٰی بِهَا اَهْلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ فِیْ اٰخِرِ رَمَقٍ وَ قَدْ اُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ لِغَیْرِ الَّذِیْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَاقَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَیْرَ الَّذِیْ قَتَلَهَا

۲۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو گا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور ﷺ نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا۔ جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور ﷺ اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کے بتا رہے ہیں اور اویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری رمق باقی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ

فَاَشَارَتْ اَنْ لَّا فَقَالَ فَفُلَانٌ لَقَاتِلَهَا فَاَشَارَتْ اَنْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؟ آنحضور ﷺ نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا۔ تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارے سے ہاں کہا (اس کے بعد اس یہودی نے بھی) اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ تو آنحضور ﷺ نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَ اَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ

۲۷۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَمْسَيْتَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

۲۷۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے اور ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور ﷺ نے ایک صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول دو (کیونکہ روزہ سے تھے)۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر آپؐ اور اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اترو اور ستو گھول لو۔ آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اتر کر آنحضور ﷺ کا ستو گھولا۔ آنحضور ﷺ نے اسے پیا، پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ اَوْقَالَ اَذَانُهٗ مِنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّمَا يُنَادِيْ اَوْقَالَ

۲۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے یا آپؐ نے فرمایا کہ "ان کی اذان" کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے

يُوَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الصُّبْحَ اَوِ الْفَجْرِ وَ اَظْهَرَ يَزِيْدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ اِحْدٰهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ شَيْئًا اِلَّا مَادَّتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلاَ يُرِيْدُ يُنْفِقُ اِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا فَهُوَ يُوْسِعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ

تا کہ اس وقت نماز پڑھنے والا (آرام کے لئے نماز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہوگئی۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کاذب کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بخیل اور سخی کی مثال دو افراد جیسی ہے، جن پر لوہے کی دو زرہیں، سینے سے گردن تک ہیں، سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو دوزرہیں اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہوجاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹاتی چلتی ہے، لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے، لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا، اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب ١٨٠ . اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَاِذَا قَذَفَ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَهٗ بِكِتَابَةٍ اَوْاِشَارَةٍ اَوْبِاِيْمَآءٍ مَعْرُوْفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الْاِشَارَةَ فِي الْفَرَآئِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الضَّحَّاكُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَاحَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْاِشَارَةٍ اَوْاِيْمَآءٍ جَآئِزٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهٗ كَذَالِكَ الطَّلَاقُ لَايَجُوْزُ اِلَّابِكَلَامٍ وَّاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَالِكَ الْاَصَمُّ يُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں۔'' ارشاد ''من الصادقین'' تک۔ اگر گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والی کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ''ہم سے کس طرح گفتگو کرسکتے ہیں، جو ابھی گہوارہ میں بچہ ہے۔'' اور ضحاک نے کہا کہ ''الا رمزا'' بمعنی ''الاشارہ'' ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہوسکتی، جب کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مانی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہئے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ معتبر مانا جانا چاہئے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہو) تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہئے اور (اشارہ سے غلام کی) آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے گونگے کے ساتھ بھی پیش

الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ لَزِمَهٗ وَقَالَ حَمَّادُ الْاَ خْرَسُ وَالْاَ صَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهٖ جَازَ

آئے گی اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تجھے طلاق ہے" اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ ابراہیم نے کہا کہ اگر گونگا طلاق اپنے ہاتھ سے لکھے تو وہ پڑ جاتی ہے۔ حماد نے کہا، کہ گونگے اور بہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

(۲۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ نِالْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَ نْصَارِ قَالُوْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْسَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون سا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتایئے، یارسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں یعنی بنو عبدالاشہل۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں۔ بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں، بنو ساعدہ۔ پھر آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی مٹھی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَوْ كَهَاتَيْنِ وَ قَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابوحازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی سے) یا آنحضور ﷺ نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَقُوْلُ مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپؐ کی مراد تیس دن کی تھی۔ پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے۔ آپؐ کا اشارہ انتیس دنوں کی طرف تھا۔ ایک مرتبہ آپؐ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے

سَعِيدٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ اَلْاِيْمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ اَلَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّا دِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں ادھر ہیں۔ دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے، جہاں سے شیطان کی دونوں سینگیں طلوع ہوتی ہیں۔ یعنی ربیعہ اور مضر۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا عُمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

باب ۱۸۱. اِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

۱۸۱۔ جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔

(۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهٗ

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے۔ (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے۔ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے اونٹ پر یہ پڑا ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر پڑا ہوگا۔

باب ۱۸۲. اِحْلَافُ الْمُلَاعِنِ

۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَاَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

دونوں میاں بیوی سے قسم کھلوائی اور پھر دونوں میں جدائی کرائی۔

باب ۱۸۳ . يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلاَعُنِ

۱۸۳۔لعان کی ابتداء مرد کرے گا۔

(۲۸۱) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَه' فَجَآءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ

۲۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، پھر وہ آئے اور گواہی دی۔ نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دی (اپنے بری ہونے کی)۔

باب ۱۸۴ . اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

۱۸۴۔لعان۔اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَه' اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَه' يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُه' فَتَقْتُلُوْنَه' اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِّيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَآءَه' عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ بِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُه' عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَه' عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُه' فَتَقْتُلُوْنَه' اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَ

۲۸۲۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا۔ لیکن پھر آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہئے؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور ﷺ سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور پوچھا، عاصم آپ کو رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عویمر تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور ﷺ سے معلوم نہ کر لوں، باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ اس وقت صحابہؓ کے درمیان میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ

فِيْ صَاحِبَتِکَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَامِنْ تَلاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلاعِنَيْنِ

لوگ اسے (قصاص) میں قتل کردیں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا۔ جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں تین طلاقیں حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہوگیا۔

باب ۱۸۵ . اَلتَّلاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

(۲۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَمَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُه' اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اَمْرِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَتَلاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَا مِنَ التَّلاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيْقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ هُمَا اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى لِاُمِّهِ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِيْ مِيْرَاثِهَا اَنَّهَا تَرِثُه' وَيَرِثُ مِنْهَا مَافَرَضَ اللّٰهُ لَه' قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کے طریقہ کی خبر دی بنی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، رسول اللہ ﷺ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کردے یا اسے کیا کرنا چاہئے؟ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کردیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ اگر اب بھی میں اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں انہیں جدا کردیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن شہاب نے) کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان یہی جدائی کا طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ وہ لعان کرنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اُرَاهَا اِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَسْوَدَ اَعْيَنَ ذَاالْيَتَيْنِ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَ تْ بِهٖ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذَالِكَ

والوں کے درمیان تفریق کرادی جایا کرے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف مقرر ہوگیا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ کی ماں وارث ہوگی، اسکے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ میں فرض کیا ہے۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قد بچہ جنا جیسے وحرہ (چھپکلی کے مانند ایک زہریلا جانور، پستہ قد عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں) تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے، اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ لیکن اگر کالا، بڑے آنکھوں والا اور بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا۔ چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا جس سے سمجھا گیا کہ اس کے شوہر کا بچہ نہیں ہے۔

باب۱۸۶۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۱۸۶۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت کے بغیر سنگسار کرتا۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدْلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَآءَ تْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کردوں) اور چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر رضی اللہ عنہ) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور ﷺ کے سامنے کہی تھی۔ پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضور ﷺ کو واقعہ بتایا۔ جس میں ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا، وہ گھٹے ہوئے

لِا بْنِ عَبَّاسٍ فِی الْمَجْلِسِ هِیَ الَّتِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْرَجَمْتُ اَحَدًا بغَیْرِ بَیِّنَةٍ رَّجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ لَا تِلْکَ امْرَاَةٌ کَانَتْ تُظْهِرُ فِی الْاِ سْلَامِ السُّوْءَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ یُوْسُفَ خَدِلاً

جسم، گندمی رنگت اور بھرے گوشت والا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اس معاملہ کو صاف کردے۔ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا کہ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلاشہادت کے سنگسار کرسکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور ﷺ نے) اس عورت (کے متعلق فرمایا تھا) جو اسلام کے باوجود فحاشی کھلے بندوں کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے ''خدلا'' بیان کیا۔

باب۱۸۷ . صَدَاقُ الْمُلَاعَنَةِ

۱۸۷۔ لعان کرنے والی کا مہر۔

(۲۸۵) حَدَّثَنِیْ عَمْرُوبْنُ زرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَه' فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَخَوَیْ بَنِی الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ کُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمَا تَآئِبٌ فَاَبَیَا فَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ کُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمَا تَآئِبٌ فَاَبَیَا فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَیُّوْبُ فَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ فِی الْحَدِیْثِ شَیْئًا لَّا اَرَاکَ تُحَدِّ ثُه' قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ قَالَ قِیْلَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ کُنْتَ کٰذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْکَ

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسمٰعیل نے خبر دی، انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا، جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کردی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا۔ لیکن دونوں نے انکار کیا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ان میں جدائی کردی۔ اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزاء میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں دیا تھا؟) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر دیا تھا اب تمہارا نہیں رہا۔ اگر تم سچے ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جاچکے ہو، اور اگر تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ۔

باب۱۸۸ . قَوْلِ الْاِمَامِ لِلْمُتَلاَ عِنَیْنِ اِنَّ اَحَدَ کُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ

۱۸۸۔ امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

(۲۸۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے

عَنِ الْمُتلاَ عِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتلاَ عِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُ كُمَا كَاذِبٌ لَّا سَبِيْلَ لَکَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَا کَ اَبْعَدُ لَکَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُه، مِنْ عَمْرٍو وَ قَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَّاعَنَ امْرَاَتَه، فَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُ سْطٰى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَى بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَآئِبٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُه، مِنْ عَمْرٍو وَّ اَيُّوْبَ كَمَا اَخْبَرْتُکَ

بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا۔تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، ان صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کرا دیجئے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کیا اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا، جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرلے گا؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو اور ایوب کے واسطے سے محفوظ کی تھی، جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

باب ۱۸۹. اَلتَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتلاَ عِنَيْنِ

۱۸۹۔ لعان کرنے والوں میں جدائی۔

(۲۸۷)حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَه، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَ ةٍ قَذَفَهَا وَ اَحْلَفَهُمَا

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرا دی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

(۲۸۸)حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

۲۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان رسول اللہ ﷺ نے لعان کرایا تھا اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی تھی۔

باب ۱۹۰. يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلاَ عِنَةِ

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

(۲۸۹)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِکٌ قَالَ

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِ هَا فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب اوران کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھران صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضور ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کردائی اورلڑکا عورت کو دیا۔

باب ۱۹۱ . قَوْلِ الْاِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ

۱۹۱۔امام کا کہنا کہ اے اللہ، معاملہ صاف کردے۔

(۲۹۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُکِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِیٍّ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَذَکَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّاابْتُلِیْتُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا لِقَوْلِیْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِیْ وَجَدَ عَلَیْهِ امْرَاَتَهٗ وَکَانَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِیْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَکَانَ الَّذِیْ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا کَثِیْرَ اللَّحْمِ جَعْداً قَطِطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِیْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِیْ ذَکَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْمَجْلِسِ هِیَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَاتِلْکَ امْرَاَةٌ کَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِی الْاِسْلَامِ

۲۹۰۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے، کہا کہ مجھے عبدالرحمان بن قاسم نے خبر دی، انہیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ہوا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی (کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کرڈالوں) پھر واپس آئے توان کی قوم کے ایک صاحب ان کے پاس آئے اوران سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلاء میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لے کر آنحضور ﷺ کے پاس گئے اور آنحضور ﷺ کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس پر انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی رنگت، گھٹے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔ اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ معاملہ صاف کردے۔ چنانچہ ان کی بیوی نے جو بچہ جنا وہ اسی شخص سے مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس سے پایا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کہ یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، یہ آپ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں مبتلا تھی۔

باب ۱۹۲ . اِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَیْرَهٗ فَلَمْ یَمَسَّهَا

۱۹۲۔جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت گذار کر دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی۔

(۱۹۱)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی،اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوران سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۹۲)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیَّ تَزَوَّجَ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ اٰخَرَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْهَا وَاَنَّهٗ لَيْسَ مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

۲۹۲۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی،ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی،ان سے ہشام نے،ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ،قرظی رضی اللہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھرانہیں طلاق دے دی،اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کرلیا۔پھروہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اوراپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیااور کہا کہ وہ توان کے پاس آتے ہی نہیں اور یہ کہ ان کے پاس (کپڑے کے) پلو جیسا ہے (انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، جب تک کہ تم اس (دوسرے شوہر) کا مزہ نہ چکھ لواور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)۔

باب۱۹۳. وَاللَّائِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا يَحِضْنَ اَوْلَا يَحِضْنَ وَاللَّائِیْ قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَللَّائِیْ وَلَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ

۱۹۳۔اورتمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جوحیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں،اگرتمہیں شبہ ہو۔مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انہیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جنہیں حیض آنا بند ہوگیا ہواور جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہ ہو،توان کی عدت تین مہینے ہے۔

باب۱۹۴. وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۱۹۴۔اورحمل والیوں کی میعادان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔

(۱۹۳)حَدَّثَنَا يَحْیَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّیَ عَنْهَا وَهِیَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ اَنْ تَنْكِحِيْهِ حَتّٰى تَعْتَدِّیْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۲۹۳۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی،ان سے لیث نے حدیث بیان کی،ان سے جعفر بن ربیعہ نے،ان سے عبدالرحمان بن ہرمزاعرج نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائیں تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا،اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا،لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا،پھرانہوں نے کہا کہ بخدا،جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے لمبی مدت نہ گزارلو گی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتی تھیں) نکاح کرنا

اَنْكِحِی

صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس دن تک رکی رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب نکاح کرلو۔

(۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَه، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه، كَتَبَ اِلَى ابْنِ الْاَرْقَمِ اَنْ يَّسْاَلَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ كَيْفَ اَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفْتَانِيْ اِذَا وَضَعْتُ اَنْ اَنْكِحَ

۲۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) کے واسطہ سے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ابن الارقم کو لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میری یہاں بچہ پیدا ہوگیا تو آنحضور ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ اب میں نکاح کرلوں۔

(۲۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ

۲۹۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دی اور انہوں نے نکاح کیا۔

باب ۱۹۵۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَه، ثَلاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْاَوَّلِ وَلَا تُحْتَسَبُ بِهٖ لِمَنْ بَعْدَه، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تُحْتَسَبُ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ يَعْنِيْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ اَقْرَاَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَاَقْرَاَتْ اِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَاقَرَاَتْ بِسَلًى قَطُّ اِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًافِيْ بَطْنِهَا

۱۹۵۔ اور مطلقہ عورتیں اپنے کو تین میعادوں (قرو) تک روکے رکھیں۔ اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا۔ جس نے کسی عورت سے عدت ہی میں نکاح کرلیا ور پھر وہ اس کے پاس تین حیض کی مدت گذرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی شوہر سے جدا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھی جائے گی) دوسرے نکاح کی عدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ اسی میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار بھی ہوگا۔ یہی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا اقرات المرة اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو۔ اسی طرح اقرات اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو۔ جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ماقرات بسلی قط۔

باب ۱۹۶۔ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُاللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَاللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَه، لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ' اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا اس

يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے۔'' ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انہیں خرچ دیتے رہو، ان کے حمل کے پیدا ہونے تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''بعد عسرٍ یسراً'' تک۔

(۲۹۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا اِلٰى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَوَ مَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَايَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ اِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَابَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمان بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق دے دی تھی اور عبدالرحمان انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے لے آئے (عدت کے ایام گذرنے سے پہلے) عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کے یہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا کہلوایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی ہے) پہنچادو۔ جیسا کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے۔ مروان بن حکم نے اس کا جواب یہ دیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم نے میری بات نہیں مانی اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے۔ (انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا (کیونکہ وہ تمہارے لئے دلیل نہیں بن سکتا) مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ان کے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، ان کے شوہر کے رشتہ داری کے درمیان) کشیدگی کی وجہ سے تھا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا لَاسُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے؟ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے! آپ کا اشارہ ان کے اس قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ بائنہ کو) نفقہ وسکنی دینا ضروری ہے۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَآئِشَةَ اَلَمْ تَرَيْنَ اِلٰى فُلاَ نَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَاصَنَعَتْ قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ فِيْ قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اَنَّه' لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِيْ ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَّحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں۔ ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (مدت گزارے بغیر) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا! فرمایا کہ اس کے لئے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عمرہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا تو ایک اجاڑ جگہ میں تھیں، اور ان کے چاروں طرف خوف و وحشت برستی تھی۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی تھی (کہ وہاں سے منتقل ہو جائیں اور اپنے آبائی گھر میں عدت گزاریں)۔

باب۱۹۷۔ اَلْمُطَلَّقَةِ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِيْ مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْتَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهٖ بِفَاحِشَةٍ

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (چور وغیرہ یا خود شوہر) کے اچانک اندر آ جانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بدکلامی کریں۔

(۲۹۹) حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ

۲۹۹۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا (کہ مطلقہ بائنہ کو نفقہ و سکنی نہیں ملے گی) انکار کیا۔

باب۱۹۸۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَايَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔''

(۳۰۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً فَقَالَ لَهَا عَقْرٰى اَوْحَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا

۳۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا ''عقریٰ'' یا (فرمایا راوی کو شک تھا) ''حلقی'' معلوم ہوتا کہ تم ہمیں روک دو گی، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انھوں نے

عرض کی، جی ہاں۔ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ پھر چلو!

باب ۱۹۹. وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْاَةَ اِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوْثِنْتَيْنِ

۱۹۹۔ ''اوران کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں زیادہ حقدار ہیں۔ اور جب شوہر نے ایک یا دو طلاق دی ہو تو اپنی اس بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

(۳۰۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَابِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ اُخْتَه' فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً

۳۰۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

(۳۰۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ اُخْتُه' تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلّٰى عَنْهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا فَقَالَ خَلّٰى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَه' وَبَيْنَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوْهُنَّ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِاَمْرِاللّٰهِ

۳۰۲۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے حدیث بیان کیا کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ایک صاحب کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں نے تنہائی میں عدت گزارنے دی۔ عدت کے دن جب ختم ہوئے تو ان کے سابق شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ معقل رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی غیرت آئی۔ آپ نے کہا کہ جب وہ عدت گذار رہی تھی تو اسے اس پر قدرت تھی (کہ دوران عدت میں رجعت کرلیں لیکن ایسا نہیں کیا اور اب میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجتا ہے!) چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان میں حائل ہوگئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

(۳۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَةً لَه' وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَه' حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَاللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ وَكَانَ

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کرلیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ رکھیں جب تک وہ حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حائضہ نہ ہوں۔ اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں (اس سے پہلے کہ ان سے ہمبستری کریں طلاق دیں) پس یہی وہ

عَبْدُاللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذَالِکَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلاَ ثاً فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْکَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَه' وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُه' عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ قَالَ بْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّ تَيْنِ فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِىْ بِهٰذَا

وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ) کے بارے میں سوال کیا جاتا تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں ہیں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (ابوالجہم) نے اس حدیث میں لیث کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک دو طلاق دے دی ہو (تو تم اب دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو) کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

باب ۲۰۰ . مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

۲۰۰۔ حائضہ سے رجعت۔

(۳۰۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَاَلْتُ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ اِمْرَاتَه' وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ عُمَرُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْکَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَا سْتَحْمَقَ

۳۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔

باب ۲۰۱ . تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَالَ الزُّهْرِىُّ لاَاَرٰى اَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِاَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی۔ زہری نے فرمایا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو میں اس کے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر عدت واجب ہے۔

(۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلاَ ثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ

۳۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انہیں حمید بن نافع نے اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان تین احادیث کی خبر دی، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ

دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْغَيْرُه، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَاهِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرٌ وَّ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَاتَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّ لَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْشَاةٍ اَوْطَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّامَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَاشَآءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهٖ قَالَ تَمْسَحُ بِهٖ جِلْدَهَا

مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی، جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش تھی، پھر جب وہ خوشبو ایک کنیز نے آپ کو لگائی) اور ام المؤمنین نے خود اپنے رخساروں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن کا ہے۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دین پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ صرف شوہر کے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تمہیں سال بھر تک مینگنی پھینکنی پڑتی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی۔ سب سے برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گذر جاتا۔ پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیردے اور وہ مر نہ جائے۔ اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے مینگنی دی جاتی، جسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی چیز استعمال کر سکتی

تھی۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ "تفتض بہ" کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

باب ۲۰۲. اَلْکُحْلِ لِلْحَادَّةِ

۲۰۲۔ عدت میں سرمہ کا استعمال۔

(۳۰۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَیْنَیْهَا فَاَتَوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنُوْهُ فِی الْکُحْلِ فَقَالَ لَا تَکْحَلْ قَدْ کَانَتْ اِحْدَاکُنَّ تَمْکُثُ فِی شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْ شَرِّ بَیْتِهَا فَاِذَا کَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ کَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰی تَمْضِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرٌ وَّ سَمِعْتُ زَیْنَبَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

۳۰۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن نافع نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطہ سے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سرمہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ جاہلیت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا۔ جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گذرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سرمہ نہ لگاؤ۔ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گذر جائیں۔ اور میں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، سوائے شوہر کے اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

(۳۰۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ نُهِیْنَا اَنْ نُّحِدَّ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا بِزَوْجٍ

۳۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائیں۔

باب ۲۰۳. اَلْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

۲۰۳۔ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔

(۳۰۸) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کُنَّا نُنْهٰی اَنْ نُّحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَکْتَحِلَ وَلَا نُطَیَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ

۳۰۸۔ مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں۔ سوائے شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن کی عدت تھی۔ اس عرصہ میں ہم نہ سرمہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے تھے اور نہ رنگا کپڑا پہنتے تھے۔ البتہ وہ کپڑا اس

مَّحِيضِهَا فِي نَبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

سے مستثنٰی تھا جس کا دھاگہ بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو۔ ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی۔

باب ۲۰۴ . تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصَبِ

۲۰۴۔عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا دھاگہ بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

(۳۰۹)حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمَسَّ طِيْبًا اِلَّا اَدْنٰى طُهْرِهَا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ قال ابوعبدالله القسط والكست مثل الكافور و القافور

۳۰۹۔ہم سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالسلام بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوائے شوہر کے وہ اس کے لئے سرمہ نہ لگائے۔ رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، سوائے اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور (محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ) ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا اور (فرمایا کہ) خوشبو کا استعمال نہ کرے۔ سوائے طہر کے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود (قسط) اور (مقام) اظفار (کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے) ابو عبداللہ (مؤلفؒ) کہتے ہیں کہ ''قسط'' اور ''الکست'' ایک ہی چیز ہیں، جیسے ''کافور'' اور ''قافور''۔

باب ۲۰۵ . وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

۲۰۵۔اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بما تعملون خبیر'' تک۔

(۳۱۰) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّصِيَّةً اِنْ شَآءَ تْ

۳۱۰۔مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے ''اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں'' کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت شوہر کے گھر والوں کے پاس گذاری جاتی ہے، پہلے واجب تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں) اپنے باب

سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَآءَ تْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَآءَ تْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنْ شَآءَ تْ اِعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَآءَ تْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَآءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَآءَ تْ وَلاَ سُكْنٰى لَهَا

میں شرافت کے ساتھ کریں۔ مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی بیوہ کے لئے سات مہینے بیس دن سال بھر میں سے وصیت قرار دی ہے۔ اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے (چار مہینے دس دن) پورا کر کے وہاں سے چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''نہیں نکالا نہ جائے، البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں کا یہی منشاء ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلی تھی، اب بھی اس پر واجب ہے۔ ابن ابی نجیح نے اسے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس پہلی آیت نے بیوہ کے اس گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ اس لئے اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''نہیں نکالا نہ جائے'' (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گذارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے۔ اور اگر چاہے وہاں سے چلی جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''پس تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے'' عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میراث کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ (پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے) اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

(۳۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ ابْنَةِ اَبِيْ سُفْيَانَ لَمَّا جَآءَ هَا نَعِيُّ اَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلاَ اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لاَ يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلاَّ عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا، پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

باب ۲۰۶. مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَّهُوَ لاَيَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا اَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهٗ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صُدَاقُهَا

۲۰۶۔ زنا کی کمائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی محرمہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اس کا مہر

دیا جائے گا۔

(۳۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ

۳۲۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی کمائی اور زانیہ عورت کی زنا کی کمائی سے منع فرمایا۔

(۳۱۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے گودنے والی اور گدوانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی اور آنحضور ﷺ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا۔ اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

(۳۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

۳۱۴۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں محمد جحادہ نے، انہیں ابوحازم نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (زانیہ) کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

باب ۲۰۷. اَلْمَهْرُ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَيْهَا وَ كَيْفَ الدُّخُوْلُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَالْمَسِيْسِ

۲۰۷۔ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو، خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو؟

(۳۱۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَ قَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ فَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْحَدِيْثِ شَيْءٌ لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهٗ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ

۳۱۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، انہیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا، جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا۔ پس آنحضورؐ نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے * عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے۔ میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ (تہمت لگانے والے) شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلوادیجئے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

باب ۲۰۸. اَلْمُتْعَةُ لِلَّتِيْ لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَقَوْلِهٖ

۲۰۸۔ اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو، طلاق دے دو۔“ ارشاد ”بما

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَا عَنَةِ مُتْعَةً حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا

تعملون بصیر" تک۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے، شاید کہ تم سمجھو" اور لعان کے موقعہ پر" جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم ﷺ نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَامَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہوگا۔ تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے۔ تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یارسول اللہ میرا مال؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

باب ۳۰۹. كِتَابُ النَّفَقَاتِ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ

۳۰۹۔ نفقہ کے مسائل گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔
(اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دیجئے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو بچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں۔" حسن نے فرمایا کہ "عفو" سے مراد فضل ہے۔

(۳۱۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبداللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ) میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم ﷺ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم ﷺ کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھر والوں پر بھی اگر خرچ کرتا اور اللہ کی حکم بجا آوری کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد

اللّٰهُ اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ

فرماتا ہے کہ ابن آدم، تو خرچ کرتو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ

۳۱۹۔ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کمزوروں اور لاوارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

(۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِيْ مَالٌ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَهْمَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِيْ امْرَاَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرُّ بِكَ اٰخَرُوْنَ

۳۲۰۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں سعد بن ابراہیم نے، ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تہائی کردوں (فرمایا) تہائی کی کردو اور تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج و تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لئے اٹھاؤ گے اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا۔ تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

باب ۲۱۰. وَجُوْبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ وَالْعِيَالِ

۲۰۱۔بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

(۳۲۱)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ تَقُوْلُ الْمَرْاَةُ اِمَّا اَنْ تُطْعِمَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تُطَلِّقَنِيْ وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ اَطْعِمْنِيْ وَاسْتَعْمِلْنِيْ وَيَقُوْلُ الْاِبْنُ اَطْعِمْنِيْ اِلٰى مَنْ تَدَعُنِيْ فَقَالُوْا يَااَبَاهُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۲۱۔ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے (لینے والے کے) ہاتھ سے بہتر ہے، اور (خرچ کی) ابتداء اس سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو۔ غلام کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هٰذَا مِنْ كِيسِ اَبِى هُرَيْرَةَ

اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو۔ شاگردوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا (یہ آخری ٹکڑا بھی) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

۳۲۲۔ ہم سے سعد بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد بن مسافر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہاری پرورش میں ہیں۔

باب ۲۱۱. حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلٰى اَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

(۳۲۳) حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِىْ مَعْمَرٌ قَالَ لِىَ الثَّوْرِىُّ هَلْ سَمِعْتَ فِى الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِاَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ اَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِىْ ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِىُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيْعُ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَيَحْبِسُ لِاَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ

۳۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا، پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

(۳۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِىْ ذِكْرًا مِّنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ اِذْ اَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَاُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِىْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوْا وَسَلَّمُوْا فَجَلَسُوْا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَاُ قَلِيْلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَّكَ فِىْ عَلِىٍّ وَعَبَّاسٍ

۳۲۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے حاجب یرفا ان کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبدالرحمان، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم (آپ سے ملنے کی) اجازت چاہتے ہیں۔ کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلا لو، چنانچہ

قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَا وَ جَلَسَا فَقَالَ
عَبَّاسٌ يَاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ هٰذَا فَقَالَ
الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَ اَصْحَابُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ
بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اِتَّئِدُوْا
اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ
فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ
اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ
يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ اللّٰهُ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ
وَلَا اسْتَاثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَ بَثَّهَا
فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ
مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ
مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ
قَالُوْا نَعَمْ قَالَ بِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيْهَا
بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّ عَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ اَنَّ
اَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ فِيْهَا صَادِقٌ
بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا

انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف
لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا نے تھوڑی دیر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ
سے آ کر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں، کیا آپ کی
طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے
لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان (علی رضی اللہ عنہ)
کے درمیان فیصلہ کرا دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ
کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرما دیجئے اور انہیں
اس الجھن سے نجات دے دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جلدی نہ کرو،
میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و
زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، ہمارا
کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ
ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔ صحابہؓ نے کہا
کہ آنحضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور
عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا۔
میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ انہوں نے بھی تصدیق کہ
آنحضور ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول ﷺ کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور ﷺ
کے سوا اس میں کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا
"ماافاء اللہ علی رسولہ منہم تاقدیر" اس لئے یہ (چار خمس)
خاص حضور اکرم ﷺ کے لئے تھے، واللہ آنحضور ﷺ نے تمہیں نظر انداز
کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور
ﷺ نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور ﷺ نے پہلے تم سب کو دیا اور تم
میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور
ﷺ اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو
باقی بچتا، اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح
اور ان کی رفاہ کے لئے) خرچ کر دیئے۔ آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی بھر
اسی کے مطابق عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم

نبیٌ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ فَقَبَضْتُھَا سَنَتَیْنِ اَعْمَلُ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ وَکَلِمَتُکُمَا وَاحِدَۃٌ وَّاَمْرُکُمَا جَمِیْعٌ جِئْتَنِیْ تَسْاَلُنِیْ نَصِیْبَکَ مِنِ ابْنِ اَخِیْکَ وَاَتٰی ھٰذَا یَسْاَلُنِیْ نَصِیْبَ امْرَاَتِہٖ عَنْ اَبِیْھَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُہٗ اِلَیْکُمَا عَلٰی اَنَّ عَلَیْکُمَا عَھْدَاللّٰہِ وَمِیْثَاقَہٗ لَتَعْمَلَانِ فِیْھَابِمَا عَمِلَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِہٖ فِیْھَا اَبُوْبَکْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ بِہٖ فِیْھَا مُنْذُ وَلِّیْتُھَا وَاِلَّا فَلَا تُکَلِّمَانِیْ فِیْھَا فَقُلْتُمَا اِدْفَعْھَا اِلَیْنَا بِذَالِکَ فَدَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا بِذَالِکَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْھِمَا بِذَالِکَ فَقَالَ الرَّھْطُ نَعَمْ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُکُمَا بِاللّٰہِ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا بِذَالِکَ قَالَانَعَمْ قَالَ اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّیْ قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِکَ فَوَالَّذِیْ بِاِذْنِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءَ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِیْ فِیْھَا قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِکَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْھَا فَادْفَعَاھَا فَاَنَا اَکْفِیْکُمَاھَا

ہے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی وفات کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں، چنانچہ آپ نے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم ﷺ کے عمل کے مطابق اس پر عمل کیا۔ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے آپ خوب جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں مخلص محتاط و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات کی اور اب میں آنحضور ﷺ اور ان کا جانشین ہوں۔ میں دو سال سے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا۔ اب آپ حضرات میرے پاس آئے ہیں، آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہی ہے۔ آپ (عباس رضی اللہ عنہ) آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور ﷺ) کی وراثت کا مطالبہ کیا اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور ﷺ) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائیداد دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی میثاق ہوگی کہ آپ دونوں بھی اس جائیداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے۔ جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب سے میں اس کا والی ہوا ہوں، میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں۔ آپ لوگوں نے کہا کہ اس شرط کے مطابق وہ جائیداد ہمارے حوالہ کرو، اور میں نے اسے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کیا تھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائیداد اس شرط کے ساتھ کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ

چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری پوری کرنے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں، میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کرلوں گا۔

باب۲۱۲. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَقَالَ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَقَالَ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ اَنْ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ اَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهٗ وَهِيَ اَمْثَلُ لَهٗ غِذَاءً وَّاَشْفَقُ عَلَيْهِ وَاَرْفَقُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَاْبٰى بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهٖ مَاجَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِلَهٗ اَنْ يُّضَارَّ بِوَلَدِهٖ وَالِدَتَهٗ فَيَمْنَعَهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ ضِرَارًا لَّهَا اِلٰى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فِصَالُهٗ فِطَامُهٗ

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے۔'' ارشاد "بما تعملون بصیر" تک اور ارشاد فرمایا اور اس کا حمل اور دودھ بڑھائی تیس مہینوں میں ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی۔ وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہئے اور جس کی آمدنی ہوا سے چاہئے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'بعد عسر یسراً' تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہے کہ میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور کسی دوسرے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کر سکتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان ونفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو، جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے، لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہئے۔ فصالہ بمعنی فطامہ۔

باب۲۱۳. نَفَقَةُ الْمَرْاَةِ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

(۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ

ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَه' عِيَالَنَا قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ

ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت بخیل ہیں تو کیا میرے لئے اس میں کوئی گناہ ہے اگر میں اس میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہئے۔

(۳۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَه' نِصْفُ اَجْرِهٖ

۳۲۶۔ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں) خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

باب ۲۱۴. عَمَلِ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

۲۱۴۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

(۳۲۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّه' جَآءَه' رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَآءَنَا وَ قَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَوْ اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ

۳۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کی، کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ شکایت لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں تکلیف ہے، انہیں معلوم ہوا تھا کہ آنحضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں۔ لیکن آنحضور ﷺ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ، پھر حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے (آنحضور ﷺ کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے، اسی طرح رہو۔ پھر آنحضور ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈا اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتادوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

باب ۲۱۵. خَادِمِ الْمَرْاَةِ

۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم۔

(۳۲۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۳۲۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلاَ اُخْبِرُكِ مَاهُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلاَ ثًا وَ ثَلاَ ثِيْنَ وَ تَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلاَ ثًاوَ ثَلاَ ثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلاَثِيْنَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَّثَلاَ ثُوْنَ فَمَاتَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيْلَ وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّيْنَ

بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو۔ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس مرتبہ ہے (علی رضی اللہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا، جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

باب ۲۱۶. خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِىْ اَهْلِهٖ

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

(۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِى الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِىْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَ ذَانَ خَرَجَ

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں نبی کریم ﷺ کیا کیا کرتے تھے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر چلے جاتے تھے۔

باب ۲۱۷. اِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ مَا يَكْفِيْهَا وَ وَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ

۲۱۷۔ اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے بغیر، اس مال سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے اور اس کے بچوں کے لئے کافی ہو۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِىْ مَايَكْفِيْنِىْ وَوَلَدِىْ اِلَّا مَااَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لاَيَعْلَمُ فَقَالَ خُذِىْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یارسول اللہ!، ابوسفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے۔ ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو۔

باب ۲۱۸. حِفْظِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِىْ ذَاتِ يَدِهٖ وَالنَّفَقَةِ

۲۱۸۔ عورت کا اپنے شوہر کے مال اور اخراجات کی حفاظت کرنا۔

(۴۳۳۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِ بِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغْرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَ يُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۳۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد (طاؤس) اور ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں، دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ "قریش کی صالح، نیک عورتیں" (صرف قریشی عورتیں) بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں۔ (اسی طرح کی روایت) معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے منقول ہے۔

باب ۲۱۹ . كِسْوَةُ الْمَرْاَةِ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۱۹۔ عورت کا کپڑا دستور کے مطابق۔

(۴۳۳۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰتٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ

۴۳۳۲۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سیرا کپڑے کا جوڑا ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے خود پہن لیا۔ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری دیکھی تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

باب ۲۲۰ . عَوْنِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ وَلَدِهٖ

۲۲۰۔ عورت کی، بچے کے معاملہ میں شوہر کی مدد۔

(۴۳۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ اَبِيْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ قَالَ خَيْرًا

۴۳۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں۔ چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کی کہ بیاہی سے۔ فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ نکاح کیا، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی مذاق کرتی۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ (کہ میرے والد) شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی

لڑکی بیاہ لاؤں، اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جوان کی دیکھ بھال کر سکے اوران کی اصلاح کا خیال رکھے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا (راوی کو شک تھا) آنحضور ﷺ نے خیراً فرمایا۔

باب ۲۲۱. نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ عَلٰى اَهْلِهٖ

۲۲۱۔ تنگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ فَاَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِىْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَااَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَااَجِدُ فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَااَنَاذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا

۳۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے، اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں تو ہلاک ہوگیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کرلی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کردو۔ (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر دو مہینے متواتر روزے رکھلو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے عرض کی، کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ کے پاس ایک ٹوکرہ لایا گیا، جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟۔ ان صاحب نے عرض کی، میں حاضر ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کردینا۔ انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ کے دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

باب ۲۲۲. وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْهُ شَىْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

۲۲۲۔ آیت وعلی الوارث مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی دو آدمیوں کی۔ ان میں سے ایک گونگا ہو، ارشاد "صراط مستقیم تک"۔

(۳۳۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِىْ مِنْ اَجْرٍ فِىْ بَنِىْ

۳۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی،

اَبِیْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ قَالَ نَعَمْ لَكِ اَجْرُمَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

یارسول اللہ ﷺ کیا مجھے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (ان کے سابق شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا، اگر میں ان پر خرچ کروں۔ میں انہیں اس محتاجی میں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کروگی۔

(۳۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهٖ مَايَكْفِيْنِيْ وَ بَنِيَّ قَالَ خُذِيْ بِالْمَعْرُوْفِ

۳۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل ہیں، اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

باب ۲۲۳. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْضِيَاعًا فَاِلَيَّ

۲۲۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ کا بوجھ (مرتے وقت چھوڑا یا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَ فَآءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

۲۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضور ﷺ دریافت فرماتے کہ مرحوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں؟۔ اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرضہ ادا ہوسکتا ہے تو آپ ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اس لئے ان کے مسلمانوں میں سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔

باب ۲۲۴. الْمَرَاضِعُ مِنَ الْمُوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

۲۲۴۔ دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان

اُخْتِیْ ابْنَةَ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ وَ تُحِبِّیْنَ ذٰلِکَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَکَ بِمُخْلِیَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَکَنِیْ فِی الْخَیْرِ اُخْتِیْ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَا یَحِلُّ لِیْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّکَ تُرِیْدُ اَنْ تَنْکِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَوْ لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَاحَلَّتْ لِیْ اِنَّھَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَیْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ وَقَالَ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَیْبَةُ اَعْتَقَھَا اَبُوْلَھَبٍ

کیا کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور تم اسے بھی پسند کروگی! (کہ تمہاری بہن تمہاری سوکن بن جائے) میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اس سے خالی تو میں اب بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بہن کو بھی بھلائی میں اپنے ساتھ شریک کرلوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یارسول اللہ! واللہ اس طرح کی باتیں ہورہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی، جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

باب ۲۲۵. وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ وَقَوْلِہٖ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَاکَسَبْتُمْ وَقَوْلِہٖ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو ان کو میں جانتا ہوں۔"

(۳۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ قَالَ سُفْیَانُ وَالْعَانِیْ الْاَسِیْرُ

۳۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں منصور نے اور انہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) "عانی" بمعنی قیدی ہیں۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ

۳۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات

ثَلاَ ثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰی قُبِضَ .وَعَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَصَابَنِیْ جُهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُه' اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَه' وَفَتَحَهَا عَلَیَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِیْ مِنَ الْجُهْدِ وَالْجُوْعِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰی رَأْسِیْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْکَ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَاَقَامَنِیْ وَعَرَفَ الَّذِیْ بِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی رَحْلِهٖ فَاَمَرَلِیْ بِعُسٍّ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَااَبَاهِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اسْتَوٰی بَطْنِیْ فَصَارَ كَالْقَدَحِ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِیْ كَانَ مِنْ اَمْرِیْ وَقُلْتُ لَه' تَوَلَّی اللّٰهُ ذٰلِکَ مَنْ كَانَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْکَ يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اِسْتَقْرَأْتُکَ الْاٰيَةَ وَلَاَنَا اَقْرَأُ لَهَا مِنْکَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَكُوْنَ اَدْخَلْتُکَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِیْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ

تک آل محمد ﷺ کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوحازم سے روایت ہے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا، لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یارسول اللہ! تیار ہوں! پھر آنحضور ﷺ نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپؐ سمجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں۔ پھر آپؐ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا۔ میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، دوبارہ پیو ابوہریرہ۔ میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپؐ سے زیادہ مستحق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی، حالانکہ میں اسے آپؐ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میزبانی کرتا تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

باب ۲۲۶ . اَلتَّسْمِيَةِ عَلَی الطَّعَامِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ

(۱۳۴۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِیْ اَنَّه' سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ اَنَّه' سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلاَ مًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدَیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاغُلاَمُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طُعْمَتِیْ بَعْدُ

۲۲۶۔ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا ہوں۔

باب ۲۲۷. اَلاَ کْلِ مِمَّا یَلِیْهِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْکُرُ وْاسْمَ اللّٰهِ وَلْیَأْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِمَّا یَلِیْهِ

۲۲۷۔ برتن میں سامنے سے کھائے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

(۳۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَلْحَلَةَ الدَّ یْلِی عَنْ وَّهْبِ ابْنِ کَیْسَانَ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَهُوَا بْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًامَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ نَوَاحِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

۳۴۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں، بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور برتن سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ وَّهْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّ مَعَهٗ رَبِیْبُهٗ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

۳۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا گیا، آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

باب ۲۲۸. مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَیِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ اِذَالَمْ یَعْرِفْ مِنْهُ کَرَاهِیَةً

۲۲۸۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

(۳۴۴) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَ هَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالَیِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ یَّوْمَئِذٍ

۳۴۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضور ﷺ کے لئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں بھی گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے (کھانے کے لئے) بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

باب ۲۲۹. اَلتَّیَمُّنَ فِی الْاَ کْلِ وَغَیْرِهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ

۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں داہنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

(۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ

۳۴۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق

اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ

نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا پاکی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے اور کنگھا کرنے میں داہنی طرف سے ابتداء کرتے۔ اشعث نے واسط کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ "اپنے ہر معاملہ میں" (آنحضور ﷺ داہنی طرف سے ابتداء کرتے)۔

باب ۲۳۰ . مَنْ اَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ

۲۳۰۔ جس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔

(۳۴۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْطَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذَالِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا

۳۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف ونقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ فاقہ سے ہیں، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ روانہ ہوئے۔ میں سب کے آگے آگے چلتا رہا۔ جب میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم ﷺ صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں، جس سے سب کی ضیافت ہو سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر بولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (استقبال کے لئے) نکلے اور آنحضور ﷺ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم ﷺ گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ام سلیم، جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ یہاں لاؤ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی روٹی لائیں۔ آنحضور ﷺ نے حکم دیا اور اس کو چورا کر لیا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنی کپی سے [illegible]

حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

سے گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنالیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا کرانی چاہی۔ اس کے بعد فرمایا، اب دس افراد کو کھانے کے لئے بلالو۔ چنانچہ دس صحابہؓ کو بلایا گیا۔ سب نے کھایا اور شکم سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ دس کو اور بلالو اور انہیں بلایا گیا اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس کو اور بلالو۔ پھر دس صحابہؓ کو بلایا گیا اور ان حضرات نے بھی شکم سیر ہو کر کھایا اور باہر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر اور دس صحابہؓ کو بلایا گیا۔ اس طرح تمام حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ اس وقت اسی صحابہؓ کی جماعت موجود تھی۔

(۳۴۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَحَدَّثَ اَبُوْعُثْمَانَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْقَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْحَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهٗ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ وَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ

۳۴۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابوعثمان نے بھی حدیث بیان کی، اور ان سے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے، ایک صاحب کے پاس تقریبا ایک صاع کھانے کی چیز موجود تھی۔ اسے گوندھ لیا گیا۔ پھر ایک مشرک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آ گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ ہیں؟ یا آنحضور ﷺ نے (عطیہ کی بجائے ہبہ فرمایا) اس شخص نے کہا کہ نہیں، بلکہ بیچنے کی ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، پھر وہ ذبح کی گئی اور حضور اکرم ﷺ نے اس کی کلیجی بھونے جانے کا حکم دیا اور قسم اللہ کی ایک سو تیس افراد کی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ رہا جسے آنحضور ﷺ نے اس بکری کی کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ اگر جو موجود تھا تو اسے وہیں دے دیا، اور جو موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ محفوظ رکھا، پھر اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں رکھا اور ہم سب نے ان میں سے پیٹ بھر کر کھایا، پھر بھی دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا تو میں اسے اونٹ پر رکھ کر لایا۔ جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی۔

(۳۴۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَآءِ

۳۴۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے قریب ہمیں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

باب ۲۳۱۔ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ اَلْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

۲۳۱۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور لنگڑے پر کوئی حرج نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لعلکم تعقلون" تک۔

(۳۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ قَالَ يَحْيٰى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلٰى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا اُتِيَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ عَوْدًا وَ بَدْأً

۳۴۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے، یحییٰ نے بیان کیا کہ صہباء خیبر سے ایک منزل ہے تو اس وقت حضور اکرم ﷺ نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا۔ پھر آنحضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی کلی کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب کے لئے کیونکہ پہلے سے باوضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو مرتبہ) سنی۔

باب ۲۳۲۔ اَلْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْاَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۲۳۲۔ چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور سفرۃ (چمڑے کا دسترخوان) پر کھانا۔

(۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَنَسٍ وَعِنْدَهٗ خَبَّازٌ لَّهٗ فَقَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا وَّلَا شَاةً مَّسْمُوْطَةً حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ سے جاملے۔

(۳۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْاِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، علی بن المدینی نے فرمایا کہ یونس الاسکاف مراد ہیں، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹے پیالوں میں (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خوان پر کھایا۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (عام دسترخوان) پر۔

(۳۵۲) حَدَّثَنَا بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۵۲۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے

جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا یَّقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْنِیْ بِصَفِیَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ اَمَرَ بِالْاَ نُطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْهَا التَّمْرُ وَالْاَ قِطَ وَالسَّمَنَ وَ قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَنَسٍ بَنٰی بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَیْسًا فِیْ نَطْعٍ

حدیث بیان کی، انہیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا۔ آنحضور ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھانے لگے۔ پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا اور عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا حضور اکرم ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور، گھی، پنیر کا) بنایا گیا۔

(۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ کَانَ اَهْلُ الشَّامِ یُعَیِّرُوْنَ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُوْنَ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ فَقَالَتْ لَهٗ اَسْمَاءُ یَا بُنَیَّ اِنَّهُمْ یُعَیِّرُوْنَکَ بِالنِّطَاقِ شَقَقْتُهٗ نِصْفَیْنِ فَاَوْکَیْتُ قِرْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِیْ سُفْرَتِهٖ اٰخَرَ قَالَ فَکَانَ اَهْلُ الشَّامِ اِذَا عَیَّرُوْهُ بِالنِّطَاقَیْنِ یَقُوْلُ اِیْهًا وَالْاِلٰهِ، تِلْکَ شَکَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْکَ عَارُهَا

۳۵۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے یا ابن ذات النطاقین (اے دو پٹکوں والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے یہ تمہیں پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیا تھے؟ وہ میرا پٹکا تھا۔ جس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم ﷺ کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ ﷺ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔ وہب نے بیان کیا کہ پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو پٹکوں کی عار دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں خدا گواہ ہے، یہ بھدی باتیں جو تم چلا چلا کر کہہ رہے ہو، اس میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو عین مدح و تعریف ہے)۔

(۳۵۴) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَیْدٍ بِنْتَ الْحٰرِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَهْدَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَاَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَاُکِلْنَ عَلٰی مَائِدَتِهٖ وَتَرَکَهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ کُنَّ حَرَامًا مَا اُکِلْنَ عَلٰی مَائِدَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمَرَ بِاَکْلِهِنَّ

۳۵۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام حفید بنت حرث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آنحضور ﷺ نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

باب ۲۳۳۔ السَّوِیْقِ

۲۳۳۔ ستو۔

(۳۵۵) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

يَحْيٰى عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَآءِ وَهِىَ عَلٰى رَوْحَةٍ مِّنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ اِلَّا سَوِيْقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَ صَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے بشیر بن یسار نے، انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام صہباء میں تھے، وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے۔ نماز کا وقت قریب تھا تو آنحضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اس (نماز کے لئے) وضو نہیں کیا۔

باب ۲۳۴. مَاكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْ كُلُ حَتّٰى يُسَمّٰى لَهٗ فَيَعْلَمَ مَاهُوَ

۲۳۴۔ نبی کریم ﷺ کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متعین طور پر بتانہ دیا جاتا اور آپ جان لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

(۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَ نْصَارِىُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ الَّذِىْ يُقَالُ لَهٗ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِىَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهٖ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَّجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهٗ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ وَيُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ هُوَ الضَّبُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِىْ فَاَجِدُنِىْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَىَّ

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام المومنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں بھنی ہوئی گوہ موجود تھی۔ جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ بھنی ہوئی گوہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے اور اس کی تعین نہ کردی جائے کہ وہ کیا ہے؟ لیکن اس دن آپ نے بھنی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا، اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا حضور اکرم ﷺ کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے یارسول اللہ! (یہ سن کر) حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹالیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یارسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پائی جاتی، اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی۔ خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

باب ۲۳۵. طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

(۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ

۲۳۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔

باب ۲۳۶. اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَّاْكُلُ مَعَهٗ فَاَدْخَلْتُ رَجُلًا يَّاْكُلُ مَعَهٗ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ يَانَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

۲۳۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا۔ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (کم) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

باب ۲۳۷. اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ فِيْهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّاِنَّ الْكَافِرَ اَوِالْمُنَافِقَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۳۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبدہ نے کہا کہ) مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبیداللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔ ❶ اور ابن بکیر نے بیان کیا کہ، ان سے مالک نے حدیث بیان

---

❶ اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں۔ حدیث میں ذکر ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنتوں کا ذکر کہاں سے آ گیا؟ محدثین نے اس اشکال کو حل کیا ہے اور مختلف جوابات دیئے ہیں۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ ساتویں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کا منشاء یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پرخوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ

کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی حدیث کی طرح۔

(۳۶۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ کَانَ اَبُوْ نَھِیْکٍ رَّجُلًا اَکُوْلًا فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ فَقَالَ فَاَنَا اُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

۳۶۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابونہیک بڑے کھانے والے آدمی تھے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کافر سات آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابونہیک نے اس پر عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْمُسْلِمُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ

۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا قَلِیْلًا فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

باب ۲۳۸۔ اَلْاَکْلُ مُتَّکِئًا

۲۳۸۔ ٹیک لگا کر کھانا۔

(۳۶۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْاَقْمَرِ سَمِعْتُ اَبَاجُحَیْفَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا

۳۶۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقمر نے، انہوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(۳۶۴) حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ لَا اٰکُلُ وَ اَنَا مُتَّکِئٌ

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقمر نے اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے ایک صاحب سے جو آپؐ کے پاس موجود تھے، فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۲۳۹۔ اَلشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ اَیْ مَشْوِیٍّ

۲۳۹۔ بھنا ہوا گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے حنیذ بمعنی مشوی ہے۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن

يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ لِيَاْكُلَ فَقِيْلَ لَه، اِنَّه، ضَبٌّ فَاَمْسَكَ يَدَه، فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّه، لَا يَكُوْنُ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُ نِيْ اَعَافُه، فَاَكَلَ خَالِدٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ

یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوامامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے لئے۔ بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی تو آپؐ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے تو آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میرے ملک میں نہیں ہوئی، اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے 'ضب محنوذ'' بھنی ہوئی گوہ 'ضب مشوی'' کے بجائے بیان کیا۔

باب ۲۴۰. اَلْخَزِيْرَةُ قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيْرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيْرَةُ مِنَ اللَّبَنِ

۲۴۰۔ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) آٹے سے بنتا ہے۔ اور حریرہ دودھ سے۔

(۳۶۶)حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عُتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّه، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِيْ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَ هُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذُه، مُصَلًّى فَقَالَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ عُتْبَانُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَه، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ ابْنُ

۳۶۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم ﷺ کے صحابی بھی تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے۔ جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ آپ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے، بہنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن نہیں رہتا۔ اس لئے، یارسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپؐ نماز پڑھیں، تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلد ہی ایسا کروں گا۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہوگیا، تشریف لائے اور آنحضور ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی، آپؐ بیٹھے نہیں، بلکہ گھر میں داخل ہوگئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، آنحضور ﷺ وہاں کھڑے ہوگئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی (آپؐ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضور

الدُّخْشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِکَ مُنَافِقٌ لَّا یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُرِیْدُ بِذَالِکَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَاِنَّا نَرٰی وَجْهَهٗ نَصِیْحَتَهٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَحَدَ بَنِیْ سَالِمٍ وَّ وَکَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدٍ فَصَدَّقَهٗ

نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا اور ہم نے آنحضور ﷺ کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپؐ کے لئے ہم نے بنایا تھا، روک لیا۔ گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آ آ کر جمع ہو گئے (جب آنحضور ﷺ کی آمد کی انہیں اطلاع ہوئی) ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ مالک بن دخشن (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسولؐ سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ دیکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ان صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

باب ۲۴۱. اَلْاَقِطِ وَقَالَ حُمَیْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا بَنَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِیَّةَ فَاَلْقَی التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْسًا

۲۴۱۔ پنیر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پنیر اور گھی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (کھجور، پنیر اور گھی) کا ملیدہ بنایا تھا۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَّاَقِطًا وَّلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلٰی مَآئِدَتِهٖ فَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَّمْ یُوْضَعْ وَ شَرِبَ اللَّبَنَ وَاَکَلَ الْاَقِطَ

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری خالہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ ہدیۃً پیش کیا تو گوہ تو آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جا سکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

باب ۲۴۲. اَلسِّلْقِ وَالشَّعِیْرِ

۲۴۲۔ چقندر اور جو۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنْ کُنَّا لَنَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ کَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک

تَأْخُذُ اُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ اِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا وَ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَانَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ

باب ۲۴۳. النَّهْسِ وَ اِنْتِشَالِ اللَّحْمِ

(۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ اَيُّوْبَ وَ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب ۲۴۴. تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

(۳۷۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِيْ فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِيْ لَهٗ وَاَحَبُّوْا لَوْاَنِّيْ اَبْصَرْتُهٗ فَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُمْتُ اِلَى الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْ السَّوْطَ

بوڑھی خاتون تھیں، وہ چقندر لے کر اپنی ہانڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں۔ ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی۔ ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے۔ واللہ، نہ ان میں چربی ہوتی تھی نہ چکنائی۔

۲۴۳۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پکتی ہوئی ہانڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ آپؐ نے (نماز کے لئے نیا) وضو نہیں کیا اور ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پکتی ہوئی ہانڈی میں سے ادھ پکی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی، پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

۲۴۴۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

۳۷۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عثمان بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے چند صحابہؓ کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا، صحابہؓ احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا، میں اس وقت اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گورخر کے متعلق بتایا کچھ نہیں، لیکن چاہتے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں گھوڑے کے

وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَاوَاللّٰهِ لَانُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَاْكُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ اَكْلِهِمْ اِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَ خَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِيَ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا حَتّٰى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ

پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا۔ لیکن کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا، میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑا اور نیزہ مجھے دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم ہم تمہارے شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں۔ پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ مردہ ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا، پھر اسے (پکا کر) سب نے کھایا، لیکن بعد میں انہیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں اس کا (شکار کا گوشت) کھانا کیسا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا ایک دست چھپا رکھا۔ جب ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا (کہ احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟) حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا۔ اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا، یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپ محرم تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔

باب ۲۴۵. قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

۲۴۵۔ چاقو سے گوشت کاٹنا۔

(۳۷۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِوبْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَوبْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّبِهَا ثُمَّ قَامَ وَ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۳۷۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، ڈال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔

باب ۲۴۶. مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۴۶۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

(۳۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَ اِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ

۳۷۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

باب ۲۴۷. النَّفخِ فِي الشَّعِيرِ

(۳۷۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ اَنَّه' سَأَلَ سَهْلاً هَلْ رَاَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُوْنَ الشَّعِيرَ قَالَ لَاوَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُه'

۲۴۷۔ جو میں پھونکنا۔

۳۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریمؐ کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے پھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھوسی اڑ جاتی تھی)۔

باب۲۴۸. مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُه' يَاكُلُوْنَ

۲۴۸۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کیا کرتے تھے۔

(۳۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النُّهْدِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ اَصْحَابِه تَمْرًا فَاَعْطٰى كُلَّ اِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَانِیْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمَرَةٌ اَعْجَبَ اِلَیَّ مِنهَا شَدَّتْ فِیْ مَضَاغِیْ

۳۷۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے، ان سے ابوعثمان نہدی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی، کیونکہ دیر تک چلتی رہی۔

(۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُنِیْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ اَوِالْحُبْلَةِ حَتّٰى يَضَعَ اَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَى الْاِسْلَامِ خَسِرْتُ اِذًا وَّ ضَلَّ سَعْيِیْ

۳۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے پیلو کی پتی کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ غربت یہاں تک پہنچی ہوئی تھی کہ قضاء حاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آتا تھا اور یہ بنواسد ❶ مجھے اسلام سکھانے آئے ہیں۔ پھر تو میں تباہ ہوگیا اور میری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔

(۳۷۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعِيْدٍ فَقُلْتُ هَلْ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَّارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی، کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی میدہ تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے

❶ ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو نماز اچھی طرح پڑھنی نہیں آتی

النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِّنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ

حضور اکرم ﷺ کو نبوت کے منصب پر فائز کیا، اس وقت سے وفات تک آنحضور ﷺ نے میدہ دیکھا بھی نہیں۔ میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں آپ حضرات کے پاس چھلنیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو نبوت پر فائز کیا، اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور ﷺ نے چھلنی دیکھی بھی نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا، جو کھاتے کس طرح تھے؟ فرمایا ہم اسے پیس لیا کرتے تھے، پھر اسے پھونکتے تھے، جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

(۳۷۷) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ

۳۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عبادہ نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے، جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر بلایا، لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

۳۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان (لکڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں میں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرات کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (چمڑے کے دسترخوان) پر!

(۳۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی متواتر تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا، یہاں تک کہ آنحضور ﷺ کی وفات ہو گئی۔

باب ۲۴۹۔ التَّلْبِيْنَةِ

۲۴۹۔ تلبینہ۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ

۳۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں، وہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا۔ پھر ام المؤمنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ، کیونکہ میں نے نبی کریم ؐ سے سنا ہے، آپ ؐ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

باب ۲۵۰. الثَّرِيدِ

۲۵۰۔ ثرید۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ جملی نے، ان سے مرہ ہمدانی نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے، لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي طُوَالَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۲۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی طوالہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں پر عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

(۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ اَبَا حَاتِمٍ الْاَشْهَلَ ابْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهُ فَاَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ

۳۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو حاتم اشہل بن حاتم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ؐ کے ساتھ آپ ؐ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے، انہوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا، جس میں ثرید تھا، بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے۔ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں کدو تلاش کر کے آنحضور ؐ کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند

کرتا ہوں۔

باب ۲۵۱. شَاةٍ مَسْمُوْطَةٍ وَالْكَتِفِ وَ الْجَنْبِ

۲۵۱۔ بھنی ہوئی بکری اور شانہ اور پہلو کا گوشت۔

(۳۸۴) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَاتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهٗ قَائِمٌ قَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ

۳۸۴۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پتلی روٹی (چپاتی) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آنحضورؐ نے مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

(۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۳۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں جعفر بن عمرو ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپؐ نے اس میں سے کھایا، پھر آپ ﷺ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، لیکن وضو (جدید) نہیں کی۔

باب ۲۵۲. مَاكَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَاَسْفَارِهِمْ مِّنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَآءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ سُفْرَةً

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت) سفرہ (توشہ دان) تیار کیا تھا۔

(۳۸۶) حَدَّثَنِيْ خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَافَعَلَهٗ اِلَّا فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَاِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيْلَ مَااضْطَرَّكُمْ اِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَّاْدُوْمٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا۔

۳۸۶۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا، جس سال قحط پڑا تھا۔ آنحضور ﷺ نے چاہا تھا (اس حکم کے ذریعہ) کہ جو مال والے ہیں وہ (گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ام المومنین ہنس پڑیں اور فرمایا۔ آلِ محمد ﷺ نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر کبھی نہیں کھائی، یہاں تک کہ

حضور اکرم ﷺ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی اور ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی، یہی حدیث۔

(۳۸۷) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْیِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ تَابَعَه، مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَقَالَ حَتّٰی جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا

۳۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی) قربانی کا گوشت ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے، اس کی متابعت محمد نے کی، ان سے عیینہ کے واسطہ سے، اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ "یہاں تک ہم مدینہ منورہ آ گئے" انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳. اَلْحَيْسُ

۲۵۳۔ حیس۔

(۳۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَّوْلَی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّه، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اَلْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِیْ فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِیْ وَرَآءَه، وَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُه، يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُه، حَتّٰی اَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَیٍّ قَدْحَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّیْ لَهَا وَرَآءَه، بِعَبَاءَةٍ اَوْبِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَآءَه، حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ صَنَعَ حَيْسًا فِیْ نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَآءَه، بِهَا ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا بَدَالَه، اُحُدٌ قَالَ هٰذَاجَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّه، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَی الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَاحَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

۳۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولا عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ میں آنحضور ﷺ کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنحضور ﷺ بکثرت یہ دعا کرتے تھے۔ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا، یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنحضور ﷺ نے انہیں پسند فرمایا تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنحضورؐ نے ان کے لئے اپنی سواری کے پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہباء میں پہنچے تو آنحضور ﷺ نے دسترخوان پر حیس (کھجور، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا، پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنحضور ﷺ کی طرف سے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپؐ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور

ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا، اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد میں اور ان کے صاع میں۔

باب۲۵۴. اَلْاَ كْلِ فِيْ اِنَآءٍ مُفَضَّضٍ

۲۵۴۔چاندی کے برتن میں کھانا۔

(۳۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْ عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقٰى فَسَقَاهُ مَجُوْسِىٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِىْ يَدِهٖ رَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ نَهَيْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَمْ اَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتَلْبَسُوْا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِىْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَلَنَا فِى الْاٰخِرَةِ

۳۸۹۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرات حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا، اگر میں نے اسے بار ہا اس سے منع کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ریشم و دیبانہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کچھ کھاؤ، کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

باب۲۵۵. ذِكْرِ الطَّعَامِ

۲۵۵۔کھانے کا ذکر۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ مَثَلُ الْمُومِنُ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَارِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَا فِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ

۳۹۰۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے، جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، کھجور جیسی ہے، جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی، لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے، جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(۳۹۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۳۹۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان

بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

(۳۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ فَاِذَاقَضٰى نُهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جب کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق پوری ہو جائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آ جانا چاہیے۔

باب ۲۵۶. اَلْاُدُمُ

۲۵۶۔ سالن۔

(۳۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اَرَادَتْ عَآئِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَهَا تُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَآءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْشِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ فَاُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ اَنْ تَقِرَّتَحْتَ زَوْجِهَا اَوْتُفَارِقَهٗ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَآئِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُوْرُ فَدَعَا بِالْغَدَآءِ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَّ اُدْمٍ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَلَحْمًا قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَاَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَّنَا

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں (ان کے مالکوں سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جب بھی ولا اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انہیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ ﷺ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، چولہے پر ہانڈی پک رہی تھی۔ آنحضور ﷺ نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے یارسول اللہ! لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے ہمیں ہدیہ کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باب ۲۵۷. اَلْحَلْوَآءِ وَالْعَسَلِ

۲۵۷۔ میٹھی چیز اور شہد۔

(۳۹۴) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۹۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ

میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

(۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِيْنَ لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَرِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةٌ وَاُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَآءِ وَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ وَهِيَ مَعِيْ كَيْ يَنْقَلِبَ بِيْ فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَافِيْهَا

۳۹۵۔ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی الفدیک نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلانی میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگالیتا تھا (تا کہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا، حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی، مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے، کبھی تو ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا۔ ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸. الدُّبَّآءِ

۲۵۸۔کدو۔

(۳۹۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَوْلًى لَهٗ خَيَّاطًا فَاُتِيَ بِدُبَّآءٍ فَجَعَلَ يَاْكُلُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ

۳۹۶۔ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ بن عبداللہ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔

باب ۲۵۹. الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِاِخْوَانِهٖ

۲۵۹۔جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

(۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْشُعَيْبٍ وَّكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا اَدْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ

۳۹۷۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابوشعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا، جو گوشت بیچتا تھا، ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کردو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے

خَمْسَةٍ وَّهٰذَارَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَآئِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْا مِنْ مَّآئِدَةٍ اِلٰى مَائِدَةٍ اُخْرٰى وَلٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ تِلْكَ الْمَآئِدَةِ اَوْ يَدَعُ

لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو منع کر دو۔ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انہیں بھی اجازت دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکاء کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

باب ۲۶۰. مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلٰى طَعَامٍ وَّاَقْبَلَ هُوَ عَلٰى عَمَلِهٖ

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا۔

(۳۹۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُنِيْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُلَامٍ لَّهٗ خَيَّاطٍ فَاَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ وَّعَلَيْهِ دُبَّآءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ غُلَامٌ عَلٰى عَمَلِهٖ قَالَ اَنَسٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ بَعْدَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نضر سے سنا، انہیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نو عمر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا، آنحضور ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا اور اوپر کدو کے قتلے تھے۔ آنحضور ﷺ کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے آپ ﷺ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پیالہ) آنحضور ﷺ کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ اس وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا، جب سے میں نے آنحضور ﷺ کا یہ معاملہ دیکھا (کہ آپؐ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے)۔

باب ۲۶۱. الْمَرَقِ

۲۶۱۔ شوربہ۔

(۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّقَدِيْدٌ رَّاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِى الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، جو انہوں نے آنحضور ﷺ کے لئے تیار کیا تھا۔ میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ گیا۔ آنحضور ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا گیا، جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

باب ۲۶۲ . الْقَدِيْدِ

(۴۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُه' يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ يَاكُلُهَا

۲۶۲۔ خشک کیئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے۔

۴۰۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شوربہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ اس میں سے کدو کے قتلے تلاش کر کے تناول فرمارہے ہیں۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَافَعَلَه' اِلَّا فِيْ عَامٍ جَآءَ النَّاسُ اَرَادَاَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَاِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِبُرٍّمَّا دُوْمٍ ثَلَاثًا

۴۰۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلائیں اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد ﷺ نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

باب ۲۶۳ . مَنْ نَاوَلَ اَوْقَدَّمَ اِلٰى صَاحِبِهٖ عَلَى الْمَآئِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنَاوِلَ مِنْ هٰذِهِ الْمَآئِدَةِ اِلٰى مَآئِدَةٍ اُخْرٰى

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی، یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے، لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں۔

(۴۰۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَه' قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَ قَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ

۴۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے آنحضور ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور ﷺ کے لئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انہوں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا، پیش کیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔ ثمامہ نے بیان کیا

الدُّبَّآءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُ الدُّبَّآءَ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور ﷺ کے سامنے کدو کے قتلے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

باب۲۶۴. الرُّطَبِ بِالْقِثَّآءِ

۲۶۴۔ تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ۔

(۴۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّآءِ

۴۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

باب۲۶۵.

۲۶۵۔

(۴۰۴)حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا وَكَانَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ وَخَادِمُهٗ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ اَثْلاَثًا يُصَلِّىْ هٰذَا ثُمَّ يُوْقِظُ هٰذَا وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَاَصَابَنِىْ سَبْعُ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ

۴۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے اور ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک مہمان رہا، آپ، آپ کی بیوی اور آپ کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے صاحب کو جگا دیتے اور میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خراب تھی۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ ذَكَرِيَّآءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَنِىْ مِنْهُ خَمْسٌ اَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَّحَشَفَةٌ ثُمَّ رَاَيْتُ الْحَشَفَةَ هِىَ اَشَدُّهُنَّ لِضَرْسِىْ

۴۰۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے عنایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خراب کھجور میرے دانتوں کے لئے سب سے زیادہ سخت تھی۔

باب۲۶۶. الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِىْ اُمِّىْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَآءِ

۲۶۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (مریم علیہا السلام کو خطاب کرتے ہوئے) ''اور اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاؤ تو تم پر پختہ تر کھجوریں گریں گی'' اور محمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) شکم سیر ہوتے رہے۔

(۴۰۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

۴۰۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ یَهُوْدِیٌّ وَكَانَ یُسْلِفُنِیْ فِیْ تَمَرِیْ اِلَی الْجُدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْاَرْضُ الَّتِیْ بِطَرِیْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَآءَنِیْ الْیَهُوْدِیُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ اَجُدَّمِنْهَا شَیْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُه' اِلٰی قَابِلٍ فَیَاْبٰی فَاُخْبِرَ بِذَالِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ امْشُوْ نَسْتَنْظِرُ لِجَابِرٍ مِّنَ الْیَهُوْدِیِّ فَجَآءُ وْنِیْ فِیْ نَخْلِیْ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَلِّمُ الْیَهُوْدِیَّ فَیَقُوْلُ اَبَا الْقَاسِمِ لَا اُنْظِرُه' فَلَمَّا رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ ثُمَّ جَآءَ ه' فَكَلَّمَه' فَاَبٰی فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِیْلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُه' بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ عَرِیْشُکَ یَاجَابِرُ فَاَخْبَرْتُه' فَقَالَ افْرِشْ لِیْ فِیْهِ فَفَرَشْتُه' فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَجِئْتُه' بِقَبْضَةٍ اُخْرٰی فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْیَهُوْدِیَّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَقَامَ فِی الرِّطَابِ فِی النَّخْلِ الثَّانِیَةَ ثُمَّ قَالَ یَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِی الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَاقَضَیْتُه' وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتّٰی جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُه' فَقَالَ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عُرُوْشٌ وَعَرِیْشٌ بِنَاءٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوْشَاتٍ مَایُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُوْمِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ یُقَالُ عُرُوْشُهَا اَبْنِیَتُهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ فَخَلَا لَیْسَ عِنْدِیْ مُقَیَّدًا ثُمَّ قَالَ فَخَلَا لَیْسَ فِیْهِ شَکٌّ

ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لے گا۔ جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین رومہ کے راستہ میں تھی۔ ایک سال کھجور کے باغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا۔ اس لئے میں آئندہ سال کے لئے مہلت مانگنے لگا۔ لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ اس کی خبر جب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے لئے ہم مہلت مانگیں گے۔ سب حضرات میرے پاس میرے باغ میں تشریف لائے۔ آنحضور ﷺ اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے، لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں مہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے۔ پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر آنحضور ﷺ کے سامنے رکھی، آنحضور ﷺ نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو آپ ﷺ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا۔ آنحضور ﷺ نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی۔ اس نے اب بھی انکار کیا۔ آنحضور ﷺ دوبارہ باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کردو۔ آنحضور ﷺ کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہوگئے اور میں نے باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جس سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بچ بھی گئیں۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں "عروش" اور "عریش" عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "معروشات" سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں۔ بولتے ہیں "عروشہا" یعنی اسکی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کی۔ اس سے ابوجعفر نے بیان کیا، ان سے محمد بن اسماعیل نے

بیان کیا کہ (حدیث میں) فخلا مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ محفوظ نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ "فجلّی" میں کوئی شک نہیں ہے۔

باب۲۶۷. اَكْلِ الْجُمَّارِ

(۴۰۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ اِذَا اُتِىَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُه، كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ اَنَّه، يَعْنِى النَّخْلَةَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِىَ النَّخْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا عَاشِرُعَشَرَةٍ اَنَا اَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ النَّخْلَةُ

۲۶۷۔ کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۴۰۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کے درخت کا گوند لایا گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے۔ میں نے خیال کہ آنحضور ﷺ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے یارسول اللہ! لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو افراد اور تھے اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

باب۲۶۸. العَجْوَةِ

(۴۰۸) حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابن هَاشِمٍ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تُصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّه، فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کھجور۔

۴۰۸۔ ہم سے جمعہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن ہاشم نے خبر دی، انہیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں، اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

باب۲۶۹. الْقِرَانِ فِى التَّمْرِ

(۴۰۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَّعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رُزِقْنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَاْكُلُ وَيَقُوْلُ لَاتُقَارِنُوْا فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْاِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

۲۶۹۔ دو کھجوروں کا ایک ساتھ ملا کر کھانا۔

۴۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیا (نقد کے بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوتے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ پھر فرمایا سوائے اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ

نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۰. اَلْقِثَّاءِ

۲۷۰۔ ککڑی۔

(۴۱۰) حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کو ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۷۱. بَرَکَةِ النَّخْلِ

۲۷۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

(۴۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَکُوْنُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِیَ النَّخْلَةُ

۴۱۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۲۷۲. جَمْعِ اللَّوْنَیْنِ اَوِ الطَّعَامَیْنِ بِمَرَّةٍ

۲۷۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے (پھل وغیرہ) یا دو کھانے جمع کرنا۔

(۴۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

باب ۲۷۳. مَنْ اَدْخَلَ الضِّیْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَّالْجُلُوْسُ عَلَی الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

۲۷۳۔ جس نے مہمانوں کو دس دس کی تعداد میں اندر بلایا اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹھایا۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّ عَنْ سِنَانٍ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّهٗ عَمِدَتْ اِلٰی مُدٍّ مِّنْ شَعِیْرٍ جَشَّتْهُ وَ جَعَلَتْهُ مِنْهُ خَطِیْفَةً وَّعَصَرَتْ عُکَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ فِیْ اَصْحَابِهٖ فَدَعَوْتُهٗ قَالَ وَمَنْ مَّعِیْ فَجِئْتُ فَقُلْتُ اِنَّهٗ یَقُوْلُ وَمَنْ مَّعِیْ فَخَرَجَ اِلَیْهِ اَبُوْطَلْحَةَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُوَشَیْءٌ صَنَعَتْهُ اُمُّ سُلَیْمٍ فَدَخَلَ فَجِیْءَ بِهٖ وَقَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوْا فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوْا فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَةً

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابوعثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خطیفہ (آٹے کو دودھ میں پھینٹ کر پکاتے ہیں) پکایا، اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (بلانے کے لئے) بھیجا۔ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو کھانے تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں؟ چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی۔ اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی

حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ ھَلْ نَقَصَ مِنْھَا شَیْءٌ

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ ﷺ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور ﷺ تشریف لائے اور کھانا آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلالو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، دس افراد کو میرے پاس اور بلالو، یہ دس حضرات بھی اندر تشریف لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلالو۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے تناول فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ کم بھی ہوا ہے!

باب ۲۷۴. مَایُکْرَہُ مِنَ الثُّوْمِ وَالْبُقُوْلِ فِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۲۷۴۔ لہسن اور بدبودار ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں، اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ قَالَ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَّاسَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الثُّوْمِ فَقَالَ مَنْ اَکَلَ فَلاَ یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

۴۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو لہسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا۔ البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (لہسن) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کی قریب نہ آئے۔

(۴۱۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْلِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا

۴۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے لہسن یا پیاز کھائی ہو (اور منہ میں بدبو ہو) تو اسے چاہئے کہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے۔

باب ۲۷۵. الْکَبَاثِ وَ ھُوَ تَمَرُ الْاَرَاکِ

۲۷۵۔ کباث اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

(۴۱۶) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّا لظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ فَقَالَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا

۴۱۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام مرالظہر ان پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا

کہ ہاں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ۲۷۶ . الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۲۷۶۔ کھانے کے بعد کلی کرنا۔

(۴۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ دَعَابِطَعَامٍ فَمَا اُتِىَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَكَلْنَا فَقَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ بَشِيْرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ قَالَ يَحْيٰى وَهِىَ مِنْ خَيْبَرَ عَلٰى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِىَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَاَكَلْنَا مَعَه، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَ مَضْمَضْنَا مَعَه، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيَانُ كَاَنَّكَ تَسْمَعُه، مِنْ يَحْيٰى

۴۱۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے تو آنحضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا اور آنحضور ﷺ کلی کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا، ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے، یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضور ﷺ کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ تم یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو۔

باب ۲۷۷ . لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ اَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ

۲۷۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔

(۴۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَه، حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

باب ۲۷۸ . الْمِنْدِيْلِ

۲۷۸۔ رومال۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه، سَاَلَه، عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَاقَدْكُنَّا زَمَانَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيْلًا فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَّنَامَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَاَقْدَامُنَا ثُمَّ

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا سعید بن الحرث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو آگ پر پکی ہو، وضو کے متعلق پوچھا (کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا اور

نُصَلِّیْ وَلَا نَتَوَضَّأُ

اگر میسر بھی آ جاتا تھا تو سوا ہماری ہتھیلیوں، بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا (اور ہم انہیں اعضاء سے اپنے ہاتھ صاف کرکے) نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو (اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

باب ۲۷۹ . مَایَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ

۲۷۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہئے۔

(۴۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَآئِدَتُه، قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَامُوَدَّعٍ وَّلَامُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا

۴۲۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابوامامہ رضی اللہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھ لیتے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لئے کہا تا کہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب!

(۴۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَه، قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّ لَا مُوَ دَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی رَبَّنَا

۴۲۱۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور نہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں'' اور ایک مرتبہ فرمایا ''تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تا کہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!''

باب ۲۸۰ . اَلْاَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

۲۸۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

(۴۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَا بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدَكُمْ خَادِمُه، بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَه، فَلْیُنَا وِلْهُ اُكْلَةً اَوْاُكْلَتَیْنِ اَوْلُقْمَةً اَوْلُقْمَتَیْنِ فَاِنَّه، وَلِیَ حَرَّه، وَعِلَاجَه،

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، آپ زیاد کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ تم میں کسی شخص کا خادم (ملازم، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقیں برداشت کی ہیں۔

باب ۲۸۱ . اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ

۲۸۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب میں

الصَّابِرِ فِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

باب ۲۸۲. الرَّجُلُ يُدْعٰى اِلٰى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ وَ هٰذَا مَعِیَ وَقَالَ اَنَسٌ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مُسْلِمٍ لَّا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ

۲۸۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس کے ساتھ ہوجائے) تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ (جو اپنے دین و مال میں) متہم نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

(۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُمَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا اَبُوْمَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكَنّٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ اَصْحَابِهٖ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِیْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا يَكْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُوالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ

۴۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن اسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے، ابوشعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا، وہ صحابی نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگالیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو، میں حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا تیار کردیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ ان حضرات کے ساتھ ایک صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، ابوشعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر تم چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی نہیں، بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

باب ۲۸۳. اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ فَلَا يُعَجِّلْ عَنْ عَشَآئِهٖ

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی نماز کے لئے جلدی نہ کرے۔

(۴۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِوبْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِیْ يَدِهٖ فَدُعِیَ اِلٰى

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر (تناول فرمارہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ

الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نے گوشت اور چھری، جس سے آپ ﷺ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی، اور اس نماز کے لئے نیا وضو نہیں کیا۔

(۴۲۵) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءَ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَآءِ وَعَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ، وَعَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مُرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ

۴۲۵۔ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

(۴۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَآءُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَآءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَّيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ

۴۲۶۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وہیب اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا رکھا جا چکے۔

باب ۲۸۴ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

۲۸۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد، پھر جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ۔

(۴۲۷) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسًا قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِي عَنْهُ اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَاقَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَاهُمْ جُلُوسٌ مَّكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ

۴۲۷۔مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضور ﷺ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ ﷺ کے ساتھ بعض اور صحابہؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہوکر) جا چکے تھے۔ آخر آنحضور ﷺ بھی کھڑے ہو گئے اور چلتے رہے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے،

عَآئِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَه' فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِىْ وَبَيْنَه' سِتْراً وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ

پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کررہے تھے) جاچکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا، لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس آ گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا۔ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پر پہنچے۔ پھر آپ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ

باب ۲۸۵. تَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَّمْ يُعَقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيْكِهٖ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

(۴۲۸) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بُرَيْدٌ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَلِىْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَه' بِتَمْرَةٍ وَّدَعَالَه' بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَه' اِلَىَّ وَكَانَ اَكْبَرَ وَلَدِ اَبِىْ مُوْسٰى

۴۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

(۴۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِىٍّ يُحَنِّكُه' فَبَالَ عَلَيْهِ فَاَتْبَعَه' الْمَآءَ

۴۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تا کہ آپؐ اس کی تحنیک کر دیں (کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹادیں) اس بچہ نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور ﷺ نے اس (جگہ کو جہاں بچہ نے پیشاب کیا تھا) پانی سے دھویا۔

(۴۳۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۴۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَامُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ قُبَآءَ فَوَلَدْتُ بِقُبَآءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُه' فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ وَ كَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَه' رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَه' بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَالَه' فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًالِاَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا، مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قباء میں کی اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بچہ لے کر حاضر ہوئی اور سے آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا دیا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا۔ چنانچہ پہلی چیز جو بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم ﷺ کا تھوک تھا، پھر آپ نے کھجور سے تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو اسلام میں (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا) صحابہؓ اس سے بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جارہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

(۴۳۱) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْطَلْحَةَ قَالَ مَافَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَاَسْكَنُ مَاكَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارِالصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْطَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَه' فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ اَبُوْطَلْحَةَ اِحْفَظِيْهِ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَتْ مَعَه' بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَه' شَيْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ وَ حَنَّكَه' بِهٖ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ

۴۳۱۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، انہیں انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا۔ جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری کی۔ پھر۔ جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے رات ہمبستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور ﷺ نے بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،

کھجوریں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۴۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍؓ وَّ سَاقَ الْحَدِیْثَ

۴۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

باب ۲۸۶. اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الصَّبِیِّ فِی الْعَقِیْقَةِ

۲۸۶۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

(۴۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَّحَبِیْبٌ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَّهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوَاهُ یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهٗ وَ قَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرِ الضَّبِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ فَاَهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّ اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی

۴۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی، انہیں ابن سیرین نے اور انہی سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، اور ان سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مرفوع) اور اصبغ نے بیان کیا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں جریر بن حازم نے، انہیں ایوب سختیانی نے، انہیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

(۴۳۴) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَیْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ قَالَ اَمَرَنِیْ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَنَّ اَسْاَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِیْثَ الْعَقِیْقَةِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

۴۳۴۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

باب ۲۸۷: اَلْفَرَعِ

۲۸۷۔ فرع۔

(۴۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں ابن مسیب

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوْا يُذْبِحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ

نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ "فرع" (اونٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

باب ۲۸۸. الْعَتِيْرَةِ

۲۸۸۔ عتیرہ۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَاعَتِيْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يُذْبِحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ

۴۳۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیّب کے واسطہ سے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جو ان کے یہاں (اونٹنی کا) پیدا ہوتا تھا، اسے وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور "عتیرہ" کو رجب میں ذبح کرتے تھے۔

الحمدللہ کہ تفہیم البخاری کا بائیسواں پارہ مکمل ہوا

تیئسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۲۸۹. الذَّبائح وَالصَّيدِ وَالتَّسمِيَةِ عَلَى الصَّيدِ وَقَولِ اللّٰهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ اِلٰى فَلاَ تَخشَوْهُمْ وَاخشَوْنِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ اَلْاٰيَةِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلْعُقُوْدُ الْعُهُوْدُ مَا اُحِلَّ وَحُرِّمَ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيْرُ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَاٰنُ عَدَاوَةٌ اَلْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ اَلْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ تُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدّٰى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا اَدْرَكْتَهٗ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهٖ اَوْبِعَيْنِهٖ فَاذْبَحْ وَكُلْ

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تم پر مردار حرام کیا گیا ہے'' ارشاد ''پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! اللہ تمہیں آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں۔'' الآیۃ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ''تمہارے لئے چوپائے میں مویشی جائز کئے گئے، بجز ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔'' ارشاد ''یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''العقود، یعنی حلال و حرام سے متعلق احکام'' الامایتلی علیکم ''ای الخنزیر'' یجرمنکم، ای یحملنکم''۔ ''شنان'' بمعنی عداوت۔'' المنخنقة'' جس کا گلا گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مرگیا ہو۔ ''الموقوذة'' جسے لکڑی سے مارا جائے اور اس سے وہ مرجائے۔ ''المتردية'' جو پہاڑ سے لڑھک کر گر جائے ''النطيحة'' جس بکری کو کسی جانور نے سینگ سے مار دیا ہو۔ پس اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ گھماتے ہوئے پاؤ تو ذبح کر کے کھالو (کیونکہ) ابھی زندگی اس میں باقی تھی۔

(۴۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَآ اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَّاِنْ وَّجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ اَوْكِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلاَ تَاْكُلْ فَاِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ

۴۳۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار شکار کو لگ جائے اور اس سے وہ مرجائے تو کھالو، لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے (اور اس سے وہ مرجائے تو نہ کھاؤ) کیونکہ وہ بوجھ سے مرا ہے، اور میں نے آنحضور ﷺ سے کتے کے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لئے رکھے (اور خود نہ کھائے) اسے کھالو، کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ میں ہے اور تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہوگا، اور کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے

پر نہیں لیا تھا۔

باب ۲۹۰. صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَعَطَآءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرٰى وَالْاَمْصَارِ وَلَا يَرٰى بَاْسًا فِيْمَا سِوَاهُ

۲۹۰۔ دھاری دار لکڑی سے شکار۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی موقوذۃ (بوجھ سے، دباؤ سے مرا ہوا) ہے اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، حسن رحمۃ اللہ علیہ گاؤں اور شہروں میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۴۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ فَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ فَقُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ؟ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَاِنْ اَكَلَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى اٰخَرَ

۴۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی سفر نے، ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اس کی دھار سے شکار کو مارلو تو اسے کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مرا ہے اور اسے نہ کھاؤ۔ میں نے سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لئے) دوڑاتا ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار بھی کھالے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر نہ کھاؤ، کیونکہ (اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ) اس نے تمہارے لئے نہیں پکڑا تھا بلکہ اپنے لئے پکڑا تھا۔ میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا بھیجتا ہوں اور بعد میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر (اس کا شکار) نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱. مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ

۲۹۱۔ جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَاِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ

۴۴۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام بن حارث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! (ﷺ) ہم سکھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لئے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار

کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر (لکڑی کی دھار اس کو پھاڑ ڈالے تو کھاؤ) لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

باب ۲۹۲. صَیْدُ الْقَوْسِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِیْمُ اِذَا ضَرَبَ صَیْدًا فَبَانَ مِنْهُ یَدٌ اَوْرِجْلٌ لَاتَاْکُلِ الَّذِیْ بَانَ وَتَاْکُلَ سَائِرَهٗ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهٗ اَوْوَسْطَهٗ فَکُلْهُ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ زَیْدٍ اِسْتَعْصٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِاللّٰهِ حِمَارٌ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّضْرِبُوْهُ حَیْثُ تَیَسَّرَ دَعُوْا مَاسَقَطَ مِنْهُ وَکُلُوْهُ

۲۹۲۔ تیر کمان سے شکار۔ حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی وجہ سے شکار کا ہاتھ یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہو وہ نہ کھاؤ اور باقی کھا لو اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مارو تو کھا سکتے ہو اور اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) گورخر کا جو حصہ (مارتے وقت) گر گیا ہو اسے چھوڑ دیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

(۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیْ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَّ بِکَلْبِیْ الْمُعَلَّمِ فَمَا یُصْلِحُ لِیْ قَالَ اَمَّامَا ذَکَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَافَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا وَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ وَمَاصِدْتَّ بِکَلْبِکَ غَیْرَمُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَهٗ فَکُلْ

۴۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیعہ بن یزید دمشقی نے خبر دی، انہیں ابو ادریس نے، انہیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں (جس میں وہ سور کا گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے) کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکارگاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے۔ تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لئے جائز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور تیر پھینکتے وقت (اللہ کا نام لیا ہو تو اس کا شکار) کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے اپنے تربیت یافتہ کتے سے کیا ہو اور اس پر بسم اللہ پڑھی ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔ اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ (شکار کے لئے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

باب ۲۹۳. الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

۲۹۳۔ کنکری اور غلے کا شکار۔

(۴۴۳) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ وَّیَزِیْدَ بْنُ هَارُوْنَ وَاللَّفْظُ لِیَزِیْدَ عَنْ کَهْمَسَ ابْنِ

۴۴۳۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، اور الفاظ حدیث یزید کے ہیں، ان

الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغفَّلٍ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْكَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ اِنَّهُ لَايُصَادُبِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكٰى بِهٖ عَدُوٌّوَّلٰكِنَّهَاقَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْكَرِهَ الْخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ لَااُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا

سے کہمس بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے۔ یا (آپ نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ کنکری پھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ کبھی دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا، یا کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جارہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کروں گا۔

باب ۲۹۴. مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًالَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْمَاشِيَةٍ

۲۹۴۔ جس نے اپنا کتا پالا جو نہ شکار کے لئے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کے لئے۔

(۴۴۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًالَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطَانِ

۴۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لئے تھا اور نہ شکار کے لئے تو روزانہ اس کے عمل سے دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

(۴۴۵) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّاكَلْبُ ضَارِيًا لِّصَيْدٍ اَوْكَلْبَ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

۴۴۵۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شکار کے عادی لوگوں اور مویشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

(۴۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

۴۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

باب ۲۹۵. اِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ

۲۹۵۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر (کھانے کی) حلال کی گئی ہے۔ آپ کہہ

وَمَاعَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ الصَّوَآئِدُ وَالْكَوَاسِبُ اِجْتَرَحُوْا اِكْتَسَبُوْا تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ اَفْسَدَهٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَ تُعَلَّمُ حَتّٰى يَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ

دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سدھے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں، تم انہیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمہیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لئے پکڑے رکھیں۔'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک اللہ حساب جلد کردیتا ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو ناپاک کردیا، کیونکہ اس صورت میں اس نے خود اپنے لئے شکار کو روکا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور تم نہیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔'' اس لئے ایسے کتے کو مارا جائے گا اور سکھایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر صرف شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

(۴۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو، تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ، خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھالے تو مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہوجائیں تو نہ کھاؤ۔

باب ۲۹۶۔ اَلصَّيْدِ اِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

(۴۴۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَاْكُلْ

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ اور اس نے خود بھی کھالیا ہو تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لئے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک

فَإِنَّكَ لَاتَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ

ہو جائیں اور شکار کو پکڑ کر مار ڈالیں، تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیر سے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ، لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن تک اسے تلاش کرتے ہیں، تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے، اور اس کے اندر ان کا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

باب۲۹۷. إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

۲۹۷۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے۔

(۴۴۹) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں (شکار کے لئے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو اور پھر وہ کتا شکار پکڑ کے مار ڈالے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لئے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے، اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی اور میں نے آنحضور ﷺ سے دھار دار لکڑی سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی سے مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے کا ہے اسے نہ کھاؤ۔

باب۲۹۸. مَاجَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

۲۹۸۔ مشغلہ شکار سے متعلق احادیث۔

(۴۵۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ

۴۵۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے بیان نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو اگر وہ کتا تمہارے ہی لئے شکار لایا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو، لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار

فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا کَلْبٌ مِّنْ غَیْرِهَا فَلَا تَاْکُلْ

نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لئے پکڑا ہے، اور اگر اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

(۴۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ حَیْوَةَ وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِیْعَةَ بْنَ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْاِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْکِتَابِ نَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَاَرْضٍ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَاَصِیْدُ بِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ وَالَّذِیْ لَیْسَ مُعَلَّمًا فَاَخْبِرْنِیْ مَاالَّذِیْ یَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّامَا ذَکَرْتَ اَنَّکَ بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْکِتَابِ تَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَ اَمَّامَا ذَکَرْتَ اَنَّکَ بِاَرْضِ صَیْدٍ فَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ کُلْ وَمَاصِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَاذْکُرِاسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ کُلْ وَمَاصِدْتَّ بِکَلْبِکَ الَّذِیْ لَیْسَ مُعَلَّمًا فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَهٗ فَکُلْ

۴۵۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے ان سے حیوۃ بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا، کہا کہ مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن میں کھاتے ہیں اور ہماری رہائش گاہ شکارگاہ میں ہے۔ میں اپنے تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی جو سدھائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لئے جائز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتن میں بھی کھاتے ہو، اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کی سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے ہوئے کتے سے کیا اور اسے ذبح بھی خود کیا ہو (مرنے سے پہلے) تو اسے بھی کھاؤ۔

(۴۵۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّالظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَیْهَا حَتّٰی لَغِبُوْا فَسَعَیْتُ عَلَیْهَا حَتّٰی اَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ فَبَعَثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِهَا وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَهٗ

۴۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن یزید نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہر ان میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کا کولھا اور دورانیں بھیجیں تو آنحضور ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔

(۴۵۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ

۴۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بن عبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّہٗ مُحْرِمِیْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطًا فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُھُمْ فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ

حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابوالنضر نے، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موقعہ پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عرصہ میں آپ نے ایک گورخر دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مانگا۔ لیکن انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ پھر ان سے نیزہ مانگا، لیکن اسے بھی اٹھانے کے لئے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر وار کیا اور اسے مار لیا۔ پھر بعض صحابہؓ نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مہیا کیا تھا۔ ❶

(۴۵۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ مِثْلَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْ لَّحْمِہٖ شَیْءٌ

۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

باب ۲۹۹۔ التَّصَیُّدِ عَلَی الْجِبَالِ

۲۹۹۔ پہاڑوں پر شکار کرنا۔

(۴۵۵) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَاَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَہٗ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ وَ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَۃِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلٰی فَرَسٍ وَّ کُنْتُ رَقَّاءً عَلَی الْجِبَالِ فَبَیْنَا اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ اِذْ رَاَیْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِیْنَ لِشَیْءٍ فَذَھَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا ھُوَ حِمَارٌ وَّحْشٍ فَقُلْتُ لَھُمْ مَا ھٰذَا قَالُوْا لَا نَدْرِیْ قُلْتُ ھُوَ حِمَارٌ وَّحْشِیٌّ فَقَالُوْا ھُوَ مَارَاَیْتَ وَکُنْتُ نَسِیْتُ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لَھُمْ

۴۵۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع اور توامہ کے مولا ابوصالح نے کہ انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ دوسرے حضرات تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی ہوئی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے جو نظر ڈالی تو ایک گورخر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا، ہمیں نہیں معلوم! میں نے

❶ یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے، لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نَاوِلُوْنِیْ سَوْطِیْ فَقَالُوْا لَانُعِیْنُکَ عَلَیْهِ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُه، ثُمَّ ضَرَبْتُ فِیْ اَثَرِهٖ فَلَمْ یَکُنْ اِلَّا ذَاکَ حَتّٰی عَقَرْتُه، فَاَتَیْتُ اِلَیْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُوْمُوْا فَاحْتَمِلُوْا قَالُوْا لا نَمَسُّه، حَتّٰی جِئْتُهُمْ بِهٖ فَاَبٰی بَعْضُهُمْ وَاَکَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ اَنَا اَسْتَوْقِفُ لَکُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْتُه، فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِیْثَ فَقَالَ لِیْ اَبَقِیَ مَعَکُمْ شَیْءٌ مِّنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ کُلُوْا فَهُوَ طُعْمٌ اَطْعَمَکُمُوْهُ اللّٰهُ

کہا کہ یہ تو گورخر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا ہی ہے۔ میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ اس لئے ان سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے پیچھے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے چھوئیں گے بھی نہیں۔ چنانچہ میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے تو اس کا گوشت کھایا، لیکن بعض نے انکار کردیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمہارے لئے آنحضور ﷺ سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضور ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مہیا کیا ہے۔

باب ۳۰۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ. وَقَالَ عُمَرُ صَیْدُهٗ مَا اصْطِیْدَ وَطَعَامُه، مَارَمٰی بِهٖ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ الطَّافِیْ حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ طَعَامُه، مَیْتَةٌ اِلَّا مَاقَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّیُّ لَا تَاْکُلُه، الْیَهُوْدُ وَنَحْنُ نَاْکُلُه، وَقَالَ شُرَیْحٌ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ فِی الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ وَقَالَ عَطَآءٌ اَمَّا الطَّیْرُ فَاَرٰی اَنْ یَّذْبَحَه، وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ صَیْدُ الْاَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّیْلِ اَصَیْدُ بَحْرٍ هُوَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ کُلٍّ تَاْکُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَرَکِبَ الْحَسَنُ عَلٰی سَرْجٍ مِّنْ جُلُوْدِ کِلَابِ الْمَآءِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ لَوْ اَنَّ اَهْلِیْ اَکَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُهُمْ وَلَمْ یَرَالْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ کُلْ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ وَاِنْ صَادَه، نَصْرَانِیٌّ اَوْیَهُوْدِیٌّ اَوْمَجُوْسِیٌّ وَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ فِی الْمُرٰی ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّیْنَانُ

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حلال کیا گیا ہے تمہارے لئے دریا کا شکار" عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور "اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر پھینک دیا ہو" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مر کر پانی کے اوپر آجائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ نے فرمایا کہ "اس کا کھانا" سے مراد، دریا کا مردار ہے۔ سوا اس کے جو بگڑ گیا ہو۔ جھینگے کو یہودی نہیں کھاتے، لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریائی جانور ذبیحہ ہے (اسے کھانے کے لئے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے) عطاء نے فرمایا کہ دریائی پرندے کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہئے۔ ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے (کہ اس کا کھانا بلا ذبح جائز ہو) فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے (دلیل کے طور پر) اس آیت کی تلاوت کی کہ "یہ بہت زیادہ میٹھا ہے، اور یہ بہت زیادہ کھارا ہے۔ اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاتے ہو" اور حسن دریائی کتے کے چمڑے سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے اور شعبی نے فرمایا کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا اور حسن رحمۃ اللہ

وَالشَّمْسُ

علیہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خوہ نصرانی نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مُری کے متعلق فرمایا کہ مچھلی اور سورج کی دھوپ نے اسے ذبح کرلیا ہے۔ ❶

(۴۵۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَّيِّتًا لَّمْ يُرٰى مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّالرَّاكِبُ تَحْتَهٗ

۴۵۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا،آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خبط میں شریک تھے، ہمارے امیر الجیش ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے،ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی، ایسی مچھلی دیکھی نہیں گئی تھی،اسے عنبر کہتے تھے۔ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لے کر(کھڑی کردی) تو وہ اتنی تھی کہ (ایک سوار) اس کے نیچے سے گذر گیا۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَّ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيْرًا لِّقُرَيْشٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّىَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهٖ حَتّٰى صَلَحَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْعَبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْعُبَيْدَةَ

۴۵۷۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی،انہیں سفیان نے خبر دی،ان سے عمرو نے بیان کیا،انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا،آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے تین سو سوار روانہ کئے۔ ہمارے امیر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے،ہمیں قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل وحرکت پر نظر رکھنی تھی پھر (کھانا ختم ہوجانے کی وجہ سے) ہم سخت بھوک اور فاقہ کی حالت میں تھے،نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ہم سلم کے پتے (خبط) کھا کر وقت گذارتے تھے،اسی لئے اس مہم کا نام "جیش الخبط" پڑ گیا اور سمندر نے ایک مچھلی باہر ڈال دی، جس کا نام عنبر تھا،ہم نے اسے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے طور پر اپنے جسم پر ملی جس سے ہمارے جسم تندرست ہوگئے۔بیان کیا کہ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کی ہڈی لے کر کھڑی کی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب (قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے) جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انہوں نے ہمارے لئے تین اونٹ ذبح کردیئے۔بعد میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کردیا۔

---

❶ عرب شراب میں مچھلیاں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکہ بناتے تھے اور اسے مری کہتے تھے۔ابو درداء رضی اللہ عنہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ شراب میں مچھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکہ بنایا جاتا ہے تو وہ سرکہ حلال ہے۔شراب کا سرکہ احناف کے یہاں بھی جائز ہے،امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں قرآن کی آیت صحابہؓ کے آثار اور دوسرے اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی دریائی جانوروں میں بڑی گنجائش ہے،جیسا کہ معلوم ہے،احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔دلائل دونوں طرف ہیں۔

باب ۳۰۱. اَكْلِ الْجَرَادِ

(۴۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْسِتًّا كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

۳۰۱۔ ٹڈی کھانا۔

۴۵۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن یعفور نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے، ہم آنحضور ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ سفیان، ابوعوانہ اور اسرائیل نے ابویعفور کے واسطے سے بیان کیا، اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے "سات غزوے" (بلاشک کے)۔

باب ۳۰۲. اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةِ

(۴۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَاْكُلُ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِىْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِىَ الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِىَ الَّذِىْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَاذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِىْ اٰنِيَتِهِمْ اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا بُدًّا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا وَاَمَّامَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَاصِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِىْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْهُ

۳۰۲۔ مجوسیوں کا برتن اور مردار۔

۴۵۹۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ بن شریح نے کہا کہ مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہم شکارگاہ میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے کتے سے اور بے سدھائے کتے سے بھی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو، البتہ اگر کوئی مضر نہ ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انہیں دھولیا کرو اور پھر کھایا کرو۔ اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ تم شکارگاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو، وہ بھی کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

(۴۶۰) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَااَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالَ لُحُوْمَ الْحُمُرِالْاِنْسِيَّةِ قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَافِيْهَا وَاكْسِرُوْاقُدُوْرَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهْرِيْقُ مَافِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیبر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس لئے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت ہے) اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ)

اَوْ ذَاکَ

ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھولیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی ہوسکتا ہے۔

باب۳۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ لَفِسْقٌ وَ النَّاسِيْ لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا وَ قَوْلِهٖ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآءِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اور نہ کھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بلاشبہ یہ بے حکمی ہے۔'' اور (کوئی نیک کام) بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کو پٹی پڑھاتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔''

(۴۶۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ وَّكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَانَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ وَ قَالَ جَدِّيْ اِنَّا لَنَرْجُوْ اَوْنَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ ابن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ (ہم) لوگ بھوک اور فاقہ میں مبتلا ہوئے، پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضور ﷺ سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی، بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضور ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غنیمت کے جانوروں کو ذبح کرلیا اور ہانڈیاں پکنے کے لئے چڑھا دیں۔ پھر جب آنحضور ﷺ وہاں پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے غنیمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے، لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر کا نشانہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لئے جب کوئی جانور بھڑک کر بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ عبایہ نے بیان کیا کہ میرے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے (آنحضور ﷺ سے) عرض کی کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کرلیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز بھی خون بہادے اور (ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ (ذبح کرنے والا

آلہ) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے۔ دانت اس لئے نہیں کہ یہ ہڈی ہے (اور ہڈی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لئے نہیں کہ حبشیوں کی چھری ہے۔

باب ۳۰۴. مَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْاَصْنَامِ

۳۰۴۔ وہ جانور جنہیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(۴۶۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ الْمُخْتَارِ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّهُ' سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ' لَقِىَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِوابْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَّ ذَاكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْىُ فَقَدَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ لَا اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۶۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز یعنی ابن المختار نے حدیث بیان کی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے کہ آنحضور ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ یہ آنحضور ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے دوسرا خوان جس میں گوشت تھا (اور جسے لوگوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے کھانے کے لئے پیش کیا تھا) زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا۔ لیکن انہوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو، انہیں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

باب ۳۰۵. قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ

۳۰۵۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہئے۔

(۴۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِىِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا اُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْذَ بَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْ بَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْ بَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

۴۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے اسود بن قیس نے، ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ قربانی کی۔ کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، جب آنحضور ﷺ (نماز پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اسے چاہئے کہ اس کی جگہ دوسری ذبح کرے اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے نہ ذبح کی ہو اسے چاہئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

باب ۳۰۶. مَا اَنْهَرَالدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيْدِ

۳۰۶۔ وہ پتھر اور لوہا جو خون بہادے۔

(۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے، انہوں نے ابن

يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَه، اَنَّ جَارِيَةً لَّهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِاَهْلِهٖ لَاتَاْكُلُوْا حَتّٰى اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَه، اَوْحَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَنْ يَّسْاَلُه، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْبَعَثَ اِلَيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

کعب بن مالک سے سنا، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کردی۔ تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں۔ یا (آپ نے یہ کہا کہ) میں کسی کو بھیجوں جو آنحضور ﷺ سے مسئلہ پوچھ آئے۔ پھر وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آنحضور ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

(۴۶۵) حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعٰى غَنَمًا لَّه، بِالْجَبَلِ الَّذِيْ بِالسُّوْقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَاُصِيْبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهَا

۴۶۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلع ہے، بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کرلیا، پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

(۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّه، قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَااَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيْرٌ فَحَبَسَه، فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا

۴۶۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سعید بن مسروق نے، انہیں عبایہ بن رافع نے اور انہیں ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس چھری نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے (یعنی دھاردار ہو) اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو (اس سے ذبح کیا ہوا جانور) کھا سکتے ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔ اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو (تیر مار کر) اسے روک لیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا۔ یہ اونٹ بھی جنگلی جانو . . ں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، اس لئے جو تمہارے قابو سے باہر ہوجائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

باب ۳۰۷۔ ذَبِيْحَةِ الْمَرْاَةِ وَالْاَمَةِ

۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا ذبیحہ۔

(۴۶۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مْرَاَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۴۶۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ نے، انہیں نافع نے، انہیں کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے نے اور انہیں ان کے والد (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے کہ ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذَا

عورت نے ایک بکری پتھر سے ذبح کرلی تھی تو نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور آنحضور ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا کہ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز، اسی حدیث کی طرح۔

(۴۶۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ سَعْدٍ اَوْسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاُصِيْبَتْ شَاةٌ مِّنْهَا فَاَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهَا

۴۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کہ معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے مرنے سے پہلے پتھر سے ذبح کردیا۔ پھر نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

باب ۳۰۸. لَا يُذَكّٰى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ.

۳۰۸۔ دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے۔

(۴۶۹) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِيْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ

۴۶۹۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کھاؤ، یعنی (ایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بہا دے، سوائے دانت اور ناخن کے۔

باب ۳۰۹. ذَبِيْحَةِ الْاَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

۳۰۹۔ گنواروں یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں) کا ذبیحہ۔

(۴۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمًا يَّاتُوْنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوْا عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَ كُلُوْهُ قَالَتْ وَ كَانُوْا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَ تَابَعَهُ اَبُوْخَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ

۴۷۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حفص مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت (بیچنے) لاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام بھی (ذبح کرتے وقت) لیا تھا یا نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھایا کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ ابھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اس کی متابعت علی نے دراوردی سے کی، اور اس کی متابعت ابوخالد اور طفاوی نے کی۔

باب ۳۱۰. ذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُوْمِهَا مِنْ

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربیاں خواہ وہ اہل حرب

اَهْلِ الْحَرْبِ وَ غَيْرِ هِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَاْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَاِنْ سَمِعْتَهٗ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ بِذَبِيْحَةِ الْاَقْلَفِ

میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔'' زہری نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لئے حلال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے۔ حسن اور ابراہیم نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۷۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ

۴۷۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تھیلا پھینکا۔ جس میں (یہودیوں کے ذبیحہ کی) چربی تھی۔ میں اس پر جھپٹا کہ اٹھالوں، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ وہیں موجود تھے، میں آنحضور ﷺ کو دیکھ کر شرما گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ''طعامھم'' سے مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

باب ۱۱۳۱. مَانَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَاَجَازَهٗ بن مسعود وقال ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِيْ يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَ فِيْ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهٖ وَرَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَّابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ

۱۱۳۱۔ جو پالتو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے قابو میں ہونے کے باوجود تمہیں عاجز کردے (اور ذبح نہ کرنے دے) وہ بھی شکار ہی کے حکم میں ہے۔ اور (فرمایا کہ) اونٹ اگر کنوئیں میں گر جائے تو جس طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کرلو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اَعْجِلْ اَوْاَرِنْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَ اَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَّ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ

۴۷۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا، اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جلدی کرلو، یا اس کے بجائے ''ارن'' کہا، یعنی جلد کرلو۔ جو آلہ خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ہونا چاہئے اور اس کی وجہ بھی بتاؤں،

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَئٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا

بتادوں۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ اور ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ ایک صاحب نے تیر سے اسے مار کر گرالیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں، اس لئے اگر ان میں سے کوئی تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

باب ۳۱۲. النَّحْرِ وَالذَّبْحِ وَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ لَاذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ اِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ اَيُجْزِئُ مَايُذْبَحُ اَنْ اَنْحَرَهٗ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَاِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ اَحَبُّ اِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْاَوْدَاجِ قُلْتُ فَتُخَلَّفُ الْاَوْدَاجُ حَتّٰى يُقْطَعَ النُّخَاعُ قَالَ لَا اَخَالُ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ يَقُوْلُ يُقْطَعُ مَادُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً وَ قَالَ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنَسٍ اِذَا قَطَعَ الرَّاْسَ فَلَا بَاْسَ

۳۱۲۔ نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ ذبح اور نحر صرف ذبح کرنے کی جگہ (حلق) اور نحر کرنے کی جگہ (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہوسکتا ہے، میں نے پوچھا، کیا جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے (حلق یا چھری پھیر کر) انہیں نحر کرنا (سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) گائے کو ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے نحر کیا جاتا ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے۔ لیکن میری رائے میں اسے نحر کرنا ہی بہتر ہے "ذبح" گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے کہا کہ گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا اور مجھے نافع نے خبر دی کہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حرم مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو" اور ارشاد فرمایا "پھر انہوں نے ذبح کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے۔" سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا ذبح حلق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۷۳) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَاَتِيْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ

۴۷۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

(۴۷۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

۴۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبدہ سے سنا،

فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَّنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ

انہوں نے ہشام سے، انہوں نے فاطمہ سے، اوران سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

(۴۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ تَابَعَهٗ وَكِيْعٌ وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِى النَّحْرِ

۴۷۵۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا، اس کے سینے کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر، پھر اسے کھایا۔ اس کی متابعت وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے ''نحر'' کے ذکر کے ساتھ کیا۔

باب۲۱۳ .مَايُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

۲۱۳۔زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بندکر کے تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

(۴۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَرَاٰى غِلْمَانًا اَوْفِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ اَنَسٌ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

۴۷۶۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے یہاں گیا، آپ کے وہاں چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کررہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَّ غُلَامٌ مِّنْ بَنِىْ يَحْيٰى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَّرْمِيْهَا فَمَشٰى اِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى حَلَّهَا ثُمَّ اَقْبَلَ بِهَا وَ بِالْغُلَامِ مَعَهٗ فَقَالَ ازْجُرُوْا غُلَامَكُمْ عَنْ اَنْ يَّصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْغَيْرُهَا لِلْقَتْلِ

۴۷۷۔ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، انہیں اسحاق بن سعید بن عمرو نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے، یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کررہا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مرغی کے قریب گئے اور اسے کھول دیا، پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کردو کہ اس جانور کو باندھ کر نہ مارے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آنحضور نے کسی جنگلی جانور یا کسی بھی جاندار کو باندھ کر جان سے مارنے سے منع کیا تھا۔

(۴۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ اَوْبِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَّرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ

۴۷۸۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گذرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور

هٰذَا انَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا تَابَعَه' سُلَیْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ

اس پر تیر کا نشانہ کر رہے تھے۔ جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ اس کی متابعت سلمان نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّثَّلَ بِالْحَیْوَانِ وَقَالَ عَدِیٌّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۹۔ ہم سے منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی زندہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۴۸۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ

۴۸۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آنحضور ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔

باب ۳۱۴. الدَّجَاجِ

۳۱۴۔ مرغی۔

(۴۸۱) حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَعْنِیْ الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ دَجَاجًا

۴۸۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے، ان سے سفیان نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے زہدم جرمی نے، ان سے ابوموسیٰ یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

(۴۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فِیْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ اَحْمَرُ فَلَمْ یَدْنُ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اُدْنُ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُه' اَکَلَ شَیْئًا فَقَذِرْتُه' فَحَلَفْتُ اَنْ لَّآ اٰکُلَه' فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْکَ اَوْ اُحَدِّثْکَ اِنِّیْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَوَافَقْتُه' وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ یُقَسِّمُ نَعَمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُکُمْ عَلَیْهِ ثُمَّ اُتِیَ

۴۸۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن ابی تمیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں بھائی چارہ تھا۔ پھر کھانا لایا گیا، جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی ہے اور میں نے قسم کھالی کہ اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ، میں تمہیں خبر دیتا ہوں یا (آپ نے کہا کہ) میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں قبیلہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ قَالَ فَاَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرٰى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا اَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں آنحضور ﷺ کے سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آنحضور ﷺ سے سواری کے لئے اونٹ کی درخواست کی۔ آنحضور ﷺ نے قسم کھالی کہ آپ ہمیں سواری کے لئے اونٹ نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تمہارے لئے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور ﷺ کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں پانچ سفید کوہان والے اونٹ دیئے۔ تھوڑی دیر تک ہم خاموش رہے، لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضور ﷺ کو آپ کی قسم کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے۔ چنانچہ ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لئے کوئی جانور نہ دینے کی قسم کھالی تھی۔ ہمارے خیال میں آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں (کہ اونٹ عطا فرمائے)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری کے لئے جانور عطا فرمایا ہے۔ اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں کوئی قسم کھالوں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہوجائے کہ اس کے سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور پھر وہی نہ کروں جو بہتر ہے۔ میں قسم توڑوں گا (اور وہی کروں گا جو بہتر ہوگا)

(۴۸۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ

۴۸۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

(۴۸۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

۴۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو ابن دینار نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کردی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔ ❶

❶ شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

باب ۳۱۶. لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فِيْهِ عَنْ بِسَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۶۔ پالتو گدھوں کا گوشت۔ اس باب میں سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

(۴۸۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ وَّ نَا فِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ

۴۸۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ نے، انہیں سالم نے اور انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کردی تھی۔

(۴۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّا فِعٍ وَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ

۴۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے سالم نے۔

(۴۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُوْمَ حُمُرِ الْاِ نْسِيَّةِ

۴۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں محمد بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اور انہیں ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کردی تھی۔

(۴۸۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ خیبر کے موقعہ پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور گھوڑوں کے گوشت کے لئے رخصت دی تھی۔

(۴۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَآءِ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ

۴۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، انہیں سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے عدی نے حدیث بیان کی، ان سے براء اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

(۴۹۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيْسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابو ادریس نے خبر دی اور ان سے ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھے کا گوشت حرام قرار

الزُّبَیْدِیُّ وَعُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ مَالِکٌ وَّ مَعْمَرٌوَالْمَاجِشُوْنَ وَیُوْنُسُ وَابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے کی۔ مالک، معمر ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

(۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ هٗ جَآءٍ فَقَالَ اُکِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَآئَهٗ جَآءٍ فَقَالَ اُکِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَآءَ هٗ جَاءٍ فَقَالَ اُفْنِیَتِ الْحُمُرُ. فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَا دیٰ فِی النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یَنْهَیَانِکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ فَاُکْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَ اِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ

۴۹۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں محمد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا گیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے کا گوشت کھایا گیا ہے، پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ایک منادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ چنانچہ اس وقت الٹ دی گئیں۔ حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پک رہا تھا۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ حُمُرِالْاَهْلِیَّةِ فَقَالَ قَدْ کَانَ یَقُوْلُ ذَاکَ الْحَکَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِیُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰکِنْ اَبٰی ذَاکَ الْبَحْرُابْنُ عَبَّاسٍؓ وَقَرَاَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا

۴۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہما نے ہمیں بصرہ میں یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا اور (استدلال میں) اس آیت کی تلاوت "قل لا اجد فیما اوحی الی محرما۔"

باب ۳۱۷. اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

۳۱۷۔ ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کھانے سے متعلق۔ ❶

(۴۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ تَابَعَهٗ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ عُیَیْنَةَ وَالْمَاجِشُوْنَ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۴۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابو ادریس خولانی نے اور انہیں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنداں نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری کے واسطہ سے کی۔

باب ۳۱۸. جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ

۳۱۸۔ مردار جانور کی کھال۔

❶ "ذی ناب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانت ہیں، جس سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ ورنہ دانت تو تمام جانوروں ہی کے ہوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔

(۴۹۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِشَاةٍ مَّيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا

۴۹۴۔ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے قریب سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا! لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

(۴۹۵) حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عِجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَّيِّتَةٍ فَقَالَ مَاعَلٰى اَهْلِهَا لَوِانْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا

۴۹۵۔ہم سے خطاب بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن عجلان نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ اس کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے، کاش وہ اس کے چمڑے کو کام میں لاتے۔

باب ۳۱۹. اَلْمِسْكُ

۳۱۹۔مشک۔

(۴۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِوبْنِ بَرِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِن مَّكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِى اللّٰهِ اِلَّاجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ

۴۹۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن برید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا ہوگا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا اور اس کا رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن اس میں مشک جیسی خوشبو ہوگی۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً

۴۹۷۔ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیک اور برے ہم نشین کی مثال، مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تمہیں اس کی ہم نشینی حاصل ہے) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا، یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو گے ہی اور بھٹی دھونکنے والا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبو ملے گی۔

باب ۳۲۰. اَلْاَرْنَب

(۴۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا وَّنَحْنُ بِمَرِّالظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا اَوْقَالَ بِفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا

۳۲۰۔ خرگوش۔

۴۹۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ ہم مرالظہر ان میں تھے، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے، پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے دونوں کولھے یا (راوی نے بیان کیا کہ) اس کی دونوں رانیں نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجیں اور آنحضور ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔

باب ۳۲۱. اَلضَّبّ

(۴۹۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ

۳۲۱۔ گوہ۔

۴۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ گوہ میں خود نہیں کھاتا، لیکن اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

(۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَقَالُوْا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَاوَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوامامہ بن سہل نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اور ان سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ لائی گئی۔ آنحضور ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، لیکن بعض عورتوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ جو کھانا تناول فرمارہے ہیں اس کے متعلق بتادو۔ عورتوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے یارسول اللہ! چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ یہ ہمارے ملک میں نہیں پایا جاتا، اس لئے طبیعت اس سے انکار کرتی ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا۔ آنحضور ﷺ دیکھ رہے تھے۔

باب ۳۲۲. اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِی السَّمَنِ الْجَامِدِ اَوِالذَّائِبِ

۳۲۲۔ جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا پڑ جائے۔

(۵۰۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ

۵۰۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُه عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اِلَّا عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُه مِنْهُ مِرَارًا

ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک چوہا گھی میں پڑ کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا حکم پوچھا گیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر اس حدیث کو زہری کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، لیکن انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے صرف عبداللہ کے واسطہ بیان کرتے سنی ہے کہ ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور میں نے یہ حدیث ان سے بار بار سنی۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوْتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ اَوْغَيْرُ جَامِدٍ الْفَارَةِ اَوْغَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَاَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ اُكِلَ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۵۰۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے کہا اگر کوئی جانور، چوہا ہو یا کوئی اور، جمے ہوئے یا پگھلے گھی میں پڑ جائے تو اس کے متعلق بیان کیا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوہے کے متعلق، جو گھی میں مر گیا تھا، حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور باقی گھی کھالیا جائے۔ ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے واسطے سے پہنچی ہے۔

(۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ

۵۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے اس چوہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھالو۔ [1]

باب ۳۲۳. اَلْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّوْرَةِ

۳۲۳۔ جانوروں کے چہروں پر داغ دار نشانی لگانا۔

(۵۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

۵۰۴۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ نے بیان کیا کہ نبی

[1] اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم جمے ہوئے گھی کا ہی بیان ہوا ہے۔ پگھلے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی یا کوئی بھی چیز اگر سیال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے چوہے کے چاروں طرف سے گھی کا نکالنا ممکن نہیں۔ یہ صورت تو صرف انہی چیزوں میں چل سکتی ہے جو منجمد ہوں، جب چیز جمی ہوئی ہوگی تو چوہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی با آسانی نکال کر پھینکا جا سکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مراد صرف جما ہوا گھی یا اسی طرح کی کسی جمی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑ جانا ہے۔ احناف نے بھی اس باب میں منجمد اور سیال کا فرق کیا ہے۔

تَضْرَبَ تَابَعَه' قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَ قَالَ تُضْرَبُ الصُّوْرَةُ

کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عنقزی نے حدیث بیان کیا اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر مارنے کی (ممانعت کی ہے)۔

(۵۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوا لْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخٍ لِّيْ يُحَنِّكُه' وَهُوَ فِيْ مِرْبَدٍ لَّه' فَرَاَيْتُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُه' قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا

۵۰۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا۔ تاکہ آپ اس کی تحنیک فرمادیں، آنحضور ﷺ اس وقت مویشیوں کی باڑ میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (شعبہ نے بیان کیا کہ) میرا خیال ہے کہ (ہشام نے) کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

باب ۳۲۴. اِذَا اَصَابَ قَوْمٌ غَنِيْمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا اَوْاِبِلًا بِغَيْرِ اَمْرِاَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَاؤُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِيْ ذَبِيْحَةِ السَّارِقِ اِطْرَحُوْهُ

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹ میں سے کچھ ذبح کرلیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بوجہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کی۔ طاؤس اور عکرمہ رحمہما اللہ نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

(۵۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا اَنْهَرَالدَّمَ وَذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوْا مَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَّلَا ظُفُرٌ وَّسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِالنَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَاَمَرَبِهَا فَاُكْفِئَتْ وَ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشَرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِالْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا فَافْعَلُوْا مِثْلَ هٰذَا

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہادے اور (جانوروں کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ، بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ تمہیں بتاؤں گا، دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور جلدی کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کرلینا چاہا۔ لیکن نبی کریم ﷺ پیچھے صحابہؓ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے نے جانور ذبح کر کے ہانڈیاں پکنے کے لئے چڑھادیں، لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا۔ پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے،

پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں۔ اس لئے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

باب ۳۲۵. اِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَه' فَاَرَادَ اِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ بِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اور تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے؟ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

(۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَه' قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ فِي الْمَغَازِيْ وَالْاَسْفَارِ فَنُرِيْدُ اَنْ نَّذْبَحَ فَلَا يَكُوْنُ مُدًى قَالَ اَرِنْ مَا نَهَرَ اَوْ اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَاِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَّالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبید الطنافسی نے خبر دی، انہیں سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں، اس لئے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں، ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم غزووں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ فرمایا کہ دیکھ لیا کرو۔ جو آلہ خون بہادے یا (آپ نے بجائے انہر کے) نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

باب ۳۲۶. اَكْلِ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَ قَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ وَ قَوْلِهٖ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ وَمَالَكُمْ اَنْ لَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ قُلْ لَّا اَجِدُ

۳۲۶۔ ”اے ایمان والو، پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں، کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے بے قرار ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر“۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد ”اور تمہارے لئے آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھ جس میں اللہ کا نام لیا جا چکا ہے، جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتادی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سوائے اس کے کہ اس

فِيمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْلَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَالَ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

لئے تم مضطر ہو جاؤ اور یقینا بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بناء پر گمراہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو۔'' اور ارشاد'' اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا، کسی کھانے والے کے لئے جو اسے کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل گندہ ہے یا جو فسق کا ذریعہ غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا، لیکن جو کوئی بے قرار ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بے شک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے۔'' اور فرمایا'' سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور ستھری دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو، حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بے قرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب لذت ہو، اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بے شک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے۔''

كِتَابُ الْاَضَاحِيِّ

قربانی کے مسائل

باب ۳۲۷. سُنَّةِ الْاُضْحِيَّةِ . وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَّ مَعْرُوْفٌ

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے اور مشہور ہے۔

(۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ الْاَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً فَقَالَ اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے، پھر واپس آ کر قربانی کریں گے، جو اس طرح کرے گا، وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا، لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہوگی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرلیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ نے (نماز عید سے پہلے ہی) ذبح کرلیا تھا اور عرض کی کہ میرے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکرا ہے (کیا اس کی قربانی اب نماز بعد کرلوں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرلو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ مطرف

نے عامر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَ اَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ

۵۰۹۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

باب ۳۲۸. قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَ بَيْنَ النَّاسِ

۳۲۸۔امام قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُبْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا

۵۱۰۔ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے بعجہ جہنی نے اور ان سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا (آپ نے بیان کیا کہ) اس پر میں نے عرض کی یارسول اللہ ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر لو۔

باب ۳۲۹. اَلْاُضْحِيَّةُ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَآءِ

۳۲۹۔مسافر اور عورتوں کی قربانی۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ اَنْ تَدْ خُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّاتَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى اُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ بِالْبَقَرِ

۵۱۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حائضہ ہوگئی تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے، کیا تمہیں حیض کا خون آنے لگا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کر لو۔ صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

باب ٣٣٠. مَايُشْتَهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

(٥١٢) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَانَهٗ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَاثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْقَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہے وہ دوبارہ کرے، اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہوکر عرض کی، یارسول اللہ ! یہ وہ دن ہے، جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ پھرانہوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور (کہا کہ) میرے پاس ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ ہے، جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے، تو آنحضور ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت (ایک سال سے کم کے بچے کی قربانی کی) دوسروں کو بھی ہے یا نہیں۔ پھر آنحضور ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انہیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور انہیں تقسیم کرکے (ذبح کیا)۔

باب ٣٣١. مَنْ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ

(٥١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَاالْحِجَّةِ؟ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرعید کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''زمانہ پھر کر اسی حالت پر آگیا ہے، جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے، ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر ذیقعدہ، ذی الحجہ او محرم اور رجب۔ ''مضر'' جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔'' (پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون سا مہینہ ہے؟) ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آنحضور ﷺ خاموش ہوگئے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید آنحضور ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے۔ پھر فرمایا، یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اس کا زیادہ علم ہے۔ پھر آنحضور ﷺ خاموش ہوگئے اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا، کیا یہ بلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُه' اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَه' مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَه' وَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَه' قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

ﷺ کو اس کا بہتر علم ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، پس تمہارا خون، تمہارے اموال، محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ (ابن ابی بکرہ نے) یہ بھی کہا کہ ''اور تمہاری عزت'' تم پر (ایک دوسرے پر) اس طرح باحرمت ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں ہے۔ اور تم عنقریب اپنے رب سے ملوگے، اس وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا، آگاہ ہو جاؤ، میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے، ہاں جو یہاں موجود ہیں، وہ (یہ پیغام، غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں) ممکن ہے کہ بعض وہ جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں جو اسے سن رہے ہیں۔ محمد بن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا ''آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے، آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے۔'' (اللہ کا پیغام)۔

باب ۳۳۲. اَلْاَضْحٰى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلّٰى

۳۳۲۔ عیدگاہ میں قربانی۔

(۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ يَعْنِيْ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبید اللہ نے بیان کیا کہ مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ قربانی کیا کرتے تھے۔

(۵۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَه' قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقد نے، ان سے نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ (قربانی) ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

باب ۳۳۳. فِيْ اُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِيْنَيْنِ وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِيَّةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ

۳۳۳۔ نبی کریم ﷺ نے سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فربہ تھے اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مدینہ منورہ میں قربانی کو فربہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو فربہ کرتے تھے۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ وَاَنَا اُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ

حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔

(۵۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ تَابَعَهٗ وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

(۵۱۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ بِهٖ

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں تقسیم کرنے کے لئے آپ کو کچھ بکریاں دیں (آپ نے انہیں تقسیم کیا) پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ بچ گیا تو آپ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرلو۔

باب ۳۳۴. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۳۳۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد، ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کرلو۔ کیونکہ تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۵۱۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحّٰى خَالٌ لِيْ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ تَابَعَهٗ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَتَابَعَهٗ وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِيْ عِنَاقُ لَبَنٍ

۵۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میرے ماموں، ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کرلی تھی۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری (جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی) صرف گوشت کی بکری ہے (اس کی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرلو، لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا، جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے لئے جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے، اس کی

وَ قَالَ زُبَيْدٌ وَّفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي جَذَعَةٌ وَقَالَ اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عِنَاقٌ جَذَعَةٌ وَقَالَ اِبْنُ عَوْنٍ عِنَاقٌ جَذَعٌ عِنَاقُ لَبَنٍ

قربانی پوری ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم کے واسطہ سے کی، اور اس کی متابعت وکیع نے کی۔ ان سے حریث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اور عاصم اور داؤد نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ ''میرے پاس ایک دودھ پیتی پٹھیا ہے'' اور زبید اور فراش نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ ''میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے۔'' اور ابوالاحوص نے بیان کیا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی کہ ''ایک سال سے کم کی پٹھیا''۔ اور ابن العون نے بیان کیا کہ ''ایک سال سے کم عمر کی دودھ پیتی پٹھیا۔''

(۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ ذَبَحَ اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَ قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنَاقٌ جَذَعَةٌ

۵۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابوجحیفہ نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلے میں دوسری قربانی کر لو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جانور نہیں۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عمدہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کی اس کے بدلے میں (جو نماز سے پہلے کر دی تھی) قربانی کر دو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لئے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اور (اس روایت میں) بیان کیا کہ ''ایک سال سے کم عمر کی پٹھیا۔''

باب ۳۳۵. مَنْ ذَبَحَ الْاَضَاحِيَّ بِيَدِهٖ

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کئے۔

(۵۲۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَرَاَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

باب ۳۳۶. مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهٖ وَاَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِيْ بُدْنَتِهٖ وَاَمَرَ اَبُوْ مُوْسٰى بَنَاتَهٗ اَنْ يُّضَحِّيْنَ

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

بِاَيْدِيهِنَّ

(۵۲۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ اقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَاَنْ لَّاتَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ

نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ اپنے ہاتھ ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں رو رہی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو اور آنحضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

باب ۳۳۷۔ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح۔

(۵۲۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاِنَّمَا هُوَلَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اَبُوْبُرْدَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ اَوْتُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۵۲۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے زبید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے، خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے۔ پھر واپس آ کر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا، لیکن جس نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے، جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری سے بہتر ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے جائز نہ ہوگا۔

باب ۳۳۸۔ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ اَعَادَ

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اسے لوٹائے۔

(۵۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کر لے۔ اس پر ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ اس دن گوشت کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَه، وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ اَمْ لَاثُمَّ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ يَعْنِىْ فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوْهَا

انہوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا۔ جیسے آنحضور ﷺ نے ان کا عذر قبول کرلیا ہو۔ (انہوں نے یہ بھی کہا کہ) میرے پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریوں سے بھی اچھا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے انہیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں۔ پھر آنحضور ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کی مراد یہ تھی کہ انہیں آنحضور ﷺ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

(۵۲۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کردے۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَشَیْءٌ عَجَّلْتَهُ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِیْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّتَيْنِ اَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْهِ

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی، اور فرمایا، جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بناتا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ کرے۔ اس پر ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ! میں نے تو قربانی کرلی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے قبل از وقت ہی کرلیا ہے۔ انہوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے اور دو سال کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کرلو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

باب ۳۳۹۔ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

(۵۲۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ

۵۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، اور آنحضور ﷺ اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے تھے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

باب ۳۴۰. التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

(۵۲۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

باب ۳۴۱. اِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهٖ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

(۵۲۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ اَتٰى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ اِلَى الْكَعْبَةِ وَ يَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوْصِيْ اَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهٗ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيْقَهَا مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ

۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کی ذریعہ سے ذبح کرنے کے لئے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، انہیں شعبی نے، انہیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، ام المؤمنین! اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعے بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گلے میں (نشانی کے طور پر) قلادہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لئے محرم ہو جائے گا جب تک حاجی اپنا احرام نہ کھول لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پردے کے پیچھے ام المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مارنے کی آواز سنی اور آپ نے فرمایا، میں خود نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے قلادے باندھتی تھی۔ آنحضور ﷺ اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک آنحضور ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لئے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے محرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

باب ۳۴۲. مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

(۵۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُوْمَ الْهَدْيِ

(۵۳۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ اَخْبَرَهٗ

۳۴۲۔ قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الاضاحی کے) لحوم الھدی بیان کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم نے، انہیں ابن

اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ کَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ اِلَیْہِ لَحْمٌ قَالَ وَ ھٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَایَا فَقَالَ اَخِّرُوْہُ لَا اَذُوْقُہٗ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اٰتِیَ اَخِیْ اَبَا قَتَادَۃَ وَکَانَ اَخَاہُ لِاُمِّہٖ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَکَ اَمْرٌ

خباب نے خبر دی، انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کیا کہ آپ سفر میں تھے، جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ ماں کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے فرمایا کہ تمہارے بعد حکم بدل گیا ہے۔ (اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔)

(۵۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰی مِنْکُمْ فَلَا یُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَۃٍ وَّفِیْ بَیْتِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفْعَلُ کَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِیْ؟ قَالَ کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَامَ کَانَ بِالنَّاسِ جَھْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِیْنُوْا فِیْھَا

۵۳۲۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہئے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔ پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

(۵۳۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتِ الضَّحِیَّۃُ کُنَّا نُمَلِّحُ مِنْہُ فَنَقْدَمُ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَا تَاْکُلُوْا اِلَّا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیْسَتْ بِعَزِیْمَۃٍ وَلٰکِنْ اَرَادَ اَنْ یُّطْعِمَ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عمرہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشاء یہ تھی کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

(۵۳۴) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعُبَیْدٍ مَّوْلٰی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ شَھِدَ الْعِیْدَ یَوْمَ الْاَضْحٰی مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۳۴۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے ابن ازہر کے مولا ابوعبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بقرعید کے دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے

فَصَلّٰی قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاكُلُوْنَ نُسُكَكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْهِ عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهٗ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ نَحْوَهٗ

خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمہاری قربانی کا دن ہے۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عیدگاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جا سکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انہوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور معمر نے زہری کے واسطہ سے اور ان سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

(۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيِّ ثَلَاثًا وَّكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَاْكُلُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يَنْفِرُ مِنْ مِّنًى مِنْ اَجْلِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ

۵۳۵۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، انہیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انہیں سالم نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ منیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے روغن سے کھاتے تھے، کیونکہ آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات

باب ۳۴۳. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

۳۴۳۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلا شبہ شراب، جوا، بت اور پانسے گندگی ہیں، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

۵۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ

ﷺ نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

(۵۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّ لَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۵۳۷۔ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو (بیت المقدس کے شہر) ایلیاء میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لے لیا، اس پر جبرئیل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ ﷺ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری کے واسطہ سے کی۔

(۵۳۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَايُحَدِّثُهُمْ بِهٖ غَيْرِيْ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ

۵۳۸۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی اور علم کم ہو جائے گا۔ زنا بڑھ جائے گی، شراب پی جانے لگے گی، مرد کم ہو جائیں گے (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلَانِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزْنِيْ مَنْ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ

۵۳۹۔ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن مسیب سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص مؤمن باقی رہتے ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مؤمن باقی رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مؤمن باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابو بکر حدیث بیان کرتے تھے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے

وَلَایَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَبْصَارَهُمْ فِیْهَا حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھاڑے) اگر کسی بڑی پونجی کو اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں، تو وہ مؤمن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

باب ۳۴۴. اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ

۳۴۴۔ انگور کی شراب۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِکٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِیْنَةِ مِنْهَا شَیْءٌ

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهٖ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ یُّوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَیْنَا الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ یَعْنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب عبدربہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحیان نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، امابعد! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو۔ اور شراب (خمر) وہ ہے جو عقل کو مخمور کردے۔

باب ۳۴۵. نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی۔

(۵۴۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍؓ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَاعُبَیْدَةَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ مِنْ فَضِیْخِ زَهْوٍ وَّتَمْرٍ فَجَاءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُمْ یَا اَنَسُ اَهْرِقْهَا فَاَهْرَقْتُهَا

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو (شراب کی حرمت سے پہلے) کچی اور پکی کھجور سے تیارہ شدہ شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کردی گئی ہے، اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس، اٹھو اور شراب کو بہادو۔ چنانچہ میں نے اسے بہادیا۔

(۵۴۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

۵۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان

سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ عُمُوْمَتِي وَاَنَا اَصْغَرُهُمُ الْفَضِيْخَ فَقِيْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِاَنَسٍ مَاشَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک قبیلہ میں کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ کسی نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی۔ ان حضرات نے فرمایا کہ اب پھینک دو، چنانچہ ہم نے شراب پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہوتی تھی، تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب۔

(۵۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ اَبُوْ مَعْشَرِ الْبَرَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

۵۴۵۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف ابومعشر البراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبداللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے بکر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

باب ۳۴۶. اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ اَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ اِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُسْكِرُ لَابَأْسَ بِهٖ

۳۴۶۔ شہد کی شراب اسے "بتع" کہتے تھے۔ اور معن نے بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فقاع" (جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آور نہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدراوردی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے "بتع" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

(۵۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۵۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے "بتع" کے متعلق سوال کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور یمن میں اس کا عام رواج تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيْرَ

ہے۔اور زہری سے روایت ہے، کہا کہ ''دباء'' اور ''مزفت'' میں نبیذ میٹھا مشروب نہ بنایا کرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ ''حنتم'' اور ''نقیر'' کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

باب ۳۴۷. مَاجَآءَ فِيْ اَنَّ الْخَمْرَمَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

۳۴۷۔اس باب کی احادیث کو جو مشروب بھی عقل کو مخمور کر دے گی وہ ''خمر'' (شراب) ہے۔

(۵۴۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَآءِ الْعِنَبُ وَالتَّمْرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَالْعَسَلُ وَالْخَمْرُمَا خَامَرَالْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا عَهْدًا اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِمِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيْبَ

۵۴۸۔ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحیان تیمی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، انگور سے، کھجور سے، گیہوں، جو اور شہد سے اور ''خمر'' شراب وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے۔دادا کا ترکہ، کلالہ اور سود کے چند مسائل۔ابوحیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابوعمر! ایک مشروب سندھ میں چاول سے بنایا جاتا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، اور حجاج نے حماد کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے ''انگور'' کے بجائے ''کشمش'' بیان کیا۔

(۵۴۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ

۵۴۹۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی، کشمش، کھجور، گیہوں، جو اور شہد۔

باب ۳۴۸. مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَ يُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ اَوْاَبُوْمَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَاكَذَبَنِيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۴۸۔اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال کر لے۔اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے، انہوں نے جھوٹ نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَّرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ يَعْنِىْ الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْا ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَ يَضَعُ الْعَلَمَ وَ يَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے، چرواہے ان کے مویشی صبح وشام لائیں، لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ہلاک کر دے گا، پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لئے بندر اور سؤر کی صورت میں مسخ کر دے گا۔

باب ۳۴۹. اَلْاِنْتِبَاذُ فِى الْاَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

۳۴۹۔ برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا۔

(۵۵۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَّقُوْلُ اَتٰى اَبُوْاُسَيْدِ السَّاعِدِىُّ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُرْسِهٖ فَكَانَتْ اِمْرَاَتُهٗ خَادِمُهُمْ وَهِىَ الْعَرُوْسُ قَالَتْ اَتَدْرُوْنَ مَاسَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِىْ تَوْرٍ

۵۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی کام کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمہیں معلوم ہے، انہوں نے آنحضور ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ آنحضور ﷺ کے لئے انہوں نے پتھر کے پیالے میں رات کے وقت کھجور بھگودی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپؐ کے پینے کے لئے پیش کیا۔)

باب ۳۵۰. تَرْخِيْصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَوْعِيَةِ وَالظُّرُوْفِ بَعْدَ النَّهْىِ

۳۵۰۔ ممانعت کے چند مخصوص برتنوں کے استعمال کی نبی کریم ﷺ کی طرف سے اجازت۔

(۵۵۱) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّهٗ لَابُدَّلَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا اِذًا وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ بِهٰذَا

۵۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی (جن میں شراب بنتی تھی) ممانعت کردی تھی۔ پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تو ہمارے لئے کوئی چارہ کار نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے اور خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے، یہی حدیث۔

(۵۵۲) حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ لَمَّا نَهٰى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی، اور اس حدیث میں انہوں نے بیان کیا کہ ''نبی کریم

عَنِ الْاَوْعِيَةِ

ﷺ نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔"

(۵۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ

۵۵۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ابی مسلم احول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے مشک کے استعمال کی ممانعت [1] کی تو آنحضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے گھڑے کی اجازت دے دی، بشرطیکہ اس میں مزفت (تارکول جیسی ایک چیز) لگا ہونہ ہو۔

(۵۵۴) مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے دباء اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، یہی حدیث۔

(۵۵۵) حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ ؟ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ اَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُ مَالَمْ اَسْمَعْ

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کسی برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت) بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضور ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ہم اہل خانہ کو دباء اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابراہیم نخعی نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے گھڑے اور حنتم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں، جو میں نے سنا ہے، کیا وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

---

[1] اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے "سقیاۃ" (مشک) کی بجائے "اوعیۃ" (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے۔ اور یہی روایت صحیح ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے مشک کے استعمال کی کبھی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی۔ شراب عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اس عادت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے ابتداء میں زیادہ سختی کی گئی اور وہ برتن بھی ہٹا دیئے گئے جس سے اس کی یاد تازہ ہوتی۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّالْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَ بْيَضِ قَالَ لَا

۵۵۶۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سبز گھڑے سے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

باب ۳۵۱. نَقِيْعُ التَّمْرِ مَالَمْ يُسْكِرْ

۳۵۱۔ کھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

(۵۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَنَّ اَبَااُسَيْدِ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَاَتُه' خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّهِيَ الْعَرُوْسُ فَقَالَتْ مَاتَدْرُوْنَ مَاانْقَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَه' تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ

۵۵۷۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ولیمہ کی دعوت نبی کریم ﷺ کو دی۔ اس دن ان کی دلہن ہی مہمانوں کی خدمت کررہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمہیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لئے رات میں کھجور پتھر کے ایک پیالہ میں نچوڑنے کے لئے رکھ دی تھی۔

باب ۳۵۲. الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِّنَ الْاَشْرِبَةِ وَرَاٰى عُمَرُو اَبُوْعُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْجُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اشْرِبِ الْعَصِيْرَ مَا دَامَ طَرِيًّا وَ قَالَ عُمَرُ وَجَدْ تُ مِنْ عُبَيْدِاللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَّ اَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْ تُه'

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب) اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی۔ حضرت عمر، ابوعبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں [1] ہے۔ اور براء اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما نے (پک کر) آدھارہ جانے پر بھی پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبیداللہ (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے۔ میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کروں گا۔

(۵۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَا لْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ

۵۵۸۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابوالجویریہ نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد ﷺ باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا کہ باذق تو حلال وطیب

[1] جب کسی پھل وغیرہ کا شیرہ اتنا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی یہی مراد ہے۔

مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

(۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۵۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

باب ۳۵۳. مَنْ رَّاٰی اَنْ لَّایَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ اِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَّ اَنْ لَّایَجْعَلَ اِدَامَیْنِ فِیْ اِدَامٍ

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو پکی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے۔ اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ دو سالنوں کا ایک سالن نہ کیا جائے۔ ❶

(۵۶۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَادُجَانَةَ وَسُهَیْلَ بْنَ الْبَیْضَآءِ خَلِیْطَ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اِذْحُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَ فْتُهَا وَاَنَا سَاقِیْهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا یَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ اَنَسًا

۵۶۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ شراب حرام کردی گئی اور میں نے (موجود) شراب پھینک دی، میں ہی انہیں پلا رہا تھا، میں سب سے کم عمر تھا۔ ہم اسے اس وقت شراب ہی سمجھتے ہیں اور عمرو بن حارث نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

۵۶۱۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کے شیرہ کو ملانے سے منع کیا تھا (کیونکہ اس میں نشہ جلدی پیدا ہوجاتا ہے)۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَلْیُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ

۵۶۲۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ کھجور اور کشمش (کے نبیذ کو ملایا جائے) بلکہ ان میں سے ہر ایک کا نبیذ الگ الگ بنانا چاہئے۔

باب ۳۵۴. شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِیْنَ

۳۵۴۔ دودھ پینا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کے لئے خوشگوار۔"

(۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا

۵۶۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی،

❶ اس کی مخالفت محض سد باب کے ذریعہ کے طور پر ہے، دو سالن اگر ایک میں ملا کر رکھ دیئے جائیں تو جلدی خراب ہوجاتے ہیں۔

يُوْنُس عَنِ الزُّهْرِيّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ

انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو دودھ اور شراب کے پیالے پیش کئے گئے۔

(۵۶۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَيْرًا مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ

۵۶۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انہوں نے سفیان سے سنا، انہیں سالم ابوالنضر نے خبر دی۔ انہوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر سے سنا۔ وہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں صحابہؓ کو شبہ تھا۔ اس لئے میں نے آنحضور ﷺ کے لئے ایک برتن میں دودھ بھیجا اور آنحضور ﷺ نے اسے پی لیا۔ بعض اوقات سفیان اس طرح حدیث بیان کرتے تھے کہ "عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لئے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کے لئے (دودھ) بھیجا۔ اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول یا یا مرسل، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے (موصول ہے۔)"

(۵۶۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ اَبُوْحُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْاَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا

۵۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ا ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک لکڑی اس پر رکھ لیتے۔

(۵۶۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّذْكُرُ اُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَبُوْحُمَيْدٍ رَّجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابوحمید ﷺ مقام نقیع سے ایک برتن میں دودھ نبی کریم ﷺ کے لئے لائے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث۔

(۵۶۷) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوالنَّضْرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں ابوالنضر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابوبکر رضی

عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِيْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّايَدْعُوْ عَلَيْهِ وَاَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستہ میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گذرے، حضور اکرم ﷺ پیاسے تھے، پھر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دوہا۔ آنحضور ﷺ نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی اور سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہمارے پاس (تعاقب کرتے ہوئے) پہنچ گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی، آخر اس نے کہا کہ آنحضور ﷺ اس کے حق میں بددعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا۔ آنحضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

(۵۶۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دنوں کے لئے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لئے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو (تاکہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے) جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

(۵۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَ نَهَرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيْتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَّ قَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَ قَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَّ سَعِيْدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْهَارِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا ثَلَاثَةَ اَقْدَاحٍ

۵۶۹۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہے اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو ظاہری نہریں اور دو باطنی، ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں۔ پھر میرے پاس تین پیالے لائے گے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب تھا۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اور تمہاری امت نے فطرت کو پالیا۔ ہشام، سعید اور ہمام نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۳۵۵. اِسْتِعْذَابِ الْمَآءِ

(۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَس فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ اَوْرَائِحٌ شَكَّ عَبْدُاللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَّمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَفِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ وَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى رَابِحٌ

۳۵۵۔ میٹھے پانی کی طلب۔

۵۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ''تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔'' نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے، جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ عزیز بیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کی راستہ میں صدقہ ہے، اس کا ثواب واجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں۔ اس لئے یارسول اللہ! آپ جہاں اسے مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا (اس کے بجائے آپ نے) ''رائح'' (یا کے ساتھ فرمایا)۔ راوی حدیث عبداللہ کو اس میں شک تھا (آنحضور ﷺ نے ان سے مزید فرمایا کہ) جو کچھ تم نے کہا ہے، میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی کروں گا، یارسول اللہ! چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں اسے تقسیم کردیا اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے ''رابح'' کہا۔

باب ۳۵۶. شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَآءِ

(۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَّ اَتٰى دَارَهٗ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشِبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

۳۵۶۔ دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش۔

۵۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے دیکھا، اور آنحضور ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضور ﷺ کو پیش کیا۔ آنحضور ﷺ نے پیالہ لے کر پیا، آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دور دائیں طرف سے چلنا چاہئے۔

(۵۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَه' صَاحِبٌ لَّه' فَقَالَ لَه' النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَائِطِهٖ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّه' قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ ثُمَّ شَرِبَ الَّذِيْ جَآءَ مَعَه'

۵۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکیزہ میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آنحضور ﷺ تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے، بیان کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یارسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے، آپ چھپر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ لے کر گئے۔ پھر انہوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اسے پیا، اس کے بعد آپ ﷺ کے رفیق نے پیا۔

باب۷ ۳۵. شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَايَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّه' رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں، کیونکہ وہ نجاست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

(۵۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَآءُ وَالْعَسَلُ

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا نبی کریم ﷺ شیرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

باب۳۵۸. الشُّرْبِ قَآئِمًا

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا۔

(۵۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ اَتٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا

۵۷۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں کھڑے ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

رَاَیْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ

(۵۷۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ مَیْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه، صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحَبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِیَ بِمَآءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَه، وَیَدَیْهِ وَ ذَکَرَ رَأْسَه، وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَه، وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَکْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا۔ (کھڑے ہو کر پیتے)۔

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لئے بیٹھ گئے۔ اس عرصہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے یونہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا۔ (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

(۵۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ نِ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ

۵۷۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵۹. مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عُمَیْرٍ مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَشَرِبَه، زَادَ مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَلٰی بَعِیْرِهٖ

۵۷۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابوالنضر نے خبر دی، انہیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انہیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدان عرفات میں ٹھہرنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آنحضور ﷺ (اپنی سواری پر) سوار تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطہ سے "اپنے اونٹ پر" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

باب ۳۶۰. اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ فِی الشُّرْبِ

۳۶۰۔ پینے میں داہنی طرف سے دور چلنا چاہئے۔

(۵۷۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَآءٍ وَّعَنْ یَّمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَّعَنْ شِمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنَ الْاَیْمَنَ

۵۷۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضور ﷺ نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دور دائیں

طرف سے چلنا چاہئے۔

باب ۳۶۱. هَلْ يَسْتَاذِنُ الرَّجُلُ مِنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْاَكْبَرَ

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی کو دینے کے لئے پلانے والا داہنی طرف بیٹھے ہوئے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۷۹. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّ عَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

۵۷۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم بن دینار نے اوران سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضور ﷺ نے اس میں سے پیا، آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضور ﷺ نے بچے سے کہا، کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو (پہلے) دے دوں؟ لڑکے نے کہا، اللہ گواہ ہے یارسول اللہ! آپ سے ملنے والے حصہ کے معاملہ میں کسی پر ایثار نہیں کرسکتا۔ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم ﷺ نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

باب ۳۶۲. اَلْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

۳۶۲۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا۔

(۵۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَه' صَاحِبٌ لَّه' فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُه' فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَّهُوَ يُحَوِّلُ فِيْ حَائِطٍ لَّه' يَعْنِي الْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّه' فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَه'

۵۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اوران سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضور ﷺ اور آپ کے رفیق نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے! وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلادو) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ چھپر پر گئے اور پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرم ﷺ نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضور ﷺ کے رفیق نے پیا۔

باب ۳۶۳. خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

۳۶۳۔ بچوں کا بڑوں کی خدمت کرنا۔

(۵۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

الْحَيّ اَسْقِيهِمْ عُمُوْمَتِي وَاَنَا اَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِاَنَسٍ مَّاشَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب سے چھوٹا تھا، اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ شراب پھینک دو، چنانچہ ہم نے پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ پکی اور کچی کھجور کی، ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ "ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔"

باب ۳۶۴. تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۳۶۴۔ برتن ڈھکنا۔

۸۵۲. حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاكَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْاَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ فَاَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْاَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَّاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ

۸۵۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کی جب ابتداء ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو (اور دن ڈوب جائے) تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو)، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گذر جائیں تو انہیں چھوڑ دو۔ اور دروازے بند کرلو، اس وقت اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو۔ خواہ کسی چیز کی چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھادو۔

(۸۵۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ اِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوْا الْاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ

۸۵۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کرو۔ مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو۔ میرا خیال ہے کہ کہا، خواہ لکڑی ہی کے ذریعہ سے ڈھک سکو، جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔

باب ۳۶۵. اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ يَعْنِيْ اَنْ تُكْسَرَ اَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا

نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا۔ یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں (منہ لگا کر) پینے سے۔

(۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَيْرُهٗ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاهِهَا

۵۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں ''اختناث'' سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا، یا ان کے غیر نے کہ ''اختناث'' منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

باب ۳۶۶. الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا۔

(۵۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِ السِّقَاءِ وَ اَنْ يَّمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ دَارِهٖ

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا۔ تمہیں میں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتادوں، جنہیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ پانی پینے کی ممانعت کی تھی اور (اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ) کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکے۔

(۵۸۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

(۵۸۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

۵۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

باب ۳۶۷. التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا۔

(۵۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَ اِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ

۵۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیے تو (پینے کے) برتن میں (پانی پیتے ہوئے) سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ

بِيَمِينِهٖ

کرے اور اگر چھونا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

باب ۳۶۸. الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ اَوْثَلاَثَةٍ.

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا۔

(۵۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِى الْاِنَاءِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاَ ثًا وَّزَعَمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا

۵۹۰۔ ہم سے ابو عاصم اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرہ بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

باب ۳۶۹. الشُّرْبِ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ

۳۶۹۔ سونے کے برتن میں پینا۔

(۵۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحٍ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ لَمْ اَرْمِهٖ اِلَّا اَنِّىْ نَهَيْتُهٗ فَلَمْ يَنْتَهِ وَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَ هِىَ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

۵۹۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک مارا۔ پھر فرمایا۔ میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ریشم، دیبا سے اور سونے، چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

باب ۳۷۰. اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

۳۷۰۔ چاندی کے برتن۔

(۵۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تَشْرَبُوْا فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے، پھر آپ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو اور نہ ریشم و دیبا پہنا کرو۔ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(۵۹۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اِنَاءِ

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبداللہ بن عمر نے، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ طاہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں

الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

(۵۹۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَ شْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ اَوْقَالَ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضور ﷺ نے ہمیں بیماری کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب (یرحمک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پوری کرنے کا حکم دیا تھا اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیاں، چاندی میں پینے یا (فرمایا) چاندی کے برتن میں پینے، میثر (زین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا) کے استعمال اور قسی (اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۳۷۱. الشُّرْبُ فِي الْاَقْدَاحِ

۳۷۱۔ پیالوں میں پینا۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهٗ

۵۹۵۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نضر نے، ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کا روزے کے متعلق شبہ کیا تو آنحضور ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آنحضور ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔

باب ۳۷۲. الشُّرْبُ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِيَتِهٖ

وَقَالَ اَبُوْبُرْدَةَ قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَا اُسْقِيْكَ فِيْ قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

۳۷۲۔ نبی کریم ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا، جس میں نبی کریم ﷺ نے پیا تھا۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدِ السَّاعِدِيَّ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ

۵۹۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا۔ پھر آپ نے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا نکاح کے بعد انہیں لانے کے لئے۔ اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ

اُجُم بَنِی سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَاءَ هَا فَدَخَلَ عَلَیْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَکِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا کَلَّمَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْکَ فَقَالَ قَدْ اَعَذْتُکِ مِنِّیْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِیْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِیَخْطُبَکِ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا اَشْقٰی مِنْ ذٰلِکَ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ حَتّٰی جَلَسَ فِیْ سَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا یَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَاَسْقَیْتُهُمْ فِیْهِ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِکَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بَعْدَ ذٰلِکَ فَوَهَبَهٗ لَهٗ

میں اتریں اور آنحضور ﷺ بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضور ﷺ نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم مجھ سے پناہ مانگتی ہو! لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا، تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے؟ ان عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ تم سے نکاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں (کہ آنحضور ﷺ کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے۔ پھر فرمایا۔ سہل! پانی پلاؤ، میں نے ان کے لئے یہ پیالہ نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔ سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لئے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا اور آپ نے انہیں ہبہ کر دیا تھا۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَیْتُ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَّکَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَیِّدٌ عَرِیْضٌ مِّنْ نُضَارٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْقَدَحِ اَکْثَرَ مِنْ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَنَّهٗ کَانَ فِیْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ یَّجْعَلَ مَکَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ لَا تُغَیِّرَنَّ شَیْئًا صَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَهٗ

۵۹۷۔ ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انہیں ابوعوانہ نے خبر دی، ان سے عاصم احول نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا پیالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے۔ وہ پھٹ گیا تھا تو انس رضی عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا۔ عاصم نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے۔ چمکدار لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالہ سے حضور اکرم ﷺ کو بارہا پلایا ہے۔ بیان کیا کہ ابن سیرین نے فرمایا کہ اس پیالہ میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جڑوا دیں، لیکن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔

باب ۳۷۳. شُرْبِ الْبَرَکَةِ وَالْمَآءِ الْمُبَارَکِ

۳۷۳۔ متبرک مشروب اور مبارک پانی۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور عصر کی نماز کا وقت

حضرت العصر وليس معنا ماء غير فضلة فجعل في اناء فاتى النبي صلى الله عليه وسلم به فادخل يده فيه وفرج اصابعه ثم قال حي على اهل الوضوء البركة من الله فلقد رايت الماء يتفجر من بين اصابعه فتوضأ الناس وشربوا فجعلت لاالوماجعلت في بطني منه فعلمت انه بركة قلت لجابر كم كنتم يومئذ قال الفا واربعمائة تابعه عمرو وعن جابر وقال حصين و عمرو ابن مرة عن سالم عن جابر خمس عشرة مائة و تابعه سعيد بن المسيب عن جابر

ہوگیا۔تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی پانی نہ تھا۔اسے ایک برتن میں رکھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔پھر فرمایا، آؤ وضو کرلو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔میں نے دیکھا کہ پانی آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کی اور پیا بھی۔میں نے اس کی پرواہ کئے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے، خوب پانی پیا، کیونکہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ برکت ہے۔میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسین اور عمرو بن مرہ نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پندرہ سو (صحابہ کی اس وقت تعداد تھی) اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب المرضىٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیماروں اور طب کا بیان

باب ۳۷۴. ماجاء في كفارة المرض وقول الله تعالى من يعمل سوء يجزبه

۳۷۴۔مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! ''جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''

(۵۹۹) حدثنا ابو اليمان الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مصيبة تصيب المسلم الا كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها

۵۹۹۔ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔(تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے)۔

(۶۰۰) حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا زهير بن محمد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مايصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى

۶۰۰۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دو چار ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ

الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَاللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ

تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتے ہیں۔

(۶۰۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ لَاتَزَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً وَقَالَ زُكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِيْ سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد نے، ان سے عبداللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مؤمن کی مثال پودے کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کردیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۶۰۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا فَاِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ اِذَاشَآءَ

۶۰۲۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مؤمن کی شان پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے۔ پھر وہ سیدھا ہو کر آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

(۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ

۶۰۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے: آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابوالحباب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے۔

باب ۳۰۴. شِدَّةِ الْمَرَضِ

۳۰۴۔مرض کی شدت۔

(۶۰۴) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۴۔ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابووائل نے، انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض کی وفات) کی تکلیف رسول اللہ ﷺ سے زیادہ

کسی میں نہیں دیکھی۔

(۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَ تَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ اِنَّ ذَاكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى اِلَّاحَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ

۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سعید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ اس وقت بڑے تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضور ﷺ کو بڑا تیز بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ یہ بخار آنحضور ﷺ کو اس لئے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی دگنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

باب ۳۷۶. اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، اس کے بعد درجہ ومنزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)۔

(۶۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے اور ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ کو بڑا تیز بخار ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی، یہ اس لئے کہ آنحضور ﷺ کا اجر بھی دگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، یہی بات ہے۔ مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، کانٹا ہو اس سے زیادہ تکلیف دہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت پتوں کو گراتا ہے۔

باب ۳۷۷. وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۳۷۷۔ بیمار پرسی کا وجوب۔

(۶۰۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَ فُكُّوا الْعَانِيَ

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

(۶۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مَقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا۔ ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ

عَنهُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ نَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ الدِّیْبَاجِ وَالاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَۃِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّتْبَعَ الْجَنَائِزَ دنَعُوْدَالْمَرِیْضَ وَنُفْشِی السَّلَامَ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا۔ ہمیں آنحضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، استبرق (ریشمی کپڑے) پہننے، قسی اور میثرہ (ریشمی کپڑوں کی قسمیں) سے منع کیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں، اور سلام کو رواج دیں۔

باب ۳۷۸. عِیَادَۃِ الْمُغْمٰی عَلَیْہِ

۳۷۸۔ بے ہوش کی عیادت۔

(۶۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْبَکْرٍ وَھُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَ ہٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ بِشَیْءٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ.

۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ ﷺ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۳۷۹. فَضْلِ مَنْ یُّصْرَعُ مِنَ الرِّیْحِ

۳۷۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت۔

(۶۱۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ اَبِیْ رِبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَۃً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَالَھَا

۶۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابوبکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے، میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر چاہو تو صبر کئے رہو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں؟ انہوں نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی۔

(۶۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ

۶۱۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد نے خبر دی، انہیں ابن

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَآءٌ اَنَّهُ رَاٰى اُمَّ زُفَرَ اتِلْكَ امْرَاَةٌ طَوِيْلَةٌ سَوْدَاءُ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ

جریج نے، انہیں عطاء نے خبر دی کہ آپ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے پردہ پر دیکھا۔

باب ۳۸۰. فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

۳۸۰۔اس کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہی ہو۔

(۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا بْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ اَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَاَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۲۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں۔ (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضور ﷺ کی) مراد دونوں آنکھیں ہیں۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابوظلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۳۸۱. عِيَادَةِ النِّسَآءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْاَنْصَارِ

۳۸۱۔عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔ ام الدرداء رضی اللہ عنہا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عیادت کو آئی تھیں۔

(۶۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَااَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَابِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُوْلُ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ

قَالَتْ عَآئِشَةُ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

۶۱۳۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آ گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس (عیادت کے لئے) گئی اور پوچھا، والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے؟ بلال آپ کا کیا حال ہے؟ بیان کیا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار آیا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ''ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے سب سے زیادہ قریب ہے۔'' اور بلال رضی اللہ عنہ کو جب افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھتے تھے۔ '' کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گذار سکوں گا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (مکہ معظمہ کے گھاس) ہوں گے، اور کیا میں کبھی مجنہ (مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار) کے پانی پر اتروں گا اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ،

ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کردے، جتنی مکہ کی محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کردے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع (دو پیمانے) میں برکت عطا فرما، اللہ سکا بخار کہیں اور منتقل کردے، اسے جحفہ میں کردے۔

باب ۳۸۲. عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

۳۸۲۔ بچوں کی عیادت۔

(۶۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَهُوَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدُ وَاُبَیٌّ نَحْسِبُ اَنَّ ابْنَتِیْ قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَااَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلَّ شَیْءٍ عِنْدَه، مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِیّ فِیْ حَجْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُه، تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَه، سَعْدٌ مَّا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ وَّضَعَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ اِلَّا الرُّحَمَاءَ

۶۱۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) نے آپؐ کو کہلوا بھیجا، اس وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی بستر مرگ پر پڑی ہے، اس لئے آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے، جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔ اس لئے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امیدوار ہو اور صبر کرو۔ صاحبزادی نے پھر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضور ﷺ ضرور تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر بچی آنحضور ﷺ کے گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانکنی کے عالم میں مضطرب تھی۔ حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، یہ رحمت ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

باب ۳۸۳. عِيَادَةِ الْاَعْرَابِ

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عیادت۔

(۶۱۵) حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِیٍّ يَّعُوْدُه، قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُه، فَقَالَ لَه، لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ

۶۱۵۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ کسی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے

طَهُوْرٌ كَلَّابَلْ هِيَ حُمَّى تَفُوْرُ اَوْتَثُوْرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا

والا ہے۔ لیکن اس اعرابی نے (آنحضور ﷺ کے ان کلمات کے جواب میں کہا) کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا)۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

باب ۳۸۴. عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ

۳۸۴۔ مشرک کی عیادت۔

(٦١٦) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ غُلَامًا لِّيَهُوْدَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَسْلِمْ فَاَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا حُضِرَ اَبُوْطَالِبٍ جَآءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرلو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

باب ۳۸۵. اِذَاعَادَ مَرِيْضًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً

۳۸۵۔ کسی مریض کی عیادت کے لئے گیا، وہیں نماز کا وقت ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

(٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُوْدُوْنَ فِىْ مَرَضِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوْا يُصَلُّوْنَ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمُ اجْلِسُوْا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنَّ الْاِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَمَا صَلّٰى صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ

۶۱۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم ﷺ کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرنے آئے، آنحضور ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، لیکن صحابہؓ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقتدی) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر میں (مرض الوفات میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

باب ۳۸۶. وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيْضِ

۳۸۶۔ مریض پر ہاتھ رکھنا۔

(٦١٨) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيْدًا فَجَآءَنِىْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جعید نے خبر دی، انہیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ

يَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتْرُکُ مَالًا وَّ اِنِّیْ لَمْ اَتْرُکْ اِلَّا ابْنَةً وَّاحِدَةً فَاُوْصِیْ ثُلُثَیْ مَالِیْ وَاَتْرُکُ الثُّلُثَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَاُوْصِیْ بِالنِّصْفِ وَاَتْرُکُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَاُوْصِیْ بِالثُّلُثِ وَاَتْرُکُ لَهَا الثُّلُثَیْنِ قَالَ الثُّلُثُ کَثِیْرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلٰی وَجْهِیْ وَبَطْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتِمَّ لَهٗ هِجْرَتَهٗ فَمَازِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهٗ عَلٰی کَبِدِیْ فِيْمَا يُخَالُ اِلَیَّ حَتَّی السَّاعَةِ

میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ (اگر وفات ہوگئی تو) میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کردوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کی وصیت کردوں ورآدھا (اپنی بچی کے لئے) چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت کردوں اور باقی دو تہائی لڑکی کے لئے چھوڑدوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک تہائی کی کردو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے چہرے اور پیٹ پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفاء عطا فرما، اور اس کی ہجرت کو مکمل کر۔ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصہ پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

(٦١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَکُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِیْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ تُوْعَکُ وَعْکًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ لَاُوْعَکُ کَمَا يُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ فَقُلْتُ ذٰلِکَ اَنَّ لَکَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًی مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّاحَطَّ اللّٰهُ لَهٗ سَيِّاٰتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو بخار آیا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضور ﷺ کا جسم چھوا اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی، یہ اس لئے ہوگا کہ آنحضور ﷺ کو دگنا اجر ملتا ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرادیتا ہے جیسے درخت پتے گراتا ہے۔

بَابُ ٣٨٧. مَايُقَالُ لِلْمَرِيْضِ وَمَا يُجِيْبُ

۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہئے۔

(٦٢٠) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَمَسِسْتُهٗ وَهُوَ يُوْعَکُ وَعْکًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِيْدًا

۶۲۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، جب آپ بیمار تھے، حاضر ہوا۔ میں نے آنحضور ﷺ کا جسم چھوا، آپ کو تیز بخار تھا، میں نے عرض کی آنحضور ﷺ کو تو بڑا

وَّ ذٰلِکَ اَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ قَالَ اَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ اَذًی اِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَایَاہُ كَمَا تُحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ

تیز بخار ہے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ آپ کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں، جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

(۶۲۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ یَّعُوْدُہٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّابَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ كَبِیْرٍ كَیْمَا تُزِیْرَهُ الْقُبُوْرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یہ مرض) پاک کرنے والا ہے۔ لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے کو مغلوب کر چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

باب ۳۸۸. عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ رَاكِبًا وَّمَاشِیًا وَرِدْفًا عَلَی الْحِمَارِ

۳۸۸۔ مریض کی عیادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر جانا۔

(۶۲۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ ابْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰی حِمَارٍ عَلٰی اِكَافٍ عَلٰی قَطِیْفَةٍ فَدَكِیَّةٍ وَّاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَآءَہٗ یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتّٰی مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ وَفِی الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِكِیْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْیَهُوْدِ وَفِی الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِیَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ اَنْفَهٗ بِرِدَائِهٖ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَیْنَا فَسَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَا هُمْ اِلَی اللّٰهِ فَقَرَاَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ یٰۤاَیُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنُ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهٖ فِیْ مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰی رَحْلِکَ فَمَنْ جَآءَکَ فَاقْصُصْ عَلَیْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهٖ فِیْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِکَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ

۶۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، انہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ گدھے کی پالان پر فداک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آنحضور ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضور ﷺ روانہ ہوئے اور ایک مجلس سے گذرے، جس میں عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا۔ عبداللہ بھی (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، سواری کی گرد جب مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا، میاں تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں انہیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچایا کرو، اپنے گھر جاؤ، وہاں جو تمہارے پاس آئے اسے بیان کرو، اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیوں نہیں۔ یارسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان

وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَانَ يَتَثَا وَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوْا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَه، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَه، اَىْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ للّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ اَعْطَاكَ للّٰهُ مَا اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِىْ اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ

باتوں کو پسند کرتے ہیں۔اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہوگئی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرم ﷺ انہیں خاموش کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔ پھر آنحضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا سعد، تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا، اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسول اللہ ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگذر فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضور ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگ اس پر متفق ہوگئے تھے کہ اسے تاج پہنادیں اور اپنا سردار بنالیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپؐ کو اس نے عطا فرمایا ہے، ختم کر دیا تو وہ اس پر بگڑ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنحضور ﷺ کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

(۶۲۳) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نِىْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ فِىْ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

۶۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، جو منکدر کے صاحبزادے ہیں اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نہ کسی خچر پر سوار تھے، نہ کسی گھوڑے پر۔

باب ۳۸۹. قَوْلُ الْمَرِيْضِ اِنِّىْ وَجِعٌ اَوْ وَارَاْسَاهُ اَوْ اِشْتَدَّبِىَ الْوَجَعُ وَقَوْلُ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

۳۸۹۔ مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ہائے سر!" یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی۔ اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا کہ "مجھے بیماری ہوگئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔"

(۶۲۴) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ وَّاَيُّوْبَ عَنْ مجاهدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَه، ثُمَّ اَمَرَنِىْ بِالْفِدَاءِ

۶۲۴۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح اور ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ میرے قریب سے گذرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔ میں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر آنحضور ﷺ نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر مونڈ دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَبُوْزَكَرِيَّا وَاَخْبَرَنَا

۶۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن ابوزکریا نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان بن

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيىٰ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْكَانَ وَاَنَاحَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُلَكِ وَاَدْعُوْلَكِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَا ظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِیْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَيَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْاَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْيَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْيَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْ مِنُوْنَ

ہلال نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ (سر کے شدید درد کی وجہ سے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہائے ری سر! (ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا (یعنی تمہارا انتقال ہوگیا) تو میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں، افسوس، واللہ، میرا خیال ہے کہ آپ میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بیوی کے یہاں گذاریں گے (اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا، بلکہ میں خود دردِ سر میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کردوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت دوسرے کو ملنی چاہئے) یا خلافت کے خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے نہیں دے گا اور مسلمان بھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو) منظور نہیں کریں گے۔ یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ یدفع اللّٰہ ویأبی المومنون۔

(٦٢٦) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُ فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْ عَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَا نِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ اَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مَّرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

٦٢٦۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے جسم کو چھو کر عرض کی کہ آنحضور ﷺ کو بڑا تیز بخار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضور ﷺ کا اجر بھی دگنا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

(٦٢٧) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ مِنْ وَّجَعٍ

٦٢٧۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں عمر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے

اشْتَدَّبِىْ زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِىْ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِىْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّىْ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَىْ مَالِىْ قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَنْ يُّنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِىْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِىْ فِىْ امْرَاَتِكَ

زمانہ میں ایک شدید بیماری میں مبتلا ہوگیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آنحضور ﷺ دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال ودولت ہوں، اور میری وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دوتہائی مال صدقہ کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، پھر آدھا کردوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ بھی کروگے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصد ہوگی، اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھوگے۔

باب ۳۹۰. قَوْلِ الْمَرِيْضِ قُوْمُوْا عَنِّىْ

۳۹۰۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔

(۶۲۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ ح وَّحَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَاتَضِلُّوْا بَعْدَه‘ فَقَالَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَ عِنْدَ كُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَه‘ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ مَاقَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

۶۲۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے۔ ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبردی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وفات کا وقت قریب آگیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، لاؤ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تا کہ اس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضور ﷺ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہؓ کا اختلاف ہوگیا اور بحث کرنے لگے۔ بعض صحابہؓ کہتے تھے کہ آنحضور ﷺ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تا کہ آنحضور ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ اور بعض صحابہؓ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب آنحضور ﷺ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لئے لکھنا

چاہتے تھے۔

باب ۳۹۱. مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيْضِ لِيُدْعٰى لَهٗ

۳۹۱۔ مریض بچے کو، اس کے لئے دعا کرانے لے جانا۔

(۶۲۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

۶۲۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، آپ اسمٰعیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے جعید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کی اور میں نے آپ ﷺ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوی حجلہ عروس کی گھنڈی جیسی تھی۔

باب ۳۹۲. تَمَنِّي الْمَرِيْضِ الْمَوْتَ

۳۹۲۔ مریض کی موت کی تمنا۔

(۶۳۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

۶۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو یہ کہنا چاہئے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کر دے۔

(۶۳۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَاِنَّا اَصَبْنَا مَالَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهٗ اِلَّا فِيْ شَيْءٍ يَّجْعَلُهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ

۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے (اپنے پیٹ میں) سات داغ لگوائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) وفات پا چکے، وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی اور ہم نے (مال و دولت) اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لئے ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی نہیں؟ اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے، سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں

(۶۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْالْيَمَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَاوَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوْا وَقَا رِبُوْاوَلَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُ كُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه' اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّ اِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّه' اَنْ يَّسْتَعْتِبَ

(دیواروغیرہ) میں محفوظ کر کے رکھتا ہے۔

۶۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے موتی عبید نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا، کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! آپؐ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، نہیں، میرا بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنے فضل ورحمت سے مجھے نوازے۔ اس لئے (عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور اضافہ ہو جائے اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ کر لے۔

(۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ میرا سہارا لئے ہوئے (مرض الوفات میں) اور فرما رہے تھے، اے اللہ، میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ سے مجھے ملا دیجئے۔

باب۳۹۳. دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهَا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَه' النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۳۔ مریض کے لئے عیادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت سعد نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ ''اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔

(۶۳۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْاُوْتِيَ بِهٖ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَا ؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَاَبِي الضُّحٰى اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيْضِ اَوْقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى وَحْدَه' وَ قَالَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا

۶۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپؐ کے پاس لایا جاتا تو آپؐ یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے اے انسانوں کو پالنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم اور ابوالضحیٰ کے واسطہ سے کہا ''جب کوئی مریض آنحضور ﷺ کے پاس لایا جاتا۔'' اور جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالضحیٰ

باب ۳۹۴. وُضُوْءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ

(۶۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ اَوْ قَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَايَرِثُنِيْ اِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيْرَاثُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ

باب ۳۹۵. مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمّٰى

(۶۳۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَااَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ.

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ فَيَقُوْلُ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلٌ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلٌ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

جاتا۔" اور جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالضحیٰ نے، انہوں نے بیان کیا کہ "جب آنحضور ﷺ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔"

۳۹۴۔ مریض کی عیادت کرنے والے کا وضو۔

۶۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں بیمار تھا۔ آنحضور ﷺ نے وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کی کہ میرے ورثا کلالہ (باپ اور بیٹے کے سوا) ہیں تو یہ میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵۔ جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۶۳۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہوگئے۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا، ابا حضور! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بلال، آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے۔ "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت تو اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔" اور بلال رضی اللہ عنہ کو جب بخار اترتا تو "بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے۔" "کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گذار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجنۃ کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سامنے دیکھ سکوں گا" بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضور ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں (اپنے وطن) مکہ کی محبت تھی، بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور اس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطِّبِّ

باب۳۹۶. مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً

(۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً

باب۳۹۷. هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ اَوِ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ

(۶۳۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ

باب۳۹۸. الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ

(۶۳۹) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَّشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَ كَيَّةِ نَارٍ وَّاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ

(۶۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ اَبُوالْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طب کے متعلق احادیث

۳۹۶۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۶۳۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواحمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷۔ کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۶۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۶۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا اور قمی نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے، شہد اور پچھنا لگوانے کے متعلق۔

۶۴۰۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں سریج بن یونس ابوحارث نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ شفاء تین چیزوں میں ہے۔

الشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَّاَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْكَيِّ

پچھنا لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۹۹. الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے۔"

(۶۴۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَآءُ وَالْعَسَلُ

۶۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

(۶۴۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ اَوْيَكُوْنُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْشَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْلَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ

۶۴۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے، تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے۔ اگر وہ مرض کے مطابق ہوا، اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

(۶۴۳) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخِیْ عَلٰی بَطْنُه، فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَی الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ قَدْفَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لئے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ وہ پھر آئے اور کہا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ انہیں پھر شہد پلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

باب ۴۰۰. الدَّوَاءِ بِاَلْبَانِ الْاِبِلِ

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج۔

(۶۴۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ

۶۴۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابوالروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے

سَقَمٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰوِنَا وَاَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَالُوْا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ وَخِمَةٌ فَاَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِيْ ذَوْدٍ لَّهٗ فَقَالَ اشْرَبُوْا اَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهٗ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِلِسَانِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِاَشَدِّ عُقُوْبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّهٗ لَمْ يُحَدِّثْهُ

حدیث بیان کی اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی، انہوں نے کہا، یارسول اللہ! ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے۔ پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ مدینہ کی آب وہوا خراب ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے حرہ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کردیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو۔ جب انہیں صحت ہوگئی تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور (جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آپ نے بھی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروادی۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مرگیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجئے جو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دی ہو تو آپ نے یہی حدیث بیان کی۔ جب حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا، کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

باب ۴۰۱. الدَّوَاءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ

۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج۔

(۶۴۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْئَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ آنحضور ﷺ کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اوران کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضور ﷺ کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب انہیں جسمانی صحت حاصل ہوگئی تو انہوں نے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا۔ جب انہیں لایا گیا تو آنحضور ﷺ کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہوگئی)۔

باب ۴۰۲. اَلْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ

۴۰۲۔ کلونجی۔

(۶۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِی الطَّرِیْقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَ هُوَ مَرِیْضٌ فَعَادَهُ ابْنُ اَبِیْ عَتِیْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَیْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَیْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوْامِنْهَا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَا سْحَقُوْهَا ثُمَّ اقْطُرُوْهَا لِیْ اَنْفِهٖ بِقَطَرَاتِ زَیْتٍ فِیْ هٰذَا الْجَانِبِ وَفِیْ هٰذَا الْجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ

۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور ہم سے کہا کہ انہیں یہ سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر (ناک کے) اس طرف اور اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ۔ کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سوائے سام کے۔ میں نے عرض کی، سام کیا ہے؟ فرمایا کہ موت۔

(۶۴۷) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ وَسَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّاالسَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ

۶۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن میتب نے خبر دی، اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے، سوائے سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔ اور سیاہ دانے ''کلونجی'' کو کہتے ہیں۔

باب ۴۰۳. التَّلْبِیْنَةِ لِلْمَرِیْضِ

۴۰۳۔ مریض کے لئے تلبینہ۔

(۶۴۸) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِیْنِ لِلْمَرِیْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَی الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِیْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَالْمَرِیْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ

۶۴۸۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس بن زید نے خبر دی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لئے اور میت کے سوگواروں کے لئے تلبینہ (دوا، دودھ اور شہد ملا کر پکایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

(۶۴۹) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِیْنَةِ وَ تَقُوْلُ هُوَالْبَغِیْضُ النَّافِعُ

۶۶۴۹۔ ہم سے فردہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگر چہ وہ (مریض کو) ناگوار گذرتا ہے، لیکن نفع بخش ہے۔

باب ۴۰۴. السُّعُوطِ

۴۰۴۔ ناک میں دواڈالنا۔

(۶۵۰) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَه' وَاسْتَعَطَ

۶۵۰۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا، اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

باب ۴۰۵. السُّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ مِثْلُ كُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ قُشِطَتْ

۴۰۵۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہے۔ جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشطت" بمعنی نزعت میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے "قشطت" پڑھتے تھے۔

(۶۵۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ

۶۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انہوں نے عبیداللہ سے کہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب ❶ میں چبائی جاتی ہے اور میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے نومولود لڑکے کو لے کر حاضر ہوا۔ پھر آنحضور ﷺ کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضور ﷺ نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

باب ۴۰۶. اَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ وَاحْتَجَمَ اَبُوْمُوْسٰى لَيْلًا

۴۰۶۔ کس وقت پچھنا لگوایا جائے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا۔

(۶۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

۶۵۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوایا اور (آپ ﷺ روزہ سے تھے)۔

باب ۴۰۷. الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْاِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ

۴۰۷۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوایا۔

(۶۵۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۶۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس اور عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں

---

❶ اس سے یہاں مراد حقیقی ذات الجنب (نمونیہ) نہیں۔ بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ عود ہندی اس میں مفید ہے۔ نمونیہ میں اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

پچھنا لگوایا۔

باب ۴۰۸. اَلْحِجَامَةِ مِنَ الدَّآءِ

۴۰۸۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

(۶۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' سُئِلَ عَنْ اَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَه' اَبُوْ طَيْبَةَ وَاَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَاتُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ

۶۵۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں حمید الطویل نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے، آپ سے پچھنا لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جائز ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا تھا۔ آنحضور ﷺ کو ابوطیبہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انہیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کردی تھی اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور دریائی کست کا استعمال ہے، اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انہیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَّ غَيْرُه' اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَه' اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَه' اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

۶۵۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مقنع کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوالوگے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

باب ۴۰۹. اَلْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاْسِ

۴۰۹۔ سر میں پچھنا لگوانا۔

(۶۵۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّه' سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ اَنَّه' سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بَلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ وَسْطِ رَاْسِهٖ وَ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْ رَاْسِهٖ

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے، انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے راستے میں مقام لحی جمل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوایا۔ آنحضور ﷺ اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا۔ انہیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

باب ۴۱۰. اَلْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيْقَةِ وَ الصُّدَاعِ

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ وَّجْعٍ كَانَ بِهٖ بِمَاءٍ يُّقَالُ لَهٗ لَحْیُ جَمَلٍ وَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِیْ رَاْسِهٖ مِنْ شَقِیْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ (یہ پچھنا آپ کے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحی جمل نامی پانی پر آپ کو ہوا تھا۔ اور محمد بن سواء نے بیان کیا کہ انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپؐ کو ہو گیا تھا۔

(۶۵۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِیْلِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِكُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ لَذْعَةٍ مِّنْ نَّارٍ وَّمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

باب ۴۱۱. اَلْحَلْقِ مِنَ الْاَذٰی

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا۔

(۶۵۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَّالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَاْسِیْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةً اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لاَ اَدْرِیْ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھی۔ (احرام باندھے ہوئے تھے) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا سر کے یہ کیڑے تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

باب ۴۱۲. مَنِ اكْتَوٰی اَوْ كَوٰی غَيْرَهٗ وَ فَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

۴۱۲۔ جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

(۶۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْغَسِیْلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ

۶۶۰۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ شِفَاءٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْلَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ

(۶۶۱) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَذَکَرْتُهٗ لِسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِیُّ وَالنَّبِیَّانِ یَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیُّ لَیْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی رُفِعَ لِیْ سَوَادٌ عَظِیْمٌ قُلْتُ مَاهٰذَا اُمَّتِیْ هٰذِهٖ قِیْلَ هٰذَا مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ قِیْلَ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَاِذَا سَوَادٌ یَمْلَاُ الْاُ فُقَ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِیْ اٰفَاقِ السَّمَآءِ فَاِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَاَ الْاُفُقَ قِیْلَ هٰذِهٖ اُمَّتُکَ وَیَدْ خُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَهُمْ فَاَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْانَحْنُ الَّذِیْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْاَوْلَادُنَا الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ فَاِنَّا وُلِدْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِیْنَ لَایَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَالَ عَکَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَ سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ

اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں شفا ہے تو پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے۔ لیکن آگ سے داغ کر علاج کو میں پسند نہیں کرتا۔

۶۶۱۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کسی چیز پر جھاڑ پھونک صحیح نہیں (حصین نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گذرتے رہے اور بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ آخر میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا افق کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو افق پر چھائی ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو۔ آسمان کے مختلف آفاق میں۔ میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام افق پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور کچھ وضاحت نہیں فرمائی (کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے) لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اس لئے ہم ہی (صحابہؓ) وہ لوگ ہیں یا ہماری وہ اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب حضور اکرم ﷺ کو پہنچیں تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (بلاحساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے۔ فال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میں بھی

ان میں سے ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔

باب ۴۱۳. الاِ ثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِفِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ

۴۱۳۔ آنکھ آنے پر اثمد اور سرمہ کا استعمال، اس باب میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ہے۔

(٦٦٢) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اِمْرَاَتَه' تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَه' الْكُحْلَ وَاَنَّه' يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْفِيْ اَحْلَاسِهَا فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فَاِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَّمَتْ بَعْرَةً فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا

۶۶۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زمانہ عدت میں) ان عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا اور یہ کہ (اگر سرمہ آنکھ میں نہ لگایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطرہ ہے)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (زمانہ جاہلیت) میں عدت گذارنے والی تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا۔ یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ) اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گذرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر مارتی تھی، پس چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگاؤ۔

باب ۴۱۴. اَلْجُذَامِ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ

۴۱۴۔ جذام۔ اور عفان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امراض میں تعدیہ، بدفالی، ہامہ اور صفر (محرم کو صفر تک کے لئے مؤخر کر دینا) کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (اور آنحضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ) جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ ❶

باب ۴۱۵. اَلْمَنُّ شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ

۴۱۵۔ من آنکھ کے لئے شفا ہے۔

---

❶ ایک طرف تو رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں میں تعدیہ کے ہونے کی تردید فرمائی۔ دوسری طرف احادیث سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تعدیہ ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصلاً اور طبعاً بیماریوں میں تعدیہ نہیں ہوتا، جہاں تعدیہ ہونے کی صراحت ہے وہاں یہی مراد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تخلیق سے تبعاً بیماریوں میں تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ جذام کی بیماری والے سے بچو، اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زادالمعاد" میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تعدیہ کی نفی اوہام پرستی کو ختم کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں، غلط ہے اور بیماریوں میں تعدیہ اس حیثیت میں قطعاً نہیں ہے۔ اصلاً تعدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تعدیہ پیدا کیا ہے۔ اس لئے اس باب میں اوہام پرستی نہ کرنی چاہئے، البتہ ایک سبب کی حیثیت سے اسے ماننا چاہئے اور اس سلسلے میں مناسب پرہیز بھی کرنا چاہئے۔ "ہامہ" کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے متعلق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ بیٹھ کر بولنے لگے تو وہ جگہ اجاڑ ہو جاتی ہے، شریعت نے اس کی تردید کی کہ بننا اور بگڑنا کسی پرندہ کی آواز سے نہیں ہوتا، بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

(۶۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَمْاٰةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَآؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ . قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سانپ کی چھتری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے خبر دی، انہیں حسن عرنی نے، انہیں عمرو بن حریث نے اور انہیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انہیں نبی کریم ﷺ نے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی تو پھر عبدالملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تامل نہیں رہا۔

باب ۴۱۶. اللَّدُوْدِ

۴۱۶۔ دوا منہ میں ڈالنا۔

(۶۶۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَمَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِيْ مَرَضِهٖ فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةِ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَقَالَ لَا يَبْقٰى فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ وَ اَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

۶۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی نعش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبیداللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہم نے آنحضور ﷺ کے مرض (وفات) میں آپؐ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپؐ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو۔ ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے اس طبعی ناگواری کی وجہ سے منع کر رہے ہیں۔ پھر جب آپؐ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا، کیوں، میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپؐ نے مریض کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب گھر میں جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا ہوں۔ البتہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔

(۶۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰى

۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انہیں عبیداللہ نے خبر دی اور انہیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہ میں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (حلق کی بیماری) ہو گیا تھا۔ اور میں نے

مَاتَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِالْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ وَيُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يَقُوْلُ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا قَالَ اَعْلَقْتُ عِنْهُ حَفِظْتُه' مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْاَصْبَعِ وَاَدْخَلَ سُفْيَانُ فِيْ حَنَكِهٖ اِنَّمَا يَعْنِيْ رَفَعَ حَنَكَه' بِاِصْبَعِهٖ وَلَمْ يَقُلْ اَعْلِقُوْا عَنْهُ شَيْئًا

تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انہیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہئے کہ عود ہندی (کست) سے اس کا علاج کیا کرو۔ کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔ عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چبایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضور ﷺ نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر ''اعلقت علیه'' (علی کے صلہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انہیں ''اعلقت منه'' (من کے صلہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا۔ میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا۔ (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دباتے ہیں، اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انہوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا اور انہوں نے ''اعلقوا عنه شيئا'' نہیں کہا۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُه' اِسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَه' فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّاٰخَرَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَادَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُه' هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى جَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ وَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (مرض الموت میں) رسول اللہ ﷺ کے لئے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضور ﷺ نے بیماری کے دن میرے گھر میں گذارنے کی اجازت اپنی دوسری ازواج سے مانگی۔ جب اجازت مل گئی تو آنحضور ﷺ دو اشخاص عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور آنحضور ﷺ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو۔ جو پانی سے لبریز ہوں۔ شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرسکوں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ کو ہم نے ایک لگن میں بٹھایا جو آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضور ﷺ بر حکم

کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالنے لگے۔ آخر آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ صحابہؓ کے مجمع میں گئے، انہیں نماز پڑھائی اور انہیں خطاب کیا۔

باب ۴۱۸. الْعُذْرَةِ

۴۱۸۔ عذرہ۔

(۶۶۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ اَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَاشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيْدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُوْدُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُوْنُسُ وَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ

۶۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا۔ آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ (آپ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپؐ نے اس لڑکے کے عذرہ (چھو) کا علاج تالو دبا کر کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو یوں تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو۔ تمہیں چاہئے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ (عود ہندی سے) آنحضور ﷺ کی مراد کست تھی، یہی عود ہندی ہے اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علقت علیہ" (علی کے صلہ کے ساتھ)۔

باب ۴۱۹. دَوَاءُ الْمَبْطُوْنِ

۴۱۹۔ دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج۔

(۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ انہوں نے پلایا اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انہیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (آخر شہد ہی سے انہیں شفا ہوئی) اس روایت کی متابعت نضر نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

باب ۴۲۰. لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَّاْخُذُ الْبَطْنَ

۴۲۰۔ صفر کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے۔

(۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَیْرُهٗ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ اِبِلِیْ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ کَاَنَّهَا الظِّبَآءُ فَیَاتِی الْبَعِیْرُالْاَجرَبُ فَیَدْخُلُ بَیْنَهَا فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَ وَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ سَنَان ابْن اَبِیْ سَنَانٍ

۶۶۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ عبداللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، اصفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یارسول اللہ ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور چکنے) رہتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان کے واسطے سے کی۔

باب ۴۲۱. ذَاتِ الْجَنْبِ

۴۲۱۔ ذات الجنب۔

(۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اُمَّ قَیْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَّکَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ اُخْتُ عُکَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْنٍ لَّهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَیْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوااللّٰهَ عَلٰی مَا تَدْ غَرُوْنَ اَوْلَادَ کُمْ بِهٰذِهِ الْاَعْلَاقِ عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْهِ سَبْعَةَ اشْفِیَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُرِیْدُ الْکُسْتَ یَعْنِی الْقُسْطَ قَالَ وَهِیَ لُغَةٌ

۶۷۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انہیں اسحاق نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اس بچے کا عذرہ میں تالو دبا کر علاج کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو۔ عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ آنحضور ﷺ کی مراد عود ہندی سے کست تھی۔ جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

(۶۷۱) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلٰی اَیُّوْبَ مِنْ کُتُبِ اَبِیْ قِلَابَةَ مِنْهُ مَاحَدَّ ثَهُمْ وَمِنْهُ مَاقُرِئَ عَلَیْهِ وَکَانَ هٰذَا فِی الْکِتَابِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ وَ اَنَسَ بْنَ النَّضْرِ کَوَیَاهُ، وَکَوَاهُ اَبُوْطَلْحَةَ بِیَدِهٖ وَ قَالَ عَبَّادُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنْ

۶۷۱۔ ہم سے عارم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی لکھی ہوئی حدیثیں پڑھی گئیں۔ ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنہیں (ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا

يُرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْاُذُنِ قَالَ اَنَسٌ كُوِيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَّ شَهِدَنِىْ اَبُوْ طَلْحَةَ وَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّ اَبُوْ طَلْحَةَ كَوَانِىْ

اورعباس بن منصور نے بیان کیا،ان سے ایوب نے،ان سے ابوقلابہ نے اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی۔انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا۔رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ، اور اس وقت ابوطلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔

باب ۴۲۲ .حَرْقِ الْحَصِيْرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

۴۲۲۔خون بند کرنے کے لئے چٹائی جلا کرزخم پر لگانا۔

(۶۷۲) حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِىُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِىِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَ اُدْمِىَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِىٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَآءِ فِى الْمِجَنِّ وَجَآءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَآءِ كَثْرَةً عَمِدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَا الدَّمُ

۶۷۲۔مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی،ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے حدیث بیان کی،ان سے ابوحازم نے اوران سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا، آپ ﷺ کا سر مبارک اور چہرہ خون آلود ہوگیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے(جنگ احد کے موقعہ پر) تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو خون سے دھورہی تھیں۔پھر جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آرہا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخموں پر لگایا اوراس سے خون رکا۔

باب ۴۲۳ .اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۴۲۳۔بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

(۶۷۳) حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ قَالَ نَافِعٌ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ

۶۷۳۔مجھ سے یحیٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی،ان سے ابن وھب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی،ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔پس اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما(کو جب بخار آتا تو) فرماتے کہ اے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

(۶۷۴) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْلَهَا اَخَذَتِ الْمَآءَ نَصَبَّتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۶۷۴۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی،ان سے مالک نے،ان سے ہشام نے،ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا کے یہاں آتیں تو اس کے لئے دعا کرتیں اوراس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَآءِ

(۶۷۵) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا اَبِي عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

۶۷۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(۶۷۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

۶۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

باب ۴۲۴. مَنْ خَرَجَ مِنْ اَرْضٍ لَا تُلَائِمُهٗ

۴۲۴۔ جو ایسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

(۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا اَوْرِجَالًا مِّنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ وَ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ وَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّ بِرَاعٍ وَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ وَاَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَ قَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ

۶۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے مقابلہ میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم مویشی والے ہیں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں (اہل مدینہ کی طرح سے) مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے ارتداد اختیار کیا اور حضور اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کرڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ پڑے، جب حضور اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے انہیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

باب ۴۲۵. مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُوْنِ

۴۲۵۔ طاعون سے متعلق روایتیں۔

(۶۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ

۶۷۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ

بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بَالطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَافَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فَقُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَه' يُحَدِّثُ سَعْدًا وَّلَايُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ

میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں نہ جاؤ، لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت (حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے) کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ ہاں۔

(۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِؓ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَه' اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُه' فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِاَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَا هُمْ فَاسْتَشَارَ هُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَانَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَانَرٰى اَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ لَهُمَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْ تُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَ لَاتُقَدِّ مَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبَحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِاللّٰهِ فَقَالَ

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے، انہیں عبد اللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جارہے تھے۔ جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابوعبیدہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وباء شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انہیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہوگئیں۔ بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وباء میں ڈال دیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا، اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہوگئیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا۔ سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وباء میں انہیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی

عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَاعُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ اِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَّعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَافَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرادیا کہ میں صبح کو واپس (مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کررہے ہیں، لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک، کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک ''علم'' ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (وباء کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وباء آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لئے) وہاں سے نکلو بھی نہ۔ بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور واپس ہوئے۔

(۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبداللہ بن عامر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ شام کے لئے روانہ ہوئے، جب مقام سرغ میں تھے، تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم وباء کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وباء پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو، تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لئے نکلو بھی نہ۔

(۶۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

(۶۸۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

۶۸۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن

عَنْهُ يَحْيٰي بِمَا مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

(۶۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ

۶۸۳۔ ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والے شہید ہے۔

باب۴۲۶. اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُوْنِ

۴۲۶۔ طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر۔

(۶۸۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيٰي بْنِ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَهٗ اِلَّا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّاكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوٗدَ

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے (نافرمان قوموں پر) بھیجتا ہے۔ پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لئے رحمت بنادیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہ جائے جہاں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسے شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کی متابعت نضر نے داؤد کے واسطے سے کی۔

باب۴۲۷. الرُّقٰى بِالْقُرْاٰنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۴۲۷۔ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

(۶۸۵) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا فَسَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ

۶۸۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض الوفات میں اپنے اوپر معوذات (سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورہ اخلاص) کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لئے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ ﷺ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لئے آنحضور ﷺ کا ہاتھ آپؐ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ آنحضور ﷺ کس طرح دم کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چہرے پر پھیرتے تھے۔

باب۴۲۸. الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ

۴۲۸۔ سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی

عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍعَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًامِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ لُدِغَ سَيِّدُ اُولٰئِكَ فَقَالُوْا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْرَاقٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَانَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْالَهُمْ قَطِيْعًا مِّنَ الشَّآءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَاَتَوْ بِالشَّاءِ فَقَالُوْا لَا نَاْخُذُهٗ حَتّٰى نَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِىْ بِسَهْمٍ

ایک روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہؓ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انہوں نے ان کی میزبانی نہیں کی، کچھ دیر بعد اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اب قبیلہ والوں نے ان حضرات صحابہؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان بھی نہیں بنایا اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لئے اس کی اجرت نہ مقرر کردو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کرلیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورہ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر تھوک کے چھینٹے بھی پڑ جاتے ہیں) اس سے وہ شخص اچھا ہوگیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے۔ لیکن صحابہؓ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم ﷺ سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے۔ پھر جب آنحضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ سورہ فاتحہ سے جھاڑا بھی جاسکتا ہے؟ ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

باب ۴۲۹. الشَّرْطِ فِى الرُّقْيَةِ بِقَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ

۴۲۹۔جھاڑنے میں بکریوں کی شرط۔

(۶۸۷) حَدَّثَنَا سِيْدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْبَاهِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْشَرٍ الْبَصْرِىُّ هو صَدُوْقٌ يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ اَبُوْمَالِكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِمْ لَدِيْغٌ اَوْسَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَآءِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَاقٍ اِنَّ فِى الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيْغًا اَوْسَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرَأَ فَجَآءَ بِالشَّاءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۶۸۷۔ہم سے سیدان بن مضارب، ابومحمد باہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعشر۔ یوسف بن یزید براء نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن اخنس ابومالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ملیکہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے، جس کے پاس کے قبیلہ میں ایک بچھو کا کاٹا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا، قبیلہ کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا، کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہوگیا۔ وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کرلینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ

اجرت لے لی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

باب ۴۳۰. رُقْيَةِ الْعَيْنِ

۴۳۰۔ نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْاَمَرَاَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ

۶۸۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا، یا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے) حکم دیا کہ نظر لگ جانے پر (قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کرلی جائے۔

(۶۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں عروہ بن زبیر نے، انہیں زینب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی، جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کردو، کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی، اور ان سے نبی کریم ﷺ نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے کی۔

باب ۴۳۱. اَلْعَيْنُ حَقٌّ

۴۳۱۔ نظر لگنا حق ہے۔

(۶۹۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آنحضور ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

باب ۴۳۲. رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۴۳۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا۔

(۶۹۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ

۶۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی تھی۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا تیئسواں پارہ مکمل ہوا۔

چوبیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۴۳۳۔ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اِشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

۴۳۳۔ نبی کریم ﷺ کا دم کرنا۔

۶۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا، ابوحمزہ! میری طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر کیوں نہ میں تم پر وہ دعا دم کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی "اے اللہ، لوگوں کو پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

(۶۹۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَهٗ

۶۹۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے بعض (بیماروں) پر تعوذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے "اے اللہ، لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کر، اسے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا حقیقی نہیں، ایسی شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطہ سے بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

(۶۹۵) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ يَقُوْلُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ

۶۹۵۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ "تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے پالنہار، تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے۔ تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا

کوئی نہیں۔

(۶۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

۶۹۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدربہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ مریض کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اللہ کے نام سے "ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تھوک کے ساتھ، ہمارے مریض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔

(۶۹۷) حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَ رِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

۶۹۷۔ مجھ سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن سعید نے، انہیں عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے "ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفاء ہو۔"

باب ۴۳۴. النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

۴۳۴۔ جھاڑنے میں پھونک مارنا۔

(۶۹۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاقَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا اُبَالِيْهَا

۶۹۸۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (صالح) خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حلم (برا خواب، جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و ناپسندیدہ ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ پھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔

(۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ

۶۹۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور الفلق) سب پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے

مَابَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِىْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَ يُوْنُسُ كُنْتُ اَرٰى اِبْنَ شِهَابٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا اَتٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپؐ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹتے

(۷۰۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَهْطًامِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِىْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّايَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْاَتَيْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَالَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّايَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍمِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَرَاقٍ وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْالَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفِلُ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى لَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِىْ مَابِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِىْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْافَقَالَ الَّذِىْ رَقٰى لَاتَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِىْ كَانَ فَنَنْظُرُ مَايَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْالَهٗ فَقَالَ وَمَايُدْرِيْكَ اَنَّهَارُقْيَةٌ اَصَبْتُمُ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

۷۰۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ ایک سفر کے لئے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا۔ پھر انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ قبیلہ والے انہیں مہمان بنائیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انہیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنہوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے، ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو، چنانچہ وہ صحابہؓ کے پاس آئے اور کہا۔ لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لئے کر ڈالی، لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لئے کوئی چیز ہے؟ صحابہؓ میں سے ایک صحابی (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی) نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑنا جانتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بنالو تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے میں بھی تمہیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لئے اس کی اجرت نہ متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریوں پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے (پھونک مارتے وقت جس طرح تھوک کی پھینٹیں نکلتی ہیں) اور الحمد للہ رب العلمین پڑھتے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھول گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا کہ پھر معاہدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو، لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں، پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپؐ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں آنحضور ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ سب حضرات حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

باب ۴۳۵. مَسْحِ الرَّاقِي فِي الْوَجَعِ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى

(۷۰۱) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهٗ بِيَمِيْنِهٖ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَآءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهٗ لِمَنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِنَحْوِهٖ

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا۔

۷۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (اپنے گھر کے) بعض افراد پر دم کرتے وقت داہنا ہاتھ پھیرتے تھے، (اور یہ دعا پڑھتے تھے) تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے، جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔" (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

باب ۴۳۶. فِي الْمَرْاَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

(۷۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنَا اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَافَسَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ قَالَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے۔

۷۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ازہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لئے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لئے آنحضور ﷺ ہی کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ آنحضور ﷺ کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔

باب ۴۳۷. مَنْ لَّمْ يَرْقِ

(۷۰۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهٗ

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔

۷۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور (ان کے ساتھ ان کی اتباع

الرَّجُلَانِ وَ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَ رَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَ قَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰٓؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰٓؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلٰكِنَّ هٰٓؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

کرنے والا) صرف ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو۲ ہوتے، بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ میری ہی امت ہوتی۔ لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے گئے اور آنحضور ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں وہی مراد ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھاڑ پھونک کرتے اور نہ داغ لگاتے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

باب ۴۳۸. الطِّيَرَةِ

۴۳۸۔ شگون۔

(۷۰۴) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ

۷۰۴۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو) تین چیزوں میں ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

(۷۰۵) حَدَّثَنَا أَبُوالْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۷۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاطِيَرَةَ وَ خَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

باب ۴۳۹. اَلْفَالِ

۴۳۹۔ فال۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاطِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

۷۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے؟ یارسول اللہ! فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

(۷۰۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَ يُعْجِبُنِى الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

۷۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تعدیہ کی کوئی اصل نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

باب ۴۴۰. لَا هَامَةَ

۴۴۰۔ ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔

(۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰى وَلاَ طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں اسرائیل نے خبر دی، انہیں ابو حصین نے خبر دی، انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، ہامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

باب ۴۴۱. اَلْكَهَانَةِ

۴۴۱۔ کہانت۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ اِمْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اِقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَصَابَ بَطْنَهَاوَ هِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ مَافِيْ بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ غَرِمَتْ كَيْفَ اَغْرَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لئے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا۔ اس

لَاشَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

کے ولی نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! میں ایسی چیز کا تاوان کیسے دے دوں۔ جس نے نہ کھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاوان نہیں ہوسکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

(۷۱۰) قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْوَلِيْدَةٍ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْوَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ! كَيْفَ اَغْرَمُ مَالَا اَكَلَ وَلَاشَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَااسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

۷۱۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر دے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا جنین گر گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاوان میں دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دیئے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاوان دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا توان آخر کیوں دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاوان نہیں ہوسکتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

(۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۷۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے، اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کے (کہانت کی وجہ سے ملنے والے) ہدیہ سے منع فرمایا تھا۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَافِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اَسْنَدَهٗ بَعْدَهٗ

۷۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں، لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہوتا ہے، اسے کاہن کسی جنی سے حاصل کرتا ہے، وہ جنی اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال جاتا ہے (کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر) اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان سے

عبدالرزاق نے مرسلا بیان کیا "کلمة من الحق" پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

باب ۴۴۲. السِّحْرِ. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَقَوْلِهٖ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى وَقَوْلِهٖ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتِ السَّوَاحِرِ تُسْحَرُوْنَ تُعَمَّوْنَ

۴۴۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جدائی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ نہ پہنچا سکتے، مگر ہاں، ارادہ الٰہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انہیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا جان بوجھ کر تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(ان کی رسیاں اور لاٹھیاں) موسیٰ کے خیال میں ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دوڑ پھر رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں سے" "النفاثات" یعنی جادوگرنیاں۔ "تسحرون" ای تعمون۔

(۷۱۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَاعَآئِشَةُ اَشْعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَاوَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ

۷۱۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضور ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے۔ حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ، تمہیں معلوم ہے، اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا، میرے پاس دو شخص (فرشتے، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا۔ ان صاحب یعنی آنحضور ﷺ کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر

وَّ جُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ اَوْكَاَنَّ رُؤُوْسَ نَخْلِهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَه' قَالَ قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَه' اَبُوْاُسَامَةَ وَ اَبُوْ ضَمْرَةَ وَابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَّ مُشَاقَةٍ يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجَ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ

جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ پھر آنحضور ﷺ اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا، عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے پر اس برائی کو ڈالوں۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا گیا۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ۔ ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام کے واسطہ سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا "فی مشط ومشاقه" مشاطہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں۔ اور "المشاقة" مشاقة الكتان سے مشتق ہے۔

باب ۴۴۳. الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ

۴۴۳۔ شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔

(۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوْا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ

۷۱۴۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تباہ کر دینے والی چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

باب ۴۴۴. هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهٖ طِبٌّ اَوْيُؤَخَّذُ عَنِ امْرَاَتِهٖ اَيُحَلُّ عَنْهُ اَوْيُنَشَّرُ قَالَ لَابَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ الْاِصْلَاحَ فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ

۴۴۴۔ کیا جادو کو نکالا جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باندھ دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا ہے وہ ممنوع نہیں۔

(۷۱۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اٰلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَاَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

۷۱۵۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا۔ کہا کہ سب سے پہلے وہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بیان کی، اس لئے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يَرٰى اَنَّه' يَاْتِى النِّسَآءَ وَلَا يَاْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا اَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ اِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اَعَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِىْ فِيمَا اسْتَفْتَيْتُه' فِيهِ اَتَانِىْ رَجُلَانِ فَقَعَدَاَحَدُهُمَا عِنْدَرَاْسِىْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَىَّ فَقَالَ الَّذِىْ عِنْدَ رَاْسِىْ لِلْاٰخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِّيَهُوْدَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِىْ مُشْطٍ وَّ مُشَاقَةٍ قَالَ وَاَيْنَ قَالَ فِىْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِىْ بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَه' فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُالَّتِىْ اُرِيتُهَا وَكَانَ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُ ؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفَلَا اَىْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِىْ وَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا

سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا۔ اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپؐ کو خیال ہوتا کہ آپؐ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپؐ نے کی نہیں ہوتی۔ ❶ سفیان نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، عائشہ! تمہیں معلوم ہے، اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضور ﷺ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو ذروان کے کنوئیں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کی سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنوئیں میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپؐ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

باب ۴۴۵. السِّحْرِ

۴۴۵۔ جادو۔

(۱۶ ۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ

۷۱۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو

❶ اسی مضمون کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شبہ ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ صحبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو باندھنا'' استعمال کرتے ہیں، آنحضور ﷺ پر بھی یہی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ بعض روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی صحت سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَآئِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ جَآءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَاوَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَ فِيْمَا ذَا؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُ وْسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَشَفَانِيْ وَخَشِيْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَّ اَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ کوئی چیز کر چکے ہیں، حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی، ایک دن آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات ہے، یارسول اللہ ! آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہوگئے اور دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔ پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے پوچھا۔ کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں، جو نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ، واللہ۔ اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ! آپ نے اسے کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگ کسی برائی میں نہ مبتلا ہو جائیں، پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

باب ۴۴۶. اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۴۴۶۔ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

(۷۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ

۷۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد، (مدینہ منورہ کی)) مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے

الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

یہ الفاظ فرمائے) "ان بعض البیان لسحر" (مفہوم ایک ہی ہے۔)

باب ۴۴۷. الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

۴۴۷۔ عجوہ (مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمٌ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ کُلَّ یَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَّمْ یَضُرُّهٗ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِکَ الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ وَقَالَ غَیْرُهٗ سَبْعَ تَمَرَاتٍ

۷۱۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، انہیں ہاشم نے خبر دی، انہیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجوہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔ علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "سات کھجوریں۔"

(۷۱۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَّمْ یَضُرَّهٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

۷۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں ابو اسامہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انہوں نے سعد، رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

باب ۴۴۸. لَا هَامَةَ

۴۴۸۔ ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔

(۷۲۰) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَاهَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَابَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ کَاَنَّهَا الظِّبَآءُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ بَعْدُ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ وَّاَنْکَرَ اَبُوْهُرَیْرَةَ حَدِیْثَ الْاَوَّلِ قُلْنَا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّهٗ لَاعَدْوٰی فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَمَارَاَیْتُهٗ نَسِیَ حَدِیْثًا غَیْرَهٗ

۷۲۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تعدیہ، صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یارسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ہوتا ہے، لیکن ایک خارش زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی خارش لگا دیتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟" اور ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لائے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کیا ہے کہ امراض میں تعدیہ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابو ہریرہ ؓ

عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔ ❶

باب ۴۴۹. لاعدوٰی

۴۴۹۔ امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں۔

(۷۲۱) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حدثنی ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ

۷۲۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی . قَالَ اَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَی الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سِنَانُ بْنُ اَبِیْ سِنَانِ الدُّؤَلِیُّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَرَاَیْتَ الْاِبِلَ تَکُوْنُ فِی الرِّمَالِ اَمْثَالَ الظِّبَآءِ فَیَاْتِیْهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ

۷۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ، تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے، اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک اونٹ جو ریت میں ہرن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آ جاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

(۷۲۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ

۷۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے اور شگون نہیں ہے، البتہ فال مجھے پسند

---

❶ اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لئے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر ناراضگی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں دو الگ الگ مضامین بیان کرتی ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو وہم ہوتا ہے اسی سے بچنے کے لئے یہ حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اوہام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

ہے صحابہؓ نے عرض کی، فال کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

باب ۴۵۰۔ مَايُذْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۰۔ نبی کریم ﷺ کو زہر دیئے جانے سے متعلق احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْمَعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَاالْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا اَبُوْنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ يَااَبَاالْقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كِذْبَنَا كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْلُ النَّارِ فَقَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِيْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مَاحَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالُوْااَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيْحُ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

۲۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری ہدیہ میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حرث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضور ﷺ اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ سب آنحضور ﷺ کے پاس جمع کئے گئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح صحیح بات بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، اے ابو القاسم، پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا جد امجد کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا جد امجد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابو القاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے جد امجد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑ لیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دن کے لئے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ واللہ، ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح صحیح بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں

گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے ہوں گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

باب ۱ ۴۵. شُرْبِ السَّمِّ وَالدَّوَآءِ بِهٖ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ

۴۵۱۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَه، فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهِ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَه، فَسَمُّه، فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَه، بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُه، فِيْ يَدِهٖ يَجَأُبِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا

۷۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا۔ کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

(۷۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ اَبُوْبَكْرٍ اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَّمْ يَضُرَّه، ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

۷۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں احمد بن بشیر ابوبکر نے خبر دی۔ انہیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

باب ۴۵۲. اَلْبَانِ الْاُتُنِ

۴۵۲۔ گدھی کا دودھ۔

(۷۲۷) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ سَمَعْهُ حَتّٰى اَتَيْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَسَاَلْتُه، هَلْ نَتَوَضَّأُ اَوْ نَشْرَبُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ اَوْمَرَارَةَ السَّبُعِ اَوْاَبْوَالَ الْاِبِلِ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَافَلَا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَاْسًا فَاَمَّا اَلْبَانُ الْاُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۲۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوادریس خولانی نے اور ان سے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر دندان نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شام نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب وزہری نے بیان کیا کہ میں نے ابوادریس سے پوچھا، کیا ہم (دوا کے طور پر) گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بیڑ وغیرہ میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابوادریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ اَلْبَانِهَا اَمْرٌ وَّلَا نَهْىٌ وَاَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ

پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضور ﷺ سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوادریس خولانی نے خبر دی اور انہیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر دنداں نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۵۳. اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى الْاِنَاءِ

۴۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَّوْلٰى بَنِىْ تَمِيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى بَنِىْ زُرَيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَّ فِى الْاٰخَرِ دَاءً

۷۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی تمیم کے مولا عتبہ بن مسلم نے، ان سے بنی زریق کے مولا عبید بن حنین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس

باب ۴۵۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِىْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَاشِئْتَ مَااَخْطَأَتْكَ اِثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْمَخِيْلَةٌ

۴۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے بندوں کے لئے (زمین سے) نکالی ہے۔" (جیسے روئی وغیرہ) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچ اور بغیر تکبر کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (شریعت کے احکام کی حد میں) جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں۔ فضول خرچی اور تکبر۔

(۷۲۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ يُخْبِرُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ

۷۲۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف) (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

باب ۴۵۵. مَنْ جَرَّاِزَارَهٗ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۴۵۵۔ بغیر تکبیر کے اپنا تہبند گھسیٹتا چلے۔

(۷۳۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

۷۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَه، خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَحَدَشِقَّ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُه، خُيَلَاءَ

حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا۔ اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میرے تہبند کا ایک حصہ لٹکتا رہتا ہے، البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کروں۔ (تو اوپر بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی راہ سے کرتے ہیں۔

(۷۳۱) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَه، مُسْتَعْجِلًا حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا

۷۳۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سورج گرہن ہوا تو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، آنحضور ﷺ جلدی میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے، لوگ بھی جمع ہوگئے۔ آنحضور ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی تو گرہن ختم ہوگیا تھا آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اس لئے جب تم نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، یہاں تک وہ ختم ہوجائے۔

باب ۴۵۶. التَّشْمِيْرُ فِي الثِّيَابِ

۴۵۶۔ کپڑا سمیٹنا۔

(۷۳۲) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا جَآءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابُّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَآءِ الْعَنَزَةِ

۷۳۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شمیل نے خبر دی، انہیں عمر بن ابی زائدہ نے خبر دی، انہیں عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور زمین میں گاڑ دیا۔ پھر نماز کے لئے تکبیر کہی۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک حلہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور (جب آنحضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے) آنحضور ﷺ کے سامنے نیزہ کے پرے پرے گذر رہے تھے۔

باب ۴۵۷. مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

۴۵۷۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

(۷۳۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ

۷۳۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

باب ۴۵۸. مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ

۴۵۸۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے۔

(۷۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا

۷۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا تہبند غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

(۷۳۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۷۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی یا (یہ بیان کیا کہ) ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک حلہ میں کبر و غرور میں سرمست، سر کے بال لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا رہے گا۔

(۷۳۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۷۳۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص غرور میں اپنا تہبند گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطہ سے کی، اور شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ عَمِّهٖ جَرِيْرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۷۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح۔

(۷۳۸) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيْتُ مُحَارِبَ ابْنَ دِثَارٍ عَلٰى فَرَسٍ وَّهُوَ يَاْتِيْ مَكَانَهُ الَّذِيْ يَقْضِيْ فِيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مَخِيْلَةً لَّمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

۷۳۸۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی۔ ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن دثار سے ملاقات کی، آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آرہے تھے۔ جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ اَذَكَرَ اِزَارَه' قَالَ مَاخَصَّ اِزَارًا وَّلَا قَمِيْصًا تَابَعَه' جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَّزَيْدُ ابْنُ اَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَه' وَتَابَعَه' مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّقُدَامَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَه'

سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو آپ اپنا کپڑا غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہبند کا ذکر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تہبند یا قمیص کسی کی انہوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے سالم نے کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ جو غرور میں اپنا کپڑا گھسٹتا ہوا چلا۔

باب ۴۵۹. اَلْاِزَارِ الْمُهَدَّبِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّحَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُمْ لَبِسُوْا ثِيَابًا مَّهَدَّبَةً

۴۵۹۔ جھالردار تہبند۔ اور زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جھالر دار کپڑا پہنا ہے۔

(۷۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَازَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَآءَ تِ امْرَاَةُرِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَه' اَبُوْ بَكْرٍفَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَه' عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاِنَّه' وَاللّٰهِ مَا مَعَه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَه' قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَا تَنْهٰى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَايَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَاحَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَه' فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ

۷۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی، اور آنحضور ﷺ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے کہا، یارسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن انہوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق مغلظہ دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا۔ اور وہ بخدا، ان کے ساتھ، یارسول اللہ! صرف اس جھالر جیسا ہے۔ انہوں نے اپنی چادر کی جھالر اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، جو دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ (وہیں سے) بولے، ابوبکر، آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے۔ لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرم ﷺ کا تبسم اور بڑھ گیا۔ آنحضور ﷺ نے ان خاتون سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے

دوسرے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ) تمہارا مزہ نہ چکھ لیں۔ اورتم ان کا مزانہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

باب ۴۶۰. اَلْاَرْدِيَةِ وَقَالَ اَنَسٌ جَبَذَاَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۰۔چادرانس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی چادر کھینچی۔

(۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَآئِه' ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُه' اَنَاوَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهُمْ

۷۴۰۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کیا انہیں عبداللہ نے خبردی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں علی بن حسین نے خبردی، انہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، (کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے حرمت شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی اونٹنی ذبح کردی، اورانہوں نے آنحضور ﷺ سے آکراس کی شکایت کی تو) آنحضور ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اوراسے اوڑھ کرتشریف لے چلنے لگے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اورانہوں نے آپ حضرات کواجازت دی۔

باب ۴۶۱. لبس الْقَمِيْصِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوْسُفَ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا

۴۶۱۔قمیص پہننا۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں "اب تم میری اس قمیص (پیراہن) کولواوراس کومیرے والد کے چہرے پرڈال دوتوان کی آنکھیں روشن ہوجائیں گی۔"

(۷۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلاَ السَّرَاوِيْلَ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۷۴۱۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس (ٹوپی یا سر پر پہنے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو (چمڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جوٹخنوں سے نیچے تک ہوں۔

(۷۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ قَبْرَه' فَاَمَرَبِه فَاُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ نَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِه وَاَلْبَسَه' قَمِيْصَه' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

۷۴۲۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبردی، انہیں عمرو نے اورانہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جاچکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور حضور اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضور ﷺ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا

ہے (کہ آنحضور ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا۔) ❶

(۷۴۳) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىٍّ جَاءَ ابْنُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِىْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَقَالَ وَاِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ اٰذَنَهٗ فَجَاءَ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّىَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

۷۴۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ نے،، جو مخلص اور اکابر صحابہ میں تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنی قمیص انہیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ نہلا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب نہلا دھلا لیا تو آنحضور ﷺ کو اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی، یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ "ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر ۷۰ مرتبہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔" پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

باب ۴۶۲. جَيْبِ الْقَمِيْصِ مِنْ عِنْدِالصَّدْرِ وَغَيْرِهٖ

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر۔

(۷۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدْ اُضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِنْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تَغْشّٰى اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَنَا

۷۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ، سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اس سے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہ

❶ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرم ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک موقعہ پر پہنائی تھی، اس لئے اس کے بدلہ کے طور پر آنحضور ﷺ نے بھی اپنی قمیص ایسی موقعہ پر دی جب اسے آنحضور ﷺ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا فِيْ جَيْبِهٖ فَلَوْ رَاَيْتَهٗ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهٗ اِبْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوٗسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ جُبَّتَانِ وَ قَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْاَعْرَجِ جُنَّتَانِ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے۔ کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔ اور ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے کی ''دو جبوں'' کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ''جبتان'' اور جعفر نے اعرج کے واسطہ سے ''جُنتان'' بیان کیا۔

باب ۴۶۳. مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا۔

(۷۴۵) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الضُّحٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّا وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ

۷۴۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالضحیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ قضا حاجت کے لئے تشریف لے گئے'' پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ ﷺ نے وضو کی۔ آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ ﷺ اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی، اس لئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔

باب ۴۶۴. جُبَّةِ الصُّوْفِ فِي الْغَزْوِ

۴۶۴۔ غزوہ میں اون کا جبہ۔

(۷۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْاِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

۷۴۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ ﷺ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ ﷺ کو استعمال کرایا۔ آنحضور ﷺ نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضور ﷺ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ ﷺ کے لئے دشوار تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو کہنیوں تک) دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضور ﷺ کے (چمڑے کے)

موزے اتار دوں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انہیں پہنا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

باب ۴۶۵. اَلْقَبَآءِ وَفَرُّوْجِ حَرِيْرٍ وَهُوَ الْقَبَآءُ وَيُقَالُ هُوَا لَّذِىْ لَه' شَقٌّ مِنْ خَلْفِهٖ

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے کہتے ہیں کہ فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

(۷۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَىَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَه' فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُه' قَالَ فَدَعَوْتُه' لَه' فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِىَ مَخْرَمَةُ

۷۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضور ﷺ سے میرا ذکر کردو۔ میں نے آنحضور ﷺ سے مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے آنحضور ﷺ انہیں قباؤں میں سے ایک قبا لئے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے ہی لئے رکھ چھوڑی تھی۔ مسور نے بیان کیا کہ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کی طرف دیکھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مخرمہ خوش ہو گئے!

(۷۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' قَالَ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَه' ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَه' نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِىْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ تَابَعَه' عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَ قَالَ غَيْرُه' فَرُّوْجٌ حَرِيْرٌ

۷۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی فروج (قبا) ہدیہ میں دی گئی۔ آنحضور ﷺ نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لئے حرمت کے حکم سے پہلے، اور اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بڑی تیزی کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ ﷺ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا کہ یہ متقیوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ بن یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبداللہ بن یوسف نے کہا کہ ''فروج حریر۔

باب ۴۶۶. اَلْبَرَانِسِ وَ قَالَ لِىْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى اَنَسٍ بُرْنُسًا اَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ

۴۶۶۔ برانس مجھے مسدد نے کہا کہ ہم کو معتمر نے بتایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس ؓ پر برنس زرد رنگ کا دیکھا جو خز کا تھا۔

(۷۴۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۷۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَاالسَّرَاوِيْلَاتِ وَلَاالْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَايَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَاالْوَرْسُ

گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، (محرم کے لئے) کہ قمیص نہ پہنو، نہ عمامے نہ پاجامے نہ برنس اور نہ موزے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ (چمڑے کے) موزوں کو ٹخنہ سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران یا ورس لگایا گیا ہو۔

باب ۴۶۷. السَّرَاوِيْلِ

۴۶۷۔ پاجامے۔

(۷۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

۷۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے تہبند نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوْا الْقَمِيْصَ وَالسَّرَاوِيْلَ وَالْعَمَآئِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ

۷۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

باب ۴۶۸. الْعَمَآئِمِ

۴۶۸۔ عمامے۔

(۷۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَاالْعِمَامَةَ وَلَاالسَّرَاوِيْلَ وَلَاالْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَاوَرْسٌ وَلَاالْخُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۷۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ محرم قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ برنس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے۔)

باب ۴۶۹. التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٌ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَآءُ وَقَالَ اَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ

۴۶۹۔ سر ڈھکنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

(۷۵۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۷۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے

عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ اِلَی الْحَبْشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَکْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَوَتَرْجُوْهُ بِاَبِیْ اَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْبَکْرٍ نَفْسَه، عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهٖ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ کَانَتَا عِنْدَه، وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَیْنَا نَحْنُ یَوْمًا جُلُوْسٌ فِیْ بَیْتِنَا فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِاَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَةٍ لَّمْ یَکُنْ یَاْتِیْنَا فِیْهَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِدًی لَّه، بِاَبِیْ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ جَآءَ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَه، فَدَخَلَ فَقَالَ حِیْنَ دَخَلَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ قَالَ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُکَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْاُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَخُذْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ هَاتَیْنِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَا هُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِیْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَافَاَوْکَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِکَ کَانَتْ تُسَمّٰی ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ بِغَارٍ فِیْ جَبَلٍ یُّقَالُ لَه، ثَوْرٌ فَمَکَثَ فِیْهِ ثَلاثَ لَیَالٍ یَبِیْتُ عِنْدَ هُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَیَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَیُصْبِحُ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَکَّةَ کَبَائِتٍ فَلاَ یَسْمَعُ اَمْرًا یُکَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰی یَاْتِیَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِکَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَیَرْعٰی عَلَیْهِمَا بِخَبَرِ ذٰلِکَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَا مُ وَیَرْعٰی عَلَیْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَیُرِیْحُهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انہیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دو پہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سر ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اس وقت عموماً آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے ماں باپ آنحضور ﷺ پر قربان ہوں۔ آنحضور ﷺ ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لا سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابوبکر صدیقؓ نے انہیں اجازت دی۔ آنحضور ﷺ اندر تشریف لائے ور اندر داخل ہوتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اٹھا دو۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یارسول اللہ ! یہ سب آپ ﷺ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی، پھر، یارسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلے کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں "ذات النطاق" (پٹکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضور ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ ثور نامی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گذارتے تھے، وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکہ

عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَآءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ

قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں۔ مکہ معظمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گذارتے اور صبح کی پو پھٹتے ہی عامر بن فہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انہوں نے ہر رات یہی معمول رکھا۔

باب ۴۷۰. الْمِغْفَرِ

۴۷۰۔ خود۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرِ

۷۵۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کے نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

باب ۴۷۱. الْبُرُوْدِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّه'

۴۷۱۔ دھاری دار چادر، یمنی چادر اور اونی چادر۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے (مشرکین مکہ کی اذیتوں کی) شکایت کی، آنحضور ﷺ اس وقت اپنی ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(۷۵۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَه' اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَه' بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَه' بِعَطَاءٍ

۷۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آنحضور ﷺ کے جسم مبارک پر (یمن کے) بخران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آ گیا اور اس نے آنحضور ﷺ کی چادر پکڑ اتنی زور سے کھینچا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (ﷺ) مجھے اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجئے جو آپؐ کے پاس ہے آنحضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے در مسکرائے، اور آپؐ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

(۷۵۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

۷۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن

جَآءَ تِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ تَ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِىْ مَاالْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِىْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِىْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَ هَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُه' فَجَسَّا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَاشَآءَ اللّٰهُ فِى الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَه' الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّه' لَايَرُدُّ سَائِلاً فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَاسَاَلْتُهَا اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِىْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَه'

سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شملہ) ہے جس کے حاشیوں پر جھالر بنادی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یارسول اللہ! یہ چادر میں نے خاص آپؐ کے اوڑھنے کے لئے بُنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ ﷺ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضور ﷺ اسے تہبند کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابہؓ میں سے ایک صاحب (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھوا اور عرض کی، یارسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوادیا۔ صحابہؓ نے اس پر ان سے کہا۔ تم نے اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضور ﷺ سے وہ چادر مانگ لی؟ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ، میں نے تو صرف آنحضور ﷺ سے یہ چادر اس لئے مانگی ہے کہ جب مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

(۷۵۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ زُمْرَةٌ هِىَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِئُ وُجُوهُهُمْ اِضَاءَ ةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِىُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

۷۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے ماہتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ عکاشہ بن محصن اسے رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے، اور عرض کی یارسول اللہ! میرے لئے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنادے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ، عکاشہ کو بھی انہیں میں سے بنادے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنادے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَه' اَىُّ الثِّيَابِ كَانَ اَحَبَّ

۷۵۸۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ

کیا، قتادہ نے۔ بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ حبرہ (یمن کی بنی ہوئی سوتی چادر)۔

(۷۵۹) حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ

۷۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں حبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

(۷۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

۷۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبرہ چادر سے ڈھکا گیا تھا۔

باب ۴۷۲. اَلْاَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

۴۷۲۔ کساء اور خمیصہ۔ ❶

(۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

۷۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ پر جب مرض الوفات طاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر (خمیصہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے "یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہوگئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔" آنحضور ﷺ ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے۔

(۷۶۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَمِيْصَةٍ لَّهٗ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِىْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِىْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِىْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِىْ وَاْتُوْنِىْ بِاَنْبِجَانِيَةِ اَبِىْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِّنْ بَنِىْ

۷۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک چادر (خمیصہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اوڑھ کر نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اور ابوجہم کی انبجانیہ (بغیر نقش و نگار کی۔ موٹی چادر) لیتے آؤ،

---

❶ "کساء" اون کی چادر کو کہتے ہیں، یہی چادر اگر صرف پانچ ہاتھ کی ہو تو اسے "خمیصہ" کہتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کر کے "خمیصہ حریثیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَدِیّ بْنِ کَعْبٍ

ابوجہم بن حذیفہ بن غانم بنی عدی بن کعب میں سے تھے۔

(۷۶۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَۃُ کِسَاءً وَّاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَیْنِ

۷۶۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی،ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی،ان سے ایوب نے حدیث بیان کی،ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر(کساء)اور موٹے سوت کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

باب ۴۷۳. اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

۴۷۳۔اشتمال صماء۔❶

(۷۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَھَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ خُبَیْبٍ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ وَعَنْ صَلَاتَیْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ وَ اَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ

۷۶۴۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی،ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی،ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی،ان سے خبیب نے،اور ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا۔نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک،اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور گھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرم گاہ پر آسمان وزمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔اور اشتمال صماء سے منع فرمایا۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِہٖ بِاللَّیْلِ اَوْبِالنَّھَارِ وَلَا یُقَلِّبُہٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَۃُ اَنْ یَّنْبِذَالرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِہٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَہٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعَھُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَّاللِّبْسَتَیْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبَہٗ عَلٰی اَحَدِعَاتِقَیْہِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْہِ لَیْسَ عَلَیْہِ ثَوْبٌ

۷۶۵۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی،ان سے لیث نے حدیث بیان کی،ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا،انہیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید وفرخت سے منع فرمایا۔خرید وفروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ کی صورت یہ ہوئی تھی کہ ایک شخص(کرایہ دار)دوسرے(بیچنے والے)کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت بھی چھوڑ دیتا تھا۔(اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع منعقد ہو جاتی تھی)صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا،اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منعقد ہو جاتی ہے اور دو کپڑے(جن

❶ ''صماء'' اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر داہنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔اشتمال صماء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھانا پڑتا تھا اور اس سے شرم گاہ کھل جاتی تھی۔

وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰی اِحْتِبَاءُہٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ

سے آنحضور ﷺ نے منع فرمایا (انہیں سے ایک (اشتمال صماء ہے، صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرم گاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناوے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا (کہ ستر نہ کھلے۔)

باب ۴۷۴. اَلْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

۴۷۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا۔

(۷۶۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ اَنْ يَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ وَاَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰی اَحَدِ شِقَّيْهِ وَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۷۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے ❶ اور شرم گاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

(۷۶۷) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ

۷۶۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پنڈلی اور کمر کو ملالے اور شرم گاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

باب ۴۷۵. اَلْخَمِيْصَةِ السَّوْدَآءِ

۴۷۵۔ کالی چادر۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَآءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ

۷۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن فلاں، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے۔ جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہؓ خاموش رہے، پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا ام خالد کو

❶ عرب جاہلیت میں مجلس میں بیٹھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس ہیئت میں عموماً شرم گاہ کھل جایا کرتی تھی۔ کیونکہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہوتا تھا اور اسی سے کمر اور پنڈلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرم گاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی ہیئت پر بیٹھنے پر مجبور تھا۔

الْخَمِيصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبْشِيَّةِ حَسَنٌ

میرے پاس بلا لاؤ۔ انہیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضور ﷺ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انہیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار ''سناہ'' ہیں ''سناہ'' حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

(۷۶۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَإِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

۷۶۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچہ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جانے، اور جا کر نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لاؤ، تاکہ آنحضور ﷺ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ ﷺ کے جسم پر بنی حریث کی بنی ہوئی چادر (حمیصہ حریثیہ) تھی اور آپ ﷺ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقعہ پر سوار تھے۔

باب ۴۷۶. لِبَاسُ الْخُضْرِ

۴۷۶۔ سبز کپڑے۔

(۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهٗ ابْنَانِ لَهٗ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهٗ لَيْسَ بِأَغْنٰى عَنِّيْ مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيْمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيْدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكِ لَمْ تَحِلِّيْ لَهٗ أَوْ لَمْ تَصْلُحِيْ لَهٗ حَتّٰى يَذُوْقَ

۷۷۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ وہ خاتون سبز دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی) شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوٹ کے) دکھائے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو (جیسا کہ عادت ہے، عکرمہ نے بیان کیا کہ) عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آنحضور ﷺ سے) کہا کہ کسی مؤمن عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا جسم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ ہرا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بیوی حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی ہیں۔ چنانچہ وہ بھی آ گئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بیوی کے تھے، ان کی بیوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا

مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَاَبْصَرَ مَعَه' اِبْنَيْنِ فَقَالَ بَنُوْكَ هٰؤُلَآءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هٰذَا الَّذِىْ تَزْعُمِيْنَ مَا تَزْعُمِيْنَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ اَشْبَهُ بِهٖ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ

کچھ نہیں ہوتا، انہوں نے اپنے کپڑے کا پلو پکڑ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں) اس پر ان کے شوہر نے کہا، یارسول اللہ ! واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے مجھ میں ہمبستری کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمہارے لئے وہ (رفاعہ رضی اللہ عنہ) اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، دوسرے شوہر) تمہارا مزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔ کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کوا کوے سے ہوتا ہے۔

باب۷۷ ۴. اَلثِّيَابُ الْبِيْضُ

۴۷۷۔ سفید کپڑے۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِيْنِهٖ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يَوْمَ اُحُدٍ مَارَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۱۷۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقعہ پر میں نے نبی کریم ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں نے انہیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَه' اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِىَّ حَدَّثَنَا اَنَّ اَبَا ذَرٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَه' قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَّهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُه' وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِىْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْقَبْلَه'

۲۷۷۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ ﷺ سو رہے تھے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپؐ بیدار ہو چکے تھے، پھر آپؐ نے فرمایا، جس بندہ نے بھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا میں نے عرض کی چاہے اس نے زنا کی ہو چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کی، چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے

اِذَا تَابَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهٗ

چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کی۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے علی الرغم! ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضور ﷺ کے الفاظ ابوذر کے علی الرغم (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا، یہ صورت (صرف کلمہ پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخلہ کی) اس وقت ہوگی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کرلی اور ان پر نادم وشرمسار ہوا اور کہا کہ "لا الہ الا اللہ" تو اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

باب ۷۴۸. لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ

۷۴۸۔ ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لئے بچھانا، اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے۔

(۷۷۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاٰذَرْبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ

۷۷۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا۔ ہم اس وقت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربائیجان میں تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو منع کیا ہے) سوا اتنے کے، اور آنحضور ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی، ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ جہاں ہماری سمجھ میں آیا، آنحضور ﷺ کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

(۷۷۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاٰذَرْبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ.

۷۷۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربیجان میں تھے، کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی، زہیر (راوی حدیث) نے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

(۷۷۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا اِلَّا مَنْ لَمْ يُلْبَسْ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُ

۷۷۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے تیمی نے اور ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ ہم عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

(۷۷۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ وَ اَشَارَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَیْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰی

۷۷۶۔ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابوعثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ حُذَیْفَةُ بِالْمَدَآئِنِ فَاسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَآءٍ فِیْ اِنَآءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اَرْمِهٖ اِلَّا اَنِّیْ نَهَیْتُه، فَلَمْ یَنْتَه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِیْرُ وَالدِّیْبَاجُ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

۷۷۷۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لئے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں۔ (کہ چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے) لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان (کفار) کے لئے دنیا میں اور تمہارے (مسلمانوں) کے لئے آخرت ہیں۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ اَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِیْدًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا فَلَنْ یَّلْبَسَه، فِی الْاٰخِرَةِ

۷۷۸۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے؟ عبدالعزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَخْطُبُ یَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ

۷۷۹۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ ذُبْیَانَ خَلِیْفَةِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَقَالَ لَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ یَزِیْدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ عَمْرٍوبِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ سَمِعَ عُمَرَسَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۰۔ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں ابوذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابومعمر نے بیان کیا۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے کہ معاذہ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۷۸۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَّحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْحَرِیْرِ فَقَالَتْ اِئْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْحَفْصٍ یَعْنِیْ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَاکَذَبَ اَبُوْحَفْصٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَّحْیٰی حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِیْثَ

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوحفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا۔ اور ابوحفص رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

باب ۴۷۹. مَسّ الْحَرِیْرِ مِنْ غَیْرِ لُبْسٍ وَ یُرْوٰی فِیْهِ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۹۔ بغیر پہنے ریشم صرف چھونا۔

اور اس باب میں زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِیْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمَسُهٗ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا

۷۸۲۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس (کی نرمی و ملائمت) پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی اچھے ہیں۔

باب ۴۸۰. اِفْتِرَاشِ الْحَرِیْرِ وَقَالَ عُبَیْدَةُ هُوَ کَلُبْسِهٖ

۴۸۰۔ ریشم بچھانا۔

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

(۷۸۳) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَّاْکُلَ فِیْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَیْهِ

۷۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح سے سنا، انہوں نے مجاہد سے۔ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۴۸۱. لُبس القَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَّاالْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ اَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ اَوْ مِنْ مِّصْرَ مُضَلَّعَةً فِيْهَا حَرِيْرٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْاُ تْرُنْجِ وَالْمِيْثَرَةُ كَانَتِ النِّسَآءُ تَصْنَعُه، لِبُعُوْلَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا وَقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ زَيْدٍ فِیْ حَدِيْثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِّصْرَ فِيْهَا الْحَرِيْرُ وَالْمِيْثَرَةُ جُلُوْدُ السِّبَاعِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَوْلُ عَاصِمٍ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ فِی الْمِيْثَرَةِ

۴۸۱۔ قسی کپڑا پہننا۔

عاصم نے بیان کیا کہ اوران سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قسی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔ جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر چوڑی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اوراس میں ریشم کی آمیزش ہوتی تھی اوراس پر لیموں جیسے نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ اور "میثرہ" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لئے بناتی تھیں۔ یہ جھالردار چادر کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ، ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قسیۃ" وہ چوڑی دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا، اور "میثرہ" درندوں کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ "میثرہ" کی تفسیر میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ الْقَسِّيِّ

۵۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اشعث بن ابی شعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اوران سے ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۸۲. مَايُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيْرِ لِلْحِكَّةِ

(۵۸۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کوریشم کے استعمال کی اجازت۔

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زبیر اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہوگئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

باب ۴۸۳. اَلْحَرِيْرِ لِلنِّسَآءِ

(۵۸۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَآئِیْ

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لئے۔

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی:۔ ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالملک بن میسرہ نے اوران سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے آنحضور ﷺ کے چہرہ

مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۵۸۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰی حُلَّةً سِیَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ اِذَا اَتَوْکَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِلٰی عُمَرَ حُلَّةَ سِیَرَاءَ حَرِیْرٍ کَسَاهَا اِیَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ کَسَوْتَنِیْهَا وَقَدْ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ فِیْهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَیْکَ لِتَبِیْعَهَا اَوْ تَکْسُوْهَا

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلہ بھیجا، ہدیہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلہ عنایت فرمایا ہے۔ حالانکہ میں خود آنحضور ﷺ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضور ﷺ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا اس لئے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا (عورتوں وغیرہ میں سے) کسی کو پہنا دو۔

(۵۸۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّهٗ رَاٰی عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِیْرٍ سِیَرَاءَ

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے جسم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

باب ۴۸۴. مَاکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ

۴۸۴۔ لباس اور بستروں کے معاملہ میں آنحضور ﷺ کس حد تک توسع سے کام لیتے تھے۔

(۷۸۹) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَهَابُهٗ فَنَزَلَ یَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْاَرَاکَ فَلَمَّا خَرَجَ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَانَعُدُّ النِّسَآءَ شَیْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ وَذَکَرَهُنَّ اللّٰهُ رَاَیْنَا لَهُنَّ بِذٰلِکَ عَلَیْنَا حَقًّا مِنْ غَیْرِ اَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِنَا وَکَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

(۷۸۹) ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا۔ پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آ جاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا۔ اور پیلو کے درختوں میں (قضاء حاجت کے لئے) تشریف لے گئے۔ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر

اِمْرَاَتِیْ کَلَامٌ فَاغْلَظَتْ لِیْ فَقُلْتُ لَهَا وَاِنَّکِ لَهُنَاکِ قَالَتْ تَقُوْلُ هٰذَا لِیْ وَ ابْنَتُکَ تُؤْذِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اِنِّیْ اُحَذِّرُکِ اَنْ تَعْصِی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ تَقَدَّمْتُ اِلَیْهَا فِیْ اَذَاهُ فَاَتَیْتُ اُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ اَعْجَبُ مِنْکَ یَاعُمَرُ قَدْدَخَلْتَ فِیْ اُمُوْرِنَا فَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَنْ تَدْخُلَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ فَرَدَّتْ وَکَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهٗ اَتَیْتُهٗ بِمَا یَکُوْنُ وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِیْ بِمَا یَکُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهٗ فَلَمْ یَبْقَ اِلَّا مَلِکُ غَسَّانَ بِالشَّامِ کُنَّا نَخَافُ اَنْ یَّاْتِیَنَا فَمَا شَعَرْتُ اِلَّا بِالْاَنْصَارِیِّ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ قُلْتُ لَهٗ وَمَا هُوَ اَجَاءَ الْغَسَّانِیُّ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ فَجِئْتُ فَاِذَا الْبُکَاءُ مِنْ حُجَرِهَا کُلِّهَا وَ اِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِیْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ وَعَلٰی بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِیْفٌ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِیْ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ وَتَحْتَ رَاْسِهٖ مِرْفَقَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ وَّاِذَا اُهُبٌ مُّعَلَّقَةٌ وَّقَرَظٌ فَذَکَرْتُ الَّذِیْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِیْ رَدَّتْ عَلَیَّ اُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ

کیا (اوران کے حقوق مردوں پر بتائے) تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہوگئی اور اس نے تیز وتند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا، اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا، تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی کریم ﷺ کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا، میں تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں میں سب سے پہلے حفصہ کے یہاں ہی گیا۔ پھر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی، لیکن انہوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پر، عمر، تم ہمارے تمام معاملات میں دخیل ہوگئے ہو۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سو اب وہ بھی شروع کردیا) انہوں نے میری بات رد کردی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا تھا۔ اور جب میں آنحضور ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر رہتا، اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضور ﷺ کے متعلق تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کردے۔ میں نے جو ہوش وحواس درست کئے تو وہی صحابی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہوگیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا غسانی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بالا خانہ پر چلے گئے تھے اور بالا خانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لئے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرم ﷺ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ ﷺ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چمڑے کا تکیہ تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا اور

سلم کے پتے تھے۔ میں نے آنحضور ﷺ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہی تھیں اور وہ بھی جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالا خانہ میں انتیس ۲۹ دن تک قیام کیا۔ پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا (اور حسب معمول ازواج مطہرات کے حجروں میں رہنے لگے۔)

(۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا اَزْرَارٌ فِيْ كُمَّيْهَا بَيْنَ اَصَابِعِهَا

۷۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اوڑھنے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں لگاتی تھیں (تاکہ صرف انگلیاں کھلیں اس سے آگے نہ کھلے۔

باب ۴۸۵. مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

۴۸۵۔ نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

(۷۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ سَعْدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَآءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهَا هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ فَاُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْبَسَهَا بِيَدِهٖ وَ قَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلَيَّ وَ يَقُوْلُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبْشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ اِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِيْ اِمْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِيْ اَنَّهَا رَاَتْهُ عَلٰى اُمِّ خَالِدٍ

۷۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، کسے یہ چادر دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی۔ اور فرمایا، دیر تک جیتی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا، پھر آپ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ام خالد، یہ سنا ہے، "سنا" حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

باب ۴۸۶. التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

۴۸۶۔ مردوں کے لئے زعفران کے رنگ کا استعمال۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

۷۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

باب ۴۸۷. الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

(۷۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْبِزَعْفَرَانَ

۷۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

باب ۴۸۸. الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

۴۸۸۔ سرخ کپڑا۔

(۷۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَّ قَدْ رَاَيْتُهٗ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ

۷۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے۔ اور میں نے حضور اکرم ﷺ کو سرخ حلہ میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

باب ۴۸۹. الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

۴۸۹۔ سرخ میثرہ۔

(۷۹۵) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

۷۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا۔ چھینکنے والے کا جواب (یرحمک اللہ سے) دینے کا اور آنحضور ﷺ نے ہمیں ریشم، دیبا، قسی، استبرق اور سرخ رنگ کے میثرہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

باب ۴۹۰. النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَ غَيْرِهَا

۴۹۰۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے پاپوش۔

(۷۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

۷۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابومسلمہ نے بیان کیا، کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ پاپوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

(۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

۷۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان

سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَاهِيَ يَا بْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَ يَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَ اَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَ اَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهُ

سے سعید مقبری نے، ان سے عبیدہ بن جریج نے کہ آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں۔ جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (خانہ کعبہ کے چار) ارکان میں سے صرف دو ارکان یمانی کو چھوتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کا پاپوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ اپنا کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ صرف ارکان یمانی ہی کو چھوتے دیکھا۔ دباغت دیئے چمڑے کے پاپوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اسی چمڑے کے پاپوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں وضو کرتے تھے۔ اس لئے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پاپوش استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے رنگتے دیکھا ہے، اس لئے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے کبھی آنحضور ﷺ کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر حج میں) کے روانہ ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے احرام باندھا ہو۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْوَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۷۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جسے پاپوش (چپل) نہ ملیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے۔ لیکن اسے ٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ اِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لئے)۔

(باب ۴۹۱) يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنٰى

۴۹۱۔ داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہنے۔

(۸۰۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ طہارت میں کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

باب ۴۹۲. يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرٰى

۴۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَ اٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

۸۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی شخص جوتا پہنے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

باب ۴۹۳. لَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ

۴۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِّيُحْفِهِمَا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا

۸۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہنے۔

باب ۴۹۴. قِبَالَانِ فِيْ نَعْلٍ وَمَنْ رَّاٰى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

۴۹۴۔ دو تسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا۔

(۸۰۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم ﷺ کے چپل میں دو تسمے تھے۔

(۸۰۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ هٰذِهٖ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عیسیٰ بن طہمان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ دو چپل لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے نعل مبارک ہیں۔

باب ۴۹۵. الْقُبَّةُ الْحَمْرَاءُ مِنْ اَدَمٍ

۴۹۵۔ چمڑے کا سرخ خیمہ۔

(۸۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ

کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) تو آنحضور ﷺ چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آنحضور ﷺ کے وضو کا پانی لئے ہوئے ہیں۔ اور صحابہؓ آنحضور ﷺ کے وضو کے پانی کو (زمین پر گرنے سے پہلے) لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ

۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلوایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

باب ۴۹۶. الْجُلُوْسِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَ نَحْوِهٖ

۴۹۶۔ چٹائی اور اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

(۸۰۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيْرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ وَيَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوْبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ حَتّٰى كَثُرُوْا فَاَقْبَلَ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَ اِنْ قَلَّ

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں چٹائی سے گھیر بنا لیتے تھے اور اس گھیر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے اور آنحضور ﷺ کی نماز کی اقتداء کرنے لگے، جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضور ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔ جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

باب ۴۹۷. الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ اَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهٗ يَا بُنَيَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ اَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا اِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۷۔ کپڑا جس میں سونے کی گھنڈی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے ان کے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آنحضور ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں، ہمیں بھی آنحضور ﷺ کے

فِی مَنْزِلِهٖ فَقَالَ لِی یَا بُنَیَّ ادْعُ لِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْظَمْتُ ذٰلِکَ فَقُلْتُ اَدْعُوْلَکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّهٗ لَیْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهٗ فَخَرَجَ وَعَلَیْهِ قَبَآءٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرٍ بِالذَّهَبِ فَقَالَ یَامَخْرَمَةُ هٰذَا اخْبَأْنَاهُ لَکَ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ

پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم گئے اور آنحضور ﷺ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا۔ بیٹے میرا نام لے کر آنحضور ﷺ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا (کہ آنحضور ﷺ کو اپنے والد کے لئے بلاؤں) میں نے کہا (اپنے والد سے) کہ میں آپ کے لئے آنحضور ﷺ کو بلاؤں؟ انہوں نے فرمایا کہ بیٹے، حضور اکرم ﷺ کوئی جابر وقاہر نہیں ہیں (کہ آپ اس طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آنحضور ﷺ باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر دیبا کی ایک قبا تھی۔ جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ مخرمہ، اسے میں نے تمہارے لئے چھپا کے رکھا تھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے وہ قبا انہیں عنایت فرمائی۔

باب ۴۹۸. خَوَاتِیْمِ الذَّهَبِ

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ بْنَ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَةِ الْفِضَّةِ وَاَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں سے روکا تھا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا راوی نے کہا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے۔ سرخ میثرہ سے، قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے (کسی بات پر) قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

(۸۰۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِیْرًا مِثْلَهٗ

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور عمرو نے بیان کیا، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے، انہوں نے نضر سے سنا، اور انہوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی،

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّ جَعَلَ فَصَّه' مِمَّا يَلِي كَفَّه' فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمٰى بِهٖ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرَقٍ اَوْ فِضَّةٍ

اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آخر آنحضور ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

باب ۴۹۹. خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی۔

(۸۱۱) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ وَّ جَعَلَ فَصَّه' مِمَّا يَلِي كَفَّه' وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَه' فَلَمَّا رَاٰهُمْ قَدِ اتَّخَذُوْهَا رَمٰى بِهٖ وَقَالَ لَا اَلْبَسُه' اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ

۸۱۱۔ ہم سے یوسف نے بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں ہیں تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جاسکی)

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

(۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَه' فَقَالَ لَا اَلْبَسُه' اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپ ﷺ نے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اب سے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۸۱۳) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَه'

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضور ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک

فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ تَابَعَهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ وَّ زِيَادٌ وَّ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اِبْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَرٰى خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ

دیں۔ ❶ اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ "خاتما من ورق بیان کیا۔

باب ۱ ۵۰. فَصِّ الْخَاتَمِ

۵۰۱۔ انگوٹھی کا نگینہ۔

(۸۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَنَامُوْا وَ اِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے خبر دی۔ انہیں حمید نے خبر دی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں آنحضور ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں معتمر نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۲ ۵۰. خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

۵۰۲۔ لوہے کی انگوٹھی۔

(۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُوْلُ جَآئَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ اَهَبُ نَفْسِيْ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنْ وَّجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ مَّا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ اُصْدِقُهَا اِزَارِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ

۸۱۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا۔ کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ دیر تک وہ خاتون کھڑی رہیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔ جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی۔ اگر آنحضور ﷺ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انہیں دے سکو؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی کہ واللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گئے اور

❶ یہاں راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرم ﷺ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپ ﷺ نے اتارا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو آپ نے اتار دیا تھا۔

اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَامَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَقَالَ مَامَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ سُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

واپس آ کر عرض کی کہ واللہ۔ مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہبند پہنے ہوئے تھے اوران کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انہوں نے عرض کی کہ میں انہیں اپنا تہبند مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہبند یہ پہن لیں گی تو تمہارے لئے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لو گے تو ان کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضور ﷺ نے انہیں جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا اور فرمایا، تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

باب ۵۰۳. نَقْشُ الْخَاتَمِ

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش۔

(۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى رَهْطٍ اَوْاُنَاسٍ مِنَ الْاَعَاجِمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنِّيْ بِوَبِيْصٍ اَوْبِبَصِيْصِ الْخَاتَمِ فِيْ اِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِيْ كَفِّهٖ

۸۱۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپؐ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر یہ نقش تھا۔ ''محمد رسول اللہ'' جیسے اب بھی حضور اکرم ﷺ کی انگلیوں یا آپ ﷺ کی ہتھیلی میں (راوی کو شک تھا) اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

(۸۱۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُفِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِيْ بِئْرِاَرِيْسَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی، انہیں عبیداللہ نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی (خلافت کے نشان کے طور پر) لیکن آپ کے زمانہ میں اریس کے کنوئیں میں گرگئی۔ اس کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

باب ۵۰۴. الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

۵۰۴۔ چھنگلیا میں انگوٹھی۔

(۸۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۸۱۹۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور

قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَه، فِيْ خِنْصَرِهٖ

ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کرایا ہے۔ اس لئے انگوٹھی پر کوئی شخص نقش نہ کندہ کرائے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضور ﷺ کی چھنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

باب ۵۰۵. اِتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ اَوْ لِيُكْتَبَ بِهٖ اِلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَ غَيْرِهِمْ

۵۰۵۔ کسی چیز پر مہر لگانے کے لئے انگوٹھی بنانا، یا اہل کتاب وغیرہ کے یہاں بھیجے جانے والے خطوط میں اس کی مہر لگانا۔

(۸۲۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَه، اِنَّهُمْ لَنْ يَّقْرَءُوْا كِتَابَكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ نَقْشُه، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ

۸۲۰۔ ہم سے آدم نے بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے روم (کے بادشاہ کو) خط لکھنا چاہا تو آپؐ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ خط نہیں پڑھیں گے، چنانچہ آپؐ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا۔ ''محمد رسول اللہ'' جیسے آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے ہے۔

باب ۵۰۶. مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ

۵۰۶۔ جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ حَدَّثَه، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّيَجْعَلُ فَصَّه، فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَه، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اصْطَنَعْتُه، وَاِنِّيْ لَااَلْبَسُه، فَنَبَذَه، فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا اَحْسِبُه، اِلَّا قَالَ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى

۸۲۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ جب انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا، میں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی، لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی پھینک دی، اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) پھینک دیں۔ جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے ''داہنے ہاتھ میں'' بیان کیا (کہ آنحضور ﷺ انگوٹھی پہنتے تھے۔)

باب ۵۰۷. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُشُ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِهٖ

۵۰۷۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (آنحضور کا) نقش نہ کھدوائے۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ

۸۲۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اس پر یہ نقش کھدوایا ''محمد رسول اللہ۔'' اس لئے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلاَ يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ

باب ۵۰۸. هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلاَثَةَ اَسْطُرٍ

۵۰۸۔ کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جا سکتا ہے۔

(۸۲۳) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلاَثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَّاللّٰهُ سَطْرٌ وَ زَادَنِىْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَدِهٖ وَفِىْ يَدِ اَبِىْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَفِىْ يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِاَرِيْسٍ قَالَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ مَّعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ

۸۲۳۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہیں (زکوٰۃ کی تفصیلات لکھیں۔ اور انگوٹھی (مہر) کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک سطر میں ''محمد'' دوسری سطر میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں ''اللہ'' اور احمد نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی آپؐ کے ہاتھ میں رہی آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ اریس کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکالی اور اسے الٹنے پلٹنے لگے کہ اتنے میں وہ (کنوئیں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جدوجہد کی اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

باب ۵۰۹. اَلْخَاتَمِ لِلنِّسَآءِ وَكَانَ عَلٰى عَائِشَةَ خَوَاتِيْمُ ذَهَبٍ

۵۰۹۔ عورتوں کے لئے انگوٹھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

(۸۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاَتَى النِّسَآءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِىْ ثَوْبِ بِلاَلٍ

۸۲۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انہیں طاؤس نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا اور حضور نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے جریج کے واسطہ سے اضافہ کیا کہ پھر آنحضور ﷺ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

باب ۵۱۰. اَلْقَلاَئِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَآءِ يَعْنِىْ قِلاَدَةً مِنْ طِيْبٍ سُكٍّ

۵۱۰۔ عورتوں کے لئے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپؐ نے اس سے

بَعْدُ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا

پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

باب ۵۱۱. اِسْتِعَارَةِ الْقَلاَئِدِ

(۸۲۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلاَدَةٌ لِاَسْمَآءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالاً فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلُّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اِسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے۔ ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو ام المؤمنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہوگیا تو آنحضور ﷺ نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہوگیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لئے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (وہ ہار آپ نے) اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

باب ۵۱۲. اَلْقُرْطِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ

۵۱۲۔ بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

(۸۲۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ قُرْطَهَا

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے سعید سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

باب ۵۱۳. السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

(۸۲۸) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۵۱۳۔ بچوں کے لئے ہار۔

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، ان سے ورقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوْقٍ مِّنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ اَيْنَ لُكَعُ ثَلاَ ثًا اُدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَّمْشِيْ وَفِيْ عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ هٰكَذَافَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَالْتَزَمَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آنحضور ﷺ واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے تھے اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لئے) اور حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ آنحضور ﷺ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ، میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

باب ۵۱۴. الْمُتَشَبِّهُوْنَ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد، اور مردوں کی چال ڈل اختیار کرنے والی عورتیں۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهٗ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔

باب۵۱۵. اِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الْبُيُوْتِ

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کو گھر سے نکالنا۔

(۸۳۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلاَنًا وَاَخْرَجَ عُمَرُ فُلاَنًا

۸۳۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انہیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

(۸۳۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَازُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ

۸۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انہیں عروہ نے خبر دی، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انہیں ام

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ یَاعَبْدَاللّٰهِ اِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّكَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ هٰٓؤُلَآءِ عَلَیْكُنَّ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ یَعْنِیْ اَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِیَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلِهٖ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ یَعْنِیْ اَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْاَرْبَعِ لِاَنَّهَا مُحِیْطَةٌ بِالْجَنْبَیْنِ حَتّٰی لَحِقَتْ وَاِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَّلَمْ یَقُلْ بِثَمَانِیَةٍ وَّوَاحِدُ الْاَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِاَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ بِثَمَانِیَةِ اَطْرَافٍ

سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ! اگر کل تمہیں طائف پر فتح حاصل ہوجائے تو میں تمہیں بنت غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے، ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ ”سامنے سے چار سلوٹوں“ کا مفہوم یہ ہے کہ (موٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہیں تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔“ اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے“ کا مفہوم ہے (آگے کی) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے، کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں ”ثمان“ کہا ”ثمانیۃ“ نہیں کہا (کیونکہ جب ممیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو ممیز ہے) مذکر ہے، وجہ یہ ہے کہ ”ثمانیۃ اطراف“ نہیں کہا۔

باب ۵۱۶. قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُحْفِیْ شَارِبَهٗ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلٰی بَیَاضِ الْجِلْدِ وَیَاْخُذُ هٰذَیْنِ یَعْنِیْ بَیْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْیَةِ

۵۱۶۔ مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں، یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبڑے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ

۸۳۲۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنظلہ نے، ان سے نافع نے (مصنف نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے مکی کے واسطہ سے بیان کیا، بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مونچھ کے بال کم کرانا فطرت میں سے ہے۔

(۸۳۳) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْخَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

۸۳۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا۔ (سفیان نے بیان کیا کہ) ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم ﷺ سے) روایت کے ساتھ، کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں، یا (فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں، ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال مونڈنا۔ ناخون ترشوانا، اور مونچھ کم کرانا۔

باب ۵۱۷. تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ

۵۱۷۔ ناخن ترشوانا۔

(۸۳۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ

۸۳۴۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن

بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ سے سنا، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فطرت میں سے ہے موئے زیر ناف مونڈنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا۔

(۸۳۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ

۸۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں۔ ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا۔ مونچھ کم کرنا۔ ناخن ترشوانا اور بغل کے بال مونڈنا۔

(۸۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

۸۳۶۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی' ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی' ان سے عمر بن محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (قبضہ، مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے۔ انہیں کٹا دیتے۔

باب ۵۱۸. اِعْفَآءِ اللُّحٰى

۵۱۸۔ داڑھی بڑھانا۔

(۸۳۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مونچھیں خوب کتروا لیا کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

باب ۵۱۹. مَايُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

(۸۳۸) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ اِلَّا قَلِيْلًا

۸۳۸۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

(۸۳۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضور ﷺ

کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

(۸۴۰) حَدَّثَنَا مَالِکُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ وَ قَبَضَ اِسْرَائِيْلُ ثَلاَثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَه' فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا

۸۴۰۔ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن موہب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالا دے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم ﷺ کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا۔ میں نے نلکی میں (جس میں موئے مبارک رکھا ہوا تھا) جھانک کر دیکھا تو چند سرخ بال اس میں تھے۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا وَقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْمَرَ

۸۴۱۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن موہب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا۔ ان سے نصیر بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن موہب نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں نبی کریم ﷺ کا بال دکھایا جو سرخ تھا۔

باب ۵۲۰۔ الْخِضَاب

۵۲۰۔خضاب۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ

۸۴۲۔ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

باب ۵۲۱۔ الْجَعْد

۵۲۱۔گھونگھریالے بال۔

(۸۴۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' سَمِعَه' يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ

۸۴۳۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بہت لمبے تڑنگے (قد کے) نہیں تھے اور نہ آپ چھوٹے قد کے ہی تھی۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) نہ آپ بالکل سفید بھورے تھے اور نہ گندم گوں ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریالے الجھے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس

سَنَةً وَّلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

سال آپ ﷺ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضور ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۸۴۴) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ عَنْ مَالِكٍ اِنَّ جُمَّتَهٗ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِّنْ مَّنْكِبَيْهِ قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ مَّاحَدَّثَ بِهٖ قَطُّ اِلَّا ضَحِكَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ شَعْرُهٗ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلہ میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا، جب بھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضور ﷺ کے بال آپ کی کانوں کی لوتک تھے۔

(۸۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَآءً مُّتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْعَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِالْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ

۸۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات کعبہ کے پاس مجھے دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انہوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ یا دو آدمیوں کے شانوں کا (سہارا لئے ہوئے ہیں) اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک الجھے ہوئے گھونگریالے بال والے شخص کو دیکھا، داہنی آنکھ سے کانا ہے، گویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۸۴۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهٗ مَنْكِبَيْهِ

۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کے

بال شانے تک رہتے تھے۔

(۸۴۷) حَدَّثَنِیْ مُوْسَی ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ کَانَ یَضْرِبُ شَعْرَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْکِبَیْهِ

۸۴۷۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے (سر کے) بال شانے تک رہتے تھے۔

(۸۴۸) حَدَّثَنِیْ عَمْرُوبْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَّیْسَ بِالسَّبِطِ وَلَاالْجَعْدِ بَیْنَ اُذُنَیْهِ وَعَاتِقِهٖ

۸۴۸۔مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریالے دونوں کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

(۸۴۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْیَدَیْنِ لَمْ اَرَبَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَکَانَ شَعْرُالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَّا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

۸۴۹۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضور ﷺ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) نہیں دیکھا۔ آنحضور ﷺ کے سر کے بال میانہ تھے، نہ گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْیَدَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَبَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَکَانَ بَسِطَ الْکَفَّیْنِ

۸۵۰۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ حسین وجمیل تھا۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

(۸۵۱) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِیءٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَوْعَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَیْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَبَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ وَقَالَ اَبُوهِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ اَوْجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ لَمْ اَرَبَعْدَهٗ شِبْهًا لَهٗ

۸۵۱۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہانی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بھرے ہوئے قدموں والے تھے، حسین وجمیل۔ آپ ﷺ جیسا میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے قدم اور ہتھیلیاں بھری ہوئی اور گداز تھیں۔ اور ابوہلال نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلیاں اور

قدم بھرے ہوئے تھے۔ آپ جیسا پھر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَ اَمَّا مُوْسٰى فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ اِذِ انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ یُلَبِّیْ

۸۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ ''کافر'' اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے نہیں سنا ہے البتہ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضور ﷺ کی ذات گرامی مراد ہے) کو دیکھو، (کہ آپؐ ان کے ہم شکل ہیں) اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال گھونگھریالے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ بٹی ہوئی رسی کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وادی (ازرق) میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

باب ۵۲۲. التَّلْبِیْدِ

۵۲۲۔ بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جمانا۔

(۸۵۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْیَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِیْدِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا

۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے سر کے بالوں کی چوٹی بنالی۔ اسے بال منڈانا چاہیے اور لیس دار چیزوں سے بال جمانے والوں کی طرح چوٹی نہ بناؤ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے سر کے بال چپکا لئے تھے۔ (احرام) کی حالت میں تاکہ بال پراگندہ نہ ہوں)۔

(۸۵۴) حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَّقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَایَزِیْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

۸۵۴۔ مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے بال جما لیے تھے۔ اور تلبیہ کہہ رہے تھے آپؐ کہہ رہے تھے کہ ''لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک'' ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں فرماتے تھے۔

(۸۵۵) حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

۸۵۵۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور

عَنهَا زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّی لَبَّدْتُ رَأْسِی وَقَلَّدْتُ هَدْیِی فَلاَ اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ

ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں، حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیونکہ میں نے اپنے سر کے بال جمالئے ہیں۔ اور اپنی ھدیٰ (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لئے جب تک میں اسے ذبح نہ کرلوں۔ احرام نہیں کھولوں گا۔

باب ۵۲۳. الْفَرْقِ

۵۲۳۔ بیچ سے مانگ نکالنا۔

(۸۵۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیهِ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُونَ اَشْعَارَهُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُونَ یَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

۸۵۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو اگر کسی مسئلہ میں (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے، اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے۔ چنانچہ (ابتداء میں) آنحضور ﷺ بھی (اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے۔ لیکن بعد میں بیچ میں سے مانگ نکالتے تھے۔

(۸۵۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیدِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیصِ الطِّیبِ فِی مَفَارِقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فِی مَفْرِقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۷۔ ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی، جیسے میں اب بھی آنحضور ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جب کہ آپ محرم تھے۔ عبداللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) ''مفرق النبی ﷺ'' واحد کے صیغہ کے ساتھ) بیان کیا۔

باب ۵۲۴. الذَّوَائِبِ

۵۲۴۔ گیسو۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِی بِشْرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَیْلَةً عِنْدَ مَیْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِی وَکَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَافِی لَیْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی مِنَ

۸۵۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عنبسہ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشیم نے خبر دی، انہیں ابوبشر نے خبر دی۔ ح۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گذاری رسول اللہ ﷺ اس رات انہیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ رات کی

اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَاَخَذَ بِذُؤَابَتِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ

نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

(۸۵۹) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِيْ اَوْ بِرَأْسِيْ

۸۵۹۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، اور انہیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، البتہ انہوں نے (شک کے ساتھ) ''بذوابتی او براسی'' کہا۔

باب ۵۲۵. الْقَزَعِ

۵۲۵۔ قزع۔

(۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ تَرَكَ هٰهُنَا شَعْرَةً وَّهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ رَاْسِهٖ قِيْلَ لِعُبَيْدِاللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا اَدْرِيْ هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيَّ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ اَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَاْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ اَنْ يُّتْرَكَ بِنَاصِيَتِهٖ شَعْرٌ وَّ لَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ غَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَاْسِهٖ هٰذَا اَوْهٰذَا

۸۶۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مخلد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن حفص نے خبر دی۔ انہیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے ''قزع'' سے منع فرمایا۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قزع کیا ہے (پھر عبیداللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈاتے وقت کچھ بال یہاں چھوڑ دے کچھ وہاں چھوڑ دے اسے قزع کہتے ہیں) اسے عبیداللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی، عبیداللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انہوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے پچھلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ''قزع'' یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسی طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

(۸۶۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''قزع'' سے منع فرمایا تھا۔

باب ۵۲۶. تَطْيِيْبِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

(۸۶۲) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی،

الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ وَطَيَّبْتُهٗ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ

انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منیٰ میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

باب ۵۲۷. الطِّيْبِ فِي الرَّاسِ وَاللِّحْيَةِ

۵۲۷۔ سر اور داڑھی میں خوشبو۔

(۸۶۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَايَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انہیں عبدالرحمٰن بن اسود نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپؐ کے سر اور آپؐ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

باب ۵۲۸. الْاِمْتِشَاطِ

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

(۸۶۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَاسَهٗ بِالْمِدْرٰى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْصَارِ

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضور ﷺ اس وقت اپنا سر کنگھے سے کھجار رہے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی) اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

باب ۵۲۹. تَرْجِيْلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

۵۲۹۔ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

(۸۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ رہتی تھی۔ اور اس کے باوجود آنحضور ﷺ کے بالوں میں کنگھا کرتی تھی۔

(۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَهٗ

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، اسی طرح۔

باب ۵۳۰. التَّرْجِيْلِ

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

(۸۶۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهٗ

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ہر کام میں

التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهِ وَ وُضُوْئِهِ

جہاں تک ممکن ہوتا، داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

باب ۵۳۱. مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات۔

(۸۶۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا ہے سوا روزہ کے۔ کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

باب ۵۳۲. مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

(۸۶۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

باب ۵۳۳. مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيْبَ

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (جب آپ کو) خوشبو (ہدیہ کی جاتی تو) آپ واپس نہیں کرتے تھے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

باب ۵۳۴. الذَّرِيْرَةِ

۵۳۴۔ ذریرہ۔

(۸۷۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ اَوْمُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ

۸۷۱۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، یا محمد نے عثمان کے واسطہ سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریج نے، انہیں عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی، انہوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

باب ۵۳۵. الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

۵۳۵۔ حسن کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

۸۷۲۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لئے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ "رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔"

باب ۵۳۶. الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

۵۳۶۔ بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

(۸۷۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ اَيْنَ عُلَمَآءُ كُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۷۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اور انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (مدینہ منورہ میں) منبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

(۸۷۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَصِلُوْهَا فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهٗ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ

۸۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، دونوں پر لعنت

بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے ابان بن صالح کے واسطہ سے کی، ان سے حسن نے، ان سے صفیہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

(۸۷۵) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمِّي عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ اِمْرَأَةً جَآءَ تْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ اَصَابَهَا شَكْوٰى فَتَمَرَّقَ رَاْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا اَفَاَصِلُ رَاْسَهَا؟فَسَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۸۷۵۔ مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہوگئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگادوں؟ اس پر آنحضور ﷺ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

(۸۷۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اِمْرَاَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۸۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۸۷۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ

۸۷۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ "گودنا" جبڑے پر ہوتا تھا۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ قَالَ مَاكُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ

۸۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے زور (فریب) فرمایا ہے، آپؐ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

باب ۵۳۷. الْمُتَنَمِّصَاتِ

۵۳۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں۔

(۸۷۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُاللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ اُمُّ يَعْقُوْبَ مَاهٰذَا ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَمَالِيَ لَاْ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لئے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں۔ لعنت بھیجی۔ ام یعقوب نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور کتاب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ بخدا، میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ، اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں مل جاتا، اور جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں اسے لو، اور جس سے بھی تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

باب۵۳۸. اَلْمَوْصُوْلَةِ

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی۔

(۸۸۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مصنوعی بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَآءَ قَالَتْ سَاَلَتْ اِمْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِبْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ ؟ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ

۸۸۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انس نے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو خسرہ ہوگیا ہے اور اس کے بال جھڑ گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں۔ تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(۸۸۲) حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ گودنے والی، گدوانے والی، مصنوعی جوڑنے والے اور جڑوانے والی، یعنی آنحضور ﷺ نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

(۸۸۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَفِیْ كِتَابِ اللّٰهِ

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں۔ اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے، پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں۔ جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

باب ۵۳۹. اَلْوَاشِمَةُ

۵۳۹۔ گودنے والی۔

(۸۸۴) حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور آنحضور ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

(۸۸۵) حَدَّثَنِیْ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُه' مِنْ اُمِّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشار نے حدیث کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان کی) تو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے، گودنے والی اور گدوانے والی (پر لعنت بھیجی)۔

باب ۵۴۰. اَلْمُسْتَوْشِمَةِ

۵۴۰۔ گدوانے والی۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْوَشْمِ فَقَالَ

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوگئے (اور اس وقت

اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ

موجود صحابہ سے) کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کسی نے کچھ نبی کریم ﷺ سے گودنے کے متعلق سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۸۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَاَالْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں۔ جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

باب ۵۴۱. التَّصَاوِيْرُ.

۵۴۱۔ تصویریں۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

باب ۵۴۲. عَذَابُ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۴۲۔ تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ

۸۹۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

چبوترے پر تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا. آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

(۸۹۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

۸۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اسے زندہ کر کے بھی دکھاؤ۔

باب ۵۴۳. نَقْضِ الصُّوَرِ

۵۴۳۔ تصویروں کو توڑنا۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَه'

۸۹۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمران بن حطان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے توڑ دیتے تھے۔

(۸۹۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَاٰى اَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُّصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَّ لْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ اِبْطَه' فَقُلْتُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ اَشَيْءٌ سَمِعْتَه' مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ

۸۹۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، (مروان بن حکم کے گھر میں) تو آپ نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر یہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چیونٹی پیدا کر کے دیکھو۔ پھر آپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے۔ جب بغل دھونے لگے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا (بغل تک دھونے کے متعلق) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زیور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

باب ۵۴۴. مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيْرِ

۵۴۴۔ تصویر کو روندنا۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ

يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِّیْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّیْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَه' وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْوِسَادَتَيْنِ

میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں۔ جب حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنہوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کوشش کی ہو گی۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

(۸۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّعَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْزَعَه' فَنَزَعْتُه' وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضور ﷺ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

باب ۵۴۵. مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو ناپسندیدہ فعل سمجھا۔

(۸۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِمَّا اَذْنَبْتُ قَالَ مَاهٰذِهِ النُّمْرُقَةُ. قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوْرَةُ

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لئے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لئے ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل

لا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوْرَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ فِيهِ صُوْرَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ بُكَيْرٌ حَدَّثَهٗ بُسْرٌ حَدَّثَهٗ زَيْدٌ حَدَّثَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوتے۔ جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ پھر زید رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔ جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی؟ عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انہیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث ہیں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۵۴۶. كَرَاهِيَّةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيْرِ

(۸۹۹) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ

۵۴۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پتلی سی چادر تھی۔ اسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نماز میں مخل ہوتی ہیں۔

باب ۵۴۷. لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

(۹۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ فَشَكَا اِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ

۵۴۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر یعنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے یہاں آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن آنے میں تاخیر ہوئی۔ تو آنحضور ﷺ سخت بے چین ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ آنحضور ﷺ نے اپنی۔ بے چینی کا ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

باب ۵۴۸. مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

(۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۵۴۸۔ جو ایسے گھر میں نہیں گیا جس میں تصویر تھی۔

۹۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے نافع نے۔ ان سے قاسم بن محمد نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ

عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخبَرَتْه اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ قَالَ مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے، میں نے آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار محسوس کئے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کی، یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ہی اُسے خریدا ہے تا کہ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

باب ۵۴۹. مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

۵۴۹۔ جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

(۹۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه اِشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَه وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ آپ نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور آپؐ نے سود لینے والے، دینے والے گودنے والی گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

باب ۵۵۰. مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

۵۵۰۔ جو تصویر بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

(۹۰۳) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْاَلُوْنَه وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

۹۰۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا آپ نبی کریم ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

باب ۵۵۱. اَلْاِرْتِدَافُ عَلَى الدَّابَّةِ

۵۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

باب ۵۵۲۔ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

۵۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

(۹۰۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اِسْتَقْبَلَهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهُ۔

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقعہ پر) تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ ﷺ کے سامنے آئے، آنحضور ﷺ نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔ ❶

باب ۵۵۳۔ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ اَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ۔

۵۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو (آگے بیٹھنے کی) اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے۔)

(۹۰۶) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ذُكِرَ الْاَشَرُّ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ اَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَيُّهُمْ شَرٌّ اَوْ اَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

۹۰۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ عکرمہ کے سامنے "حدیث ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے" کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ معظمہ) تشریف لائے تو آپ قثم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے، یا قثم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (رضی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے برا کہو گے اور کسے اچھا۔

باب ۵۵۴۔

باب ۵۵۴۔ یہ ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

(۹۰۷) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ

۹۰۷۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا

---

❶ مطلب یہ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے کی ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَ يْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَ يْكَ ثُمَّ سَارَسَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَ يْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ؟ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَسَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُبْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَ يْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِىْ مَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

تھا اور میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان سوائے کجاوہ کے کنارے کے اور کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ اسی حالت میں آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ یامعاذ! یارسول اللہ! حاضر ہوں آپؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کے لئے۔ پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں یارسول اللہ! آپؐ کی اطاعت کے لئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یارسول اللہ آپ ﷺ کی اطاعت کے لئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ (اس کے حکم کے مطابق کرلیں) میں نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۵۵۵. اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۵۵۵۔ سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّىْ لَرَدِيْفُ اَبِىْ طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَ بَعْضُ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْاَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا اَوْرَاٰى الْمَدِيْنَةَ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر سے واپس آرہے تھے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے۔ آنحضور ﷺ کی بعض ازواج (صفیہ رضی اللہ عنہا) آنحضور ﷺ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، یہ تمہاری ماں ہیں۔ پھر میں نے کجاوہ باندھا اور آنحضور ﷺ سوار ہوگئے، پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے بیان کیا کہ) دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

باب ۵۵۶. اَلْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْاُخْرٰى

۵۵۶۔ چت لیٹنا اور ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عباد

اَنَّہٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْطَجِعُ فِی الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی

بن تمیم نے، ن سے ان کے چچا (عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتَابُ الْاَدَبِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادب وتمیز

باب ۵۵۷۔قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ

۵۵۷۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق وصیت کی ہے۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَیْزَارٍ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِیْ

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوعمر شیبانی سے سنا، کہا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

باب ۵۵۸. مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ

۵۵۸۔اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

(۹۱۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْکَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَۃَ وَیَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَۃَ مِثْلَہٗ

۹۱۱۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں۔ انہوں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا کہ کون؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا پھر کون؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر تمہارا باپ۔ ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ہم سے ابوزرعہ نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

باب ۵۵۹. لَا یُجَاھِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَیْنِ

۵۵۹۔والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے نہ جائے۔

(۹۱۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ وَشُعْبَۃَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۹۱۲۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب نے حدیث

كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُجَاهِدُ؟ قَالَ لَکَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

بیان کی۔ ح۔ کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں حبیب نے، انہیں ابوالعباس نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ تمہارے والدین موجود ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں موجود ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر انہیں میں جہاد کرو (یعنی انہیں کی خدمت کرو)۔

باب ٥٦٠. لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

۵۶۰۔ کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا نہ کہے۔

(٩١٣) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ

۹۱۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا۔ یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

باب ٥٦١. اِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

۵۶۱۔ اس شخص کی دعا کی قبولیت، جس نے اپنے والدین کے ساتھ نیک معاملہ کیا۔

(٩١٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا اِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعَى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَاِنَّهُ نَاَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ

۹۱۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی۔ انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین افراد چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آ لیا اور انہوں نے مڑ کر پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں، ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لئے کئے ہوں، تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو۔ ممکن ہے، وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! میرے والدین تھے اور بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لئے بکریاں چراتا تھا اور واپس آ کر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔

كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَآءَ وَقَالَ الثَّانِيُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا فَجَآءَ نِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْبِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دوہا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلا دوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے، اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی۔ پس اے اللہ، اگر تیرے علم میں یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ان کے لئے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا تھا۔ میں نے اس سے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا۔ پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے!، اللہ سے ڈر اور مہر کو مت توڑ۔ یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لئے تھوڑی سی کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی۔ میں اس کے بچے ہوئے دھان کو بوتا رہا، اور اس طرح میں نے اس سے ایک گائے اور اس کا چرواہا خرید لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ اس نے کہا۔ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو (چٹان کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ) باقی رہ گئی ہے، اسے بھی کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بھی پوری کشادگی کر دی۔

باب ۵۶۲. عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۵۶۲۔والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۹۱۵) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُم عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَ وَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

۹۱۵۔ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مسیّب نے، ان سے ورّاد نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور (ناحق ان سے) مطالبات کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور قیل وقال (فضول باتیں) کثرت سوال اور مال کی اضاعت کو ناپسند کیا ہے۔

(۹۱۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ ن الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۶۔مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ ہم نے عرض کی، ضرور بتایئے، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی۔آنحضور ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اب آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔آگاہ ہوجاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہوجاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔آنحضور ﷺ اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آنحضور ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

(۹۱۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْسُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْقَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

۹۱۷۔مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبائر کا ذکر کیا۔یا (آپ نے فرمایا کہ) آنحضور ﷺ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔پھر فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے جھوٹی گواہی ہی فرمایا تھا۔

باب ۵۶۳. صِلَةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۵۶۳۔مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

(۹۱۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَآءُ ابْنَةُ

۹۱۸۔ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے دادا

اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ اَتَتْنِیْ اُمِّیْ رَاغِبَۃً فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ا صِلُھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْھَا لَایَنْھَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ

نے خبر دی، انہیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منحرف تھیں۔ میں نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)۔

باب ۵۶۴. صِلَۃِ الْمَرْاَۃِ اُمَّھَا وَلَھَا زَوْجٌ.

۵۶۴۔ عورت کا، شوہر کے ہوتے ہوئے اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی۔

وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ ھِشَامٌ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَ قَدِمَتْ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ وَّمُدَّتِھِمْ اِذْ عَاھَدُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْھَا فَاسْتَفْتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ قَالَ نَعَمْ صِلِیْ اُمَّکِ

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ میری والدہ مشرکہ تھیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضور ﷺ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں (کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلح رحمی کا معاملہ کرو۔

(۹۱۹) حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالصَّلَاۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَۃِ

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی نبی کریم ﷺ ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

باب ۵۶۵. صِلَۃِ الْاَخِ الْمُشْرِکِ

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ رَاٰی عُمَرُ حُلَّۃً سِیَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ابْتَعْ ھٰذِہٖ وَالْبَسْھَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاِذَا جَاءَ کَ الْوُفُوْدُ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَہٗ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰی عُمَرَ بِحُلَّۃٍ فَقَالَ کَیْفَ اَلْبَسُھَا وَقَدْ قُلْتَ فِیْھَا مَاقُلْتَ؟ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُعْطِکَھَا لِتَلْبَسَھَا وَلٰکِنْ تَبِیْعُھَا اَوْتَکْسُوْھَا

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء کا (ریشمی) حلہ بکتے دکھا تو عرض کی، یارسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ کے پاس اسی کے کئی حلے آئے تو آنحضور ﷺ نے اس میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کے لئے بھی بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے

فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَّهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ .

کیسے پہن سکتا ہوں، جبکہ آنحضور ﷺ اس کے متعلق ارشاد فرما چکے ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا ہے بلکہ اس لئے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

باب ۵۶۶. فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

(۹۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِى الْجَنَّةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَّاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِى الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهٗ مَالَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّالَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یارسول اللہ ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبداللہ بن موھب اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا، یارسول اللہ ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہئے۔ اسے کیا چاہئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہ غالباً وہ شخص آنحضور ﷺ کی سواری پر تھا۔ (آنحضور ﷺ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے)۔

باب ۵۶۷. اِثْمِ الْقَاطِعِ

۹۲۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن معظم نے بیان کیا اور جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

باب ۵۶۷. مَنْ بُسِطَ لَهٗ فِى الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

(۹۲۳) حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان

اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ اَنْ يُّنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

(۹۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ يُنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

باب ۵۶۹. مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

(۹۲۵) حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهٖ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِکَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَاتَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ

۹۲۵۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو رحم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمہارے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ فھل عسلیتم ان تولیتم ان **تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔**

(۹۲۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رحم کا تعلق رحمان سے ہے۔ پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے، میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

(۹۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ زوجۂ نبی ﷺ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی

عنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُه، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُه،

ہوئی شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

باب ۵۷۰. يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا

۵۷۰۔صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ قَالَ عَمْرٌو فِيْ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوْا بِاَوْلِيَائِيْ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَّهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِيْ اَصِلُهَا بِصِلَتِهَا

۹۲۸۔ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ آل ابی (طالب) عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس (لفظ آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور صالح مسلمان ہیں۔ عنبسہ بن عبدالواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، البتہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔

باب ۵۷۱. لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

۵۷۱۔بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے۔

(۹۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْاَعْمَشُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَه، حَسَنٌ وَّ فِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُه، وَصَلَهَا

۹۲۹۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش، حسن بن عمرو اور فطر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اعمش نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطر نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو، تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

باب ۵۷۲. مَنْ وَصَلَ رَحِمَه، فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ

۵۷۲۔جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

(۹۳۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَه، اَنَّه، قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّيْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى

۹۳۰۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں حکیم بن حزام نے خبر دی، انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آنحضور ﷺ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے، جنہیں میں عبادت سمجھ کر زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا۔ مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

مَاسَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ اَيْضًا عَنْ اَبِى الْيَمَانِ اَتَحَنَّثُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَّصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ اَتَحَنَّثُ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ

تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پہلے کر چکے ہو۔ اور ابوالیمان کے واسطہ سے بھی "اتحنث" بیان کیا جاتا ہے اور معمر، صالح اور ابن المسافر نے بھی "اتحنث" بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ "تحنث" نیک کام کرنے کے معنی میں ہیں اور ان کی متابعت ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔

باب ۵۷۳. مَنْ تَرَکَ صَبِيَّةَ غَيْرِهٖ حَتّٰى تَلْعَبَ بِهٖ اَوْقَبَّلَهَا اَوْمَازَحَهَا

۵۷۳۔ جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی۔

(۹۳۱) حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِىْ وَ عَلَىَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهِىَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتِمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ ثُمَّ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ ثُمَّ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ يَعْنِىْ مِنْ بَقَائِهَا

۹۳۱۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے، انہیں ان کے والد نے، ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی۔ میں ایک زرد قمیص پہنے ہوئے تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ "سنہ سنہ" عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں "اچھا" کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضور ﷺ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایک زمانہ تک زندہ رہو۔ اللہ تمہاری عمر خوب طویل کرے۔ تمہاری زندگی دراز ہو۔ عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انہوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طول عمر کے چرچے ہونے لگے۔

باب ۵۷۴. رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيْلِهٖ وَمُعَانَقَتِهٖ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَخَذَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ

۵۷۴۔ بچے کے ساتھ رحم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انہیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

(۹۳۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِىٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِىْ نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقَالَ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُنِىْ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسہ کو قتل کر ڈالا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما دنیا

میں میرے دو پھول ہیں۔

(۹۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَه' اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ جَآءَ تْنِیْ امْرَاَةٌ مَّعَهَا ابْنَتَانِ تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُه' فَقَالَ مَنْ یَلِیْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَیْئًا فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَه' سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے، مانگنے آئی تھی۔ میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اور کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کردی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آنحضور ﷺ نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لئے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

(۹۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ نِ الْمَقْبُرِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَیْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَصَلّٰی فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کی شانہ مبارک پر تھیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِیُّ جَالِسًا فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّایَرْحَمُ لَایُرْحَمُ

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ آنحضور ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو (دوسروں پر) رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انہیں بوسہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَ مْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

(۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْىٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْىِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِىْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِى السَّبْىِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِى النَّارِ قُلْنَا لَاوَهِىَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّاتَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا

نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی (شیر خوار) بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے، جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر ہو سکتی ہے۔

باب ۵۷۵. جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِى الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں اس خوف سے اٹھا لیتی ہے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

باب ۵۷۶. قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَهٗ

۵۷۶۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

(۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّ هُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ اَىٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ اَنْ تُزَانِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

۹۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں وائل نے، انہیں عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمہاری روزی میں شریک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی آنحضور ﷺ کے اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے

سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔'' الآیہ۔

باب ۵۷۷. وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

(۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِيْ حِجْرِهٖ يُحَنِّكُه' فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَه'

۵۷۷۔ بچہ کو گود میں لینا۔

۹۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے آنحضور ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے پانی منگا کر اس حصہ پر ڈالا۔

باب ۵۷۸. وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ

(۹۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا تَمِيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهٗ اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهٖ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهٗ عِنْدِيْ مَكْتُوْبًا فِيْمَا سَمِعْتُ

۵۷۸۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث کی، ان سے عارم نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوتمیمہ سے سنا، ابوعثمان نہدی کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور ابوعثمان نہدی نے ان سے بحیث ابواسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی، سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابوعثمان نہدی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا، جنہیں میں نے ابوعثمان سے سنا تھا۔

باب ۵۷۹. حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ

(۹۴۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُه' يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَه' رَبُّه' اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْ فِيْ خُلَّتِهَا مِنْهَا

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبیداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ آنحضور ﷺ کی مجھ سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ یہ تھی) کہ آنحضور ﷺ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی اور آنحضور ﷺ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ

رضی اللہ عنہا کو جنت میں مجوف موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضور ﷺ ان کے لئے اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ بکری ذبح کرتے اور ان کی سہیلیوں میں اس کا گوشت تقسیم کرواتے تھے۔

باب ۵۸۰. فَضْلِ مَنْ يَعُوْلُ يَتِيْمًا

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت۔

(۹۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

۹۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب) کو بتلایا۔

باب ۵۸۱. السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ

۵۸۱۔ بیواؤں کے لئے کوشش کرنے والا۔

(۹۴۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کی واسطہ سے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، بیواؤں اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلٰى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دیلی نے، ان سے ابن مطیع کے موالا ابوالغیث نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح۔

باب ۵۸۲. السَّاعِيْ عَلَى الْمِسْكِيْنِ

۵۸۲۔ مسکین کے لئے کوشش کرنے والا۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

۹۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ عبداللہ قعنبی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا، شک قعنبی کو تھا کہ اس شخص جیسا ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

باب ۵۸۳. رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

۵۸۳۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم۔

(۹۴۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَه، عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اَهْلَنَا وَ سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَ كَانَ رَفِيْقًا رَّحِيْمًا فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

۹۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضور ﷺ کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضور ﷺ کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور آنحضور ﷺ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا، جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آنحضور ﷺ کو تفصیلات بتائیں، آنحضور ﷺ بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لئے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

(۹۴۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّه، ثُمَّ اَمْسَكَه، بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَه، فَغَفَرَ لَه، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ

۹۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولا سمی نے۔ ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر ملتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

(۹۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّقُمْنَا مَعَه، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَّهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا

۹۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک اعرابی نے کہا، اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد ﷺ پر اور

سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ

ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آنحضور ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ آپ ﷺ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ یَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی

۹۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم مؤمنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت ومحبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف ونرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَکَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَآبَّةٌ اِلَّا کَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ

۹۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

باب ۵۸۴. اَلْوُصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِلٰی قَوْلِهٖ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

۵۸۴۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ ارشاد 'مختالاً فخوراً'" تک۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ یُوْصِیْنِیْ جِبْرِیْلُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ

۹۵۳۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انہیں عمرہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

(۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ

۹۵۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع

زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کردیں گے۔

باب ۵۸۵. اِثْمِ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. يُوْبِقْهُنَّ يُهْلِكُهُنَّ مَوْبِقًا

۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ "یوبقھن" ای یھلکھن. "موبقاً" مھلکا۔

(۹۵۵) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ تَابَعَهٗ شَبَابَةُ وَاَسَدُبْنُ مُوْسٰى وَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَّشُعَيْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۹۵۵۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے بیان کیا۔ واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، عرض کیا گیا۔ کون؟ یارسول اللہ ﷺ! فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی، حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابوذئب کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۵۸۶. لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا

۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔

(۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَالْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَانِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، آپ سعید مقبری ہیں۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لئے کسی بھی چیز کو (ہدیہ دینے کے لئے) حقیر و معمولی نہ سمجھے، خواہ بکری کا پایا ہی کیوں نہ ہو۔ ❶

باب ۵۸۷. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

(۹۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی

❶ یعنی اگر کسی کو یہی میسر ہے تو اسے بھی پڑوسن کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہئے، کیونکہ ہدایہ کے تبادلے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگواری میں مدد ملتی ہے۔

اَلْاٰ خِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ

عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے، ورنہ خاموش رہے۔

(۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْ مِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلاَ ثَةُ اَيَّامٍ فَمَاكَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ ●

۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! جائزہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات کو۔ اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

باب ۵۸۸. حَقِّ الْجِوَارِ فِيْ قُرْبِ الْاَبْوَابِ

۵۸۸۔ پڑوس کا حق، دروازوں کے قرب کے اعتبار سے۔

(۹۵۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِیْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوعمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں اس میں کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

باب ۵۸۹. كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

۵۸۹۔ ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۹۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۹۶۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ

۹۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لئے جو میسر نہ ہو؟)

يَفعَلُ قَالَ فَيُعِينُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَّمْ يَفعَلُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ اَوْقَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَّمْ يَفعَلُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ

آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی، اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کسی حاجتمند، پریشان حال کی مدد کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف" آپ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکا رہے کہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

باب ٥٩٠. طِيبُ الْكَلَامِ وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

۵۹۰۔ شیریں کلام۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

(٩٦٢) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ اَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا اَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

۹۶۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے خبر دی، انہیں خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر آنحضور ﷺ نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ (آنحضور ﷺ کے جہنم سے پناہ مانگنے) کے سلسلے میں (مجھے کوئی شک نہیں ہے) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ آدھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچے)۔

باب ٥٩١. الرِّفْقِ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ

۵۹۱۔ تمام معاملات میں نرمی۔

(٩٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۹۶۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا "السام علیکم" (تمہیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السام واللعنۃ" (تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملاطفت کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ! کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)۔

(۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوْآ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُزْرِمُوْهُ ثُمَّ دَعَابِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

۹۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا۔ صحابہؓ ان کی طرف دوڑے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

باب ۵۹۲. تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

۵۹۲۔ مؤمنوں کا باہمی تعاون۔

(۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بُرَيْدِابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا اِذْجَاءَ رَجُلٌ يَّسْاَلُ اَوْطَالِبَ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَاءَ

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردۃ برید بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی، حضور اکرم ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آ کر سوال کیا یا وہ کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا۔

پچیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب۵۹۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّه' نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّه' كِفْلٌ مِّنْهَا وَّكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا كِفْلٌ نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبْشِيَّةِ

۵۹۳۔ ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' جوکوئی سفارش کرے گا۔ نیک بات میں اس کو بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جوکوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا ہے۔'' ''کفل'' بمعنی نصیب' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں ''کفلین'' بمعنی اجرین ہے۔

(۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آنحضور ﷺ فرماتے کہ تم سفارش کروتا کہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے جاری کرتا ہے۔

باب۵۹۴. لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

۵۹۴۔ حضور ﷺ کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ ﷺ اسے برداشت کرتے تھے۔

(۹۶۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ح حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابووائل سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایاح اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے شقیق بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی' انہیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انہیں ایوب نے' انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے یہاں آئے اور کہا ''السام علیکم'' (تمہیں موت آئے) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں'' کہ تم پر بھی'' اور اللہ تم پر لعنت کرے اور اس کا غضب تم پر اترے لیکن

قَالَ مَهْلًا يَاعَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو عائشہ، تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہئے۔ تندخوئی اور بدگوئی سے بچنا چاہئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ آنحضور ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے میرا جواب نہیں سنا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہوجائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

(۹۶۸) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰى هُوَ فَلِيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَه، تَرِبَ جَبِيْنُه،

۹۶۸۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں ابویحیٰ نے خبر دی۔ آپ فلیح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نہ گالی دیتے تھے۔ نہ بدگو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہوگیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

(۹۶۹) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ بِئْسَ اَخُوا الْعَشِيْرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَه، عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ رَاَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَه، كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَه، النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ

۹۶۹۔ ہم سے عمرو بن عیسےٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سواء نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ برا ہے فلاں قبیلہ کا سپوت۔ پھر جب آنحضور ﷺ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بشاشت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ سے عرض کی۔ یارسول اللہ! جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کلمات فرمائے پھر جب آپ اس سے ملے تو بشاشت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگو کب سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دور رہیں۔

باب ۵۹۵. حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُمَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَّمَّا بَلَغَه، مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ اِرْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ فَرَجَعَ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ

۵۹۵۔ حسن خلق اور سخاوت اور بخل کا ناپسندیدہ ہونا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرم) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ

سے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَا بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا اَوْاِنَّهٗ لَبَحْرٌ

۹۷۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (شہر کے باہر شور سن کر) گھبرا گئے۔ (کہ شاید دشمن نے حملہ کیا ہے) سب لوگ شور کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضور آواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب سے آگے تھے۔ (پھر آپ نے واپس آکر لوگوں سے کہا کہ ڈرومت، آنحضور ﷺ اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین نہیں تھی۔ اور اس کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا۔ یا (یہ فرمایا کہ) سمندر کی طرح تھا (تیز دوڑنے والا۔)

(۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَاسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

۹۷۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن منکدر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر "نہیں" کہا ہو۔

(۹۷۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا اِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا

۹۷۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا۔ کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے بیان کیا۔ کہ رسول اکرم ﷺ نہ بدگو تھے نہ بدگوئی کو برداشت کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(۹۷۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَءَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ اَتَدْرُوْنَ مَاالْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسُوْكَ هٰذِهٖ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَاٰهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ

۹۷۳۔ سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں "بردہ" لے کر آئیں۔ پھر سہل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھالر بنی ہوئی ہو۔ تو ان خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر ان سے قبول

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ اَحْسَنَ هٰذِهٖ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهٗ اَصْحَابُهٗ قَالُوْ مَا اَحْسَنْتَ حِيْنَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ اِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ اِنَّهٗ لَايُسْئَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهٗ فَقَالَ رَجُوْتُ بَرَكَتَهَا لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّيْ اُكَفَّنُ فِيْهَا

کر لی۔ جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا۔ صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضور ﷺ کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ بڑی عمدہ چادر ہے۔ آپ مجھے عنایت فرما دیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لے لو۔ جب آنحضور ﷺ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضور ﷺ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضور نے اسے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضور سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے۔ کہ آنحضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضور ﷺ نے زیب تن فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

(۹۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ يُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْ وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ

۹۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ زمانہ سکڑ جائے گا۔ عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی "ہرج" کیا ہے؟ فرمایا قتل قتل۔

(۹۷۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ سَمِعَ سَلَّامَ ابْنَ مِسْكِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ

۹۷۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام بن مسکین سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

باب ۵۹۶. كَيْفَ يَكُوْنُ الرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ

۵۹۶۔ آدمی اپنے گھر کس طرح رہے؟

(۹۷۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِيْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ

۹۷۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضور ﷺ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

باب ۵۹۷. اَلْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

۵۹۷۔ اللہ کی محبت۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ، جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ، اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ

۹۷۷۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔تو جبرائیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے۔کہ اللہ فلاں بندہ سے پیار کرتا ہے۔تم بھی اس سے محبت کرو۔جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔

باب ۵۹۸. اَلْحُبِّ فِي اللّٰهِ

۵۹۸۔اللہ کے لئے محبت۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهُ، اِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰى اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا

۹۷۸۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،ان سے قتادہ نے۔اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاس) اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لئے کرے۔اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔اس کے لئے دوبارہ کفر اختیار کرنے کے مقابلہ میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ محبت نہ ہو۔

باب ۵۹۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

۵۹۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اے ایمان والو،کوئی جماعت کا مذاق نہ بنائے۔ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو'' فاولئک هم الظالمون تک۔''

(۹۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ، ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ، يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَّاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ

۹۷۹۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کی ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔اور آنحضور نے فرمایا کہ کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو جانور کی طرح مارتا ہے۔حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔اور ثوری وہیب،اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا کہ''غلام کی طرح (جانور کی طرح'' کے بجائے۔)

(۹۸۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

۹۸۰۔مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ان سے یزید بن ہارون

هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا

نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) منیٰ میں فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا۔ یہ باحرمت دن ہے "تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت شہر ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت مہینہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر تمہارا (ایک دوسرے کا) خون، مال اور عزت اسی طرح حرام کر دیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

باب ۶۰۰ . مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

۶۰۰۔ گالی اور لعنت وملامت کی ممانعت۔

(۹۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَاالْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ

۹۸۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام (کفر وفسق) خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

(۹۸۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ كُفْرٌ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابووائل سے سنا۔ اور وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ بدگو نہیں تھے۔ نہ آپ ﷺ لعنت ملامت کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرف اتنا کہہ دیتے اسے کیا ہوگیا ہے اس کی پیشانی

گرد آلود ہو۔

(۹۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدمَ نَذْرٌ فِيمَا لَايَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَه' بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

۹۸۴۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے ان سے ابوقلابہ نے کہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔آپ نے ان سے حدیث بیان کی۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی۔جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خودکشی کر لی ہوگی۔اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔اور جس نے کسی مؤمن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

(۹۸۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُه' حَتّٰى انْتَفَخَ وَجْهُه' وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاَخْبَرَه' بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ اَتُرٰى بِي بَاْسٌ اَمَجْنُوْنٌ اَنَا اِذْهَبْ

۹۸۵۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی۔کہا کہ میں نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔آپ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں۔آپ نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے دو افراد نے تو تو میں میں کی۔ایک صاحب کو غصہ آ گیا۔اور بہت زیادہ آیا۔ان کا چہرہ پھول گیا۔اور رنگ بدل گیا۔آنحضور ﷺ نے اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنا۔نچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضور کا ارشاد سنایا۔لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی ہے۔کیا میں مجنون ہوں،دفع ہو جاؤ۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَاِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ خَيْراً لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

۹۸۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی۔ان سے حمید نے بیان کیا۔ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔نبی کریم ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر کے متعلق) بتانے نکلا تھا۔لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات (۲۷)

رمضان اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

(۹۸۷) حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَاَیْتُ عَلَیْهِ بُرْدًا وَّعَلٰی غُلَامِهٖ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْاَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهٗ كَانَتْ حُلَّةً فَاَعْطَیْتَهٗ ثَوْبًا اٰخَرَ فَقَالَ كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اَعْجَمِیَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَفَنِلْتَ مِنْ اُمِّهٖ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِیْكَ جَاهِلِیَّةٌ قُلْتُ عَلٰی حِیْنِ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ یَدِهٖ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاكُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَایَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَایَغْلِبُهٗ فَلْیُعِنْهُ عَلَیْهِ

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معرور نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے معرور نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلہ ہو جاتا۔ (یعنی ایک چادر کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لئے اور ایک چادر تہبند کی حیثیت سے پہننے کے لئے) ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجمی تھیں میں نے اس بارے میں جملہ چست کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم ﷺ سے کہا۔ پھر فرمایا کیا تو نے اس کی ماں کے بارے میں برا بھلا کہا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے عرض کی (یا رسول اللہ) کیا اب بھی اس بڑی عمر میں بھی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں (اب بھی موجود ہے۔) یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو خود کھائے اسے بھی وہی کھلائے اور جو خود پہنے اسے بھی وہی پہنائے اور اسے کام کرنے کے لئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

باب ۷۰۱. مَایَجُوْزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَقَوْلِهِمُ الطَّوِیْلُ وَالْقَصِیْرُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ وَمَا لَایُرَادُ بِهٖ شَیْنُ الرَّجُلِ

۷۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر کس حد تک جائز ہے۔ جیسے لوگوں کا کسی کو لانبا یا ٹھگنا کہنا۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ "ذوالیدین" (لمبے ہاتھوں والے) کیا کہتے ہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

(۹۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَیْهَا وَفِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ یُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف

الصَّلاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالُوْا بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَ كَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ

محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ (شاید) نماز کی رکعتیں کم ہوگئیں ہیں۔ (اس لئے آنحضور ﷺ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ۲ ہی پڑھائیں۔) حاضرین میں ایک صحابی تھی جنہیں حضور اکرم) ''ذوالیدین'' (لمبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، نہیں، یا رسول اللہ، آپ بھول گئے ہیں۔ (اب آنحضور کو بھی یاد آگیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں۔) چنانچہ فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا۔ اور تکبیر کہہ کر سجدہ (سہو، میں گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

باب ۲۰۲. الْغِيْبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

۲۰۲۔ غیبت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَّعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ (ایک قبر کا مردہ) اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ (دوسری قبر کا مردہ) چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر گاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

باب ۲۰۳. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

۲۰۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ

۹۹۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَ نْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے۔

باب ۶۰۴. مَایَجُوْزُ مِنْ اِغْتِیَابِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّیَبِ

۶۰۴۔ فساد کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کی غیبت کے جواز۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَه' بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ اَوِابْنُ الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَ لَانَ لَه' الْکَلَامَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِیْ قُلْتُ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْکَلَامَ قَالَ اَیْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اَوْوَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَآءَ فُحْشِهٖ

۹۹۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی بڑا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، عائشہ وہ شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدکلامی کے خوف سے لوگ چھوڑ دیں۔

باب ۶۰۵. اَلنَّمِیْمَةُ مِنَ الْکَبَآئِرِ

۶۰۵۔ چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبِیْدَةُ ابْنُ حُمَیْدٍ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرَةٍ وَّاِنَّه' لَکَبِیْرٌ کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَکَسَرَهَا بِکَسْرَتَیْنِ اَوْثِنْتَیْنِ فَجَعَلَ کِسْرَةً فِیْ قَبْرِ هٰذَا وَکِسْرَةً فِیْ قَبْرِهٰذَا فَقَالَ لَعَلَّه' یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید ابوعبدالرحمن نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ انہیں عذاب ہورہا ہے۔ اور کسی بڑے دشوار معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہورہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاک منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا۔ امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کے لئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

باب ۶۰۶. مَایُکْرَهُ مِنَ النَّمِیْمَةِ وَ قَوْلِهٖ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِیْمٍ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ یَهْمِزُ وَیَلْمِزُ وَیَعِیْبُ

۶۰۶۔ چغلخوری ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ بازی ہے۔ ''چلتا پھرتا چغلخور ہے۔'' ''کمبختی ہے۔'' ''پس پشت عیب جوئی کرنے والے کے لئے'' یہمز ویلمز بمعنی یعیب ہے۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

۹۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلخور نہیں جائے گا۔

باب ۶۰۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔"

(۹۹۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ قَالَ اَحْمَدُ اَفْهَمَنِيْ رَجُلٌ اِسْنَادَهٗ

۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص (روزہ رکھتے ہوئے) جھوٹ بات اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے مجھے سمجھائی۔

باب ۶۰۸. مَاقِيْلَ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۶۰۸۔ دورخ کے بارے میں حدیث۔

(۹۹۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

۹۹۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

باب ۶۰۹. مَنْ اَخْبَرَ صَاحِبَهٗ بِمَا يُقَالُ فِيْهِ

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے خیالات بتادیئے۔

(۹۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهٗ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے انہیں ابو وائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ میں کچھ مال) تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ، محمد کو اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی۔ میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب ۶۱۰. مَايُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا یا (یہ فرمایا کہ) تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

(۹۹۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَامَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَايُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے ان کی تعریف کی (اور غیر ضروری مبالغہ کیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ افسوس، تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضور ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا، اگر تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہی ہو جائے تو کہنا چاہئے کہ میں اس کے متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وھیب نے خالد کے واسطہ سے اپنی روایت میں ''ویلک'' (ویحک) کے بجائے بیان کیا۔

باب ۶۱۱. مَنْ اَثْنٰى عَلٰى فِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

(۹۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَاذَكَرَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ کو تہبند کے متعلق جو کچھ فرمانا تھا جب آپ ؐ نے فرمایا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا تہبند ایک طرف سے گھسٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو۔ (جو تہبند کو تکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹتے چلتے ہیں۔)

باب ۶۱۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن معاملات، رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر اور سرکشی سے روکتا

وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ

ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' بلاشبہ تمہاری سرکشی اور ظلم تمہاری ہی جانوں پر آئے گا۔'' (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد'') پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر پر برائی لادنے کی ممانعت۔

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَاتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَاْتِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ ذَاتَ يَوْمٍ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْ اَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رَاسِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاسِيْ مَابَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ يَعْنِيْ مَسْحُوْرًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِيْمَ قَالَ فِيْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ وَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِيْ وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيْدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِيَهُوْدَ

۱۰۰۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گذرتا تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے مجھ سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہی۔ دو مرد میرے پاس آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا، کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں بالوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذروان کے کنویں کے اندر کے پتھر کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضور تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے حصے شیاطین کے سروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی مہندی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا۔ پھر آنحضور کے حکم سے جادو نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر کیوں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضورؐ نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ دی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ لبید بن اعصم یہود کے حلیف بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

باب ۶۱۳. مَايُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

۶۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچھے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور حسد کرنے والے کی برائی سے (پناہ) جب وہ حسد کرے۔

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَاتَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں ہمام بن منبہ نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

باب ۶۱۴. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

۶۱۴۔ اے ایمان والو، بہت سے بدگمانیوں سے بچو، بلا شبہ بہت سی بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔

(۱۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

۱۰۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ حسد نہ کرو۔ بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

باب ۶۱۵. مَا يَكُوْنُ مِنَ الظَّنِّ

۶۱۵۔ کس طرح کا گمان جائز ہے۔

(۱۰۰۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَظُنُّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّقَالَ يَاعَائِشَةُ مَآ اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَيْهِ

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور (اس حدیث میں ہے کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

باب ٦١٦. سَتْرُ الْمُؤمِنِ عَلٰى نَفْسِهٖ

(١٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آنحضور نے فرمایا۔ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سوا گناہوں کو علانیہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ) کا کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گذر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

(١٠٠٧) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوْ اَحَدُكُمْ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے اتنا قریب ہوگا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے شانہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے بندہ کہے گا ہاں پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کروالیں گے۔ اور پھر فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔

باب ٦١٧. اَلْكِبْرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهٖ مُسْتَكْبِرًا فِيْ نَفْسِهٖ عِطْفُهٗ رَقَبَتُهٗ

۶۱۷۔ تکبر اور مجاہد نے فرمایا۔ "ثانی عطفہ" سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ "عطفہ" ای رقبتہ۔

(١٠٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کردے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں۔

عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَ

ہر تند خو، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر، اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔

باب ۶۱۸. اَلْهِجْرَةِ وَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

(۱۰۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّهَا اَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْعَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْلَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَّا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِيَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِاَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ اُدْخُلُوْا قَالُوْا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا مَاكَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ اَنَّ

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث بیان کی، آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا۔ کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جوام المؤمنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا یا عائشہ یہ طرز عمل چھوڑ دیں ورنہ انہیں دینا بند کردوں گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں۔ ام المؤمنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عرصہ گذر گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ (کہ انہیں معاف فرمادیں) ام المؤمنین نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم اس کے بارے میں سفارش نہیں مانیں گی۔ اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے بہت تکلیف دہ ہوگیا۔ تو آپ نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل کرا دو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ میرے ساتھ صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما دونوں اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اور عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّه لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَ تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتْ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا

فرمایا کہ آ جاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آ جاؤ۔ ام المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب یہ حضرات اندر آ گئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔ اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دیے۔ لگے۔ اور رونے لگے۔ (کہ معاف کر دیں آپ ام المؤمنین کے بھانجے تھے) مسور اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین کو اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں۔ اور انہیں معاف کر دیں۔ ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے اور حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان ہے۔ تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی اور اپنی قسم (کو توڑنے) کی وجہ سے چالیس ۴۰ غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں۔ اور آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

(۱۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ

۱۰۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

(۱۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

۱۰۱۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور انہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

باب ۶۱۹۔ مَايَجُوْزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى وَقَالَ

۶۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز۔ کعب رضی اللہ عنہ

كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً

نے بیان کیا۔ کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ (غزوہ تبوک میں) شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کردی تھی۔ اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ اُهَاجِرُ اِلَّا اسْمَكَ

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ یہ آپ کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ جی ہاں۔ لیکن میں آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی (آپ کا تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے۔)

باب ۶۲۰. هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ اَوْبُكْرَةً وَّعَشِيًّا

۶۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کے لئے ہر وقت جا سکتا ہے یا صبح شام ہی کے اوقات ہیں۔

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ بْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ اَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِينَا فِيهَا قَالَ اَبُوبَكْرٍ مَّاجَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَ اِنِّي قَدْ اُذِنَ لِيَ بِالْخُرُوجِ

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں معمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضور ﷺ کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنحضور کا تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہوسکتا ہے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

باب ۶۲۱. اَلزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ عِنْدَهُ

۶۲۱۔ ملاقات کے لئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے لئے گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا۔

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۰۱۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالوہاب نے

الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدِ نِالْحَذَّآءِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَاَهْلَ بَيْتٍ فِي الْاَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهٗ عَلٰى بِسَاطٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ

خبر دی۔ انہیں خالد حذاء نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنحضور نے اس پر نماز پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔

باب ۶۲۲. مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُوْدِ

۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کے لئے زیبائش کی۔

(۱۰۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَاغَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهٖ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فَمَضٰى فِيْ ذَالِكَ مَامَضٰى ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ فِيْ مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

۱۰۱۵۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیبا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اسے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وفد جب آپ سے ملاقات کے لئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہوتا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنحضور نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا تو آپ اسے لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آنحضور نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بارے میں آپ اس سے پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ (کہ اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔) آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ (بیچ کر) مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

باب ۶۲۳. الْاِخَاءِ وَالْحِلْفِ وَقَالَ اَبُوْجُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ! ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع رضی

وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔

(۱۰۱۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا يحيٰ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَه' وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بشاةٍ

۱۰۱۶۔ ہم نے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔ تو پھر (جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

(۱۰۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ زَكَرِيَّآءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاحِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِي

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ (حلف) کی کوئی اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور نے خود قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔ ❶

باب ۶۲۴. اَلتَّبَسُّمِ وَالضَّحْكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى

۶۲۴۔ مسکرانا اور ہنسنا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کہی تو میں ہنس دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ اِمْرَاَتَه' فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَه' عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ عند رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَه' عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ...... وَاَنَّه' وَاللّٰهِ مَا مَعَه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّامِثْلَ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ عِنْدَ اَبُوْبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۱۸۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور طلاق قطعی دی۔ اس کے بعد ان سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ لیکن وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کر لیا۔ لیکن، واللہ ان کے پاس تو پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بتایا۔ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن العاص کے

❶ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کے لئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں "حلیف" کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا۔ کیونکہ اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهٗ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِيْ اَبَابَكْرٍ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَاحَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

صاحبزادے حجرہ کے دروازے پر تھے۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ...... کو آواز دے کر کہنے لگے۔ کہ آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہ آنحضور کے سامنے کس طرح کی بات کہتی ہے۔ اور حضور اکرم نے تبسم کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اسوقت تک ممکن نہیں ہے۔ جب تک تم ان کا (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا) مزانہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزانہ چکھ لیں۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةٌ اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ اِنَّكَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

۱۰۱۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے۔ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب نے۔ ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضور کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں۔ آپؐ سے سوالات کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں۔ ان کی آواز بھی آنحضورؐ کی آواز کے مقابلہ میں بلند تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضورؐ نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضورؐ اس وقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آنحضور نے فرمایا ان پر مجھے حیرت ہوئی۔ جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپ سے ڈرایا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضور سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضور نے فرمایا ہاں۔ اے ابن خطاب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آتا ہوا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابوالعباس نے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّآئِفِ قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا وَّكَثُرَ فِيْهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكَتُوْا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهٗ بِالْخَبَرِ

اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں تھے۔ (غزوہ کے موقع پر) تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کرلیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمسان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضورؐ ہنس دیئے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے جو سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہوگیا۔ اپنی بیوی کے ساتھ میں نے رمضان میں (روزہ کی حالت میں) ہم بستری کر لی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کردو۔ انہوں نے عرض کی۔ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے کی روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ "عرق ایک طرح (ٹوکرام) ایک پیمانہ تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پوچھنے والا کہاں ہے؟ جو اسے صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں؟ بخدا مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضورؐ ہنس دیئے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر تمہی لے لو۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ

۱۰۲۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی۔ جس کا حاشیہ دبیز تھا۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ

بِحُرَانِیْ غَلِیْظُ الْحَاشِیَةِ فَاَدْرَکَه' اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِیْدَةً قَالَ اَنَسٌ فَنَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِیَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَلَه' بِعَطَاءٍ

کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضور کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ اللہ کا جو مال آپؐ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمایئے۔ اس وقت میں نے آنحضور ﷺ کو مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر آپؐ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ وَقَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ وَ لَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْهِ اَنِّیْ لَآ اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا

۱۰۲۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضور ﷺ نے (اپنے پاس اپنی مخصوص مجلسوں میں آنے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضور ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ، اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ

۱۰۲۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے (تو اس پر غسل واجب ہے) اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا، پھر بچہ (ماں کی صورت سے) مشابہ کس طرح ہوتا ہے۔

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَه' عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ

۱۰۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح کھل کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا ہو۔ آپ صرف مسکراتے تھے۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا

۱۰۲۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ

يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ وَمَانَرٰی مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقٰى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُه‘ اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوْاحَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ فَمَا زَالَتْ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَالِکَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُه‘ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّکَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا يُمْطَرُ مَاحَوَالَيْنَا وَلَايُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِجَابَةَ دَعْوَتِهٖ

سے خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آنحضورؐ اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قحط پڑ گیا ہے۔ اپنے رب سے سیرابی کی دعا کیجئے۔ آنحضورؐ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑھے اور بارش ہونے لگی۔ یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی۔ سلسلہ ٹوٹا ہی نہ تھا۔ چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے (اگلے جمعہ کو) کھڑے ہوئے۔ آنحضورؐ خطبہ دے رہے تھے۔ اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپ دعا کریں کہ اب بارش بند کر دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اے اللہ، ہمارے چاروں طرف بارش ہو۔ ہم پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹنے لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے لگی۔ اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہوگئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضرت کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

باب ۶۲۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْكَذِبِ

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

۱۰۲۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بلاشبہ سچ بر (بھلائیوں) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بر جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ صدیق (بہت سچا) ہو جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ (فجور) (برائی) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فجور جہنم کی طرف، اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا (کذاب) لکھ دیا جاتا ہے۔

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِکِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۲۸۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

رسول اللہ نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے، خلاف کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِىْ قَالاَ الَّذِىْ رَاَيْتَه' يُشَقُّ شِدْقُه' فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكِذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۰۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجا نے حدیث بیان کی، اوران سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ (شب معراج میں) انہوں نے کہا کہ جب آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جارہا تھا، وہ بڑا ہی جھوٹا تھا۔ ایک جھوٹ کو لیتا تھا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا۔

باب ۶۲۶. فِى الْهَدْىِ الصَّالِحِ

۶۲۷۔ اچھے طور طریق کے بارے میں۔

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّ هَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنِ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ لَانَدْرِىْ مَايَصْنَعُ فِىْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا

۱۰۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا، کیا آپ سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے شقیق سے سنا۔ کہا کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ تمام لوگوں میں اپنی چال ڈھال اور طور طریق میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک (کی یہ کیفیت تھی) ہمیں یہ معلوم نہیں کہ وہ اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے تو کیا کیفیت ہوتی تھی۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مخارق نے، انہوں نے طارق سے سنا، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔

باب ۶۲۷. اَلصَّبْرُ عَلَى الْاَذٰى وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلاحساب دیتا ہے۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِى الْاَعْمَشُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَوْلَيْسَ شَىْءٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى سَمِعَه' مِنَ

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی، جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی

اللهِ اِنَّهُمْ لَيَدْعُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَّاِنَّهٗ لَيُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

ہو، اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں اور وہ انہیں معاف کرتا ہے، بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ اَمَّا اَنَا لَاَقُوْلَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَسَارَرْتُهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدْتُّ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَخْبَرْتُهٗ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شقیق سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز تقسیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہؓ کو) تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ ﷺ سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ ﷺ سے کہی۔ آنحضور ﷺ پر اس کی یہ بات بڑی شاق گذری اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں نے آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب ۶۲۸۔ مَنْ لَّمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۶۲۸۔ جس نے دو بدو کسی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

(۱۰۳۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ وَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً

۱۰۳۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی چیز بنائی اور اس کی اجازت دی، لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے، جب آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ واللہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کے لئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ عُتْبَةَ مَوْلٰى اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ

۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے اور ان سے عبداللہ نے سنا، ابی عتبہ انس رضی اللہ عنہ کے مولا نے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔ جب آپ کو ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے اثرات آپ کے

باب ۶۲۹. مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ بِغَيْرِ تَاْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ
بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰى
عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَاسَلَمَةَ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
لّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ى اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَاكَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا
هُمَا

(۱۰)حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
ن حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ
كِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ
هٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ
كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

مَنْ لَمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَاَوِّلًا
لَ عُمَرُ لِحَاطِبِ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
هِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ
دْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

چہرے پر کھچ جاتے تھے۔

۶۲۹۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو بلا تاویل کافر کہا تو وہ خود ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا۔

۱۰۳۶۔ ہم سے محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مبارک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن کثیر نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہی کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر (بہرحال) لاگو ہوتا ہے اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن یزید نے، انہوں نے ابوسلمہ سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کے لئے جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جس کی اس نے قسم کھائی ہے اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کرلی تو اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت بھیجنا، اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۶۳۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے، جس نے یہ (کسی مسلمان کو کافر کہنا) تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ منافق ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہیں یہ کیسے معلوم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

(۱۰۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَه' فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَءَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ اِنَّه' مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا وَ نَسْقِيْ بِنَوَاضِحِنَا وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَاالْبَارِحَةَ فَقَرَءَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ اَنِّيْ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلاَ ثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ نَحْوَهَا

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید نے خبر د انہیں سلیم نے خبر دی، ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی، ان جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ معاذ بن جبل رضی ا عنہ، نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم میں آتے اور ا نماز پڑھاتے۔ انہوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ ا پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب ا کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ م رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم لوگ محنت کام کرتے ہیں اور اپنی اونٹیوں سے خود پانی لاتے ہیں۔ معاذ رضی ا عنہ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ ا لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا، اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہو آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ (جب امام ہو تو) والشمس، و اور سبح اسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوالْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

۱۰۴۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابوالمغیرہ نے خبر ان سے اوزاعی نے بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ر ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی اور قسم لات وعزیٰ ک اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہئے اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا کہ آ تو اسے صدقہ دینا چاہئے۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ وَّهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، جو چند سواروں کے وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس نے انہیں پکار کر کہا کہ، آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تمہیں منع آباء واجداد کی قسم کھاؤ۔ پس اگر کسی کو قسم کھانی ہی کھائے، ورنہ چپ رہے۔

باب ۶۳۱۔ مَايَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِاللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ

۶۳۱۔ اللہ کے معاملہ میں غصہ اور شدت کا جوا فرمایا "کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کر

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

(۱۰۴۲) حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهٗ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ

۱۰۴۲۔ ہم سے یسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اندر تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضور ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ لیا اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا جو تصویریں بناتے ہیں۔

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَ تَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ

۱۰۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں صاحب کی وجہ سے نہیں پڑھتا، کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ بیان کیا کہ اس دن ان صاحب (امام) کو نصیحت کرنے میں آنحضور ﷺ کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا ایسا میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! تم میں سے بعض دور کرنے والے ہیں (نماز جماعت پڑھنے سے) پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں مریض، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۱۰۴۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب منہ کا بلغم دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور غصہ ہوئے۔ پھر فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں، اس لئے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ

۱۰۴۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے خبر دی، انہیں منبعث کے مولا یزید نے خبر دی، انہیں زید بن خالد جہنی نے کہا کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (راستے میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھالیا ہو)

فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَ عِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْلِأَخِيْكَ أَوْلِلذِّئْبِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً اَوْ حَصِيْرًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَتَتَبَّعَ اِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَآءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ ثُمَّ جَاءُوْالَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَاَبْطَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ

کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو، اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کردو۔ پوچھا یارسول اللہ ﷺ گمشدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے پکڑلو۔ کیونکہ وہ یا تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی۔ پوچھا، یارسول اللہ! اور گمشدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ ناراض ہوئے اور آپ ﷺ کے دونوں رخسار سرخ ہوگئے اور چہرہ بھی آپ ﷺ کا سرخ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں اور اس کا پانی ہے۔ بالآخر وہ خود اپنے مالک کو پالے گا اور مکی نے بیان کیا، اس سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے کہا کہ مجھ سے عمر بن عبداللہ کے مولی سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں) کھجور کی شاخوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجرہ کی طرح بنالیا تھا۔ پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی۔ بہت سے لوگ بھی وہیں آگئے اور انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور ٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھر ہی میں رہے اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں پھینکیں تو آنحضور ﷺ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل (کہ نفل نماز تم میری اقتداء میں اتنے ذوق وشوق سے پڑھتے ہو) دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو، کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

باب ۶۳۲۔ اَلْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَاغَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ۔ اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں تو معاف کردیتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں، خوشحالی اور تنگ حالی میں اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اور اللہ اچھے کام

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِکُ نَفْسَه' عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۰۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سعید بن میتب نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل) کو پچھاڑ دیا کرے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

(۱۰۴۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَه' جُلُوْسٌ وَّاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَه' مُغْضَبًا قَدِاحْمَرَّ وَجْهُه' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُلَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُهَا يَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

۱۰۴۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے اعمش نے، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ اگر یہ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، راندہ درگاہ شیطان سے) کہہ لے، صحابہؓ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، حضور اکرم ﷺ کیا فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا دیوانہ نہیں ہوں۔

(۱۰۴۸) يحيٰى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ هُوَابْنُ عَيَّاشٍ. عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَاتَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

۱۰۴۸۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبکر نے خبر دی، آپ ابن عباس ہیں، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی، مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔

باب ۶۳۳۔ اَلْحَيَاءِ

۶۳۳۔ حیاء۔

(۱۰۴۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَايَاتِیْ اِلَّابِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوْبٌ فِی الْحِكْمَةِ اِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَّاِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً فَقَالَ لَه' عِمْرَانُ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِیْ عَنْ

۱۰۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالسواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حیاء سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے، اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے، حیاء سے سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم مجھے اپنی کتابوں

صَحِيفَتِکَ

کی باتیں سناتے ہو۔

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُوْلُ اِنَّکَ لَتَسْتَحْيِيْ حَتّٰى كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ اَضَرَّبِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گویا وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کہ حیاء ایمان میں سے ہے۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلٰى اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عُتْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا

۱۰۵۱۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابوعبداللہ (مصنف رحمۃ اللہ) نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

باب ۶۳۴. اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِيْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ

۶۳۴۔ جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِيْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے، ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ابتداء سے تمام انبیاء کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ ”جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔“

باب ۶۳۵. مَالَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ

۶۳۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کے لئے حق بات سے حیاء نہ کی جائے۔

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے۔ ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یارسول اللہ! اللہ حق بات سے حیاء نہیں کرتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اگر عورت پانی دیکھے۔

(۱۰۵۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَآءَ. لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَايَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَاهِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَارَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ وَاَنَا غُلَامٌ شَآبٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا

رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی ہے، جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہؓ نے کہا کہ یہ فلاں درخت ہے، یہ فلاں درخت ہے، میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے (جس کی مثال مومن سے دی گئی ہے) لیکن چونکہ میں نوجوان تھا، اس لئے حیاء آئی (کہتے ہوئے) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ سے روایت ہے۔ ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح اور یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

(۱۰۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَاءَ تْ اِمْرَاَ ةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَّكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتْ اِبْنَتُهٗ مَا اَقَلَّ حَيَآءَ هَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْكِ عَرَضَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ثابت سے سنا، اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا اور عرض کی، کیا آنحضور ﷺ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں، وہ کتنی بے حیاء تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کے لئے پیش کیا۔

باب ۶۳۶. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ كَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيْفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ

۶۳۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ آسانی کرو۔ حضور اکرم ﷺ لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے۔

(۱۰۵۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ اَبُوْمُوْسٰے يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ يُصْنَعُ فِيْهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۰۵۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی بردہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا، انہیں خوشخبری سنانا، برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم ایسی سرزمین میں جارہے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے اور اسے ''بتع'' کہا جاتا ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے اور اسے ''مزر'' کہا جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ سَکِّنُوْا وَلَاتُنَفِّرُوْا

۱۰۵۷۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

(۱۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَاخُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّااَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًاکَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَاانْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَیَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ

۱۰۵۸۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضور ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور حضور اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت وعہد کو توڑتا تو اللہ کے لئے آنحضور ﷺ اس سے انتقام لیتے۔

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنَّا عَلٰی شَاطِیءِ نَهْرٍ بِالْاَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَآءُ فَجَآءَ اَبُوْبَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ عَلٰی فَرَسٍ فَصَلّٰی وَخَلّٰی فَرَسَهٗ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَکَ صَلَاتَهٗ وَتَبِعَهَا حَتّٰی اَدْرَکَهَا فَاَخَذَهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَضٰی صَلَاتَهٗ وَفِیْنَا رَجُلٌ لَهٗ رَأْیٌ فَاَقْبَلَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْااِلٰی هٰذَا الشَّیْخِ تَرَکَ صَلَاتَهٗ مِنْ اَجْلِ فَرَسٍ فَاَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِیْ اَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ مَنْزِلِیْ مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّیْتُ وَتَرَکْتُ لَمْ اٰتِ اَهْلِیْ اِلَی اللَّیْلِ وَذَکَرَاَنَّهٗ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی مِنْ تَیْسِیْرٍ ہ

۱۰۵۹۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ازرق بن قیس نے بیان کیا کہ اہواز میں ہم ایک نہر کے کنارے تھے، جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ نے نماز توڑ دی اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز قضاء کی۔ ہمارے ساتھ ایک شخص تھا، جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو دیکھو، اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ ڈالی۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا، کسی نے مجھ سے ایسی ناگوار بات نہیں کہی اور آپ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا اور آپ نے بیان کیا کہ آپ آنحضور ﷺ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ نے آنحضور ﷺ کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا تھا۔

(۱۰۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ ابْنُ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَثَارَ اِلَیْهِ النَّاسُ

۱۰۶۰۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے خبر دی، اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک اعرابی

لِيَقَعُوْا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ اَوْ سَجْلًا مِنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس طرف بڑھے کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کے ڈول بہادو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

باب ۶۳۷. اَلْاِنْبِسَاطِ اِلَى النَّاسِ وَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْاَهْلِ

۶۳۷۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو، لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنسی مذاق۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحا) فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغیر (بلبل) نے کیا کیا۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضور ﷺ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آنحضور ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

باب ۶۳۸. اَلْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اِنَّا لَنَكْشِرُ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ وَاِنَّ قُلُوْبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۶۳۸۔ لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں، جن کے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهٗ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ اَيْ عَآئِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهٗ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَآءَ فُحْشِهٖ

۱۰۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے اندر بلا لو۔ بہت ہی برا ہے یہ شخص (ابن العشیر یا اخو العشیرۃ کے الفاظ فرمائے۔ راوی کو شک تھا) جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ

کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے جس کو لوگ اس کی بد خلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

(۱۰۶۴)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَتْ لَهٗ اَقْبِيَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مُّزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَقَسَّمَهَا فِىْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ خَبَاءْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ اَيُّوْبُ بِثَوْبِهٖ اَنَّهٗ يُرِيْهِ اِيَّاهُ وَكَانَ فِىْ خُلُقِهٖ شَىْءٌ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ

۱۰۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ میں دیبا کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے وہ قبائیں اپنے صحابہؓ میں تقسیم کر دیں اور ایک مخرمہ رضی اللہ عنہ کے لئے باقی رکھی۔ جب مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے آپ کے لئے چھپا رکھی تھی۔ ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضور ﷺ نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو وہ کپڑا دکھایا تھا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ میں کچھ (شدت) تھی۔ اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطہ سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس چند قبائیں آئیں۔

باب ۶۳۹. لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

۶۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا اور معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو۔

(۱۰۶۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

باب ۶۴۰. حَقِّ الضَّيْفِ

۶۴۰۔ مہمان کا حق۔

(۱۰۶۶)حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّكَ عَسٰى اَنْ يَّطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر ایسا نہ کرو۔ عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، روزے بھی رکھو اور بلا روزے بھی رہو۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لئے آنیوالوں کا بھی تم پر حق ہے،

وَاِنَّ مِنْ حَسْبِکَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلاَ ثَةَ اَیَّامٍ فَاِنَّ بِکُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَذَالِکَ الدَّهْرُ کُلُّه' قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ غَیْرَ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ مِنْ کُلِّ جُمْعَةٍ ثَلاَ ثَةَ اَیَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قُلْتُ اُطِیْقُ غَیْرَ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھو، کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے۔ اس طرح پوری زندگی کے لئے کافی ہوگا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی تو آپ ﷺ نے اس کے مطابق کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی اور آپ ﷺ نے ایسا ہی کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آدھی زندگی کا روزہ۔

باب ۶۴۱. اِکْرَامِ الضَّیْفِ وَخِدْمَتِه اِیَّاهُ بِنَفْسِه وَقَوْلِه ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ابراہیم کے مہمان، جن کی عزت کی گئی۔"

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَه' جَائِزَتُه' یَوْمٌ وَّ لَیْلَةٌ وَّالضِّیَافَةُ ثَلاَ ثَةُ اَیَّامٍ فَمَابَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَایَحِلُّ لَه' اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَه' حَتّٰی یُحْرِجَه'

۱۰۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابوشریح کعبی رضی عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے۔ اس کی خاطر تواضع ایک دن اور رات کی ہے اور مہمانی کے تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تکلیف ہو۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ مِّثْلَه' وَزَادَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی، اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہئے، ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَه' وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۱۰۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے ورنہ

خاموش رہے۔

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِىْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِىْ يَنْبَغِىْ لَهُمْ

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ ہمیں (غزوے وغیرہ کے لئے) بھیجتے ہیں اور راستے میں ہم بعض قبیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے۔ آنحضور ﷺ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر ہم سے فرمایا کہ جب تک کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو اور وہ تمہارے لئے وہ کہیں جو مہمان کے مناسب ہے تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو ان پر ضروری ہے۔

(۱۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ

۱۰۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

باب ۶۴۲۔ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

۶۴۲۔ مہمان کے لئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ اَبِى الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَاالدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَاشَانُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُوالدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُوالدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

۱۰۷۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان اور ابودرداء رضی اللہ عنہ میں بھائی چارگی کرائی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تو ام درداء رضی اللہ عنہا کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا اور پوچھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں، تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا میں کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھایئے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا۔ رات ہوئی تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری

وَّلاَهْلِکَ عَلَیْکَ حقًّا فَاعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّه، فَاتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وسلَّم فذکَرَ ذٰلِکَ لَه، فَقَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم صَدَقَ سَلْمَانُ اَبُوْ جُحَیْفَةَ وَهَبُ السَّوائِیُّ یُقَالُ لَه، وَهْبُ الْخَیْرِ

کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوجایئے۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اب اٹھئے۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سارے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابوجحیفہ وہب السوائی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

باب ۶۴۳. مَایُکْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجُوْعِ عِنْدَ الضَّیْفِ

۶۴۳۔ مہمان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَابَکْرٍ تَضَیَّفَ رَ هْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُوْنَکَ اَضْیافَکَ فَاِنِّیْ مُنْطَلِقٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِیْءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَه، فَقَالَ اطْعَمُوْا فَقَالُوْا اَیْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوْا قَالُوْا مَا نَحْنُ بِاٰکِلِیْنَ حَتّٰی یَجِیْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ فَاِنَّه، اِنْ جَآءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَیَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا فَعَرَفْتُ اَنَّه، یَجِدُ عَلَیَّ فَلَمَّا جَآءَ تَنَحَّیْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَاصَنَعْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ یَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ فَسَکَتُّ ثُمَّ قَالَ یَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ فَسَکَتُّ فَقَالَ یَاغُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ لَمَا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْیَافَکَ فَقَالُوْا صَدَقَ اَتَانَا بِه قَالَ فَاِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِیْ وَاللّٰهِ لَااَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُه، حَتّٰی تَطْعَمَه، قَالَ لَمْ اَرَ فِی الشَّرِّ کَا للَّیْلَةِ وَیْلَکُمْ مَا اَنْتُمْ لِمَ لَاتَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاکُمْ هَاتِ طَعَامَکَ فَجَآءَ ه، فَوَضَعَ یَدَه، فَقَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰی لِلشَّیْطَانِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا

۱۰۷۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! ماحضر مہمانوں کے پاس لائے اور کہا کہ تناول فرمایئے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمایئے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے، کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے تک آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا، تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمٰن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمٰن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق، میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا کہ عبدالرحمٰن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے

ہمارے پاس لائے تھے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا، میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں، میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس! آپ حضرات ہماری میزبانی سے کیوں انکار کرتے ہیں؟ (عبدالرحمٰن)! کھانا لاؤ۔وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

باب ۶۴۴. قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهٖ لَا اٰكُلُ حَتّٰى تَاْكُلَ فِيْهِ حَدِيْثُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۰۷۴) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِضَيْفٍ لَّهٗ اَوْبِاَضْيَافٍ لَّهٗ فَاَمْسٰى عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَتْ اُمِّىْ اِحْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ اَوْاَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَاعَشَيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ اَوْعَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اَوْ فَاَبٰى فَغَضِبَ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهٗ فَاخْتَبَاْتُ اَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لَاتَطْعَمُهٗ حَتّٰى يَطْعَمَهٗ فَحَلَفَ الضَّيْفُ اَوِالْاَضْيَافُ اَنْ لَّايَطْعَمَهٗ اَوْيَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَانَ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا لَايَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَااُخْتَ بَنِىْ فِرَاسٍ مَّا هٰذَا فَقَالَتْ وَ قُرَّةِ عَيْنِىْ اَنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ قَبْلَ اَنْ نَّاْكُلَ فَاَكَلُوْا وَ بَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا

۶۴۴۔ مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم ﷺ کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوعثمان نے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کئی مہمان لے کر آئے، پھر آپ عشاء تک نبی کریم ﷺ کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری والدہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے مہمان یا مہمانوں کو کھانے سے روکے رکھا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا۔انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔لیکن انہوں نے انکار کیا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور انہوں نے (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا۔اے نالائق۔ ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائیں گی۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شیطانی کام تھا۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھایا۔ (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی) یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔انہوں نے کہا میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔اب یہ اس سے زیادہ (کھانا) ہے۔جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر

سب نے کھایا اور اس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔

باب ۶۴۵۔ اِكْرَامِ الْكَبِيْرِ وَيَبْدَأُ الْاَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

۶۵۴۔ بڑے کی عزت۔ گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا ابتداء کرے۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَّوْلَى الْاَنْصَارِ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ وَّ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَآءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَالْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِالْكُبْرَ قَالَ يَحْيٰى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيْلَكُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَّمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَاَدْرَكْتُ نَاقَةً مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَّهُمْ فَرَكَضَتْنِيْ بِرِجْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيٰى حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَّحْدَهٗ

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے انصار کے مولا بشیر بن یسار نے، ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ وہیں قتل کردیئے گئے، پھر عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے صاحبزادے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ یحییٰ نے (اس کا مقصد یہ) بیان کیا تاکہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کی میت کے حقدار اپنے میں پچاس آدمیوں کی قسم کھلوا سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں۔ (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھا کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! یہ کافر لوگ ہیں (اور جھوٹے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کردی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان اونٹوں میں سے (جو آنحضور ﷺ نے انہیں دیت میں دیئے تھے) ایک اونٹنی میں نے دیکھی تھی۔ میں نے ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ (مربد) گیا تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع رافع بن خدیج کے الفاظ بیان کئے اور ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۰۷۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

حَدَّثَنِی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْنِی بِشَجَرَةٍ مَّثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِی اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقُهَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیَ النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَّثَمَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ یَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ اَبِیْ قُلْتُ یَاابَتَاهُ وَقَعَ فِیْ نَفْسِی النَّخْلَةُ قَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَهَا لَوْكُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَرَكَ وَلَااَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے۔ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا۔ کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا،، پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ میں نے عرض کی) صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

باب ۶۴۶۔ مَایَجُوْزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَآءِ وَمَا یُكْرَهُ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْ اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِیْ كُلِّ لَغْوٍ یَّخُوْضُوْنَ

۶۴۶۔ شعر رجز اور حدی خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد شاعروں کی اتباع بے راہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کئے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (فی کل واد یہیمون کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغو میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۱۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبًا یَقُوْلُ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْاَصَابَهٗ حَجَرٌ فَعَثَرَ

۱۰۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے، انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے

فَدَمِيَتْ اِصْبَعُه' فَقَالَ:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيتِ

ٹھوکر لگی اور آپ ﷺ گر پڑے۔ اس سے آپ ﷺ کی انگلی خون آلود ہوگئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا:

''اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہوگئی ہے اور جو کچھ تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔''

(۱۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَاكُلُّ شَیْءٍ مَّاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ شعراء کے کلام میں سب سے سچا کلمہ لبید رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ اور قریب تھا امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔

(۱۰۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلاً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِبْنِ الْاَكْوَعِ اَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِکَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْبِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلاَ اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّکَ مَااقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَانَبِیَّ اللّٰهِ لَوْاَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰی اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِیْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے اور ہم نے رات میں بھی سفر کیا۔ مسلمانوں کے ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ رجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے:

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ہم تجھ پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف کردے اور جب (دشمن سے) سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما جب ہمیں جنگ کے لئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود ہوجاتے ہیں اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہنکار رہا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یارسول اللہ! ان کی شہادت یقینی ہوگئی۔ کاش ہمارے لئے انہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ پھر ہم خیبر آئے اور اس کا محاصرہ کیا۔ دوران محاصرہ میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی۔ جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی، اس کی شام کو لوگوں نے جگہ جگہ آگ روشن

وسلّم ما هذه النيران على اىّ شىءٍ توقدون قالوا على لحمٍ قال على اىّ لحمٍ قالوا على لحم حمرٍ انسيّةٍ فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اهريقوها واكسروها فقال رجلٌ يارسول الله اونهريقها ونغسلها قال اوذاك فلمّا تصافّ القوم كان سيف عامرٍ فيه قصرٌ فتناول به يهوديًّا ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامرٍ فمات منه فلمّا قفلوا فقال سلمة رانى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم شاحبًا فقال لى مالك فقلت فدى لك ابى وامّى زعموا انّ عامرًا حبط عمله قال من قاله قلت قاله فلانٌ وفلانٌ واسيد ابن الحضير الانصارىّ فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم كذب من قاله انّ له لاجرين وجمع بين اصبعيه انّه لجاهدٌ مجاهدٌ قلّ عربىٌّ نشأ بها مثله

کی۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ کیسی آگ ہے۔ کس کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کس چیز کے گوشت کے لئے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لئے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ گوشت کو برتنوں سے الٹ دو اور برتن توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ! یا ہم گوشت تو پھینک دیں اور برتن توڑنے کے بجائے دھولیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یوں ہی کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کرلی تھی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر لگی اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہوگئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی۔ آنحضور ﷺ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال اکارت گئے (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی، فلاں، فلاں، فلاں اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضور ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔ وہ تو دل سے جہاد کرنے والے تھے، کم کسی عربی نے ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

(۱۰۸۱) حدّثنا مسدّدٌ حدّثنا اسماعيل حدّثنا ايّوب عن ابى قلابة عن انس بن مالكٍ رضى الله عنه قال اتى النّبىّ صلّى الله عليه وسلّم على بعض نسآئه ومعهنّ امّ سليمٍ فقال ويحك يا انجشة رويدك سوقًا بالقوارير قال ابوقلابة فتكلّم النّبىّ صلّى الله عليه وسلّم بكلمةٍ لو تكلّم بعضكم لعبتموها عليه قوله سوقك بالقوارير

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (ایک سفر کے موقع پر) اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے (سواری ہانکنے والے سے) فرمایا۔ افسوس، انجشہ! شیشے (عورتوں سے تشبیہ ہے) کو آہستگی اور نرمی سے لے چلو، ابوقلابہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسے کلمہ کا استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر نکتہ چینی کرو۔ یعنی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ "شیشے کو نرمی سے وآہستگی سے لے چلو۔"

باب ۶۴۷. هجآء المشركين

۶۴۷۔ مشرکوں کی ہجو۔

(۱۰۸۲) حدّثنا محمّدٌ حدّثنا عبدة اخبرنا هشام

۱۰۸۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان

بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَاذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانٌ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ لَاتَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

کی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (قریش کی ہجو میں) میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ اَبِي سِنَانٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَايَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَالِكَ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ:

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَاقَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۱۰۸۳۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے تھے، سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے بھائی نے کوئی بری بات نہیں کی۔ آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہا (اپنے اشعار میں):

"ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے۔ ہمیں انہوں نے گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا۔ چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے جو کچھ کہا وہ واقع ہوگا۔ وہ رات اس طرح گذارتے ہیں کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے (یعنی جاگ کر) جبکہ کافروں کا باران کی خوابگاہیں اٹھائے رہتی ہیں۔"

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطہ سے کی اور زبیدی نے بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید اور اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَاهُرَيْرَةَ

۱۰۸۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے اور ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے، انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر کہہ

فَيَقُوْلُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ

رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اے حسان، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو اے اللہ، روح القدس کے ذریعے ان کی مدد کر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (میں نے آنحضور ﷺ سے یہ سنا ہے)۔

(۱۰۸۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانٍ اُهْجُهُمْ اَوْقَالَ هَاجِهِمْ وجِبْرِيْلُ مَعَكَ

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کرو (یعنی مشرکین قریش کی) یا آنحضور ﷺ نے (ھاجھم کے الفاظ فرمائے) جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

باب ۶۴۸. مَايُكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ الْغَالِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

۶۴۸۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

(۱۰۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

۱۰۸۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں حنظلہ نے خبر دی، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

(۱۰۸۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يُرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

باب ۶۴۹. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ وَعَقْرٰى حَلْقٰى

۶۴۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد، تمہارے ہاتھ گرد آلود ہیں۔ عقری، حلقی۔

(۱۰۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَانَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا اٰذَنُ لَهٗ حَتّٰى اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ اِمْرَاَةُ

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد۔ میں نے کہا کہ بخدا، جب تک آنحضور ﷺ نہ اجازت دیں، میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے

اَبِی الْقُعَیْسِ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیْسَ ھُوَ اَرْضَعَنِیْ وَلٰکِنْ اَرْضَعَتْنِیْ اِمْرَاَتُہٗ قَالَ ائْذَنِیْ لَہٗ فَاِنَّہٗ عَمُّکِ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ قَالَ عُرْوَۃُ فَبِذَالِکَ کَانَتْ عَائِشَۃُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو، کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ تمہارے ہاتھ گرد آلود ہوں۔ عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رضاعت سے ان سب چیزوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(۱۰۸۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَرَادَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْفِرَفَرَاٰی صَفِیَّۃَ عَلٰی بَابِ خِبَائِھَا کَئِیْبَۃً حَزِیْنَۃً لِاَنَّھَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰی حَلْقٰی لُغَۃُ قُرَیْشٍ اِنَّکِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ اَکُنْتِ اَفَضْتِ یَوْمَ النَّحْرِ یَعْنِی الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِیْ اِذًا

۱۰۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر مغموم اور رنجیدہ کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ حائضہ ہوگئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔ "عقریٰ، حلقیٰ" یہ قریش کی زبان ہے، تم ہمیں روکو گی! پھر دریافت فرمایا۔ کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کرلیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ پھر چلو۔

باب ۶۵۰ . مَاجَآءَ فِیْ زَعَمُوْا

۶۵۰۔ یہ کہنا کہ "لوگوں کا خیال ہے" کے متعلق حدیث۔

(۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلَمَۃَعَن مالک عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَامُرَّۃَ مَوْلٰی اُمِّ ھَانِیْ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِیْ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُہٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَۃُ ابْنَتُہٗ تَسْتُرُہٗ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ ھَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ ھَانِیْءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ اَنَّہٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُہٗ فُلَانَ ابْنَ ھُبَیْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِیْءٍ قَالَتْ اُمُّ ھَانِیْءٍ وَ ذَاکَ ضُحًی

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابومرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضور ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ام ہانی، خوش آمدید۔ جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہوکر آٹھ رکعتیں پڑھیں، آپ اس وقت ایک کپڑے میں جسم مبارک کو لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فراغت ہوگئی تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے بھائی (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے، جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی فلاں بن ہبیرہ کو! آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ام ہانی جسے تم نے امان دی

ہے اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

باب ۶۵۱. مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ وَیْلَکَ

۶۵۱۔ "ویلک" کہنے کے بارے میں حدیث۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا وَیْلَکَ

۱۰۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کے لئے ایک اونٹنی ہانکے لئے جا رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (ویلک) دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

(۱۰۹۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْکَبْهَا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہنکائے جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَّاَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّکَانَ مَعَهٗ غُلَامٌ لَّهٗ اَسْوَدُ یُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ یَحْدُوْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ اَنْجَشَةُ رُوَیْدَکَ بِالْقَوَارِیْرِ

۱۰۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، اور ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا، وہ حدی پڑھ رہے تھے (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگ گئی) آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ افسوس (ویلک) اے انجشہ شیشے کے ساتھ آہستہ چلو۔

(۱۰۹۴) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلَاثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَّامَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ۔

۱۰۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس (ویلک) تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ (یہ فرمایا) اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ میں تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔

(۱۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَ يْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِىْ فَلَاضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ لَا اِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَىْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَىْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَىْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَىْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُشْهِدُ اَنِّىْ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِى الْقَتْلٰى فَاُتِىَ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِىْ نَعَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ اور ضحاک نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے۔ بنی تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا۔ یارسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ افسوس اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضور ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے (قبیلہ میں) ایسے لوگ ہوں گے کہ تم ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے۔ لیکن وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل میں دیکھا جائے گا تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی لکڑی پر دیکھا جائے گا تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا اور اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان) تیز لید اور خون کو پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہترین جماعت کی مخالفت میں اٹھیں گے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا۔ جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا (فرمایا کہ) گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب انہوں نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں پیشین گوئی ہے) جنگ کی تھی۔ مقتولین میں تلاش کیا گیا تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا گیا جو حضور اکرم ﷺ نے بیان کی تھیں۔

(۱۰۹۶) مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَااَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ

۱۰۹۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں تو تباہ ہوگیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس (کیا بات ہوئی؟) انہوں نے عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ کہ پھر ایک غلام آزاد کردو۔

قَالَ فَاطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ مَاأَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى غَيْرِ اَهْلِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَابَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحْوَجُ مِنِّيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ

انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور صدقہ کردو۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے سوا کسی اور کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں جان ہے۔ سارے مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہوگا۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ ﷺ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ فرمایا، تم ہی لے لو۔ اس کی تابعت یونس نے زہری کے واسطہ سے کی اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہ اوران سے زہری نے "ویلک" (ویحک کے بجائے)۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَاللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

۱۰۹۷۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے کہا، یارسول اللہ! ہجرت کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اس کا صدقہ ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کہ پھر سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں جانے دے گا۔

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ اَوْوَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُبْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَيْلَكُمْ اَوْوَيْحَكُمْ

۱۰۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد بن زید نے، انہوں نے ان کے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، افسوس (ویلکم، یا ویحکم) شعبہ نے بیان کیا کہ شک ان کے شیخ (واقد بن محمد کو) تھا۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جاؤ۔ تاکہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے اور نضر نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا اور "ویحکم" اور عمر بن محمد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ "ویلکم" (شک کے ساتھ)۔

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

۱۰۹۹۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰه مَتَى السَّاعَةُ قَآئِمَةٌ قَالَ وَيْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَااَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘ قَالَ اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَ نَحْنُ كَذَالِکَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيْدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِّلْمُغِيْرَةِ وَكَانَ اَقْرَانِيْ فَقَالَ اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَه‘ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اس کے لئے کیا تیاری کرلی ہے؟ انہوں نے عرض کی، میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھرتم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں۔ ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام وہاں سے گذرے، وہ میرے ہم عمر تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی، جب تک قیامت قائم نہ ہوجائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہوجائے) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے قتادہ کے واسطہ سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۶۵۲. عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِقَوْلِهٖ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

۶۵۲۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه‘ قَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

۱۱۰۰۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان اس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَه‘ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَّاَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ، آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہو۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابووائل نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۱۰۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰے قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَه' اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ

بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے، لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے کی۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰے السَّاعَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ کَثِیْرِ صَلَاةٍ وَّ لَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه' قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

۱۱۰۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عمرو بن مرہ نے، انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔

باب ۶۵۳. قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِخْسَأْ

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھتکارنا۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ ابْنُ زَرِیْرٍ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُ قَالَ اِخْسَأْ

۱۱۰۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابورجاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا۔ میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ بولا "الدخ" آنحضور ﷺ نے فرمایا، دور ہو جا۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَه' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَه' یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَه' بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَضَّه' النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہؓ بھی ساتھ تھے۔ آنحضور ﷺ نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضور ﷺ کی آمد سے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں؟ اس نے آنحضور ﷺ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے (عربوں کے) رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آنحضور ﷺ نے اس پر اسے دفع

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَاتَرٰى قَالَ يَاتِيْنِىْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ هُوَالدُّخُ قَالَ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِىْ فِيْهِ اَضْرِبُ عُنُقَه' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَاتُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِىْ قَتْلِهٖ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَىُّ بْنُ كَعْبِ الْاَنْصَارِىْ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِىْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِىْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِىْ قَطِيْفَةٍ لَه' فِيْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْزَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ بْنِ صَيَّادٍ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِىْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَىْ صَافِ وَهُوَ اِسْمُه' هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه' ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ اِنِّىْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِىٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَه' لَقَدْ اَنْذَرَه' نُوْحٌ قَوْمَه' وَلٰكِنِّىْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِىٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّه' اَعْوَرُ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

کر دیا اور فرمایا۔ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن صیاد سے آپؐ نے پوچھا۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ "الدخ" ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، دور ہو۔ اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ، کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے قتل کر دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جاسکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اس کھجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ آنحضور ﷺ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر کسی بہانے ابن صیاد کی کوئی بات سنیں۔ ابن صیاد ایک مخملی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنحضور ﷺ کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا اور بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمد آرہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہو جاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نشانی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ کانا نہیں ہے۔

باب ۶۵۴ . قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ مَرْحَبًا بِابْنَتِىْ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرحبا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا، ام ہانی۔

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابُوالتَّيَّاحِ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِالَّذِيْنَ جَآءُ وْا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا حَىٌّ مِّنْ رَّبِيْعَةَ وَبَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مُضَرُوَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْبِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا فَقَالَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعٌ اَقِيْمُوا لصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَاَعْطُوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَ بُوْا فِى الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مرحبا (خوش آمدید)۔ اس وفد کے لئے رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آ گیا۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ ہم قبیلہ ربیع سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہوسکتے ہیں، آپ کچھ ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں۔ جس سے ہم جنت میں داخل ہوجائیں، اور جولوگ نہیں آسکے ہیں، انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھواور غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال) کودواور دبا، حنتم، نقیر اور مزفت میں نہ پیو۔

باب ۶۵۵. مَايُدْعَى النَّاسُ بِاٰبَائِهِمْ

۶۵۵۔ لوگوں کوان کے باپوں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا۔

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُيُرْ فَعُ لَهٗ لِوَآءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ

۱۱۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عہد توڑنے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَآءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ

۱۱۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبداللہ بن دینار اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

باب ۶۵۶. لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِىْ

۶۵۶۔ یہ نہ کہنا چاہئے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے۔

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِىْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِىْ

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے، بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہوگئی ہے۔

(۱۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ

۱۱۱۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں ابوامامہ بن سہل نے اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے بلکہ یہ ہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہوگئی ہے۔ [1] اس روایت کی متابعت عقیل نے کی۔

باب ۶۵۷. لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

۶۵۷۔ زمانہ کو گالی نہ دو۔

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ يَسُبُّ بَنُوْاٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو گالی دیتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضہ میں رات اور دن ہیں۔

(۱۱۱۲) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ انگور (عنب) کو "کرم" نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ کی نامرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

باب ۶۵۸. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَ قَدْ قَالَ اِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِيْ يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهٖ اِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهٖ لَامُلْكَ اِلَّا لِلّٰهِ وَصَفَهٗ بِانْتِهَآءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوْكَ اَيْضًا فَقَالَ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَادَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا

۶۵۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ "کرم" مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگیا، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور پچھاڑ دینے والا تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔ جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی سرے سے نفی کردی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ "جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔"

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگ (انگور کو) "کرم" کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

باب ۶۵۹. قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ فِيْهِ

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ "میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں۔" اس

---

[1] "خبثت نفسی" اور "لقست نفسی" کا مفہوم ایک ہی ہے، لیکن پہلے میں لفظی قباحت وشناعت بھی پائی جاتی ہے، اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے بچنا چاہئے۔ اس کے بجائے مہذب الفاظ کا استعمال کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرنی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان بھدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

الزُّبَیْرُ

روایت میں زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۱۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ اَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اَظُنُّه' يَوْمَ اُحُدٍ

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے نہیں سنا۔ سوائے سعد رضی اللہ عنہ کے، میں نے آنحضور ﷺ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیر مارو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ میرا خیال ہے یہ غزوۂ احد کے موقعہ پر فرمایا۔

باب ۶۶۰۔ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاکَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا

۶۶۰۔ کسی کا یہ کہنا، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماؤں کو قربان کیا۔

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاَنَّ اَبَاطَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ اِقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاکَ هَلْ اَصَابَکَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَاوَلٰكِنْ عَلَيْکَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَه' عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَه' عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْقَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا. حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ کے لئے) روانہ ہوئے۔ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضور ﷺ اور ام المومنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی یا نبی اللہ، اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چوٹ آئی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر لو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر ام المومنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضور ﷺ اور ام المومنین کے لئے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لوٹنے والے، توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے۔ آنحضور ﷺ اسے برابر کہتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۶۶۱۔ اَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۶۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے

عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ فَقُلْنَا لَانُكَنِّيْكَ اَبَاالْقَاسِمِ وَلَا كِرَامَةَ فَاَخْبَرَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

خبر دی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور نہ کرامت اور برکت کے لئے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو دی، تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

باب ۶۶۲. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَانُكَنِّيْهِ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ لَا تَكَنُّوْا بِكُنْيَتِيْ

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہؓ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرم ﷺ سے نہ پوچھ لیں، ہم اس نام پر تمہاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَانُكَنِّيْكَ بِاَبِى الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

۱۱۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور نہ تمہیں اس پر خوش ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

باب ۶۶۳. اِسْمِ الْحَزْنِ

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھنا۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق

عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَااسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَآاُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحَزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ

نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابن میںب نے اور انہیں ان کے والد میںب رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کے والد (حزن بن ابی وہب) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حزن (بمعنی سختی وقساوت سہل کی ضد) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ تو سہل (بمعنی نرمی ہیں) پھر انہوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں، اسے میں تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن میںب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں بعد تک سختی باقی رہی۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبداللّٰه وَمَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثنا عَبْدَ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَدِّهٖ بِهٰذَا

۱۱۲۱۔ علی بن عبداللہ ومحمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن میںب اپنے والدہ سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۶۴. تَحْوِيْلِ الْاِسْمِ اِلٰى اِسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَه' عَلٰى فَخِذِهٖ وَ اَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْاُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتَمَلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُه' قَالَ فُلاَنٌ قَالَ وَ لٰكِنْ اِسْمُه' الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، آنحضور ﷺ نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کسی چیز میں جو سامنے تھی، مصروف ہوگئے (اور بچہ کی طرف سے توجہ ہٹ گئی) ابواسید رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا اور آنحضور ﷺ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر جب آنحضور ﷺ متوجہ ہوئے تو بچہ کو نہیں دیکھا اور دریافت فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، بلکہ اس کا نام ''منذر'' ہے۔ چنانچہ اسی دن آنحضور ﷺ نے ان کا نام منذر رکھا۔

(۱۱۲۳) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّیْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

۱۱۲۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عطاء بن ابی میمونہ نے، انہیں ابورافع نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ''برہ'' تھا، کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

(۱۱۲۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۱۱۲۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے

نَّ ابن جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْحَمِيْدِ
نُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی سَعِيْدِ ابْنِ
لْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ جَدَّه‘ حَزْنًا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ
سَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُکَ قَالَ
سْمِیْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ
سْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَازَالَتْ فِيْنَا
لْحُزُوْنَةُ بَعْدُ

حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبدالحمید بن جبیر نے، انہیں شیبہ نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا "حزن" نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ تو "سہل" ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ بعد میں بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

اب ۶۶۵. مَنْ سَمّٰی بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَقَالَ اَنَسٌ
بَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِیْ اِبْنَه‘

۶۶۵۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ یعنی صاحبزادہ کو۔

۱۱۲۵) حَدَّثَنَا اِبْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ
حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَاَيْتَ
رَاهِيْمَ بْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ
صَغِيْرًا وَّلَوْ قُضِیَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ عَاشَ اِبْنُه‘ وَ لٰكِنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَه‘

۱۱۲۵۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہوگئی تھی اور اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آنحضور ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے، لیکن آنحضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۱۲۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ لَمَّا
مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لَه‘ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ

۱۱۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہوگی۔"

۱۱۲۷) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ فَاِنَّمَا
اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۲۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو، کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔ اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ
هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا۔

(۱۱۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ وَّدَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَكَانَ اَكْبَرَ وَلَدِ اَبِيْ مُوْسٰى

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بریدہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اس کے منہ میں ڈالی، اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔ اس کی روایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

باب ۶۶۶. تَسْمِيَةِ الْوَلِيْدِ

۶۶۶۔ ولید کا نام رکھنا۔

(۱۱۳۱) اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمِ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

۱۱۳۱۔ ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی۔ ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے سر مبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی "اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں موجودہ کمزور مسلمانوں (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے۔ اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی سخت پکڑ نازل کر، اے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

باب ۶۶۷. مَنْ دَعَا صَاحِبَهٗ فَنَقَصَ مِنْ اِسْمِهٖ حَرْفًا

وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هِرٍّ

۶۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف کم کر کے پکارا۔

اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یا اباھر!

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَالَانَرٰى

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یا عائش! یہ جبرئیل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے بھی کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فِى الثَّقَلِ وَاَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم ﷺ کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا انجش! شیشوں کو لے چلنے میں آہستہ خرامی اختیار کرو۔

باب ۶۶۸. الْكُنْيَةِ لِلصَّبِىِّ قَبْلَ اَنْ يُوْلَدَ لِلرَّجُلِ

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

(۱۱۳۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَّكَانَ لِىْ اَخٌ يُّقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ فَطِيْمٌ وَكَانَ اِذَاجَآءَ قَالَ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَافَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِىْ بَيْتِنَا فَيَامُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِىْ تَحْتَهٗ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَ نَقُوْمُ خَلْفَهٗ فَيُصَلِّىْ بِنَا

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضور ﷺ جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔" اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضور ﷺ ہمارے گھر میں ہوتے۔ آپ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

باب ۶۶۹. التَّكَنِّىْ بِاَبِىْ تُرَابٍ وَّاِنْ كَانَ لَهٗ كُنْيَةٌ اُخْرٰى

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابوتراب کنیت رکھنا۔

(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَبُّ اَسْمَآءِ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِ لَاَبُوْتُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبُوْتُرَابٍ اِلَّا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَآءَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهٗ فَقَالَ هُوَذَامُضْطَجِعٌ فِى الْجِدَارِ فَجَآءَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابوتراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انہیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے، کیونکہ یہ کنیت ابوتراب رسول اللہ ﷺ نے رکھی تھی۔ ایک دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضور ﷺ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے۔ جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلاَ ظَهْرُه' تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَااَبَا تُرَابٍ

سے بھر چکی تھی۔ آنحضور ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے "ابوتراب" اٹھ جاؤ۔

باب ۶۷۰ . اَبْغَضُ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ

۶۷۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام۔

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام "ملک الاملاک" رکھے گا۔

(۱۱۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَاللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَخْنَعُ الْاَسْمَآءِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ غَيْرُه' تَفْسِيْرُه' شَاهَانْ شَاهْ

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین ناموں (جمع کے صیغے کے ساتھ) میں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالزناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"

باب ۶۷۱ . كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت۔ اور مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر ابن ابی طالب چاہیں۔

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَّاُسَامَةُ وَرَآءَه' يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِيْ حَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن ابی شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور انہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے۔ جس پر فدک کا بنا ہوا ایک کپڑا بچھا ہوا تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ آنحضور ﷺ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جارہے تھے یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں حضرات روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے، جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عُجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ اُبَيٍّ اَنْفَه، بِرِدَآئِهٖ وَقَالَ لَاتُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَه، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَااَحْسَنُ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَآئَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَه، فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْحُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ وَ لَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوْهُ وَ يُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّاللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَارَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَاَصْحَابُه، يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَ يَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ الْاٰيَةَ وَ قَالَ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَااَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اُذِنَ لَه، فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا۔ عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا (نفاق کے طور پر) اعلان نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بتوں کی پرستش کرنے والے مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آنحضور ﷺ کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے (قریب پہنچنے کے بعد انہیں سلام کیا اور کھڑے ہوئے۔ پھر سواری سے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انہیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی سلول نے کہا کہ میاں جو تم کہتے ہو میرے لئے نا قابل فہم ہے۔ اگر واقعی وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر اس کی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ دیا کرو جو تمہارے پاس جائے بس اس سے کہہ سن لیا کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف لایا کریں، کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس معاملہ پر مسلمان، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھا دیں، لیکن آنحضور ﷺ انہیں خاموش کرتے رہے۔ آخر جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو آنحضور ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہوئے۔ جب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سعد تم نے نہیں سنا۔ آج ابو حباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ باتیں کہیں۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے۔ میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔ یارسول اللہ! آپ اسے معاف فرما دیں اور اسے درگذر فرمائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ ﷺ پر نازل کیا ہے۔ اس شہر (مدینہ منورہ) کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسی (عبداللہ بن ابی کو) شاہی تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے امکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا اور جو کچھ آپ نے مشاہدہ کیا وہ اس کا رد عمل ہے۔ آنحضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو معاف کر دیا۔ آنحضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، درگذر کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پہنچنے

بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُه' مَنْصُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ مَعَهُمْ اُسَارىٰ مِنْ صَنَادِيْدِالْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَمَنْ مَّعَه' مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّه' فَبَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِ سْلَامِ فَاَسْلَمُوْا

والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "تم ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے (اذیت دہ باتیں) سنو گے۔ دوسرے موقعہ پر ارشاد فرمایا "بہت سے اہل کتاب خواہش رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ انہیں معاف کرنے کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق توجیہہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو (جنگ کی اجازت دی گئی۔) جب آنحضور ﷺ نے غزوۂ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر سردار قریش کے قتل کئے گئے تو آنحضور ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ فتح مند اور غنیمت کا مال لئے ہوئے واپس ہوئے۔ ان کے ساتھ کفار قریش کے بہادر سردار قیدی کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے۔ چنانچہ اس وقت انہوں نے آنحضور ﷺ سے اسلام پر بیعت کی اور (بظاہر) اسلام قبول کرلیا۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّه' كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَّارٍ لَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۱۱۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے جناب ابوطالب کو (مرنے کے بعد) کوئی فائدہ پہنچایا۔ وہ آپ ﷺ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے لئے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوتے۔

باب ۶۷۲. اَلْمَعَارِيْضُ مَنْدُوْحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ وَقَالَ اِسْحٰقُ سَمِعْتُ اَنَسًامَاتَ ابْنٌ لِاَبِىْ طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُه' وَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَنَّهَا صَادِقَةٌ

۶۷۲۔ تعریض میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے چھوٹ مل جاتی ہے۔ اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے (اپنی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جان کو سکون ہوگیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہوگا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے سچ کہا تھا۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَه' فَحَدَا الْحَادِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَااَنْجَشَةُ وَيْحَكَ

۱۱۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے انجشہ ان آبگینوں کو آہستہ

بِالْقَوَارِيْرِ

آہستہ لے چل۔

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّاَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّكَانَ غُلَامٌ يَحْدُوْ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَااَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ

۱۱۴۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس وایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس سے فرمایا، انجشہ ان آبگینوں کو سبک خرامی کے ساتھ لے چلو۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

(۱۱۴۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَااَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَآءِ

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک حدی خواں تھے، انجشہ نامی، ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، انجشہ آہستہ خرامی اختیار کرو۔ ان آبگینوں کو مت توڑو۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں ہیں۔

(۱۱۴۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

۱۱۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور انس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات) خوف طاری ہوگیا (نامعلوم آواز کی وجہ سے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر (واپس آکر) فرمایا ہمیں تو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی (تھی) البتہ یہ گھوڑا (اچھی اور تیز چال میں) دریا تھا۔

باب ۶۷۳. قَوْلُ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ اَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَّهُوَ يَنْوِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحَقٍّ

۶۷۳۔ کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ انہیں یحییٰ بن عروہ نے خبر دی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کی (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتی ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ

بات ہوتی ہے جسے شیطان اچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔

باب ۶۷۴. رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَ قَالَ أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَآءِ

۶۷۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، کیا وہ اونٹ نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے۔ اور ایوب نے بیان کیا، ان سے ابن ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

(۱۱۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ إِلَى السَّمَآءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ

۱۱۴۵۔ ہم سے ابو بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی آنے کا سلسلہ بند ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَآءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انہیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوا، یا اس کا بعض تو آنحضور ﷺ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا، پھر اس آیت کی تلاوت کی "بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

باب ۶۷۵. نَكْتِ الْعُوْدِ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ

۶۷۵۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

(۱۱۴۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهٖ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ فَجَآءَ

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن غیاث نے، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے، آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جس سے وہ پانی اور مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم

رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ اَوْ تَكُوْنُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِىْ قَالَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

میں) نشان بنا رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک صاحب نے (باغ کا دروازہ) کھلوانا چاہا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو وہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضور ﷺ اس پر وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔ میں گیا تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لئے بھی میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بتا دی جو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ''اللہ مددگار ہے۔''

باب ۶۷۶. الرَّجُلُ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهٖ فِى الْاَرْضِ

۶۷۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدتا ہے۔

(۱۱۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْاَرْضَ بِعُوْدٍ فَقَالَ۔ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوْا اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضور ﷺ ایک لکڑی سے زمین کو کریدنے لگے، پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانہ طے نہ ہو چکا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی، پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا، عمل کرتے رہو، کیونکہ ہر شخص کو (اس کی تقدیر کے مطابق) آسانی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''پس جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔'' آخر تک۔

باب ۶۷۷. التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

۶۷۷۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

(۱۱۴۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِىْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے ہند بنت حارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (رات میں) بیدار ہوئے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهٖ اَزْوَاجَه' حَتّٰى يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَاقُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

فرمایا، سبحان اللہ! کس طرح رحمت کے خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ کون ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگائے۔ آنحضور ﷺ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی، تا کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا۔ ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا اللہ اکبر!

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُه' وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَه' سَاعَةً مِّنَ الْعِشَآءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَابَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ مَسْكَنِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا

۱۱۵۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ وہ آنحضور ﷺ کے پاس ملنے آئیں۔ آنحضور ﷺ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ رات کے وقت تھوڑی دیر انہوں نے آنحضور ﷺ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لئے اٹھیں تو آنحضور ﷺ بھی انہیں چھوڑنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضور ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے، لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاؤ۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں! ان دونوں صحابہؓ نے عرض کی، سبحان اللہ، یارسول اللہ ﷺ! ان پر بڑا شاق گذرا (کہ آنحضور ﷺ نے ان سے متعلق یہ سوچا کہ آنحضور ﷺ کے متعلق انہیں کوئی شبہ ہوسکتا ہے) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی شبہ نہ ڈال دے۔

باب ۶۷۸. النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۶۷۸۔ کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَغْفَلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا، انہوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَايَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَاِنَّهٗ يَفْقَاءُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کنکری (بلاوجہ) چھینکنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ البتہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

باب ٦٧٩ . اَلْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

۶۷۹۔ چھینکنے والے کا الحمدللہ کہنا۔

(١١٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمِدِاللّٰهَ

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضور ﷺ نے ایک کا جواب یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں۔ آنحضور ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا تھا۔ (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا تھا۔

باب ٦٨٠ . تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَاللّٰهَ

۶۸۰۔ جب چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو اس کا جواب یرحمک اللہ سے دینا۔

(١١٥٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَ السُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ

۱۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا۔ ہمیں آنحضور ﷺ نے بیمار کی بیمار پرسی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا۔ سونے کی انگوٹھی سے یا بیان کیا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم اور دیبا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور (ریشمی) زین سے۔

باب ٦٨١ . مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

۶۸۱۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

(١١٥٤) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اَيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَاللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ

۱۱۵۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ (کیونکہ یہ سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت

يُشَمِّتَه، وَاَمَّا التَّثَاوُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّه، مَااسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

ہے) اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے) کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) ہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

باب ۶۸۲. اِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

۶۸۲۔ چھینکنے والے کا کس طرح جواب دیا جائے؟

(۱۱۵۵) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَه، اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُه، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَه، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

۱۱۵۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) ''یرحمک اللہ'' کہے۔ جب ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والے کہے کہ ''یھدیکم اللہ و یصلح بالکم'' (اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

باب ۶۸۳. لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو اس کے لئے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

(۱۱۵۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَ لَمْ تُشَمِّتْنِىْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو حضرات نے چھینکا (لیکن آنحضور ﷺ نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا، لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے الحمدللہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

باب ۶۸۴. اِذَا تَثَاوَبَ فَلْيَضَعْ يَدَه، عَلٰى فِيْهِ

۶۸۴۔ جب جمائی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

(۱۱۵۷) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاوُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَاللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَه، اَنْ يَقُوْلَ لَه، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاوُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ

۱۱۵۷۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو الحمدللہ کہے لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی

الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَااسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَاتَثَاءَ بَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

الامکان اسے روکے، اس لئے کہ کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجازت لینے کے متعلق احادیث

باب ۶۸۵ . بَدْءِ السَّلَامِ

(۱۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَايُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ

۶۸۵۔ سلام کی ابتداء۔

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ تمہارے سلام کا یہ کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے آدم کے سلام پر ''رحمۃ اللہ'' کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق (کے قد اور خوبصورتی وغیرہ میں) کمی ہوتی رہی ہے۔

باب ۶۸۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَآءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُ وْسَهُنَّ قَالَ اِصْرِفْ بَصَرَكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَايَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا اور دوسرے گھروں میں مت داخل ہو۔ جب تک کہ اجازت نہ حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو، جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو۔ یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے، تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور سعید بن الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، مؤمنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی

وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى مَانَهٰى عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ اِلَى الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يُصْلَحُ النَّظَرُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُنَّ مِمَّنْ يُّشْتَهَى النَّظَرُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَكَرِهَ عَطَآءٌ النَّظَرَ اِلَى الْجَوَارِيْ يُبَعْنَ بِمَكَّةَ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ اَنْ يَّشْتَرِيَ

شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ قتادہ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جوان کے لئے جائز نہیں ہے) اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے سنگھار ظاہر نہ ہونے دیں۔ "خائنۃ الاعین" سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کرنی چاہئے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہوسکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ عطاء نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، ہاں اگر انہیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

(۱۱۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍؓ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهٗ عَلٰى عَجُزِ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيْئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيْهِمْ وَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ وَضِيْئَةٌ تَسْتَفْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاَعْجَبَهٗ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَاَخْلَفَ بِيَدِهٖ فَاَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهٗ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّايَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ فضل خوبصورت مرد تھے۔ حضور اکرم ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران میں قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضور سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کا حسن انہیں پسند آ گیا۔ آنحضور ﷺ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یارسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے، جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو ان کا حج ادا ہوجائے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

(۱۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا

۱۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن ابی یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں یہ مجلسیں تو بہت ناگزیر ہیں، ہم ان میں روزمرہ کے

بُدٌ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ اِذَاَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّه' قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ

مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر یہ مجلسیں تمہارے لئے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی، راستے کا حق کیا ہے یارسول اللہ! فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

باب ۶۸۷. السَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

۶۸۷۔ سلام۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دیا کرو (کم ازکم) ویسا ہی جواب دو۔

(۱۱۶۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا لْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالسَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّه' اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه' ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَآءَ

۱۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے، سلام ہو اللہ پر، اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبرائیل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی "سلام" ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو "التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین" پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان وزمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

باب ۶۸۸. تَسْلِيْمُ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ

۶۸۸۔ کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گذرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

باب ۶۸۹. تَسْلِيْمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِىْ

۶۸۹۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زِيَادٌ اَنَّه' سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ

۱۱۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید

الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدٍ انَّه' سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَا شِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

کے مولا ثابت سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

باب ۶۹۰ . تَسْلِيْمُ الْمَا شِيْ عَلَى الْقَاعِدِ

۶۹۰۔ چلنے والے بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

(۱۱۶۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا اَخْبَرَه' وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

۱۱۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انہیں ثابت نے خبر دی، آپ عبدالرحمٰن بن زید کے مولا ہیں اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والے بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔''

باب ۶۹۱ . تَسْلِيْمُ الصَّغِيْرِ عَلَى الْكَبِيْرِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَآرُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

۶۹۱۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔ اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گذرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

باب ۶۹۲ . اِفْشَآءِ السَّلَامِ

۶۹۲۔ افشاء سلام۔

(۱۱۶۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِفْشَآءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی بیمار پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے (والے کا) کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، افشاء سلام (سلام کو پھیلانے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کو قسم پوری کرنے کا اور آنحضور ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میثر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا اور استبرق) پہننے سے (منع فرمایا تھا)۔

باب ۶۹۳ . اَلسَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۶۹۳۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

(۱۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۱۱۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

قَالَ حَدَّثَنِی یَزِیْدُ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ کہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

(۱۱۶۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَّلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ هٰذَا وَیَصُدُّ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَکَرَ سُفْیَانُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ ملیں تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتداء کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

باب ۶۹۴ اٰیَةِ الْحِجَابِ

۶۹۴۔ پردہ کی آیت۔

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ اَنَّهٗ کَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِیْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَیَاتَهٗ وَکُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِیْنَ اُنْزِلَ وَقَدْ کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَّسْاَلُنِیْ عَنْهُ وَکَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ فِیْ مُبْتَنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِیَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُکْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ کَیْ یَخْرُجُوْا فَمَشٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی

۱۱۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس سے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضور ﷺ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں آپ ﷺ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوئی۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضور ﷺ ان کے دولہا تھے اور آپ ﷺ نے صحابہؓ کو دعوت ولیمہ پر بلایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند حضرات حضور اکرم ﷺ کے پاس باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے رہے (اور آپس میں باتیں کرتے رہے) آنحضور ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضور ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ چلتا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے۔ آنحضور ﷺ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے

زَيْنَبَ فَاِذَاهُمْ جُلُوْسٌ لَّمْ يَتَفَرَّقُوْا فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَه' حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَظَنَّ اَنْ قَدْخَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَه' فَاِذَاهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَاَنْزَلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَه' سِتْرًا

ہیں، اس لئے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ واپس آیا۔ لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں گئے تھے۔ آنحضور ﷺ دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ آیا۔ جب آپ عائشہؓ کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپ ﷺ پھر واپس آئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضور ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

(١١٦٩) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَاَخَذَ كَاَنَّه' يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّارَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَ قَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلَ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَه' وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ

۱۱۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابومجلز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ آنحضور ﷺ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں (تاکہ جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں) لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور جب آنحضور ﷺ اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ (آنحضور ﷺ واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے گئے تو میں نے آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو، نبی کے گھر میں نہ داخل ہو، آخر تک۔"

(١١٧٠) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَآءَ كَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ

۱۱۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب نے خبر دی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ ازواج مطہرات کا پردہ کرائیں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلاً اِلٰى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَاسَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اٰيَةَ الْحِجَابِ

اورازواج مطہرات رفع حاجت کے لئے صرف رات ہی کے وقت نکلتی تھیں۔ (اس وقت گھروں میں بیت الخلاء نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں۔ ان کا قد لمبا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔ اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ یہ آپ نے اس لئے کہا کیونکہ آپ پردہ کی حکم کے نازل ہونے کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل کی۔

باب ۶۹۵ . اَلْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لئے ہے تا کہ (پرائیویٹ کاموں پر) نظر نہ پڑے۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُه، كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَّحُكُّ بِهٖ رَاْسَه، فَقَالَ لَوْاَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۱۱۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی (سفیان نے کہا کہ) میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو اور اس میں کسی شبہ وشک کی گنجائش نہیں۔ اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ میں سے دیکھا۔ آنحضور ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا۔ جس سے آپ ﷺ سر مبارک کھجار ہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لئے کہ (اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

(۱۱۷۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْبِمَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَه،

۱۱۷۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھا تو آنحضور ﷺ ان کی طرف تیر کا پھل یا بہت سے پھل لے کر بڑھے، گویا میں آنحضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لا رہے تھے (گویا) آپ وہ پھل انہیں چبھو دیں گے۔

باب ۶۹۶ . زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ

۶۹۶۔ شرم گاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

(۱۱۷۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَرَشَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۱۷۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّه، مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَهِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ کُلَّه، اَوْ یُکَذِّبُه،

سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے مشابہ میں نے اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاؤس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز صغیرہ گناہوں سے مشابہ اس حدیث کے مقابلہ میں نہیں دیکھی ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے۔ (اگر واقعی زنا میں ملوث ہوگیا) یا جھٹلا دیتی ہے (اگر بچا رہا۔)

باب ۶۹۷ . التَّسْلِیْمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

۶۹۷۔ سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہئے۔

(۱۱۷۴) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَاسَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا

۱۱۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالصمد نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب نہ ملتا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ اسے دہراتے۔

(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خُصَیْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ اِذْجَآءَ اَبُوْمُوْسٰی کَاَنَّه، مَذْعُوْرٌ فَقَالَ اِسْتَاْذَنْتُ عَلٰی عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَامَنَعَکَ قُلْتُ اِسْتَا ذَ نْتُ ثَلَا ثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَه، فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِیْمَنَّ عَلَیْهِ بَیِّنَةً اَمِنْکُمْ اَحَدٌ سَمِعَه، مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاللّٰهِ لَایَقُوْمُ مَعَکَ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَکُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَه، فَاَخْبَرْتُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ مُبَارَکٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ عَنْ

۱۱۷۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے واپس چلا آیا۔ (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ تمہیں اس حدیث کے لئے کوئی گواہی لانا ہوگا۔ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضور ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی

بُسْرٍ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ بِهٰذَا

بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ، تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے) سوائے جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا۔ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی اور ابن المبارک نے بیان کیا، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے بسر نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث سنی۔

باب ۶۹۸. اِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَآءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ قَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ اِذْنُه'

۶۹۸۔ اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینی چاہئے (اندر داخل ہونے کے لئے)؟ سعید نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ابورافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یہی (بلانا) اس کے لئے اجازت ہے۔

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَاهِرٍّ الْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا

۱۱۷۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عمر بن ذر نے خبر دی، انہیں مجاہد نے خبر دی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا۔ آنحضور ﷺ نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انہیں بلا لایا، وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

باب ۶۹۹. التَّسْلِيْمُ عَلَى الصِّبْيَانِ

۶۹۹۔ بچوں کو سلام کرنا۔

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُه'

۱۱۷۷۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں سیار نے، انہیں ثابت بنانی نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

باب ۷۰۰. تَسْلِيْمُ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَآءِ وَالنِّسَآءِ عَلَى الرِّجَالِ

۷۰۰۔ مردوں کو عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تُرْسِلُ اِلٰى بُضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَاْخُذُ مِنْ

۱۱۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے، میں نے عرض کی کس لئے؟ فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ بھیجا

أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحه، فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُه، إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ اَجْلِهٖ وَمَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

کرتی تھیں۔ ابن سلمہ نے کہا کہ اگر بضاعہ مدینہ منورہ کا کھجور کا ایک باغ تھا، پھر وہ وہاں سے چقندر لاتی تھیں اور اسے ہانڈی ہی میں ڈالتی تھیں اور جو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ملاتی تھیں)۔ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو انہیں سلام کرنے آتے اور وہ اس پکوان کو ہمارے سامنے رکھتی تھیں۔ ہم اس وجہ سے خوش ہوتے تھے، قیلولہ یا دوپہر کا کھانا ہم جمعہ بعد کرتے تھے۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُهٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرٰى مَالَا نَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَه، شُعَيْبٌ وَقَالَ يُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُه،

۱۱۷۹۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ام المومنین کا اشارہ آنحضور ﷺ کی طرف تھا۔ اس روایت کی متابعت شعیب نے اور یونس اور نعمان نے زہری کے واسطہ سے ''وبرکاتہ'' کا بھی اضافہ کیا۔

باب ۷۰۱. إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ اَنَا

۷۰۱۔ جب کسی نے پوچھا کہ کون صاحب؟ اور جواب ملا کہ میں!

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَفَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّه، كَرِهَهَا

۱۱۸۰۔ ہم سے ابوالولید، ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کون صاحب ہیں؟ میں نے کہا کہ ''میں۔'' آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا ''میں میں'' جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔

باب ۷۰۲. مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّالْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۷۰۲۔ جس نے جواب دیا اور کہا ''علیک السلام'' اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ ''وعلیہ السلام'' ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو جواب دیا ''السلام علیک ورحمۃ اللہ'' (سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت۔)

(۱۱۸۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۱۱۸۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی۔ ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد

رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ اَبُوْاُسَامَةَ فِي الْاَخِيْرِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، اور پھر حاضر ہوکر آنحضور ﷺ کو سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ''وعلیک السلام'' جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی اور پھر آکر سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ''وعلیک السلام'' واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد، عرض کی یارسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو ہوکر تکبیر (تحریمہ) کہو۔ اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو، وہ پڑھو، پھر رکوع کرو اور جب رکوع کی حالت میں برابر ہوجاؤ تو سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہوجاؤ تو اب سجدہ میں جاؤ۔ جب سجدہ پورا کرلو تو سر اٹھاؤ اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ۔ یہی عمل اپنی ہر رکعت میں کرو اور ابواسامہ نے آخر کے متعلق یہ بیان کیا کہ ''یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ''۔

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا

۱۱۸۲۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

باب ۷۰۳. اِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ

۷۰۳۔ جب کوئی کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۱۱۸۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ''۔

باب ۷۰۴. اَلتَّسْلِيْمُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ

۷۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب ہوں۔

(۱۱۸۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

۱۱۸۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا

اَخبَرَنِی اُسَامَۃُ بنُ زَیدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ حِمَارًا عَلَیہِ اِکَافٌ تَحتَہٗ قَطِیفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ وَاَردَفَ وَرَآءَہٗ اُسَامَۃَ بنَ زَیدٍ وَّھُوَ یَعُودُ سَعدَ بنَ عُبَادَۃَ فِی بَنِی الحَارِثِ بنِ الخَزرَجِ وَذٰلِکَ قَبلَ وَقعَۃِ بَدرٍ حَتّٰی مَرَّ فِی مَجلِسٍ فِیہِ اَخلَاطٌ مِّنَ المُسلِمِینَ وَالمُشرِکِینَ عَبَدَۃِ الاَوثَانِ وَالیَھُودِ وَفِیھِم عَبدُ اللّٰہِ بنُ اُبَیِّ ابنِ سَلُولٍ وَفِی المَجلِسِ عَبدُاللّٰہِ بنُ رَوَاحَۃَ فَلَمَّا غَشِیَتِ المَجلِسَ عَجَاجَۃُ الدَّابَّۃِ خَمَّرَ عَبدُاللّٰہِ بنُ اُبَیٍّ اَنفَہٗ بِرِدَآئِہٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَینَا فَسَلَّمَ عَلَیھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاھُم اِلَی اللّٰہِ وَقَرَأَ عَلَیھِمُ القُرآنَ فَقَالَ عَبدُاللّٰہِ بنُ اُبَیِّ ابنِ سَلُولٍ اَیُّھَا المَرءُ لَا اَحسَنَ مِن ھٰذَا اِن کَانَ مَاتَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤذِنَا فِی مَجَالِسِنَا وَارجِع اِلٰی رَحلِکَ فَمَن جَآءَکَ مِنَّافَاقصُص عَلَیہِ قَالَ ابنُ رَوَاحَۃَ اغشَنَا فِی مَجَالِسِنَا فَاِنَّانُحِبُّ ذٰلِکَ فَاستَبَّ المُسلِمُونَ وَالمُشرِکُونَ وَالیَھُودُ حَتّٰی ھَمُّوا اَن یَّتَوَاثَبُوا فَلَم یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُھُم حَتّٰی سَکَتُوا ثُمَّ رَکِبَ دَابَّتَہٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعدِ بنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ اَی سَعدُ اَلَم تَسمَع مَا قَالَ اَبُو حُبَابٍ یُرِیدُ عَبدَاللّٰہِ بنَ اُبَیٍّ قَالَ کَذَا وَ کَذَا قَالَ اعفُ عَنہُ یَارَسُولَ اللّٰہِ وَاصفَح فَوَاللّٰہِ لَقَد اَعطَاکَ اللّٰہُ الَّذِی اَعطَاکَ وَلَقَدِ اصطَلَحَ اَھلُ ھٰذِہِ البُحَرَۃِ عَلٰی اَن یُّتَوِّجُوہُ فَیُعَصِّبُونَہٗ بِالعِصَابَۃِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ بِالحَقِّ الَّذِی اَعطَاکَ شَرِقَ بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ فَعَلَ بِہٖ مَارَاَیتَ فَعَفَا عَنہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آنحضور ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضور ﷺ ایک مجلس سے گذرے، جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبداللہ بن ابی سلول بھی شرکاء میں تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضور ﷺ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں، کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمان، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ لیکن آنحضور ﷺ انہیں برابر خاموش کراتے رہے۔ اور جب وہ خاموش ہوگئے (اور معاملہ رفع دفع ہوگیا) تو آنحضور ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا سعد، آپ نے نہیں سنا کہ ابوحباب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور درگذر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اسی بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ ﷺ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے) اس پر متفق ہوگئے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہوگیا اور

اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

باب ۷۰۵. مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَّلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهٗ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِىْ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاتُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ

۷۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر نہیں ہو گیا اور کتنے دنوں تک گنہگار کا توبہ کرنا ظاہر ہوتا ہے؟ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

(۱۱۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَاٰتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَاَقُوْلُ فِىْ نَفْسِىْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا حَتّٰى كَمُلَتْ خَمْسُوْنَ لَيْلَةً وَاٰذَنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ

۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے، اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اندازہ لگاتا تھا کہ آنحضور ﷺ نے جواب سلام میں ہونٹ مبارک ہلائے یا نہیں۔ آخر پچاس دن گذر گئے اور آنحضور ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

باب ۷۰۶. كَيْفَ يُرَدُّ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ

۷۰۶۔ ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

(۱۱۸۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَاعَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْاَمْرِ كُلِّهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ''السام علیک'' (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا ''وعلیکم السام واللعنۃ'' آنحضور ﷺ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ ''وعلیکم'' (اور تمہیں بھی)۔

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تمہیں یہودی سلام کریں اور اگر ان میں سے کوئی ''السام علیک'' کہے تو تم اس کے جواب میں

اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَ عَلَيْكَ

صرف "وعلیک" (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔

باب۷۰۷. مَنْ نَظَرَ فِىْ كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِيَسْتَبِيْنَ اَمْرُهٗ

۷۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے ایسے شخص کا خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی۔

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِىَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا صَحِيْفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ فَاَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا اَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِىْ مَعَكِ؟ قَالَتْ مَامَعِىَ كِتَابٌ فَاَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِىْ رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَاىَ مَانَرٰى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ يُحْلَفُ بِهٖ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَاُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَاَتِ الْجِدَّ مِنِّىْ اَهْوَتْ بِيَدِهَا اِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِىَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَابِىْ اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ اَرَدْتُ اَنْ تَكُوْنَ لِىْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَلَيْسَ مِنْ اَصْحَابِكَ

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑا سوار تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب "روضۃ خاخ" (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا۔ وہ اپنے اونٹ پر جارہی تھی اور وہیں (ملی جہاں) آنحضور ﷺ نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جارہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوہ میں تلاشی لی۔ لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط تو نظر نہیں آتا، بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے غلط بات نہیں کہی ہے۔ قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کردوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئی تھی اور خط نکالا۔ بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، حاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے)

هُنَاکَ اِلَّا وَلَه، مَنْ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَه، اِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّه، قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه، وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَه، قَالَ فَقَالَ يَاعُمَرُ وَمَا يُدْرِيْکَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه، اَعْلَمُ

صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ ﷺ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میری اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کرائے۔ آپ ﷺ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں، ان کے مکہ معظمہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرائے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، انہوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، عمر تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں شریک صحابہؓ کی زندگی پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کہا کہ تم جو چاہو کرو، تمہارے لئے جنت لکھ دی گئی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشک آلود ہوگئیں اور عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔

باب ۷۰۸. كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ اِلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ

۷۰۸۔ اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے۔

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَه، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَه، اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِا لشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَ قْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انہیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے۔ پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا۔ خط میں لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے (ﷺ) ہرقل عظیم روم کی طرف سلام ہو ان پر جنہوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ امابعد۔

باب ۷۰۹. بِمَنْ يُبْدَأُفِى الْكِتَابِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه، ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ

۷۰۹۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کہ آنحضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے لکڑی کا ایک لٹھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور خط رکھ دیا۔ وہ خط ان کی

وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِىْ جَوْفِهَا وَكَتَبَ اِلَيْهِ صَحِيْفَةً مِّنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ

طرف سے ان کے ساتھی (قرض خواہ) کی طرف تھا اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے لکڑی کے ایک لٹھے میں سوراخ کیا اور مال اس کے اندر رکھ دیا اور ان کے پاس ایک خط لکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو ملے۔

باب ۷۱۰. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ

۷۱۰۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَآءَ فَقَالَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْقَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّىْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ اَفْهَمَنِىْ بَعْضُ اَصْحَابِىْ عَنْ اَبِى الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِىْ سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قریظہ کے یہودی سعد رضی اللہ عنہ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا۔ جب وہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضور ﷺ نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لئے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی ثالثی پر آمادہ ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں، عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتہ لے کر آیا تھا۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطہ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علیٰ کے بجائے بصلہ) "الیٰ" حکمک نقل کیا ہے۔

باب ۷۱۱. اَلْمُصَافَحَةِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّىْ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلَىَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِىْ وَهَنَّأَنِىْ

۷۱۱۔ مصافحہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضور ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِىْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ

۱۱۹۲۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ میں تھا؟ انہوں نے

فرمایا کہ ہاں۔

(۱۱۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْعُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّه، عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَاٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۱۱۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوۃ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آنحضور ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

باب ۷۱۲. اَلْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَ يْهِ

۷۱۲۔ دونوں ہاتھ پکڑنا۔ اور حماد بن زید نے ابن المبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

(۱۱۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَا تُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه، وَهُوَبَيْنَ ظَهْرَا نَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن سنجرہ ابومعمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضور ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے۔ (اس طرح) سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ **التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَا تُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه،** آنحضور ﷺ اس وقت حیات تھے۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو ہم (خطاب کا صیغہ بجائے اس طرح پڑھتے "السلام" یعنی نبی کریم ﷺ پر۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا۔

چھبیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۷۱۳. المُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُبْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ اَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِن عِندِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عنبسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عبدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ عبدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِيَّ بنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِندِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَاالحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِاللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهِ العَبَّاسُ فَقَالَ اَلاَ تَرَاهُ اَنْتَ بِاللّٰهِ بعد الثَّلاَثِ عَبْدُالعَصَاوَاللّٰهِ اِنِّي لاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفّٰى فِي وَجْعِهِ وَ اِنِّي لَاَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِالمَطَّلِبِ المَوتَ فَاذهَبُ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْاَلَهُ فِيْمَنْ يَكُوْنُ الْاَمْرُ فَاِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا اَمَرْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَايُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ اَبَدًا وَاِنِّي لَااَسَاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

۷۱۳۔ معانقہ، اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری۔

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب، نبی کریم ﷺ کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضور ﷺ کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرم ﷺ نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمداللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم آنحضور ﷺ کو دیکھتے نہیں، واللہ، تین دن کے بعد تمہیں ڈنڈے کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس چلو تا کہ پوچھا جائے آنحضور ﷺ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تا کہ حضور ﷺ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ، اگر ہم نے آنحضور ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آنحضور ﷺ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دیں گے میں تو آنحضور ﷺ سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا۔

باب ۷۱۴. مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ

(۱۱۹۶) حَدَّثَنَا. مُوْسىٰ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۷۱۴۔ جس نے "لبیک وسعدیک" سے جواب دیا۔

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عن مُعَاذٍ قَالَ اَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال يَامُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثلَه' ثَلٰثًا هَلْ تَدرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ ان يَّعْبُدُوْهُ وَلَايُشرِكُوْا بِه شَيئًا ثُمَّ سَارَسَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدرِیْ مَاحَقُّ العِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ اَنْ لَّايُعَذِّبَهُمْ

حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آنحضور ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجا آوری کے لئے) پھر آنحضور ﷺ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی "لبیک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کر لیں تو اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے۔

(١١٩٧) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

(١١٩٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ اَبُوْذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَآءً اسْتَقْبَلَنَا اُحُدًا فَقَالَ يَااَبَاذَرٍّ مَااُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِي ذَهَبًا يَاتِي عَلَيَّ لَيلَه' اَوْثَلَاثٌ عِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَرْصُدُه' لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِه فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَرَانَا بِيَدِه ثُمَّ قَالَ يَااَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلاَكْثَرُوْنَ هُمُ الاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَاتَبْرَحْ يَااَبَاذَرٍّ حَتّٰى اَرجِعَ فَانطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) واللہ ہم سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ اُحد پہاڑ دکھائی دیا آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر، مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آنحضور ﷺ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کر دوں گا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال میں اس طرح خرچ کرے کثرت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا یہیں ٹھہرے رہو ابوذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ

جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَ اِنْ زَنٰى وَ اِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ اَبُوْ الدَّرْدَآءِ فَقَالَ اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ نَحْوَهُ وَقَالَ اَبُوْشِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ

ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ گئی ہو) اس لئے میں نے (آنحضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضور ﷺ کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ جائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں بیان کی تھی اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا (ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا احد پہاڑی کے بار بار بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۱۵. لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

۷۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

باب ۷۱۶. اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجْلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا الْاٰيَةَ

۷۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے (مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے) کہ

اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بن يَحيٰی حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' نَهٰى اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَّقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَه'

۱۲۰۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تا کہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

باب ۷۱۷. مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ اَوْبَيْتِهٖ وَلَمْ يَسْتَاْذِنْ اَصْحَابَه' اَوْتَهَيَّاَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کیلئے اہتمام کیا، تا کہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِىْ يَذْكُرُ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ اَبْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَاَخَذَ كَاَنَّه' يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَه' مِنَ النَّاسِ وَبَقِىَ ثَلَاثَةٌ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَاالْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْ اَنْطَلَقُوا فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَرْخٰى الْحِجَابَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَه' وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمًا

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابومجلز کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کرر ہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے جب آنحضور ﷺ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضور ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضور ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو'' نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت دی جائے) ارشاد ''ان ذلکم کان عنداللہ عظیماً'' تک۔

باب ۷۱۸. اَلاِحْتِبَآءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَآءُ

۷۱۸۔ ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس طرح سرین پر

بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملالی جائیں اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ غَالِبٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَةِ مُحْتَبِیًا بِیَدِهٖ هٰکَذَا

۱۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی، انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا۔

باب ۷۱۹. مِنِ اتَّکَاءَ بَیْنَ یَدَیْ اَصْحَابِهٖ قَالَ خَبَّابٌ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ فَقَعَدَ

۷۱۹۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی آنحضور ﷺ اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے۔

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ

۱۲۰۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے جریری نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کی، کیوں نہیں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهٗ وَ کَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهٗ سَکَتَ

۱۲۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، آنحضور ﷺ اسی بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

باب ۷۲۰. مَنْ اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ لِحَاجَةٍ اَوْ قَصْدٍ

۷۲۰۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز چلا۔

(۱۲۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَیْتَ

۱۲۰۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عصر پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔

باب ۷۲۱. السَّرِیْرِ

۷۲۱۔ تخت۔

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ

۱۲۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، اور

اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيْرِ وَاَنَا مُضطَجِعَةٌ بَيْنَه' وَبَيْنَ القِبْلَةِ تَكُوْنُ لِي الحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَسْتَقْبِلَه' فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضور ﷺ اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوئی لیکن میں اٹھنا پسند نہیں کرتی تھیں البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی تھی۔

باب ۷۲۲. مَنْ اُلْقِيَ لَه' وِسَادَةٌ

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا۔

(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ زَيْدٍ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بن عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَلَه' صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَه' وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَه' فَقَالَ لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشَرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (بن عبداللہ طحان) نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذاء) نے ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوملیح نے خبر دی، انہوں نے (ابوقلابہ کو مخاطب کر کے) بیان کیا کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، بچھا دیا، آنحضور ﷺ زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضور کے درمیان جوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یارسول اللہ! فرمایا سات دن میں نے کے عرض کی، یارسول اللہ! فرمایا نو دن! میں نے عرض کی، یارسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یارسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّه' قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ جَلِيْسًا فَقَعَدَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَآءِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ كَانَ لَا يَعْلَمُه' غَيْرُه' يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ اَلَيْسَ

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے اور ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی، اے اللہ، مجھے ایک ہم نشین عطا فرما، چنانچہ آپ ابودرداءؓ کی مجلس میں بیٹھے، ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں

فِيكُمْ اَوْ كَانَ فِيكُمْ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِى عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادَةِ يَعْنِى ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَءُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ مَازَالَ هٰؤُلَآءِ حَتّٰى كَادُوْا يُشَكِّكُوْنِىْ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، ایک تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علقمہ نے کہا کہ وہ "والذکرو والانثی" پڑھا کرتے تھے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے خود اسے سنا تھا۔

باب ۷۲۳۔ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۷۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

باب ۷۲۴۔ الْقَائِلَة فِى الْمَسْجِد

۷۲۴۔ مسجد میں قیلولہ۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاكَانَ لِعَلِىٍّ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِىْ تُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهٖ اِذَا دُعِىَ بِهَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِى الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَهٗ شَىْءٌ فَغَاضَبَنِىْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِى الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ شِقِّهٖ فَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" سے زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہوگئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) (قیلولہ نہیں کیا آنحضور ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یارسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضور ﷺ تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے، اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گرد آلود ہوگئی تھی، آنحضور ﷺ مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے، ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو۔

باب ۷۲۵. مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَ هُمْ

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الانْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ اَوْصٰى اِنْ يُّجْعَلَ فِي حَنُوطِهٖ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهٖ

۷۲۵۔ جو کچھ لوگوں کی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ انہیں کے یہاں کیا۔

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں اور آنحضور ﷺ ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ (پھر جب آنحضور ﷺ سو گئے اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور سک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضور ﷺ کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے حنوط میں ملا دیا جائے بیان کیا کہ پھر ان کے حنوط میں اسے ملایا گیا۔

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَايُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْقَالَ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُم قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبداللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور، وہ آنحضور ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دن آنحضور ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضور ﷺ کو کھانا کھلایا، پھر آنحضور ﷺ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے، (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر، اسحاق کو اس سلسلے میں شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضور ﷺ دعا کر دیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضور ﷺ نے دعا کی، پھر آنحضور ﷺ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب

زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستہ میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا مثل بادشاہوں کے تخت پر! میں نے عرض کی اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس میں سے کردے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی، چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندر کا سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

باب ۲۲۷۶. اَلْجُلُوسِ كَيْفَ مَاتَيَسَّرَ

۲۲۷۶۔ سہولت کے مطابق بیٹھنا۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِي عَنْ اَبِي سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اِشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَه‘ مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؟ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتباء کرنے سے کہ انسان کی شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور ملامست اور منابذت [1] سے اس روایت کی متابعت معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے زہری کے واسطہ سے کی۔

باب ۲۲۷۷. مَنْ نَاجٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهٖ فَاِذَا مَاتَ اَخْبَرَبِهٖ

۲۲۷۷۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا۔

(۱۲۱۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَآئِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَه‘ جَمِيْعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ لَاوَاللّٰهِ مَاتُخْفِيْ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّارَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ اِذَا هِيَ

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے ان سے فراس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں) آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی! مرحبا! پھر آنحضور ﷺ نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ

[1] دونوں پہناوؤں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گزر چکی ہے۔

تَضْحَکُ فَقُلْتُ لَهَا اَنَامِنُ بَيْنِ نِسَآئِهِ خَصَّکِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّکِ قَالَتْ مَاكُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّه' فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْکِ بِمَا لِي عَلَيْکِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنُ فَنَعَمْ فَاَخْبَرَتْنِيْ قَالَتْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّه' اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُه' بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّه' قَدْ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَااَرَى الْاَجَلَ اِلَّاقَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَالَکِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْسَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

رونے لگیں، جب آنحضور ﷺ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آنحضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آنحضور ﷺ کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب آنحضور ﷺ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال آنحضور ﷺ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تو اس کی وجہ یہی تھی، جب آنحضور ﷺ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ۔ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

باب ۷۲۸. اَلْاِسْتِلْقَآءِ

۷۲۸۔ چت لیٹنا۔

(۱۲۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَّاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

باب ۷۲۹ . لَايَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَاتَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اِلٰى قَوْلِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَانَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰاكُمْ صَدَقَةً ذٰلِکَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والوں جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو،

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ ہے لیکن اگر تم مقدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے؟ ارشاد "واللہ خبیر بما تعملون" تک!!

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

۱۲۱۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

باب ۷۳۰۔ حِفْظُ السِّرِّ

۷۳۰۔ راز داری

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدَهٗ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

باب ۷۳۱۔ اِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَاْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۱۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجْلَ اَنْ يُّحْزِنَهٗ

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) ہاں جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں) (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس لئے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے۔

(۱۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ مَلَاٍ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا، چنانچہ حاضر ہوا، آنحضور ﷺ اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے آنحضور ﷺ کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ بِاللَّيْلِ اِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْبِعُوْدٍ

حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ "اگر چہ ایک لکڑی سے ہی ہو۔"

باب ۷۳۵. اَلْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال صاف کرنا۔

(۱۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، موئے زیر ناف بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرانا اور ناخن کاٹنا۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّوْمِ

۱۲۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدوم۔ بالتخفیف (ختنہ کا آلہ) سے ختنہ کرایا۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوالزناد نے بالقدوم (تشدید کے ساتھ بیان کیا۔)

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ قَالَ وَكَانُوْا لَا يَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھے؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادریس نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ ۞

۞ شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نومسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہوگئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نومسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے، اور بعض اوقات موت تک نوبت آ پہنچتی ہے۔

وَسَلَّمَ وَاَنَا خَتِيْنٌ

باب ۷۳۶. كُلِّ لَهْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَه، عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۱۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کردے، باطل ہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بےہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے خدا کے رستے سے گمراہ کرے۔

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزی" کی قسم، تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں، اسے صدقہ دینا چاہئے۔

باب ۷۳۷. مَاجَآءَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ هُوَابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُنِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِيْ بَيْتًا يُكِنُّنِيْ مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِيْ مِنَ الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَاوَضَعْتُ لَبِنَةً عَلٰى لَبِنَةٍ وَّلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُه، لِبَعْضِ اَهْلِهٖ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ بَنٰى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّه" قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّبْنِيَ

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مویشی چرانے والے کوٹھیوں میں اکڑنے لگیں گے۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، آپ ابن سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت رہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور اس سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ واللہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا، سفیان نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ان کے کسی گھر والے سے کیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے گھر بنایا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی ہوگی۔

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب الدعوات

باب ۷۳۸. قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل

داخرین ولکل نبی دعوۃ مستجابۃ ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے۔

(۱۲۳۱) حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ یدعو بھا واریدان اختبیٔ دعوتی شفاعۃ لامتی فی الآخرۃ وقال لی خلیفۃ قال معتمر سمعت ابی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل نبی سأل سؤلا اوقال لکل نبی دعوۃ قددعابھا فاستجیب فجعلت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے معتمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے۔

باب ۷۴۹۔ افضل الاستغفار وقولہ تعالیٰ استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السمآء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی مافعلوا وھم یعلمون

۷۴۹۔ سب سے بہتر استغفار، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان سے تمہارے لئے نہریں بہا دے گا، اور وہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

(۱۲۳۲) حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا الحسین حدثنا عبداللہ بن بریدۃ عن بشیر بن کعب العدوی قال حدثنی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان تقول اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شرما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالھا من النھار موقنا بھا فمات من یومہ قبل ان یمسی فھو من اھل الجنۃ ومن قالھا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے رسول اللہ ﷺ نے کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا" آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا

الجنة

انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

باب استغفار النبي صلى الله عليه وسلم في اليوم والليلة

۷۶۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم ﷺ کا استغفار۔

(۲۳۳) حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن قال قال ابو هريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول والله اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر من سبعين مرة

۱۲۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں

باب التوبة قال قتادة توبوا الى الله توبة نصوحا الصادقة الناصحة

۷۶۴۱۔ توبہ قتادہ نے فرمایا "کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا" میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے

(۲۳۴) حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابو شهاب عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن الحارث بن سويد حدثنا عبد الله حديثين احدهما عن النبي صلى الله عليه وسلم والآخر عن نفسه قال ان المؤمن يرى ذنوبه كانه قاعد تحت جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب مر على انفه فقال به هكذا قال ابو شهاب بيده فوق انفه ثم قال لله افرح بتوبة عبده من رجل نزل منزلا وبه مهلكة ومعه راحلته عليها طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته حتى اشتد عليه الحر والعطش اوماشاء الله قال ارجع الى مكاني فرجع فنام نومة ثم رفع رأسه فاذا راحلته عنده تابعه ابو عوانة وجرير عن الاعمش وقال ابو اسامة حدثنا الاعمش حدثنا عمارة سمعت الحارث وقال شعبة وابو مسلم عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن الحارث بن سويد وقال ابو معاوية حدثنا الاعمش عن عمارة عن الاسود

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عمارہ بن عمیر نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (بیان کی) ایک نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا۔ ابوشہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا) کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے کسی پُرخطر جگہ پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو۔ اس روایت کی متابعت ابوعوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطہ سے کی، اور ابو اسامہ نے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے حارث نے سنا اور شعبہ اور مسلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے اور ان سے حارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی،، ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، اور ابراہیم تیمی سے روایت ہے ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۲۳۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاةٍ

۱۲۳۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

باب ۷۴۲ . الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

۷۴۲۔ دائیں پہلو لیٹنا۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ

۱۲۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ رات میں (تہجد کی) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے۔ آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلاع دیتا۔

باب ۷۴۳ . اِذَا بَاتَ طَاهِرًا

۷۴۳۔ طہارت کی حالت میں رات گزارنا۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ

۱۲۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو، اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے

وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَھْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَیْکَ لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَاتَقُوْلُ فَقُلْتُ اَسْتَذْکِرُھُنَّ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ لَاوَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم مر گئے تو فطرت (دین اسلام) پر مرو گے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "برسولک الذی ارسلت" کہنے میں کیا وجہ ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں "وبنبیک الذی ارسلت" کہو۔

باب ۷۴۴. مَا یَقُوْلُ اِذَا نَامَ

۷۴۴۔ سوتے وقت کیا کہنا چاہئے۔

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا. وَاِذَا قَامَ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

۱۲۳۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرا اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار رہتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا (جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا دیا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(۱۲۳۹) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ الْھَمْدَانِیُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی رَجُلًا فَقَالَ اِذَا اَرَدْتَ مَضْجَعَکَ فَقُلِ اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْکَ لَامَلْجَاَ وَلَا مَنْجَامِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ

۱۲۳۹۔ ہم سے سعید بن ربیع اور محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ" میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کیا، اور تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا۔" پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

باب ۷۴۵. وَضْعِ الْیَدِ الْیُمْنٰی تَحْتَ الْخَدِّ الْاَیْمَنِ

۷۴۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا۔

(۱۲۴۰) حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا

۱۲۴۰۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے

أبو عوانة عن عبد الملك عن ربعي عن حذيفة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت خده ثم يقول اللهم باسمك أموت وأحيا وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور

حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت (مراد نیند سے) دے دی تھی اور تیری ہی طرف جانا ہے"۔

باب ۷۴۶۔ النوم على الشق الأيمن

۷۴۶۔ دائیں کروٹ پر سونا۔

(۱۲۴۱) حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا العلاء بن المسيب قال حدثني أبي عن البراء ابن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة استرهبوهم من الرهبة ملكوت ملك مثل رهبوت خير من رحموت تقول ترهب خير من أن ترحم

۱۲۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے **اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت** "اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی۔ "استرھبوھم" رھبۃ سے ماخوذ ہے "ملکوت" یعنی ملک ہے جیسے "رھبوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "ترھب خیر من ان ترحم"۔

باب ۷۴۷۔ الدعاء إذا انتبه بالليل

۷۴۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا

(۱۲۴۲) حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن سلمة عن كريب عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بت عند ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم فأتى حاجته وغسل وجهه ويديه ثم نام ثم قام فأتى القربة فأطلق شناقها ثم توضأ وضوءا بين وضوءين لم يكثر وقد أبلغ فصلى فقمت فتمطيت كراهية أن يرى أني كنت أتقيه فتوضأت فقام يصلي فقمت عن يساره فأخذ بأذني فأدارني عن يمينه فتتامت

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریب اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم ﷺ جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہوگئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا) (تین تین مرتبہ سے) کم اعضاء کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز

صلاته ثلاث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاذنه بلال بالصلاة فصلى ولم يتوضأ وكان يقول في دعائه اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا وامامي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا قال كريب وسبع في التابوت فلقيت رجلا من ولد العباس فحدثني بهن فذكر عصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري وذكر خصلتين

پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضور ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لیا تھی۔ آنحضور ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضور ﷺ کی (اقتداء میں) تیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی، آنحضور جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے ’’اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا، اور کریب نے بیان کیا کہ تابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ ’’میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا۔‘‘

حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان سمعت سليمان بن ابي مسلم عن طاوس عن ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق وقولك حق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق ومحمد حق اللهم لك اسلمت وعليك توكلت وبك امنت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر

ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے، اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور ہے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں‘‘ اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

باب ۷۴۸. التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۸۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح۔

(۱۲۴۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ شَكَتْ مَاتَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُه' خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْه' فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَآئِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْه' قَالَ فَجَآءَ نَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ اَقُوْمُ فَقَالَ مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ التَّسْبِيْحُ اَرْبَعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ

۱۲۴۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی شکایت کی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں آنحضور ﷺ گھر میں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آنحضور آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس ۳۴ مرتبہ۔

باب ۷۴۹. التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۹۔ سوتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا۔

(۱۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَه' نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَه'

۱۲۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ ﷺ لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے۔

باب ۷۵۰.

باب ۷۵۰۔

(۱۲۴۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَه' بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّه' لَايَدْرِيْ مَاخَلَفَه' عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُه' اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا

۱۲۴۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر آ گئی ہے پھر یہ دعا پڑھے، میرے پالنے والے، تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور

وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ ، تَابَعَهُ' اَبُوضَمْرَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَقَالَ يَحْيٰى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا اس سے عبیداللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم ﷺ نے اور اس کی روایت مالک اور ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۷۵۱. اَلدُّعَآءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

۷۵۱۔ آدھی رات میں دعا۔

(۱۲۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ' مَنْ يَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهُ' وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَلَهُ'

۱۲۴۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوعبداللہ الاغر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

باب ۷۵۲. الدُّعَآءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۷۵۲۔ بیت الخلاء کے لئے دعا۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے "اے اللہ برائیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

باب ۷۵۳. مَايَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ

۷۵۳۔ صبح کے وقت کیا کہے۔

(۱۲۴۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُالْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ

۱۲۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے "اے اللہ تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے

بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اِذَا قَالَ حِيْنَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْكَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِذَا قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ مِثْلَهٗ

وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کر تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے۔" اگر کسی نے شام ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہوگا، اور اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

(۱۲۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

۱۲۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے ربعی بن حراش نے، اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے، تیرے ہی نام کے ساتھ، اے اللہ، میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا فَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

۱۲۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے منصور نے، ان سے ربعی بن حراش نے، ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ رات میں سونے لگتے تو کہتے، اے اللہ، میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے۔"

باب ۷۵۴. اَلدُّعَآءِ فِي الصَّلَاةِ

۷۵۴۔ نماز میں دعا۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَآءً اَدْعُوْبِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے ایک دعا سکھلا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہا کرو "اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" اور عمرو نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ "ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها" دعا کے بارے میں نازل ہوئی تھی (کہ نہ بہت زور زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ آہستہ)۔

(۱۲۵۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے کہ "اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو" پھر آنحضور ﷺ نے ہم سے ایک دن فرمایا "اللہ خود "سلام" ہے اس لئے تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو "التحیات للہ" ارشاد "الصالحین" تک اس لئے کہ جب تم کہوگے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا" اشهد ان لا اله الا الله واشهدان محمد عبده ورسوله اس کے بعد ثناء میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔"

باب ۷۵۵ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۷۵۵۔ نماز کے بعد دعا

(۱۲۵۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ قَالَ كَيْفَ ذَاكَ قَالُوا صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یزید نے خبر دی، انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں سمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صورت کے جب کہ وہ بھی عمل کرے جو تم کروگے (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس کی روایت عبید اللہ بن عمر نے سمی اور رجاء بن حیوۃ سے کی، اور اس کی

وَسَلَّمَ

روایت جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے، اور اس کی روایت سہیل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۲۵۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اِذَا سَلَّمَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا وراد نے بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور نصیبہ ور کو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا (بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا) اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا۔

باب ۷۵۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ان کے لئے دعا کیجئے'' اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ، عبید ابو عامر کی مغفرت کر، اے اللہ، عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر۔

(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَيَاعَامِرُ لَوْاَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُوْبِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللّٰهِ لَوْلَااللّٰهُ مَااهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَحْفَظْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْلَامَتَّعْتَنَا بِهٖ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوْهُمْ فَاُصِيْبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهٖ فَمَاتَ فَلَمَّا اَمْسَوْا اَوْ قَدُوْا نَارًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهٖ

۱۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ کے مولا یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں کے ایک فرد نے کہا، عامر اپنی حدی سناؤ۔ وہ حدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے ''بخدا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے'' اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ حدی سن کر تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہنکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں کے ایک فرد نے عرض کی، یارسول اللہ! کاش ابھی آنحضور ﷺ ان سے ہمیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا

النَّارُ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوا عَلٰى حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَكَسِّرُوْهَا قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيْقُ مَافِيْهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْذَاكَ

انتقال ہوگیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آنحضورﷺ نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلایا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضورﷺ نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے انڈیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یارسول اللہ! ایسا کیوں نہ کرلیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آنحضورﷺ نے فرمایا یہی کرلو۔

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَااَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریمﷺ کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آنحضورﷺ فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آنحضورﷺ نے فرمایا کہا اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِىْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِىْ صَدْرِىْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِىْ خَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ مِنْ قَوْمِىْ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِىْ عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِىْ فَاَتَيْتُهَا فَاَحْرَقْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْاَجْرَبِ فَدَعَا لِاَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہﷺ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے نجات نہیں دوگے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام ''الکعبہ الیمانیہ'' رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آنحضورﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ، اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت پایا ہوا بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پچاس عمدہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا'' اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بت کو جلا دیا اس کے بعد آنحضورﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکدہ کو (جلا کر) خارش زدہ اونٹ کی طرح کرڈالا ہے آنحضورﷺ نے قبیلہ احمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی۔''

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہﷺ سے کہا کہ انس آپ کا

اَکْثِرْ مَالَه' وَوَلَدَه' وَ بَارِکْ لَه' فِیْمَا اَعْطَیْتَه'

خدمت گار ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر، اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما۔

(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَقْرَءُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَةً اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ کَذَا وَکَذَا

۱۲۶۱۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

(۱۲۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَااُرِیْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰی رَاَیْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ وَقَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۱۲۶۲۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب۷۵۷. مَایُکْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِی الدُّعَآءِ

۷۵۷۔ سجع کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے۔

(۱۲۶۳) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّکَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْحَبِیْبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْمُقْرِیُّ حَدَّثَنَا الزُّبَیْرُ بْنُ الْخِرِیْتِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ کُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَیْتَ فَمَرَّتَیْنِ فَاِنْ اَکْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَّلَاتُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِیَنَّکَ تَاْتِی الْقَوْمَ وَهُمْ فِیْ حَدِیْثٍ مِّنْ حَدِیْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَیْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَیْهِمْ حَدِیْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰکِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْکَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ یَشْتَهُوْنَه' فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَآءِ فَاجْتَنِبْه' فَاِنِّیْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَه' لَایَفْعَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِکَ یَعْنِیْ لَایَفْعَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِکَ الْاِجْتِنَابَ

۱۲۶۳۔ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے حبان بن ہلال ابو حبیب نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے خریت نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف ایک دن) ہر جمعہ کو کیا کرو، اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دو مرتبہ، اگر تم زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دینا، ایسا نہ ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے ہی اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو، کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ (ایسے مواقع پر) تمہیں خاموش رہنا چاہئے جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ (دین کی) اس طرح کہ وہ بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعا میں سجع کی رعایت کی طرف دھیان نہ رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے۔

باب ۷۵۸ . لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّه، لَا مُكْرِهَ لَه،

۷۵۸۔ دعا عزم ویقین کے ساتھ کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّه، لَامُسْتَكْرِهَ لَه،

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں عبدالعزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم ویقین کے ساتھ کرے۔ اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

(۱۲۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّه، لَامُكْرِهَ لَه،

۱۲۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ" اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری مغفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

باب ۷۵۹ . يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَعْجَلْ

۷۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

(۱۲۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ

۱۲۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابوعبید نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی، اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

باب ۷۶۰ . رَفْعِ الْاَيْدِيْ فِي الدُّعَآءِ وَقَالَ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَّشَرِيْكٍ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ

۷۶۰۔ دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا، اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ، خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برات کرتا ہوں ابوعبداللہ نے کہا اور اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کیا انس نے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی

باب ۷۶۱ . الدُّعَآءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

۷۶۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۱۲۶۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان

بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَآءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَاكَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَلَمْ تَزَلْ تَمْطُرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُه‘ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَه‘ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُمْطِرُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

کیا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! اللہ سے دعا کرو کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آنحضور ﷺ نے دعا کی) اور آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھر تک پہنچنا دشوار ہو گیا یہ بارش اگلے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آنحضور ﷺ نے دعا کی، کہ اے اللہ ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو سیراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹکڑے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی۔

باب ۷۶۲. الدُّعَآءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

۷۶۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا۔

(۱۲۶۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَه‘

۱۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس عیدگاہ میں استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

باب ۷۶۳. دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ بِطُوْلِ الْعُمْرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهٖ

۷۶۳۔ نبی کریم ﷺ کی اپنے خادم کے لئے طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا۔

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَه‘ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَه‘ وَوَلَدَه‘ وَبَارِكْ لَه‘ فِيْمَا اَعْطَيْتَه‘

۱۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یارسول اللہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ، اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

باب ۷۶۴. الدُّعَآءِ عِنْدَ الْكُرْبِ

۷۶۴۔ پریشانی کے وقت دعا۔

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عِنْدَ الْكُرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

۱۲۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عظیم ہے اور بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَالْكَرْبِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَه'

۱۲۷۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کرب وپریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔" اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح۔

باب ۷۶۵. التَّعَوُّذِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ

۷۶۵۔سخت مصیبت سے پناہ۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيْثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ اَنَا وَاحِدَةً لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُنَّ هِيَ

۱۲۷۲۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی' ان سے سفیان نے حدیث بیان کی' ان سے سمی نے حدیث بیان کی' ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شماتت اعداء سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کونسی صفت ہے۔

باب ۷۶۶. دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

۷۶۶۔نبی کریم ﷺ کی دعا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ کے ساتھ۔

(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِىْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَه' مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُه' عَلٰى فَخِذِىْ غُشِىَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَه' اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ اَنَّه' الْحَدِيْثُ الَّذِىْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

۱۲۷۳۔ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی' کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے، جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضور ﷺ جب بیمار تھے، اور سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپ پر تھوڑی دیر تک غشی طاری ہوئی، پھر جب آپ کو اس سے افاقہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ، رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ آنحضور ﷺ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث آنحضور ﷺ صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضور ﷺ کا آخری کلمہ تھا، جسے آپ نے تکلم فرمایا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ

کے ساتھ۔

باب۷۶۷. الدُّعَآءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَیَاۃِ

۷۶۷۔موت اور زندگی کی دعا۔

(۱۲۷۴)حَدَّثَنَامُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّاباً وَّ قَدِاکْتَوٰی سَبْعًا قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِہٖ

۱۲۷۴۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اُن سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

(۱۲۷۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِی قَیْسٌ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فِی بَطْنِہٖ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِہٖ

۱۲۷۵۔ہم سے محمد بن مثنٰی نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی اُن سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کر لیتا۔

(۱۲۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَتَمَنَّیَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا لِلْمَوْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّی وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّی

۱۲۷۶۔ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے۔

باب۷۶۸. اَلدُّعَآءِ لِلصِّبْیَانِ بِالْبَرَکَۃِ. وَمَسْحِ رُؤُسِھِمْ وَقَالَ اَبُوْمُوسٰی وُلِدَ لِی غُلَامٌ وَّدَعَالَہٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ

۷۶۸۔بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے برکت کی دعا کی۔

(۱۲۷۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِی وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِی وَدَعَالِیْ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِہٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتِمِہٖ بَیْنَ کَتِفَیْہِ مِثْلَ زِرِّالْحَجَلَۃِ

۱۲۷۷۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی اُن سے حاتم نے حدیث بیان کی اُن سے جعد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے سائب بن یزیدؓ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور

میں نے مہر نبوت دیکھی، جو دونوں شانوں کے درمیان میں تھی حجلہ عروسی کی گھنڈی کی طرح۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ عُقَيْلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ مِّنَ السُّوقِ اَوْاِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِىْ الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُوْلَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِىَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ ساتھ لے کر بازار سے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لدا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ الَّذِىْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن، کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ ﷺ نے کلی کی تھی، وہ اس وقت بچے تھے، انہیں کے کنوئیں سے پانی لے کر۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَاُتِىَ بِصَبِىٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر آنحضور ﷺ نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا نہیں۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ

۱۲۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھتے دیکھا تھا۔

باب ۷۶۹. الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۶۹۔ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِىْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِىْ لَكَ هَدِيَّةً اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا،

اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

یارسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو، "اے اللہ" محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے، اے اللہ محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔

(۱۲۸۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی' ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی' ان سے یزید نے ان سے عبداللہ بن خباب نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یارسول اللہ! آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو' اے اللہ، اپنی رحمت نازل کر محمد ﷺ اپنے بندے اور رسول پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل کی ابراہیمؑ پر اور برکت نازل کر محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔"

باب ۷۷۰. هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

۷۷۰۔ کیا نبی ﷺ کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وصل عليهم ان صلاتك سكن لهم."

(۱۲۸۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ اِذَا اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِي اَوْفٰى

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی' ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے اور ان سے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے "اللهم صل عليه" اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما، میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی اوفیٰ پر اپنی رحمت نازل کر۔

(۱۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْحُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۲۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے' ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو' اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے۔

باب ۱۷۷. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ اٰذَیْتُه، فَاجْعَلْهُ لَه، زَکَاةً وَ رَحْمَةً

۱۷۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت بنادے۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه، سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُه، فَاجْعَلْ ذٰلِکَ لَه، قُرْبَةً اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کہا کہ انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ، میں نے جس مؤمن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنادے۔

باب ۷۷۲. التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَاتَسْئَالُوْنِی الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُه، لَکُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ لَافٍّ رَاْسَه، فِیْ ثَوْبِهٖ یَبْکِیْ فَاِذَا رَجُلٌ کَانَ اِذَا لَاحَی الرِّجَالَ یُدْعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّه، صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُهُمَا وَرَآءَ الْحَائِطِ وَکَانَ قَتَادَةُ یَذْکُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِیْثِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو آنحضور ﷺ کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ سراپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف (طعنہ زنی کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا انہوں نے پوچھا یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حذافہ" اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی (آنحضور ﷺ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے) ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد ﷺ سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، آج کی طرح خیر وشر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے" اے ایمان والو، ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں۔

باب ۷۷۳. التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَّوْلَی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّه، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو، مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولا نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابِيْ طَلْحَةَ اَلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْطَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَآءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُهٗ حَتّٰى اَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَآءَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهٗ بِهَا ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى بَدَالَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَاحَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر لو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ آنحضور ﷺ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضور ﷺ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے" عجز و کمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔" میں آنحضور ﷺ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضور ﷺ ام المومنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضور ﷺ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضور ﷺ نے ان کے لئے عبا یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپ نے دسترخوان پر حیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی اس کے بعد آپ آگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی، آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ" میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ، یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مد میں اور ان کے صاع میں۔

باب ۷۷۴. التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۷۷۴۔ عذاب قبر سے پناہ۔

(۱۲۸۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اُن سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا، کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہو، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

(۱۲۹۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدٌ يَاْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

۱۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور

وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِى فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَىَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا لِى اِنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِى قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَىَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهٗ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ فِى صَلَاةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

باب ۷۷۵. التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۷۷۵۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔"

باب ۷۷۶. التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

۷۷۶۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا۔

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّىْ خَطَايَاىَ بِمَآءِ الثَّلْجِ

۱۲۹۳۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے، اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ، اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے، اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ، مجھ سے میرے گناہوں کو

وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

برف اور اولے کے پانی سے دھودے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کردے جتنے مشرق اور مغرب میں ہے۔

باب۷۷۷. اَلْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسْلِ

۷۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا۔

(۱۲۹۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِی عَمْرُوابْنُ اَبِی عَمْرٍو وَقَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

۱۲۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہا کہ نبی کریم ﷺ کہتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے، عاجزی، سستی بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

باب۷۷۸. اَلتَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ

۷۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنا، بُخل اور بَخل ایک ہی ہیں، جیسے حزن اور حزن۔

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِی غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بِنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یَاْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَ یُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ "اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

باب۷۷۹. اَلتَّعَوُّذِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ اَرَاذِلُنَا اَسْقَاطُنَا

۷۷۹۔ ناکارہ عمر سے پناہ 'اراذلنا' ای اسقاطنا۔

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ

۱۲۹۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے کہ "اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ بڑھاپے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے۔"

باب۷۸۰. اَلدُّعَاءِ یَرْفَعُ الْوَبَآءَ وَالْوَجْعَ

۷۸۰۔ دعا وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے۔

(۱۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ

۱۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا

حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کردے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کردے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوٰى اَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مَاتَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ لَايَرِثُنِيْٓ اِلَّا بِنْتٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَاقُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَاتَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ ااُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرُّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثٰى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقعہ پر (مکہ معظمہ) میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کردیا تھا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ خود مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری نے کہاں پہنچادیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوائے ایک لڑکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، پھر آدھی کا کردوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے (تو اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کی، کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا جوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی اور کچھ نقصان اٹھائیں گی، اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہوگئی تھی۔

باب ۷۸۱. اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

۷۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں حسین نے

الحُسَيْنُ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبدِالْمَلِکِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُبِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ القَبْرِ

خبر دی، انہیں زائدہ نے، انہیں عبدالملک نے، انہیں مصعب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، جس کے ذریعہ نبی کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے۔ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں، تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، ناکارہ بڑھاپے سے، قرض اور گناہ سے، اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کی بری آزمائش سے محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے، اے اللہ، میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کردے، جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کردیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ مشرق ومغرب میں ہے۔

باب ۷۸۲. الاستعاذة من فتنة الغنى

۷۸۲۔ مالداری کے فتنہ سے اللہ کی پناہ۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ ابْنُ اَبِي مُطِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالَتِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُبِک مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

۱۳۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالداری کی آزمائش سے اور تیرہ پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے۔

باب ۷۸۳ اَلتَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ

۷۸۳۔ محتاجی کی آزمائش سے پناہ۔

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ

۱۳۰۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے، اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کردے، جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، گناہ سے اور قرض سے۔

باب ۷۸۴. الدُّعَآءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۷۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا۔

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اِنَّمَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهٗ

۱۳۰۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یارسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ، اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دے دیا، اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا۔

۱۳۰۴. حَدَّثَنَا اَبُوزَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

۱۳۰۴۔ ہم سے ابوزید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے، آنحضور ﷺ نے کہا، اے اللہ، اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے، اس میں برکت عطا فرما۔

باب ۷۸۵. الدُّعَآءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

۷۸۵۔ استخارہ کی دعا۔

(۱۳۰۵) حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْمُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا

۱۳۰۵۔ ہم سے ابومصعب مطرف بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح! اور کہتے تھے کہ "اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں [illegible] بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں۔ تیری قدرت سے اور تیرے عظیم فضل کا طلبگار ہوں۔ کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ، اگر تو

اَعلَمُ وَاَنتَ عَلَّامُ الغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الاَمرَ خَيرٌ لِّي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي اَو قَالَ فِي عَاجِلِ اَمرِي وَاٰجِلِهٖ فَاقدُرهُ لِي وَاِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الاَمرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي اَوقَالَ فِي عَاجِلِ اَمرِي وَاٰجِلِهٖ فَاصرِفهُ عَنِّي وَاصرِفنِي عَنهُ وَاقدُر لِيَ الخَيرَ حَيثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهٖ وَ يُسَمِّي حَاجَتَهٗ

جانتا ہے تو یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے ''فی عاجل امری واجلہ'' تو اسے میرے لئے مقدر کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دن کے لئے، میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے یا یہ الفاظ فرمائے ''فی عاجل امری آجلہ'' تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کردے، جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کردے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا تعین کردینا چاہئے۔

باب ۷۸۶. الدُّعَآءِ عِندَ الوُضُوءِ

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا۔

(۱۳۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ العَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَن بُرَيدِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن اَبِي بُردَةَ عَن اَبِي مُوسٰى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَتَوَضَّا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغفِر لِعُبَيدٍ اَبِي عَامِرٍ وَّرَاَيتُ بَيَاضَ اِبطَيهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجعَلهُ يَومَ القِيَامَةِ فَوقَ كَثِيرٍ مِن خَلقِكَ مِنَ النَّاسِ

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پانی مانگا، پھر آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ ''اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرما'' میں نے اس وقت آنحضور ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی ''اے اللہ، قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ۔''

باب ۷۸۷. الدُّعَآءِ اِذَا عَلَا عَقَبَةً

۷۸۷۔ کسی گھاٹی پر چڑھتے وقت کی دعا۔

(۱۳۰۷) حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ عَن اَيُّوبَ عَن اَبِي عُثمَانَ عَن اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا اِذَاعَلَونَا كَبَّرنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اربَعُوا عَلٰى اَنفُسِكُم فَاِنَّكُم لَاتَدعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَّلٰكِن تَدعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ اَتٰى عَلَيَّ وَاَنَا اَقُولُ فِي نَفسِي لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَاعَبدَاللّٰهِ ابنَ قَيسٍ قُل لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنزٌ مِّن كُنُوزِ الجَنَّةِ اَوقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ هِيَ كَنزٌ مِّن كُنُوزِ الجَنَّةِ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچتے تو تکبیر کہتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے، بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیرلب کہہ رہا تھا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' آنحضور ﷺ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس، کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

باب ۷۸۸. اَلدُّعَآءِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

۷۸۸۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے۔

باب ۷۸۹. اَلدُّعَآءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْرَجَعَ

فِی یَحْیٰی بن ابی اسحاق عن انس

(۱۳۰۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْحَجٍّ اَوْعُمْرَةٍ یُكَبِّرُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

(۷۸۹) سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان۔

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' لوٹتے وقت توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام لشکر کو شکست دی۔

باب ۷۹۰. اَلدُّعَآءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْیَمْ اَوْ مَهْ قَالَ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۷۹۰۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا۔

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو۔

(۱۳۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ اَبِیْ وَتَرَكَ سَبْعَ اَوْتِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ یَاجَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ ثَیِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ اَوْتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ اَبِیْ فَتَرَكَ سَبْعَ اَوْتِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِیْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَیْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ لَمْ یَقُلْ ابْنُ عُیَیْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ

۱۳۱۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی تھیں۔ (راوی کو تعداد میں شبہ تھا) پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ فرمایا، کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے! فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہیں کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا) کہ تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے، سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں، اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس انہی جیسی لڑکی لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔

ابن عیینہ اور محمد بن سلمہ نے عمرو کے واسطہ سے روایت میں ''اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۷۹۱. مَايَقُولُ اِذَا اَتٰى اَهْلَه‘

۷۹۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرنی چاہئے۔

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِىَ اَهْلَه‘ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّه‘ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِىْ ذٰلِكَ لَمْ يُضَرَّه‘ شَيْطَانٌ اَبَدًا

۱۳۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سلام نے، ان سے کریب نے، اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ ''اللہ کے نام سے اے اللہ، ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔'' تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب ۷۹۲. قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً

۷۹۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر''

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۱۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ''اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

باب ۷۹۳. التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۷۹۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ۔

(۱۳۱۳) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِى الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ نُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے اوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے۔ ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔''

باب ۷۹۴. تَكْرِيْرِ الدُّعَآءِ

۷۹۴۔ بار بار دعا کرنا۔

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عَيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ

۱۳۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا

حَتّٰى اَنَّه' لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَه' وَاِنَّه' دَعَا رَبَّه' ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِي فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُه' فِيْهِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِيْ رَجُلَانِ وَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ وَمَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّه' قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشُطٍ وَّ مُشَاطَةٍ وَّ جُفِّ طَلْعَةٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا اَخْرَجْتَه' قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيْسٰى ابْنُ يُوْنُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ آنحضور ﷺ سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے، حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا اور آنحضور ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اور ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ ذروان میں اور ذروان بنی زریق کا ایک کنواں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان کے سر کی طرح تھے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے اور انہیں کنویں کے متعلق بتایا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ پھر آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی۔

باب ۷۹۵. اَلدُّعَآءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۷۹۵۔ مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کہا "اے اللہ! میری مدد کیجئے ایسے قحط کے ذریعہ جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا اور آپ نے بددعا کی "اے اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے۔" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔ یہاں تک کہ قرآن کی آیت "لیس لک من الامر شئی" نازل ہوئی۔

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں ابن ابی خالد نے کہا، میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ

عَنْهُمَاقَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اِهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ''احزاب'' کے لئے بددعا کی ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے، احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے۔''

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه، فِى الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَآءِ قَنَتَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب عشاء کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ کمزور و ناتواں مؤمنوں کو نجات دے، اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کردے، اے اللہ! وہاں ایسا قحط پیدا کردے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا تھا۔''

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فَاُصِيْبُوْا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَىْءٍ مَاوَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُوْلُ اِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُااللّٰهَ وَ رَسُوْلَه'

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم بھیجی، جس میں شریک افراد کو ''قراء'' (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید کردیا گیا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی کسی چیز کا اتنا غم ہوا ہو جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی اور کہا کہ ''عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَهُوْدُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ اِلٰى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَاعَآئِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْاَمْرِ كُلِّهٖ فَقَالَتْ يَانَبِىَّ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَايَقُوْلُوْنَ قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِىْ اَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ وَعَلَيْكُمْ

۱۳۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم ﷺ کو سلام کرتے تو کہتے السام علیکم (آپ کو موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئی اور جواب دیا کہ ''علیکم السام واللعنۃ'' (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ٹھہرو عائشہ، اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض، یارسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں، میں کہتا ہوں ''وعلیکم'' (اور تم پر بھی)۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا مِنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں ''صلاۃ وسطیٰ'' نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ صلاۃ وسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔

باب ۷۹۶. اَلدُّعَآءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

۷۹۶۔ مشرکین کے لئے دعا۔

(۱۳۲۰) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے، آپ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ لوگوں نے سمجھا آنحضور ﷺ ان کے لئے بددعا ہی کریں گے، لیکن آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج دے۔

باب ۷۹۷. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

۷۹۷۔ نبی کریم ﷺ کا کہنا کہ ''اے اللہ! جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا، اس میں میری مغفرت فرما۔

(۱۳۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ وَعَمْدِیْ وَجَهْلِیْ وَهَزْلِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۲۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے ابن ابی موسیٰ نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے، اے میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میری بالا رادہ اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے، اے اللہ میری ہی طرف سے ہے، اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں، اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے

وَسَلَّمَ

میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے ابوہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۳۲۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبدِالمَجِيْدِ حَدَّثَنَا اِسرَائِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عَنْ اَبِى بَكرِ بْنِ مُوْسٰى وَاَبِى بُرْدَةَ اَحْسِبُهُ، عَنْ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، كَانَ يَدْعُو اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِىْ خَطِيْئَتِىْ وَجَهْلِىْ وَاِسْرَافِى فِى اَمرِىْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّى اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِىْ هَزْلِى وَجِدِّىْ وَخَطَاىَ وَعَمْدِىْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ

۱۳۲۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن ابی موسیٰ اور ابو بردہ نے اور میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میری نادانی میں اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں اور مجھ سے اس کا زیادہ جاننے والا ہے، اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاح اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے۔

باب ۷۹۸. اَلدُّعَآءِ فِى السَّاعَةِ الَّتِى فِى يَومِ الْجُمُعَةِ

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے۔

(۱۳۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبرَاهِيْمَ اَخبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَّايُوَافِقُهَا مُسلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ يَسْئَالُ خَيرًا اِلَّااَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُ هَا

۱۳۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پالے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آنحضور اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

باب ۷۹۹. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِى الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيْنَا

۷۹۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ یہود کے بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی۔

(۱۳۲۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْيَهُودَ اَتَوُالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ لَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيَّاكِ مَهْلًا يَاعَآئِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ اَوِالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِى مَاقُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِى فِيْهِمْ

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ''السام علیکم'' آنحضور ﷺ نے جواب دیا ''وعلیکم'' لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم'' آنحضور ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ، نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی کیا کہہ رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیسا جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور میری ان کے بارے

وَلَایُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ

میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی۔

باب ۸۰۰. التَّامِیْنِ

۸۰۰۔ آمین کہنا۔

۱۳۲۵ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَاه، عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُه، تَامِیْنَ الْمَلَآئِکَةِ غُفِرَلَه، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

باب ۸۰۱. فَضْلِ التَّهْلِیْلِ

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت۔

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَاشَرِیْکَ لَه، لَه، الْمُلْکُ وَلَه، الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِی یَوْمٍ مَّائَةَ مَرَّةٍ کَانَتْ لَه، عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَ لَه، مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مَائَةُ سَیِّئَةٍ وَکَانَتْ لَه، حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَه، ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ رَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ مِّثْلَه، فَقُلْتُ لِلرَّبِیْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَه، فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ فَاَتَیْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَه، فَقَالَ مِنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی فَاَتَیْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَه، فَقَالَ مِنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ یُحَدِّثُه، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ

۱۳۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سمی نے، ان سے، ابو صالح نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ دعا کی، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے سلطانی ہے، اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، دن میں سو مرتبہ پڑھے، اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی، شام تک کے لئے۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس نے یہ دعا دس مرتبہ پڑھ لی، وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے، ان سے ربیع بن خثیم نے، اسی طرح میں نے ربیع سے پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمرو بن میمون سے، پھر میں عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، وہ یہ حدیث نبی

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ قَوْلَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسٰی حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْمَاعِیْلُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ قَوْلَهٗ وَقَالَ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ مَیْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ یَسَارٍ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَوْلَهٗ وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحُصَیْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَوْلَهٗ وَرَوَاهُ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے حدیث بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا، ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہلال بن یسار سے سنا، ان سے ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون نے، اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور اعمش اور حصین نے ہلال کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔ یہی ارشاد اور اس کی روایت ابومحمد حضرمی نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی، ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۸۰۲. فَضْلُ التَّسْبِیْحِ

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت۔

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ

۱۳۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں، لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"۔

باب ۸۰۳. فَضْلُ ذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت۔

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

(۱۳۳۰)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَآئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوا ھَلُمُّوا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ اَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ مِنْھُمْ مَایَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُو یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَاوَاللّٰہِ مَارَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ وَکَیْفَ لَوْرَاَوْنِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْکَ کَانُوْ اَشَدَّلَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّلَکَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَلَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ یَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنِیْ ؟ قَالَ یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَاوَاللّٰہِ یَارَبِّ مَارَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَاَشَدَّلَھَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْھَاقَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْرَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَورَاَوْھَا کَانُوا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُ کُمْ اِنِّی قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلَآئِکَۃِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَاجَآءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ھُمُ الْجُلَسَآءُ لَایَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ رَوَاہُ شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَرَوَاہُ سُھَیْلٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنی ضرورت کی طرف۔ بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کرکے وہ آسمان، دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں، بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں، تیری کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوئے ہوتے؟ بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں، اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے، تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں۔ واللہ اے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے، سب سے بڑھ کر اس کے طلبگار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزومند ہوتے۔ بیان کیا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دیں گے، دوزخ سے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔

بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا۔ بیان کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوب کھاتے۔ بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ بیان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول اٹھے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی، ان سے اعمش نے بیان کیا اور اس سے حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ اس کی روایت سہیل نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب۸۰۴. قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَقَبَةٍ اَوْقَالَ فِيْ ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادٰى فَرَفَعَ صَوْتَهٗ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَامُوْسٰى اَوْ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

۸۰۴۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا۔

۱۳۱۳۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انہیں ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے کہا ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' بیان کیا کہ اس وقت آنحضور ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے، پھر فرمایا، ابوموسیٰ، یا فرمایا، اے ابوعبداللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، میں نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمائیں، فرمایا کہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ''۔

باب۸۰۵. لِلّٰهِ مِائَةُاِسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَائَةً اِلَّا وَاحِدًا لَّايَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ

۸۰۵۔ ایک نام خاص کے سوا اللہ کے ننانوے دوسرے نام ہیں۔

۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزناد سے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایتاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے دوسرے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ جو شخص بھی انہیں یاد کر لے گا جنت میں جائے گا، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

باب۸۰۶. اَلْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۸۰۶۔ وقفہ کے ساتھ وعظ و نصیحت۔

(۱۳۳۳)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِی شَقِیْقٌ قَالَ کُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَاللّٰہِ اِذْجَآءَ یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَدْخُلُ فَاُخْرِجَ اِلَیْکُمْ صَاحِبَکُمْ وَاِلَّا جِئْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰہِ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِہٖ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَمَا اِنِّی اُخْبَرُ بِمَکَانِکُمْ وَلٰکِنَّہٗ یَمْنَعُنِی مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ کَرَاھِیَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا۔

۱۳۳۳۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کررہے تھے کہ یزید بن (معاویہ) تابعی آئے، ہم نے کہا، تشریف رکھئے۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آجاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

کِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب الرقاق

باب۸۰۷. مَاجَآءَ فِی الرِّقَاقِ وَاَنْ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَۃِ

(۱۳۳۴)حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ ھُوَا بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بِنِ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ اَبِیْہِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ

(۱۳۳۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ

(۱۳۳۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ حَدَّثَنَا سَھْلُ بْنُ سَعْدِ نِالسَّاعِدِیُّ کُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن سعید نے خبر دی، وہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں، ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت عباس عنبری نے بیان کیا کہ ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح۔

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ، آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں، پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ۔

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ

فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّبِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ تَابَعَه' سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه'

خندق کے موقعہ پر موجود تھے، آنحضور ﷺ بھی خندق کھود تے تھے اور ہم مٹی منتقل کرتے تھے اور آنحضور ﷺ ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ، زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

باب ۸۰۸. مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُه' ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَّفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَاالْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کود ہے اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے۔ اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے سبزہ نے کفار کو لبھالیا ہے، پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روندڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے۔

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

۱۳۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے جتنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

باب ۸۰۹. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ

۸۰۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ''دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو۔''

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوالْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن ابومنذر طفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان اعمش نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو (بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کرلو) اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے۔

باب ۸۱۰. فِي الْاَمَلِ وَطُوْلِهٖ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا

۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ کامیاب رہا اور دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَلِيٌّ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلٌ بِمُزَحْزِحِهٖ بِمُبَاعِدِهٖ

تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے، انہیں چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں، مزے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے میں رکھتی ہے۔ پس وہ عنقریب جان لیں گے۔'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے آ گئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم آخرت کے اہل بنو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی کام ہے، حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہوگا اور عمل کا وقت نہیں رہے گا۔ ''بمزحزحہ'' بمعنی مباعدہ۔

(۱۳۳۹)حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَّ خَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْقَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا

۱۳۳۹۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے سفیان نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے، ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں، جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے باہر نکلا ہوا ہے۔ وہ اس کی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات ہیں، پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے، اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

(۱۳۴۰)حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْجَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ

۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔ انسان اسی حالت (امیدوں تک پہنچنے کی) میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) تک پہنچ جاتا ہے۔

باب ۸۱۱. مَنْ بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَاللّٰهُ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهٖ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَايَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا۔''

(۱۳۴۱)حَدَّثَنِيْ عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُبْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدِالْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۳۴۱۔ ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن محمد غفاری نے، ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَه، حَتّٰى بَلَّغَه، سِتِّيْنَ سَنَةً تَابَعَه، اَبُوْ حَازِمٍ وَ ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کردی، جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی متابعت ابوحازم اور ابن عجلان نے مقبری کے واسطہ سے کی۔

(۱۳۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْصَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَّاَبُوْسَلَمَةَ

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید، لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، اور یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

(۱۳۴۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُابْنُ اٰدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں۔ مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے کی۔

باب ۸۱۲. الْعَمَلِ الَّذِيْ يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ فِيْهِ سَعْدٌ

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

(۱۳۴۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّه، عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے، انہیں یاد ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے گھر کی ایک ڈول میں پانی لے کر کلی کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا، پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کردے گا۔

(۱۳۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن

عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ ن الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ

نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

باب ۸۱۳. مَايُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيْهَا

۸۱۳۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے سے بچنے کے متعلق احادیث۔

(۱۳۴۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرِيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِهٖ فَوَافَتْهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَاَنَّهٗ جَآءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَايَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَاالْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ

۱۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کی، کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی، اور انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضور ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین والوں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا۔ آنحضور ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر کیا تھا۔ جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا جزیہ کا مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی اور جب آنحضور ﷺ جانے لگے تو وہ آپ ﷺ کے سامنے آگئے۔ آنحضور ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کی، جی ہاں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو، تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی؟ خدا گواہ ہے، فقر و محتاجی وہ چیز نہیں جس سے تمہارے متعلق ڈرتا ہوں، بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کر دی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے اور تم بھی اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح انہیں غافل کیا تھا۔

(۱۳۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ يَزِيْدَ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۱۳۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان

عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَه' عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّى فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّى وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِى الْاٰنَ وَاِنِّى قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّى وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو جنگ احد کے شہیدوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں تم سے آگے جاؤں گا، اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ واللہ میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئیں ہیں اور واللہ! میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، بلکہ مجھے تمہارے متعلق اس کا خوف ہے کہ تم دنیا میں اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

(۱۳۴۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَايُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَه' رَجُلٌ هَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّه' يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهٖ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ اَنَا قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَايَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْيُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرَةِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ اَخَذَه' بِحَقِّهٖ وَوَضَعَه' فِىْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَه' بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ الَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَايَشْبَعُ

۱۳۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں، جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا، زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صاحب نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، کیا بھلائی سے برائی پیدا ہوسکتی ہے؟ آنحضور ﷺ اس پر خاموش ہوگئے اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ پر وحی ہورہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ پیشانی کو صاف کرنے لگے اور دریافت فرمایا، پوچھنے والے صاحب کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آ گیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، بھلائی سے تو بھلائی ہی پیدا ہوسکتی ہے، لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار گھاس کی طرح اور جو چیزیں بھی ربیع کے موسم میں اگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کردیتی ہیں، یا ہلاکت کے قریب کردیتی ہیں۔ سوائے اس جانور کے جو پیٹ بھر کر کھائے کہ جب اس نے کھالیا اور اسکی دونوں کوکھ بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کرکے جگالی کرلی اور پھر پاخانہ پیشاب کردیا اور اس کے بعد پھر لوٹ کے کھالیا اور یہ مال بھی بہت شیریں ہیں جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے، لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

(۱۳۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاجَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَينٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا اَدْرِیْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ يَكُوْنَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوجمرہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو اس کے بعد ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم، آنحضور ﷺ نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ، پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے، لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا، وہ نذر مانیں گے، لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اِيْمَانَهُمْ وَاِيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ

۱۳۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے رہیں گی، اور قسمیں گواہیوں سے (یعنی جھوٹی گواہیاں دینے کے شوقین ہوں گے)۔

(۱۳۵۱) حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَّ قَدِ اكْتَوٰى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِيْ بَطْنِهٖ وَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَالَانَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ

۱۳۵۱۔ مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا۔ آنحضور ﷺ کے صحابہؓ گزر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا تھا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَّهُوَ يَبْنِیْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الَّذِيْنَ مَضَوا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَّانَجِدُلَهٗ مَوْضِعًا اِلَّاالتُّرَابَ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گذر گئے دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی، لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ مٹی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی۔

(۲۳۵۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۵۳۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

باب ۸۱۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْحِزْبَه' لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ جَمْعُه' سُعُرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطَانُ

۸۱۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو، اللہ کا وعدہ حق ہے، پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کردے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سعیر کی) جمع "سعر" ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الغرور" سے مراد شیطان ہے۔

(۱۳۵۴)حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَه' قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَّهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَاالْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَغْتَرُّوْا

۱۳۵۴۔ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں ابن ابان نے خبر دی، کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا، آپ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا، آنحضور ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا، اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دھوکہ میں نہ آ جانا۔

باب ۸۱۵. ذَهَابِ الصَّالِحِيْنَ

۸۱۵۔نیکیوں کے گزر جانے کے بارے میں۔

(۱۳۵۵)حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَ وَّلُ فَا لْاَوَّلُ وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِالتَّمْرِ لَايُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَّ حُثَالَةٌ

۱۳۵۵۔مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیک بندے یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے، جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ "حفالۃ اور حثالۃ" بولا جاتا ہے۔ (ایک ہی معنی ہیں)۔

باب ۸۱۶. مَايُتَّقٰى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

۸۱۶۔مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ تمہارے مال واولاد آزمائش ہیں۔"

(۱۳۵۶)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوبَكْرٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۱۳۵۶۔مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں حصین نے، انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے کہ اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں۔

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّاالتُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاء نے بیان کیا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَّالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَيْهِ مِثْلَهٗ وَلَا يَمْلَاُ عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَامْ لَاقَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے۔

(۱۳۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى مِنْبَرٍ بِمَكَّةَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ ابْنَ اٰدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مَّلْاً مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّجَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَابَ

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سلیمان ابن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں منبر پر یہ کہتے سنا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو۔ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہشمند رہے گا، اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہشمندر ہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا

۱۳۶۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے اور ہم سے ابو الولید

اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

نے بیان کیا، ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن میں سے سمجھتے تھے، یہاں تک کہ آیت ''الھٰکم التکاثر'' نازل ہوئی۔

باب ۸۱۷. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَانَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهٗ لَنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اَنْ اُنْفِقَهٗ فِيْ حَقِّهٖ

۸۱۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ یہ مال سرسبز وخوشگوار ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنادی گئی ہے، عورتوں، بال بچوں، ڈھیروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتوں میں، یہ زندگی کی پونجی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! ہم تو سوائے اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے، اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر خرچ کروں۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِيْ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے، انہیں حکیم بن حزام نے، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا تو آنحضور ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضور ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر میں نے مانگا اور آنحضور ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ مال اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا کہ (حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اے حکیم، یہ مال سرسبز اور خوشگوار ہے۔ پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لیتا ہے، اس کے مال میں بھی برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے، لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب ۸۱۸. مَا قَدَّمَ مِنْ مَّالِهٖ فَهُوَ لَهٗ

۸۱۸۔ اپنا جو مال (موت سے پہلے خرچ کرلیا ہے، وہی اس کا ہے۔

(۱۳۶۲) حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَاقَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ

۱۳۶۲۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے حارث بن سوید نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ عزیز نہ ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ

باب ۸۱۹. الْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ وَلَيْسَ مَعَهٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَهٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَعَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَ شِمَالَهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَآءَهٗ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهٗ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيْ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا اَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَاسَمِعْتُ اَحَدًا يَرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

میں خرچ کیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو چھوڑ کے مرا۔

۸۱۹۔ زیادہ مال جمع کرنے والے ہی کم مایہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں، اور اس میں ان کے لئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا وہ بیکار ثابت ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں سب باطل ہے۔

۱۳۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن وہب نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا چل رہے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ بیان کیا کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضور ﷺ اسے پسند نہیں کریں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے۔ اس لئے میں چاندنی کے چھایا میں آنحضور ﷺ کے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ مڑے اور مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی ابوذر! اللہ آنحضور ﷺ پر مجھے قربان کرے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، ابوذر، یہاں آؤ۔ بیان کیا کہ میں پھر تھوڑی دیر تک آنحضور ﷺ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں، قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں، آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو۔ بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آنحضور ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ، بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے، آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے "چاہے چوری کی، چاہے زنا کی ہو۔" بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض

قَالَ النُّضرُ اَخبرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ اَبِى ثَابِتٍ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ هٰذَا قَالَ اَبُوعَبْدُاللّٰهِ حَدِيْثُ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ مُرْسَلٌ لَايَصِحُّ اِنَّمَا اَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ قِيْلَ لِاَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثُ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ مُرْسَلٌ اَيْضًا لَايَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اضْرِبُو عَلٰى حَدِيْثِ اَبِى الدَّرْدَآءِ هٰذَا اِذَا مَاتَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَالْمَوْتِ

کی، اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرمارہے تھے؟ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ ﷺ سے گفتگو کرتے نہیں دیکھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے، پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنادو کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ بیان کیا کہ میں عرض کی خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔ نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، یہی حدیث ابوعبداللہ نے کہا کہ ابوصالح کے حدیث بواسطہ ابودرداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے۔ ہم نے اسے اس لئے بیان کیا کہ معلوم ہوجائے، صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ ابوعبداللہ سے (امام بخاری) پوچھا گیا کہ عطا ابن یسار کی بواسطہ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کرلو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ ❶ اور تائب ہوگیا تو جنت میں جائے گا۔)

باب ۸۲۰. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااُحِبُّ اَنَّ لِى مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا

۸۲۰۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔

(١٣٦٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ اَبُوذَرٍّ كُنْتُ اَمْشِىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا

۱۳۶۴۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پتھر کے علاقے میں چل رہا تھا، اسی دوران احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا۔

---

❶ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور چور مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے، اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہرحال وہ جنت میں داخل ہوگا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کرلی تو جنت میں داخل ہوگا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گناہگار ہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا۔ گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے کہ کافر کبھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا۔ اور اگر گناہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا پالینے کے بعد۔ بہرحال مسلمان آخرالامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جبکہ منکر کبھی نہیں جاسکتا۔

اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَايَسُرُّنِي اَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ اُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا شَيْئًا اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ ثُمَّ مَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَ قَلِيْلٌ مَّاهُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لِي لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى اَتَانِيْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ

آنحضورﷺ نے دریافت فرمایا، ابوذر، میں نے عرض کی حاضر ہوں یارسول اللہ! آپﷺ نے فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوئی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں گے کہ اس میں ایک دینار بھی باقی رہ جائے۔ سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں، بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں، اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے۔ پھر آنحضورﷺ چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ زیادہ دیر رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے۔ سوائے اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے۔ اور ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آجاؤں۔ پھر آنحضورﷺ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آنحضورﷺ کو کوئی دشواری نہ پیش آ گئی ہو، میں نے آنحضورﷺ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا، لیکن آپﷺ کا ارشاد یاد آ گیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں نہ آجاؤں۔ چنانچہ جب تک آنحضورﷺ تشریف نہیں لائے، میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا، لیکن پھر آپﷺ کا ارشاد یاد آیا۔ آنحضورﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا، چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہ ہاں، زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو۔

(۱۳۶۵) حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْئًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ

۱۳۶۵۔ مجھ سے احمد بن شبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں میرے پاس کچھ بھی باقی بچے، سوائے اس معمولی رقم کے جو میں

قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔

باب ۸۲۱. الغِنٰی غِنَی النَّفسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَیَحْسَبُونَ اَنَّ مَا نُمِدُّ هُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ هُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ لَمْ یَعْمَلُوْهَا لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا

۸۲۱۔ سرمایہ داری تو دل کی سرمایہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایحبون ان ماتمدهم به من مال وبنين" تا ارشاد خداوندی "من دون ذلک هم لها عاملون" ابن عتبہ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کیا نہیں، لیکن وہ ضرور کریں گے۔

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْحُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

۱۳۶۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سرمایہ داری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سرمایہ داری یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو۔

باب ۸۲۲. فَضْلِ الفَقْرِ

۸۲۲۔ فقر کی فضیلت۔

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ مَارَاْیُکَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَارَاْیُکَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاَنْ شَفَعَ اَنْ لَا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا

۱۳۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرے تو آنحضور ﷺ نے ایک دوسرے صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب (گزرنے والے) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یہ معزز لوگوں میں ہے اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اس پر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے، آنحضور ﷺ نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ! یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قابل ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے، اگر سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا، یہ شخص (غریب) اس کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُرِیْدُ

۱۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابووائل سے سنا، کہا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم

وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ نَمِرَةً فَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی۔ چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا، پس ہم میں سے کوئی تو گزر گیا اور اپنا (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے، آپ جنگ احد کے موقعہ پر شہید ہوئے تھے، اور ایک چادر چھوڑی تھی (اس چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا) اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی محنت دنیا میں برآور ہوئی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

(۱۳۶۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ تَابَعَهٗ اَيُّوْبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ

۱۳۶۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں رہنے والے اکثر غریب تھے، اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں رہنے والیاں اکثر عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ایوب اور عوف نے کی اور صخر اور حماد بن نجیح نے ابورجاء کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَاْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ وَمَا اَكَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

۱۳۷۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْ رَفِّيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ

۱۳۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی۔ سوائے تھوڑے سے جو کے جو میری الماری میں تھے۔ میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہوگئے تو میں نے انہیں تولا، آخر وہ ختم ہوگئے۔

باب ۸۲۳. كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَتَخَلِّيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

۸۲۳۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی زندگی کیسے گزرتی تھی، اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات۔

(۱۳۷۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِّنْ نِّصْفِ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِىْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَ شُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِى مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِىْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُه' عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُه' اِلَّا لِيُشْبِعَنِى فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِىْ عُمَرُ فَسَاَلْتُه' عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُه' اِلَّا لِيُشْبِعَنِى فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّبِىْ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِى وَعَرَفَ مَافِى نَفْسِى وَمَا فِى وَجْهِى ثُمَّ قَالَ اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَتَبِعْتُه' فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَاَذِنَ لِىْ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِى قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْفُلَانَةٌ قَالَ اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِىْ قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ اِلٰى اَهْلٍ وَّلَامَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِذَا اَتَتْه' صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَ نِى ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِى اَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ اَحَقَّ اَنَا اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَاجَآءَ اَمَرَنِى فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِى مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَااَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْفَاَعْطِهِمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ وَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ

۱۳۷۲۔ مجھ سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، اس حدیث کا آدھا حصہ، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ "اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں بھوک کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا۔ جس سے صحابہؓ نکلتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے، اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد یہ صرف تھا کہ مجھے کھلا دیں، وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ گزرے اور آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضور ﷺ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ ﷺ نے تاڑ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اباہر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آپ ﷺ چلنے لگے، میں آنحضور ﷺ کے پیچھے ہولیا، پھر آنحضور ﷺ اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا، دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلانی نے آنحضور ﷺ کے لئے ہدیۃً بھیجا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اباہر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ، کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں، وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے ہیں، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس! جب آنحضور ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضور ﷺ انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے۔ البتہ جب آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس کا تو حقدار میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو آنحضور ﷺ مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا۔ مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے لگا۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت

حَتّٰی انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرَوَ ى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَه، عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَازَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰی قُلْتُ لَاوَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااَجِدُلَه، مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس ایا اور آنحضور ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آ گئے اور اجازت چاہی، انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑلیا اور ایک ایک کو دینے لگا، ایک شخص جب دودھ پی کر سراب ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیا اور اس طرح دوسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا۔ سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آنحضور ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا، اباہر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو، میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آنحضور ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو، آخر مجھے کہنا پڑا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب گنجائش نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آنحضور ﷺ کو دے دیا۔ آنحضور ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَّقُوْلُ اِنِّي لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَه، خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُواَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ سَعْيِيْ

۱۳۷۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر چلائے۔ ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کررہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، حبلہ کے پتوں اور اس ببول کے سوا، کھانے کے لئے کچھ نہیں تھی اور بکری کی مینگنیوں کی طرح براز کرتے تھے۔ اب یہ بنواسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے ہیں، پھر تو میں بالکل نامراد رہا اور میرا سارا کیا اکارت گیا۔

(۱۳۷٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامٍ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰی قُبِضَ

۱۳۷۴۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک متواتر گیہوں کھانے کے لئے نہیں ملا تھا۔ یہاں تک کہ آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(۱۳۷۵) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ هُوَ الْاَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَكَلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ اِلَّا اِحْدَاهُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق الازرق نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر بن کدام نے، ان سے ہلال نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دومرتبہ کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

(۱۳۷۶) حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ وَحَشْوُهٗ مِنْ لِيْفٍ

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۱۳۷۷) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهٗ قَائِمٌ وَّ قَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ

۱۳۷۷۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا باورچی وہیں موجود ہوتا۔ آپ فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم ﷺ کو پتلی روٹی تناول فرماتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور نہ آنحضور ﷺ نے کبھی اپنی آنکھ سے بھنی ہوئی مسلم بکری دیکھی۔

(۱۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنْ نُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت آجاتا تو (چولہا جلتا تھا)۔

(۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ

۱۳۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے عروہ سے کہا بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ (کی ازواج) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ میں نے پوچھا کہ پھر آپ لوگ زندہ کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور پانی! ہاں آنحضور ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے، ان کے یہاں دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے، ادھر وہ آنحضور ﷺ کے لئے بھیج دیتے تھے اور ہمیں پلادیتے تھے۔

(۱۳۸۰)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

۱۳۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "اے اللہ، آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔"

باب ۸۲۴. اَلْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی۔

(۱۳۸۱)حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَاَیَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

۱۳۸۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کونسا عمل نبی کریم ﷺ کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے۔ کہا کہ میں نے پوچھا، آنحضور ﷺ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے، اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے۔

(۱۳۸۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عامل مداومت اختیار کرے۔

(۱۳۸۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یارسول اللہ! اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو۔ میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

(۱۳۸۴)حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنْ لَّنْ يُّدْخِلَ اَحَدَكُمْ عَمَلُهٗ الْجَنَّةَ وَاَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا اِلَى اللّٰهِ وَاِنْ قَلَّ

۱۳۸۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ کم ہی

کیوں نہ ہو۔

(۱۳۸۵)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ وَقَالَ اکْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَاتُطِیْقُوْنَ

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا، کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا، انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو۔

(۱۳۸۶)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَآئِشَةَ قُلْتُ یَااُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ کَیْفَ کَانَ عَمَلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ کَانَ یَخُصُّ شَیْئًا مِنَ الْاَیَّامِ قَالَتْ لَاکَانَ عَمَلُه‘ دِیْمَةً وَاَیُّکُمْ یَسْتَطِیْعُ مَاکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَطِیْعُ

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا ام المؤمنین، نبی کریم ﷺ کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں آنحضور ﷺ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی، اور تم میں کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی آنحضور ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

(۱۳۸۷)حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّه‘ لَایُدْخِلُ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُه‘ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِی اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ رَحْمَةٍ قَالَ اَظُنُّه‘ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِدَادًا سَدِیْدًا صِدْقًا

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو، اور تمہیں بشارت ہو، کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت ورحمت کے سایہ میں مجھے لے لے۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطہ سے ہے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور عفان نے بیان کیا، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا) میانہ روی اختیار کرو، اور تمہیں بشارت ہو اور مجاہد نے بیان کیا کہ ''سدادا سدیدا'' صدق کے معنی میں ہے۔

(۱۳۸۸)حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان

اَنسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُه، يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا يَوْمًا اَلصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِی قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی، اس کی شکلیں اس دیوار پر بنادی گئیں تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی کی شکل میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ آج سے پہلے اچھائی و برائی، میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔

باب ۸۲۵. اَلرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَافِی الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِيْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے۔ ''تم کسی چیز پر نہیں ہو، جب تک تم تورات، انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے، ان سب کو قائم نہ کرو۔

(۱۳۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَه، تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَ اَرْسَلَ فِی خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْيَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ

۱۳۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مؤمن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

باب ۸۲۶. اَلصَّبْرِ عَنْ مُحَارِمِ اللّٰهِ اِنَّمَا يُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر میں پائی۔

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَه، اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْاَلْهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰی نَفِدَمَا عِنْدَه، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ نَفِدَ كُلُّ

۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا اور جس نے بھی آنحضور ﷺ سے مانگا آنحضور ﷺ نے اسے دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آنحضور ﷺ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا، جو آنحضور

شَيْءٍ اَنْفَقَ بِيَدِهٖ مَايَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ لَّااَدَّخِرُهٗ عَنْكُمْ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَلَنْ تُعْطَوا عَطَآءً خَيْرًا وَّ اَوْ سَعَ مِنَ الصَّبْرِ

ﷺ نے اپنے ہاتھ سے دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں، البتہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا اللہ بھی اسے محفوظ رکھے گا اور جو صبر کرے گا اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو استغناء اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا دے گا۔ تمہیں صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلاَقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَرِمَ اَوْتَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلاَ اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

۱۳۹۱۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے تھے کہ آپ کے قدموں میں ورم آجاتی، یا کہا کہ آپ ﷺ کے قدم پھول جاتے۔ آنحضور ﷺ سے عرض کی جاتی (کہ آپ ﷺ کی خطائیں تو معاف ہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

باب ۸۲۷. وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

۸۲۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔ ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات میں صبر کرے۔

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَايَسْتَرْقُوْنَ وَلَايَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراد کثرت ہے) بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔

باب ۸۲۸. مَايُكْرَهُ مِنْ قِيْلَ وَقَالَ

۸۲۸۔ قیل وقال ناپسندیدہ ہے۔

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيْرَةُ وَفُلَانٌ وَّرَجُلٌ ثَالِثٌ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّي سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عِنْدَانْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلَاةِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی، جن میں مغیرہ اور فلاں اور تیسرے صاحب بھی ہیں۔ انہیں شعبی نے، انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے کہا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کر بھیجو، بیان کیا کہ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا

قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ تین مرتبہ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ قیل وقال (حجت بازی) زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے اور ہشیم سے روایت ہے، انہیں عبدالملک بن عمیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے وراد سے سنا، وہ یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۸۲۹. حِفْظِ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

۸۲۹۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر چپ رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے (کے لئے) آمادہ وتیار ایک نگران رہتا ہے۔

(۱۳۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ

۱۳۹۴۔ ہم سے محمد بن ابوبکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوحازم سے سنا، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے لئے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے گا میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

(۱۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے، ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمانوں کی عزت کرے۔

(۱۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهٗ قِيْلَ مَاجَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

۱۳۹۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا، مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ۔ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان

رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

(۱۳۹۷) حَدَّثَنَا اِبراهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبراهِيمَ عَنْ عِيسٰى بْنِ طَلْحَةَ التَّيمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ

۱۳۹۷۔ مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیمی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے اتنا دور تھا جتنا مشرق اور مغرب کے) درمیان (فاصلہ ہے)۔

(۱۳۹۸) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَاالنَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰهِ لَايُلْقِي لَهَابَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَّهْوِيْ بِهَا فِي جَهَنَّمَ

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات کو بلند کرتا ہے اور بندہ ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے، اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

باب ۸۳۰. الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

۸۳۰۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔ (ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

باب ۸۳۱. الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

۸۳۱۔ اللہ سے خوف۔

(۱۴۰۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَامُتُّ فَخُذُوْنِي فَذَرُّوْنِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَآئِفٍ فَفَعَلُوْابِهٖ فَجَمَعَهٗ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَاحَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا گمان اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا، اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے گرم دن میں اٹھا کر دریا میں ڈال دینا، اسکے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا

قَالَ مَاحَمَلَنِیْ اِلَّا مَخَافَتُکَ فَغَفَرَلَهٗ

اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

(۱۴۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَجُلًا فِیْمَنْ کَانَ سَلَفَ اَوْقَبْلَکُمْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا یَعْنِیْ اَعْطَاهُ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِیْهِ اَیَّ اَبٍ کُنْتُ لَکُمْ قَالُوْا خَیْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ یَدَّخِرْ وَاِنْ یَقْدُمْ عَلَی اللّٰهِ یُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْا فَاِذَامُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ اَوْقَالَ فَاسْهَکُوْنِیْ ثُمَّ اِذَا کَانَ رِیْحٌ عَاصِفٌ فَاذْرُوْنِیْ فِیْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِیْقَهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ وَرَبِّیْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللّٰهُ کُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَیْ عَبْدِیْ مَاحَمَلَکَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ قَالَ فَخَافَتُکَ اَوْفَرَقٌ مِنْکَ فَمَا تَلَا فَاهُ اَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَحَدَّثْتُ اَبَاعُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَیْرَ اَنَّهٗ زَادَ فَاَذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ اَوْکَمَاحَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبدالغافر نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا، باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یبتئر) کی تفسیر "لم یدخر" (نہیں جمع کی) سے کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر عہد لیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا۔ پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے، اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان سے سنا ہے، البتہ انہوں نے بیان کیا کہ "مجھے دریا میں بہا دینا" یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انہوں نے عقبہ سے سنا، انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

باب ۸۳۲. اَلْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِیْ

۸۳۲۔ گناہوں سے باز رہنا۔

(۱۴۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی

۱۴۰۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اور ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے، اس کی مثال ایک

قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَادَّلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ

ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں، پس نجات، نجات! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھٹلایا اور لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا۔

(۱۴۰۳) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَآءَتْ مَاحَوْلَهٗ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا

۱۴۰۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے چاروں طرف روشنی ہوگئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس پر گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا، لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اس طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جاتے ہو۔

(۱۴۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

۱۴۰۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے (تکلیف پہنچنے) سے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔

باب ۸۳۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

۸۳۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔"

(۱۴۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تمہیں معلوم ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

(۱۴۰۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

باب ۸۳۴. حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے۔

(۱۴۰۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

باب ۸۳۵. اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے۔

(۱۴۰۸) حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور واعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

(۱۴۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

۱۴۰۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے، یہ ہے ''ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں۔''

باب ۸۳۶. لِيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہئے جو نیچے درجہ کا ہے، اسے نہیں دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے۔

(۱۴۱۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شخص وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

باب ۸۳۷. مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ اَوْ بِسَيِّئَةٍ

۸۳۷۔ جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا۔

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ

۱۴۱۱۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابوعثمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء عطاردی نے حدیث بیان کی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً

لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کردی ہیں اور پھر انہیں واضح کردیا ہے۔ پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا، لیکن اس پر عمل نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا، پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کرلیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

باب ۸۳۸. مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہئے۔

(۱۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ إِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوْبِقَاتِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ

۱۴۱۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں، حالانکہ ہم انہیں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ''موبقات'' سمجھتے تھے ابوعبداللہ نے کہا کہ موبقات سے آپ نے ہلاک کرنے والے مراد لیا ہے۔

باب ۸۳۹. الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا ہے اور اس سے ڈرتے رہنے کے متعلق روایت۔

(۱۴۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهٗ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں مصروف تھا۔ یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہولئے۔ وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہوگیا۔ پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرجائے، چنانچہ اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بندہ لوگوں کے نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہوجاتا ہے) اور اعمال کا اعتبار تو

خاتمہ سے ہوتا ہے۔

باب ۸۴۰ .اَلعُزلَةُ رَاحَةٌ مِن خُلَّاطِ السُّوءِ

۸۴۰۔گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَآءُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ اَبَاسَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الخُدرِيِّ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفسِهٖ وَمَالِهٖ وَرَجُلٌ فِي شِعبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعبُدُ رَبَّه' وَيَدَعُ النَّاسَ مِن شَرِّهٖ تَابَعَه' الزُّبَيدِيُّ وَسُلَيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعمَانُ عَنِ الزُّهرِيِّ وَقَالَ مَعمَرٌ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن عَطَآءٍ وَعُبَيدِاللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَّ يَحيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍؒ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ بَعضِ اَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

۱۴۱۴۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ سوال کیا گیا۔ یارسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یارسول اللہ ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ اس روایت کی متابعت زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا۔ ان سے عطاء یا عبیداللہ نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ سے، اور یونس وابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا۔ ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونَ عَنْ عَبدِالرَّحمٰنِ بْنِ اَبِي صَعصَعَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّه' سَمِعَه' يَقُولُ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسلِمِ الْغَنَمُ يَتبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطرِ يَفِرُّ بِدِينِهٖ مِنَ الفِتَنِ

۱۴۱۵۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ماجشون نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیڑیں ہوں گی، وہ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے فرار اختیار کرے گا۔

باب ۸۴۱ .رَفعُ الْاَمَانَةِ

۸۴۱۔امانت کا اٹھ جانا۔

(۱۴۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيحُ بْنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُيِّعَتِ

۱۴۱۶۔ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جب لوگوں سے) امانت اٹھ جائے تو قیامت کا

الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

انتظار کرو۔ پوچھا یارسول اللہ ﷺ امانت کس طرح اٹھ جائے گی۔ فرمایا، جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَ هُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَّفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النُّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّى الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَافِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا

۱۴۱۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن وہب نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں۔ آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا، امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی، پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا، پھر سنت سے جانا اور آنحضور ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی۔ اور اس کا اثر آبلہ کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے آگ کی چنگاری تمہاری پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے، تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے، کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقلمند، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا۔ میں نے ایک ایسا وقت بھی گزارا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا۔ اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا، لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

(۱۴۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً

۱۴۱۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہے۔ سو میں سے ایک مشکل سے سواری کے قابل ملتا ہے۔

باب ۸۴۲. الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۸۴۲۔ ریا اور شہرت۔

(۱۴۱۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

۱۴۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، اور

سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَه' فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُه' يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ

ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کسی کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا خواہش مند ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ بھی اس کی نمود و نمائش کرا دے گا۔

باب ۸۴۳. مَنْ جَاهَدَ نَفْسَه' فِي طَاعَةِ اللّٰهِ

۸۴۳۔ جس نے اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دیا۔

(۱۴۲۰) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَه' اِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَامُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَامُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَاحَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَايُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَامُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

۱۴۲۰۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، سوائے کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، معاذ، میں نے عرض کی، لبیک وسعدیک یارسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آنحضور ﷺ چلتے رہے، پھر فرمایا۔ یا معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک یارسول اللہ! پھر تھوڑی دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا، اے معاذ ابن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک یارسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضور ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک یارسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، فرمایا کہ اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

باب ۸۴۴. التَّوَاضُعِ

۸۴۴۔ تواضع۔

(۱۴۲۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ

۱۴۲۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں فزاری نے اور ابو خالد احمر نے خبر دی، انہیں

الطَّوِيلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَآءَ وَكَانَتْ لَاتُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَّه' فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعُ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَه'

حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی، جس کا نام "عضباء" تھا (کوئی جانور دوڑ میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا، پھر ایک عرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آنحضور ﷺ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے پست کرتا ہے۔

(۱۴۲۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا اٰذَنْتُه' بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّه' فَاِذَا اَحْبَبْتُه' كُنْتُ سَمْعَه' الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَه' الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَه' الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّه' وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّه' وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُه' تَرَدُّدِيْ عَنْ نَّفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَه'

۱۴۲۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اس مؤمن کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا۔

باب ۸۴۵. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۸۴۵۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح یا اس میں بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۱۴۲۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّبِهِمَا

۱۴۲۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت اتنے اتنے قریب بھیجے گئے ہیں اور آنحضور ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ

سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلایا)۔

(۱۴۲۴) حَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَالْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۱۴۲۴۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ اور ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) بھیجے گئے ہیں۔

(۱۴۲۵) حَدَّثَنِی يَحْيٰی بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوبَكْرٍ عَنْ اَبِی حُصَيْنٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِی اِصْبَعَيْنِ تَابَعَهٗ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِی حُصَيْنٍ

۱۴۲۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور قامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے تھی اس روایت کی متابعت اسرائیل نے ابوحصین سے کی۔

(۱۴۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ فَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِی اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَالرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِی فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

۱۴۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو، پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کپڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے، ابھی خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہوگا (کہ قیامت برپا ہوجائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اور اسے پی بھی نہیں پائے گا قیامت اس حال میں قائم ہوجائے گی کہ ایک شخص جو اپنا حوض تیار کرارہا ہوگا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا۔ قیامت اس حال میں برپا ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا۔

باب ۸۴۷۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

۸۴۷۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

(۱۴۲۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

۱۴۲۷۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ، قَالَتْ عَآئِشَةُ اَوْبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہ، الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَہ، فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ، وَاِنَّ الْكَافِرَاِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَہ، اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَہ، كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ، اِخْتَصَرَہ، اَبُوْدَاوٗدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یا آنحضور ﷺ کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب مؤمن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مؤمن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے۔ اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے، وہ اللہ سے جاملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد اور عمر نے بواسطہ شعبہ اختصار کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۴۲۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ ہ

۱۴۲۸۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱۴۲۹) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّہ، لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَہ، مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُہ،

۱۴۲۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ تندرست تھے، فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ اسے دکھا نہیں دی جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے، پھر جب

عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذًالَّایَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِهٖ قَالَتْ فَکَانَتْ تِلْکَ اٰخِرَ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی

آنحضور ﷺ بیمار ہوئے اور آنحضور ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ ﷺ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی طاری ہوگئی، پھر جب افاقہ ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا ''اللھم الرفیق الاعلیٰ'' میں نے کہا کہ اب آنحضور ﷺ ہمیں ترجیح نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آنحضور ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ آنحضور ﷺ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ ''اللھم الرفیق الاعلیٰ۔''

باب ۸۴۸. سَکَرَاتِ الْمَوْتِ

۸۴۸۔ جانکنی۔

(۱۴۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَکْوَانَ مَوْلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ اَوْعُلْبَةٌ فِیْهَا مَآءٌ یَشُکُّ عُمَرُ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَآءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَیَقُوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ

۱۴۳۰۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے بیان کی، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا۔ جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا (کہ برتن کے لفظ رکوۃ کہا تھا یا علبۃ) آنحضور ﷺ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے۔ ''فی الرفیق الاعلیٰ'' یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور دست مبارک جھک گیا۔

(۱۴۳۱) حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَعْرَابِ حُفَاةً یَاْتُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَسْئَلُوْنَهٗ مَتَی السَّاعَةُ فَکَانَ یَنْظُرُ اِلٰی اَصْغَرِهِمْ فَیَقُوْلُ اِنْ یَعِشْ هٰذَا لَا یُدْرِکْهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ قَالَ هِشَامٌ یَعْنِیْ مَوْتَهُمْ

۱۴۳۱۔ مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو ننگے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آنحضور ﷺ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آنحضور ﷺ کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی۔

(۱۴۳۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ کَعْبِ ابْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے معبد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابو قتادہ بن ربعی انصاری نے، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''مستریح او مستراح منہ'' اسے آرام مل گیا، یا

وَّمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

اس سے آرام مل گیا، صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ المستریح والمستراح منہ، کیا چیز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بندۂ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے، اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں۔

(۱۴۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ

۱۴۳۳۔ مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدربہ بن سعید نے، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے ، ان سے قتادہ نے، اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردہ "مستریح" اور "مستراح منہ" ایماندار آرام پا جاتا ہے۔

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

۱۴۳۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں، چلتی ہیں، دو تو واپس آجاتی ہیں، صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، اس کے ساتھ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے، اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں، بس اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

(۱۴۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ غُدْوَةً وَّعَشِيًّا اِمَّا النَّارُ وَاِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ

۱۴۳۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح وشام اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آتی ہے۔

(۱۴۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا

۱۴۳۶۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا چھبیسواں پارہ مکمل ہوا۔

ستائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۴۹. نَفْخِ الصُّوْرِ قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُوْرُ الصُّوْرُ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹۔ صور پھونکنے کے متعلق۔ مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح کی ایک چیز ہے۔ ''زجرۃ'' ای صیحۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الناقور'' سے مراد صور ہے۔ ''الراجفۃ'' سے نفخہ اولیٰ اور ''الرادفۃ'' سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

(۱۴۳۷) حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِیِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِالْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْنِیْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْكَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنٰى

۱۴۳۷۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہاں میں منتخب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہوگیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آنحضور ﷺ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو، کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہوجائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا۔ اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بے ہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے، یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کردیا تھا۔

(۱۴۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِيْنَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ قَامَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا اَدْرِیْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بے ہوش ہوجائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کو پکڑے ہوں گے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بے ہوش ہوئے تھے (یا نہیں) اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

باب ۸۵۰. يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔ اس کی روایت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۱۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ

۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

(۱۴۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِى السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میز بانی کے لئے اس طرح سمیٹ کر رکھ لے گا جس طرح تم سفر کے موقعہ پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے تھے۔ پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابو القاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے، کیا میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے سب سے پہلے کھانے کی (جس سے ان کی ضیافت کی جائے گی) خبر نہ دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی، پھر آنحضور ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ اس کا سالن بالام ونوں ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ بیل اور مچھلی جس کی کلیجی کے چھوٹے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھا کر سیر ہو جائیں گے۔

(۱۴۴۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْحَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ اَوْغَيْرُهٗ لَيْسَ فِيْهَا

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ سفید و صاف ٹکیہ کی طرح ایک سفید چپٹی زمین پر جمع کئے جائیں گے۔ سہل یا ان کے سوا نے بیان کیا کہ اس

مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ

زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

باب ۸۵۱۔ کَیْفَ الْحَشْرُ

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا؟

(۱۴۴۲)حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ وَرَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ عَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَیُحْشَرُ بَقِیَّتُهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا

۱۴۴۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا۔ (ایک طرح کہ) لوگ رغبت کرنے والے، لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے۔ (دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے، کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ (یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی اس وقت ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ موجود ہوگی۔

(۱۴۴۳)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ کَیْفَ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْهِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاهُ عَلَی الرِّجْلَیْنِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَه‘ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا

۱۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد البغدادی نے حدیث بیان کیا، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا نبی اللہ کافروں کو ان کے چہرے کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا (قیامت کے دن) آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن انہیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا ضرور ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

(۱۴۴۴)حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٌ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْیَانُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَه‘ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ سے (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے۔ سفیان ؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہیں۔

(۱۴۴۵)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

۱۴۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوااللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہو گے۔

(۱۴۴۶) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ الْاٰيَةَ وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَااَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ

۱۴۴۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کئے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہو گے، جس طرح کہ ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیۃ۔ اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ میں اس پر کہوں گا۔ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ "جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا۔" ارشاد "الحکیم" تک۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ الٹے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

(۱۴۴۷) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍؓ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کیا، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم، بلاختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا کہ انہیں اس کا خیال آئے۔

(۱۴۴۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

۱۴۴۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْاَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَايَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْكَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ

نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے۔ ہم نے عرض کی، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا، جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا اس لئے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

(۱۴۴۹)حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰى ذُرِّيَّتُهٗ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ

۱۴۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا، پھر ان کی نسل انہیں دیکھے گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارے جد امجد آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ کہیں گے کہ لبیک وسعدیک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنی نسل کے جہنمیوں کو نکال ڈالو۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے رب، کتنوں کو نکالوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سو میں سے ننانوے کو نکال ڈالو۔ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ جب ہم میں سے سو میں سے ننانوے نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام امتوں میں سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

باب ۸۵۲. قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت ہوگا۔" ازفت الازفۃ یعنی قیامت قریب آ گئی۔

(۱۴۵۰)حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَذَاكَ

۱۴۵۰۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، حاضر ہوں، تیرے حکم کی بجاآوری کے لئے۔ تمام بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں

حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ وَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ

گے انہیں نکال دو۔ آدم پوچھیں گے کہ جہنم میں ڈالے جانے والے کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے۔ صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یارسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا (جو ایک ہزار میں سے جنت کے لئے منتخب ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یاجوج ماجوج کی قوم میں سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا (جو جنت میں جائے گا) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہوگے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تکبیر کہی۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا ہو گے، تمہاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

باب ۸۵۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ قَالَ الْوُصْلَاتُ فِي الدُّنْيَا

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے۔ اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتقطعت بہم الاسباب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

۱۴۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں شرابور کھڑا ہوگا، کان کی لو تک۔

(۱۴۵۲) حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ

۱۴۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ

حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ

تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

باب ۸۵۴. اَلْقِصَاصِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَھِیَ الْحَاقَّةُ لِاَنَّ فِیْھَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْاُمُوْرِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِیَةُ وَالصَّآخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنَ اَھْلِ الْجَنَّةِ اَھْلَ النَّارِ

۸۵۴۔ قیامت کے دن قصاص۔ اور اسی کے لئے ''الحاقۃ'' کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا۔ الحقۃ اور الحاقۃ ہم معنی ہیں۔ اسی طرح القارعۃ الغاشیہ اور الصاخۃ بھی اور التغابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کردیں گے۔

(۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ بِالدِّمَآءِ

۱۴۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

(۱۴۵۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْہِ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْھَا فَاِنَّہٗ لَیْسَ ثَمَّ دِیْنَارٌ وَلَا دِرْھَمٌ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُؤْخَذَ لِاَخِیْہِ مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَخِیْہِ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ

(۱۴۵۴) ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کیا، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کئے ہوں تو اسے چاہئے کہ اسے (اس دنیا میں) معاف کرائے۔ اس لئے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہوں گے۔ اس سے پہلے معاف کرالے کہ اس کے بھائی کے لئے (تین طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا) اس کی نیکیوں میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ وَنَزَعْنَا مَافِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ الْمُتَوَکِّلِ النَّاجِیِّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُقَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَھُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلِہٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْہُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ''ونزعنا مافی صدورھم من غل'' کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل الناجی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مؤمنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کرلی جائے گی اور صفائی ہوجائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

باب ۸۵۵. مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

(۱۴۵۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

۱۴۵۶۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ "پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا" (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

(۱۴۵۷) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ سَمِعْتُ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه' وَتَابَعَه ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَّاَيُّوْبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، اسی طرح اور روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۱۴۵۸) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ اَبِىْ صَغِيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتَابَه' بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُّنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُذِّبَ

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ "پس جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا۔" اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

(۱۴۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يُجَاءُ

۱۴۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور مجھ سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے

بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَه' اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِىْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَه' قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَاهُوَاَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ

قتادہ نے، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پاس سونا ہو تو کا اس کو (اپنی نجات کے لئے) فدیہ دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا۔ یعنی (ایمان وعمل صالح)۔

(۱۴۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِى الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِىْ خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِىِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُه' اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَه' تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قُدَّامَه' ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِىَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِىْ عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِىِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُواالنَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثَلَاثًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّه' يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُو النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

۱۴۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی، پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی (اس دنیا میں عمل کر کے) استطاعت رکھتا ہو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (اسے راہ خدا میں خرچ کر کے) ممکن ہو (اسے بچنے کا سامان کر لینا چاہئے) اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے خیثمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہرہ پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے ایسا کیا۔ ہم نے اس سے یہ خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچنا چاہئے)۔

باب ۸۵۶۔ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلا حساب داخل ہوں۔

(۱۴۶۱) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِىْ اَسِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

۱۴۶۱۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان

فَقَالَ حَدَّثَنَا بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُ مَمُ فَاَخَذَ النَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ وَحْدَهٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَثِیْرٌ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ هٰؤُلَآءِ اُمَّتِیْ قَالَ لَا وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَاسَوَادٌ کَثِیْرٌ قَالَ هٰؤُلَآءِ اُمَّتُکَ وَ هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ کَانُوْ لَایَکْتَوُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ اِلَیْهِ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ

سے حصین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ کسی نبی کے ساتھ پوری امت گذری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گذرے (جوان پر ایمان لائے) اور کوئی نبی تنہا گذرے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کی بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ افق کی طرف دیکھو تو بہت بڑے جماعت کی دھندلی صورتیں دکھائی دے رہی تھیں، فرمایا یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، چوری نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ کی طرف عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑھے اور عرض کی کہ آنحضور ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

(۱۴۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِیْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَآءَ ةَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَامَ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِیُّ یَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَیْهِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ

۱۴۶۲۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار ❶ ہوگی۔ ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودہویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوئے، اپنی

❶ ستر یا ستر ہزار کی تعداد عربی میں عموماً کثرت اور مبالغہ کے اظہار کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس کے معنی میں استعمال ہوئی ہے، حقیقی معنی مراد نہیں ہیں۔

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

چادر جوان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ انہیں بھی ان میں کردے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کردے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

(۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْسَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ شَكَّ فِىْ اَحَدِ هِمَا مُتَمَا سِكِيْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُهُمْ وَاٰخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوْهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۱۴۶۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا) افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

(۱۴۶۴) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَآاَهْلَ النَّارِ لَامَوْتَ وَيَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُوْدٌ

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا ان کے درمیان کھڑا ہو کر پکارے گا کہ اے اہل جہنم تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل جنت تمہیں بھی موت نہیں آئے گی بلکہ یہیں رہنا ہوگا۔

(۱۴۶۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَآاَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَامَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَآ اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ

۱۴۶۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت، ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے، تمہیں موت نہیں آئے گی اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا، اے اہل دوزخ ہمیشہ یہیں رہنا ہے، تمہیں موت نہیں آئے گی۔

باب ۸۵۷. صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِحُوْتٍ عَدْنٌ خُلْدٌ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ فِىْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِىْ مَنْبَتِ

۸۵۷۔ جنت وجہنم کی صفت، اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلے کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا۔ ''عدن'' بمعنی خلد ہے، ''عدنت بارض'' یعنی میں نے وہاں قیام کر لیا۔ اس سے معدن آتا ہے۔ ''فی معدن بصدق''

صِدْقٍ

یعنی "فی جنت صدق"۔

(۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ

۱۴۶۶۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے، ان سے عمران نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا (شب معراج میں) تو وہاں کے اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔

(۱۴۶۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَاَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انہیں ابوعثمان نے، انہیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور مزدوری کرنے والے تھے۔ اہل جہنم کے سوا جنہیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

(۱۴۶۸) حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِىْ مُنَادِيَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَامَوْتَ يَااَهْلَ النَّارِ لَامَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُاَهْلُ النَّارِحُزْنًااِلٰى حُزْنِهِمْ

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ، دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت و دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت، تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

(۱۴۶۹) حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَانَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًامِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَارَبِّ

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم خوش نہیں ہوں گے۔ اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے، جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس

وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا

سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لئے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کردوں گا۔ اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

(۱۴۷۰) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اُصِیْبَ حَارِثَۃُ یَوْمَ بَدْرٍ وَّھُوَ غُلَامٌ فَجَآءَتْ اُمُّہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَۃَ حَارِثَۃَ مِنِّیْ فَاِنْ یَّکُ فِی الْجَنَّۃِ اَصْبِرْ وَاَحْتَسِبْ وَاِنْ تَکُنِ الْاُخْرٰی تَرٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ وَیْحَکِ اَوْ ھَبِلْتِ اَوَجَنَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ ھِیَ اِنَّھَا جِنَانٌ کَثِیْرَۃٌ وَّاِنَّہٗ لَفِیْ جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ.

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے، وہ اس وقت نوعمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرلوں گی اور صبر پر اجر کی امیدوار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس کیا پاگل ہوگئی ہو۔ جنتیں بہت سی ہیں اور وہ (حارثہ رضی اللہ عنہ) جنت الفردوس میں ہے۔

(۱۴۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا الْفُضَیْلُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ مَسِیْرَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ لِّلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ اِسْحَاقُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ سَلَمَۃَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا قَالَ اَبُوْحَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِہِ النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَۃَ عَامٍ مَایَقْطَعُھَا

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انہیں فضیل نے خبر دی، انہیں ابوحازم نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابوحازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

(۱۴۷۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَوْسَبْعُ مِائَۃِ اَلْفٍ لَایَدْرِیْ اَبُوْحَازِمٍ اَیُّھُمَا قَالَ

۱۴۷۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے۔ ابوحازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسا عدد

مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَايَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

بیان ہوا تھا (ستر ہزار یا ستر لاکھ) بیان کیا کہ (وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ) ایک دوسرے کو پکڑے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا، ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَ وْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَآءَ وْنَ الْكَوَاكِبَ فِي السَّمَآءِ قَالَ اَبِيْ فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَاسَعِيْدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيْدُ فِيْهِ كَمَا تَرَآءُ وْنَ الْكَوَاكِبَ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اہل جنت (اپنے اوپر کے درجوں کے) بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

(۱۴۷۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَافِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْئٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ

۱۴۷۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران نے حدیث بیان کی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا کہ اگر تمہیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہوتو کیا تم اس کا فدیہ (اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے) دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے۔ (اس لئے اب عذاب سے تمہیں دوچار ہونا ہی ہے)۔

(۱۴۷۵) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ مَاالثَّعَارِيْرُ قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْسَقَطَ فَمُهٗ فَقُلْتُ لِعَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ اَبَامُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۱۴۷۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ ''ثعاریر'' ہوں گے۔ میں نے پوچھا ثعاریر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد صغابیس ہے۔ ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ابو محمد! میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ

سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم میں شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انہوں نے کہا کہ ہاں۔

(۱۴۷۶) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَ مَامَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

۱۴۷۶۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انہیں چھو چکی ہوگی اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمیین کہیں گے۔

(۱۴۷۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ قَدِامْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَاتَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً

۱۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوچکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوتو اسے دوزخ سے نکال لو، اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر کوئلے کی طرح ہوگئے ہوں گے۔ اس کے بعد انہیں "نہر حیاۃ" (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا۔ اس وقت وہ وتازہ ہوجائیں گے۔ جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والا کوڑا کرکٹ کا دانہ اگ آتا ہے یا روای نے "حمیۃ السیل" کہا (حمیل السیل کے بجائے) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زرد رنگ کا لپٹا لپٹایا پودہ اگتا ہے۔

(۱۴۷۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوْضَعُ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،، کہا کہ میں نے ابواسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

(۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِيْ الْمِرْجَلُ

۱۴۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو

وَالْقُمْقُمُ

انگارے رکھ دیئے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا (جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے۔)

(۱۴۸۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے خثیمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا، پھر اس سے پناہ مانگی، اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے ہو سکے۔ جسے یہ بھی نہ ملے اسے چاہئے کہ اچھی بات کے ذریعہ (دوزخ سے اپنے کو بچائے)۔

(۱۴۸۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آ جائے اور انہیں جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھولتا رہے۔

(۱۴۸۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ وَيَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا

۱۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے جائیں تو سودمند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں۔ چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، آپ ہی وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ ہماری ہمارے رب کے حضور میں شفاعت کر دیں! وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ نوحؑ کے پاس جاؤ۔ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے، میں اس قابل نہیں ہوں، وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے، لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ

تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَاسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَاِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا مِّثْلَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَابَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّامَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ

میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں۔ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اس میں اپنے رب سے اجازت (شفاعت کی) چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھالو، مانگو، دیا جائے گا۔ کہو، سنا جائے گا، شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی اس وقت حمد بیان کروں گا، ایسی حمد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کردی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ اور اب (شفاعت کے قبول کئے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد) جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہیشگی ضروری ہوگئی ہے۔

(۱۴۸۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَآءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

۱۴۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک جماعت جہنم سے محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہوگی، جن کا نام "جہنمیین" رکھا جائے گا۔

(۱۴۸۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ حَارِثَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ

۱۴۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے کی وجہ سے شہید

مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِیْ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ لَمْ اَبْکِ وَاِلَّا سَوْفَ تَرٰی، مَااَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبِلْتِ اَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِیَ اِنَّهَا جَنَانٌ کَثِیْرَةٌ وَاِنَّهٗ فِی الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰی وَقَالَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْاَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَآءَ تْ مَابَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَابَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا یَعْنِی الْخِمَارَ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

ہو گئے تھے اور انہوں نے کہا، یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی، ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، بے وقوف ہوتی ہو۔ کیا کوئی جنت ایک ہی ہے جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ ''الفردوس الاعلیٰ'' (جنت کے اونچے درجے) میں ہے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام، دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو تمام فضا کو منور کر دے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

(۱۴۸۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَآءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَّلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً

۱۴۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانہ بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو وہاں اسے جگہ ملتی) تا کہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا۔ اسے اس کا جنت کا ٹھکانہ میں دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کئے ہوتے (تو وہاں جگہ ملتی) تا کہ اس کے لئے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

(۱۴۸۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ لِشَفَاعَتِکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْاَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ

۱۴۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوہریرہ میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

(۱۴۸۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۱۴۸۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ کَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّیْ اَوْتَضْحَکُ مِنِّیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَکَانَ یُقَالُ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا، لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا، اے میری رب، میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے، تو تو شہنشاہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے اور آپ ﷺ کے آگے کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

(۱۴۸۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَیْءٍ

۱۴۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے عبداللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا۔

باب ۸۵۸. اَلصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ

۸۵۸۔ صراط، جہنم کا پل

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ وَعَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اُنَاسٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۴۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید اور عطا بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عطا بن یزید لیثی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ جبکہ اس پر کوئی بادل نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی نہیں! یارسول اللہ! ۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات میں چاند دیکھنے

كَذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ فِيْ غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ وَدُعَآءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهٖ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ اَمَا رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهَا لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْحَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَالْمَلَآئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْ هُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ تَاْكُلُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِامْتُحِشُوْ اَفَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءٌ يُّقَالُ لَهٗ مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوااللّٰهَ فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَااَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَيَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَيَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَارَبِّ قَرِّبْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَّاتَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ وَيْلَكَ ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَلَا

میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی نہیں یارسول اللہ! ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے۔ چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے، جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے، جو بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں میری یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں اور ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا، جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس کو پار کرے گا اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں یارسول اللہ! ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی، چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا، جنہیں نکالنے کی انہیں مشیت ہوگی، یعنی وہ جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انہیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدہ کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان

يَزَالُ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهٗ فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ اَنْ لَّا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهٗ فَيُقَرِّبُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا رَاٰى مَافِيْهَا سَكَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَّا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهٗ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ اَذِنَ لَهٗ بِالدُّخُوْلِ فِيْهَا فَاِذَا دَخَلَ فِيْهَا قِيْلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِيُّ فَيَقُوْلُ لَهٗ هٰذَالَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا قَالَ وَاَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِهٖ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى قَوْلِهٖ هٰذَالَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَالَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهٗ مَعَهٗ

پر پانی چھڑکا جائے گا جسے ''ماء الحیاۃ'' (زندگی کا پانی) کہتے ہیں۔اس وقت وہ تروتازہ ہوجائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کرآنے والی آلائشوں میں سے دانے کا کونپل نکل آتا ہے۔ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب، اس کی لپٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کردے۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اگر میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کردوں تو پھر تم دوسری چیز مانگنی شروع کردو گے۔ وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کردیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ افسوس، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہا ہے۔ پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمہاری یہ دعا قبول کرلوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں، تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ اور وہ اللہ سے عہد و میثاق کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کردے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا، پھر کہے گا، میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی چیز نہیں مانگو گے۔ افسوس! ابن آدم تم کتنے عہد شکن ہو۔ وہ شخص عرض کرے گا، اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت فرد نہ بنا، وہ برابر دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا، جب اللہ ہنس دے گا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا۔ اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو، چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہوجائیں گے اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری یہ ساری

خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تصحیح وتبدیلی نہیں کی، لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں، اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب۸۵۹. فِی الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ زَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا۔'' اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔''

(۱۴۹۰) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَافَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَیُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْکُمْ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ تَابَعَه' عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ وَقَالَ حُصَیْنٌ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، انہوں نے ابووائل سے سنا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب، یہ میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس روایت کی متابعت عاصم نے ابووائل کے واسطہ سے کی اور حصین نے ابووائل کے واسطہ سے کی۔ ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ

۱۴۹۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَکُمْ حَوْضٌ کَمَابَیْنَ جَرْبَآءَ وَاَذْرُحَ

کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے سامنے ہی حوض ہے (اتنے ہی فاصلہ پر جتنا) جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

(۱۴۹۲) حَدَّثَنِیْ عَمْرُوبْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ وَعَطَآءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلْکَوْثَرُ اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِیْدٍ اِنَّ اُنَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّہٗ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ سَعِیْدٌ النَّھْرُ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابو بشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ''الکوثر'' سے مراد بہت زیادہ بھلائی (خیر کثیر) ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو دی ہے۔ ابو بشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ''کوثر'' جنت میں ایک حوض ہے تو انہوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو دی ہے۔

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَآءُ ہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا فَلاَ یَظْمَأُ اَبَدًا

۱۴۹۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۱۴۹۴) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ قَدْرَ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَۃَ وَصَنْعَآءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْہِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ

۱۴۹۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

(۱۴۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا ھُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَاھٰذَا یَاجِبْرِیْلُ قَالَ

۱۴۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے، اور ان سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا۔ اس کے دونوں

هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُه' اَوْ طِیْبُه' مِسْکٌ اَذْفَرُ شَکَّ هُدْبَةُ

کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو مشک جیسی تھی، ہدبہ کو شک تھا کہ (مٹی کہا تھا یا خوشبو)۔

(۱۴۹۶) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِی الْحَوْضَ حَتّٰی عَرَفْتُهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ

۱۴۹۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا۔ پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۱۴۹۷) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ یَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ فَسَمِعَنِی النُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ لَسَمِعْتُه' وَهُوَ یَزِیْدُ فِیْهَا فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا یُقَالُ سَحِیْقٌ بَعِیْدٌ وَاَسْحَقَه' اَبْعَدَه' وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدِ الْحَبَطِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّه' كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ فَیُحَلَّؤُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَاعِلْمَ لَکَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی

۱۴۹۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گذرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پیئے گا، وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے، جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ ابن حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن عیاش نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا اور میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے تھے (یعنی یہ کہ آنحضور ﷺ فرمائیں گے کہ) میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ (آنحضور ﷺ نے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو، وہ شخص دور ہو، جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "سحقا" بمعنی بعد ہے، بولتے ہیں "سحیق"، یعنی بعید، اسحقہ یعنی ابعدہ احمد بن شبیب بن سعید الحبطی نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابوہریرہ رضی

اللہ عنہ نے کہا آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن میرے صحابہؓ میں سے ایک جماعت پر پیش کیجائے گی۔ پھر وہ حوض سے دور کردیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیز ایجاد کرلی تھیں۔ یہ لوگ الٹے قدموں واپس لوٹ گئے تھے۔

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرِدُ عَلَی الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ فَیُحَلَّؤُوْنَ عَنْهُ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَاعِلْمَ لَکَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ اِنَّهُمْ اِرْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی وَقَالَ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَیْلٌ فَیُحَلَّؤُوْنَ وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۹۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابن المسیب نے وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی جائے گی، پھر انہیں اس سے دور کردیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ''فیجلون'' (بجائے فیحلؤن عنہ) کے بیان کرتے تھے اور عقیل ''فیحلؤون'' بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبیداللہ بن ابی رافع نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۴۹۹) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَنَا اَنَا قَآئِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَاشَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَکَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَاشَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ اِرْتَدُّوْا بَعْدَکَ عَلٰی اَدْبَادِهِمُ الْقَهْقَرٰی فَلَا اُرَاهُ یَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ

۱۴۹۹۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی اور جب میں انہیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انہیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، بخدا میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہیں؟ کہے گا

هَمَلِ النَّعَمِ

کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پاسکیں گے۔

(۱۵۰۰)حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عَیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَیْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِی عَلٰی حَوْضِی

۱۵۰۰۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے خبیب نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِی اَبِی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَافَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ

۱۵۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے عبدالملک نے بیان کیا، انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔

(۱۵۰۲)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَه، عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّی فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّی وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّی اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّی وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِی وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے، پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

(۱۵۰۳)حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّه، سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ یَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ کَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَصَنْعَآءَ وَزَادَابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَه، حَوْضُه، مَابَیْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِی قَالَ لَاقَالَ

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انہوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ (وہ اتنا بڑا ہوگا) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطہ سے، ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا

الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى فِيهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے۔اس پر ان سے مستورد نے کہا کیا آپ نے الاوانی کی روایت نہیں سنی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، مستورد نے کہا کہ ''اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔''

(۱۵۰۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُنَاسٌ دُوْنِي فَاَقُوْلُ يَارَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَاعَمِلُوْا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْنُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ تَرْجِعُوْنَ عَلَى الْعَقَبِ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے، پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب، یہ تو میرے ہی آدمی ہیں۔ اور میری امت کے لوگ ہیں، مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے۔ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے تھے! واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہتے تھے (دین اسلام سے) ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں گے ''علیٰ اعقابکم تنکصون'' ترجعون علی العقب۔

باب ۸۶۰. فِي الْقَدَرِ

۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

(۱۵۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَانِي سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُبِاَرْبَعٍ بِرِزْقِهٖ وَ اَجَلِهٖ وَ شَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَكُمْ اَوِالرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِحَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا غَيْرُبَاعٍ اَوْذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا غَيْرَ ذِرَاعٍ اَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ اٰدَمُ اِلَّا ذِرَاعٌ

۱۵۰۵۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان اعمش نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں۔ فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصہ میں ''علقہ'' (بستہ خون) بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصہ میں ''مضغہ'' (گوشت کا لوتھڑا) پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں (ماں کی پیٹ ہی میں) چار باتوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جو جنت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور

جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ ہی کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔ آدم نے ''اِلَّا ذراع'' بیان کیا۔

(۱۵۰۶) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَکًا فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ نُطْفَةً اَیْ رَبِّ عَلَقَةً اَیْ رَبِّ مُضْغَةً فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّقْضِیَ خَلْقَهَا قَالَ اَیْ رَبِّ ذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَیُکْتَبُ کَذٰلِکَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب ''علقہ'' ہے، اے رب! اب مضغہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں، جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

باب ۸۶۱. جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ

۸۶۱۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''واضله الله علی علم'' اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ لکھا جا چکا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''لھا سابقون'' کی تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی اس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

(۱۵۰۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الرِّشْکُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ یُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ یَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ کُلٌّ یَّعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَوْبِمَا یُسِّرَ لَهٗ

۱۵۰۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید رشک نے بیان کی، انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لئے اسے سہولت دی گئی ہے۔

باب ۸۶۲. اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

(۱۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰهُ

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو

اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے۔

(۱۵۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَ اَخْبَرَنِىْ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّه' سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِىِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

(۱۵۱۰) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّايُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءِ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

۱۵۱۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو، لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں، جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں، کیا ان میں کوئی کن کٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، صحابہؓ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! اس بچہ کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ (وہ بڑا ہوکر) کیا عمل کرتا۔

باب ۸۶۳۔ وَكَانَ اَمْرُاللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا

۸۶۳۔ اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

(۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَلَهَا

۱۵۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لئے مخصوص کرے، بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہئے، کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

(۱۵۱۲) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَه' رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ وَعِنْدَه' سَعْدٌ وَّ اُبَىُّ ابْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذٌ اِنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ لِلّٰهِ مَا اَعْطٰى كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

۱۵۱۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضور ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک کا پیغامبر آیا، آنحضور ﷺ کی خدمت میں سعد، ابی ابن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، پیغامبر نے آکر کہا کہ ان کا...... بچہ نزع کی حالت میں، انہوں نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے، اور اللہ ہی کا ہے جو وہ دیتا ہے۔ اس لئے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

(۱۵۱۳) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۱۵۱۳۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَيْرِيْزِ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ نِالْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ' اَنَّهُ' بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا وَّنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرٰى فِي الْعُزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّهُ' لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبداللہ بن محیریز الجمحی نے خبر دی، انہیں سعید خدری ؓ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کنیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کا عزل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہو، تمہارے لئے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو، کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَّاتَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهُ' عَلِمَهُ' مَنْ عَلِمَهُ' وَجَهِلَهُ' مَنْ جَهِلَهُ' اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَايَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَاغَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهُ'

۱۵۱۴۔ ہم سے موسیٰ ابن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔ جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ' عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ وَقَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ' مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَلاَنَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ

۱۵۱۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضور ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی، جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے (اسی دوران میں) پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانہ لکھا جاچکا ہے۔ ایک مسلمان نے اس پر عرض کی، پھر یارسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اس پر تکیہ کرلیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں عمل کرو کیونکہ ہر شخص اپنی تقدیر کے مطابق عمل کی سہولت پاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ''فامامن اعطی واتقی'' الآیہ۔

باب ۸۶۴. اَلْعَمَلِ بِالْخَوَاتِيْمِ

۸۶۴۔ عمل خاتمہ پر موقوف ہے۔

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ

۱۵۱۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں موجود تھے۔ آنحضور ﷺ نے ایک شخص کے متعلق

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ
يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ
الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهٖ
الْجِرَاحُ فَاَثْبَتَتْهُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا
وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ
فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ
فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَابِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

جو آپ کے ساتھ تھا اور اسلام کا دعویدار تھا، فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہونے لگی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہوگیا۔ پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ آنحضور ﷺ کے ایک صحابیؓ نے آ کر عرض کی، یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو اللہ کے راستہ پر بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہوگیا۔ آنحضور ﷺ نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں مبتلا ہوجاتے، لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاکر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکالا کر اپنے آپ کو ذبح کرلیا۔ پھر بہت سے مسلمان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دوڑتے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یارسول اللہ! اللہ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی۔ آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید بے دین شخص سے بھی کراتا ہے۔

(۱۵۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
اَبُوْغَسَّانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ
اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَآءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ غَزْوَةٍ
غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى
الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ
مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ
عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ
فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ
كَتِفَيْهِ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى
رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِنَا
غَنَآءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَايَمُوْتُ عَلٰى

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی میں حصہ لے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے، آنحضور ﷺ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا، آخر وہ شخص زخمی ہوگیا اور جلدی سے مرجانا چاہا، اس لئے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگالی اور اپنے آپ کو اس پر گرالیا۔ جس کی وجہ سے تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد (پیچھا کرنے والا) شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، بات کیا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی

ذٰلِکَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا، لیکن جب وہ زخمی ہوگیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کرلی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (اسی طرح دوسرا بندہ) جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ بلاشبہ عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

باب ۸۶۵. اِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ اِلَی الْقَدْرِ

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کردے۔

(۱۵۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ قَالَ اِنَّہٗ لَایَرُدُّ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ

۱۵۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی صرف اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاتا ہے۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَاْتِ ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَیْءٍ لَّمْ یَکُنْ قَدْ قَدَّرْتُہٗ وَلٰکِنْ یُلْقِیْہِ الْقَدْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُہٗ لَہٗ اَسْتَخْرِجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نذر (منت) انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی، جو میں نے (اللہ تعالیٰ) نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لئے مقرر کردی ہے۔ البتہ اس کے ذریعہ میں بخیل کا مال نکلوالیتا ہوں۔

باب ۸۶۶. لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

۸۶۶۔ طاقت وقوت صرف اللہ ہی کو ہے۔

(۱۵۲۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ النَّھْدِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَجَعَلْنَا لَانَصْعَدُ شَرَفًا وَّلَا نَعْلُوْ شَرَفًا وَّلَا نَھْبِطُ فِیْ وَادٍ اِلَّا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا بِالتَّکْبِیْرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا اِنَّمَا تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ثُمَّ قَالَ یَاعَبْدَاللّٰہِ ابْنَ قَیْسٍ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَۃً ھِیَ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ لَاحَوْلَ وَلَا

۱۵۲۰۔ مجھ سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد حذاء نے خبر دی، انہیں ابوعثمان نہدی نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ ہمارے قریب آئے اور فرمایا، اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے۔ بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا۔ عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھادوں جو جنت کے خزانوں میں ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لاحول ولاقوۃ الا باللہ) طاقت وقوت اللہ کے سوا اور

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کسی کے پاس نہیں)۔

باب ۸۶۷. اَلْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ عَاصِمٌ مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ سُدًى عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُوْنَ فِي الضَّلَا لَةِ دَسَّاهَا اَغْوَاهَا

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ ''عاصم'' بمعنی مانع..... مجاہد نے کہا کہ ''سدی عن الحق'' کا مفہوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے رہیں گے۔ ''دساھا، اغواھا۔''

(۱۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَااسْتُخْلِفَ خَلِيْفَةٌ اِلَّا لَه' بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُه' بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّه' عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُه' بِالشَّرِّ وَتَحُضُّه' عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، اوران سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں۔ ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے اور دوسری طاقت برائی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

باب ۸۶۸. وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اَنَّه' لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحِرْمٌ بِالْحَبْشِيَّةِ وَجَبَ

۸۶۸۔ اوراس بستی پر ہم نے حرام کردیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا، بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ بدکرداروں کے سوا اور کسی کو نہیں جنیں گے اور منصور بن نعمان نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں ''حرم'' و جب کے معنی میں ہے۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّه' مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَامُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَ تَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُه' وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۲۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاؤس نے، انہیں ان کے والد نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ''لمم'' (معمولی گناہ) سے سب سے زیادہ مشابہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جوانہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے، جس سے اسے لامحالہ گذرنا ہے، پس آنکھ کا زنا دیکھنا (غیر محرم کو) ہے۔ زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے اور شبابہ نے بیان کیا، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۸۶۹. وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے۔

(۱۵۲۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۱۵۲۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَاعَيْنٍ اُرِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةِ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''آیت'' اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے، اسے ہم نے صرف لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھایا گیا تھا جب آپ ﷺ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا۔ کہا کہ قرآن مجید میں ''الشجرۃ الملعونۃ'' سے مراد ''زقوم'' کا درخت ہے۔

باب ۸۷۰. تَحَاجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى عِنْدَاللّٰهِ

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم وموسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

(۱۵۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ يَامُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَاللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاؤس نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا، آدم، آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لئے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے لکھا، کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کرلیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کرلیا۔ تین مرتبہ (آنحضور ﷺ نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اسی طرح۔

باب ۸۷۱. لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَى اللّٰهُ

۸۷۱۔ جسے اللہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

(۱۵۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ وَّرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اُكْتُبْ اِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَاَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا وراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضور ﷺ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہے۔ چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھوا دیا۔ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آنحضور ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ جو تو دینا چاہے، اسے کوئی روکنے

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدَةُ اَنَّ وَرَّادًا اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذَالِکَ الْقَوْلِ

والانہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ ابن جریج نے بیان کیا، انہیں عبدہ نے خبر دی، اس کو وردا نے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا حکم دے رہے تھے۔

باب ۸۷۲. مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرْکِ الشَّقَآءِ وَ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

۸۷۲۔ بدبختی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگنے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کہہ دیجئے، اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، بدتر مخلوقات سے۔

(۱۵۲۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی، مشقت کی، بدبختی کی پستی، برے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

باب ۸۷۳. يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ

۸۷۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حائل ہے۔

(۱۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَی ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَثِيْرًا مِمَّاكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم ﷺ قسم کھایا کرتے تھے کہ ''نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔''

(۱۵۲۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ وَ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَاْتُ لَکَ خَبِيْئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَاْ وَفَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِیْ فَاَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ دَعْهُ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيْقُهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِهٖ

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ ''دھواں'' آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ بدبخت اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہ وہی (دجال) ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں۔

باب ۸۷۴. قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَنَا قَضٰی قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِيْنَ بِمُضِلِّيْنَ اِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يَصْلَی الْجَحِيْمَ قَدَّرَ فَهَدٰی قَدَّرَالشَّقَآءَ

۸۷۴۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے۔ ''کتب'' بمعنی قضٰی۔ بفاتنین ای بمضلین (الا من ھو صال الجحیم کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لئے اللہ نے لکھ

وَالسَّعَادَةَ وَ هَدَى الْاَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

دیا ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ "قدر نھدی" یعنی بدبختی اور خوش بختی مقدر کی، اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

(۱۵۲۹) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ کَانَ عَذَابًا یَبْعَثُه اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مَامِنْ عَبْدٍ یَّکُوْنُ فِیْ بَلَدٍ یَکُوْنُ فِیْهِ وَیَمْکُثُ فِیْهِ لَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَّعْلَمُ اَنَّه لَایُصِیْبُه اِلَّامَاکَتَبَ اللّٰهُ لَه اِلَّا کَانَ لَه مِثْلُ اَجْرِ شَهِیْدٍ

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحیٰی بن یعمر نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا، کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا چھوٹی ہوئی ہو اور، وہ اس میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، صبر کئے ہوئے ہے اور آس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

باب ۸۷۵. وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَوْاَنَّ اللّٰهَ هَدٰنِیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

۸۷۵۔ اور ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے، اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں متقیوں میں سے ہوتا

(۱۵۳۰) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ هُوَ اِبْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ یَقُوْلُ

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَیْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا
وَالْمُشْرِکُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْ فِتْنَةً اَبَیْنَا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، وہ جریر بن حازم ہیں، انہیں ابواسحاق نے انہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی منتقل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ، اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکینت نازل فرما اور جب مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ اور مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

کِتَابُ الْاَیْمَانِ وَ النُّذُوْرِ

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۷۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُه اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَاتُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْکُمْ اَوْکِسْوَتُهُمْ اَوْتَحْرِیْرُ

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کرکے کھاؤ۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اس اوسط کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کا کپڑا پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس

رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو اس کے لئے تین دن کے روزے رکھنا ہے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے، شاید کہ تم شکر کرو۔''

(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ قَطُّ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ وَقَالَ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّ كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ

۱۵۳۱۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کئے۔ اس وقت آپ نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی ہوگی تو ٹیں وہی کام کروں گا، جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَاتَسْئَالِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

۱۵۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انُ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عبدالرحمٰن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا، کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھالو اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

(۱۵۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَااَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ نَّلْبَثَ ثُمَّ اُتِيَ بِثَلَاثِ ذُوْدٍ غُرِّالذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْقَالَ بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَايُبَارَكُ لَنَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَايَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوْا بِنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهٗ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَآ اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ

۱۵۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سواری مانگی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہیں کرسکتا اور نہ میرے پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا، پھر جتنے دنوں اللہ نے چاہا ہم یونہی ٹھہرے رہے، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں اور آنحضور ﷺ نے انہیں ہمیں سواری کے لئے عنایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں حاصل ہوگی۔ ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی

اللّٰهُ لَاَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِىْ وَ اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِىْ

کہ آپ ﷺ ہمارے لئے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب آپ ﷺ نے ہمیں سواری عنایت فرمائی ہے۔ ہمیں آنحضور ﷺ کے پاس جانا چاہئے اور آپ ﷺ کو قسم یاد دلانی چاہئے۔ چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھالوں گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی۔ یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔

(۱۵۳۴) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِىْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِىَ كَفَّارَتَهُ الَّتِىْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ دے اور) اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

(۱۵۳۵) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ يَعْنِىْ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِىْ اَهْلِهٖ بِيَمِيْنٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِى الْكَفَّارَةَ

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے اور اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارا ادا کر دے۔

باب ۸۷۷. قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيْمُ اللّٰهِ

۸۷۷۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد وایم اللہ (اللہ کی قسم)

(۱۵۳۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِىْ اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِىْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ

۱۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تم لوگ اس کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد

تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ اَیْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ

کے امیر بنائے جانے پر تنقید کر چکے ہو اور خدا کی قسم (وایم اللہ) زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۸۷۸. كَیْفَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَقَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا یُقَالُ وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ

۸۷۸۔ نبی کریم ﷺ قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے" اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں کہا، نہیں، اللہ اس لئے واللہ باللہ اور تاللہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔

(۱۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاوَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

(۱۵۳۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ان کے خزانے اللہ کے راستہ میں خرچ کرو گے۔

(۱۵۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۵۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(۱۵۴۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے امت محمد، واللہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(۱۵۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ' سَمِعَ جَدَّهُ' عَبْدَاللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ لَهُ' عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَ نْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ' عُمَرُ فَاِنَّهُ' الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ يَاعُمَرُ

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوۃ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہوجاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، پھر واللہ اب آپ ﷺ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں عمر، اب بات ہوئی۔

(۱۵۴۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيْفُ الْاَجِيْرُ زَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيَ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّ تَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ' مِائَةً وَّغَرَّبَهُ' عَامًا وَّاُمِرَ اُنَيْسٌ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، انہیں ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیں۔ دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یارسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ پر کچھ عرض کروں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں ''عسیف'' تھا۔ عسیف اجیر کو کہتے ہیں اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کرلیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا اس لئے (اس سے نجات دلانے کے لئے) میں نے سو بکریوں اور ایک کنیز کا انہیں فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کردیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری کنیز تمہیں واپس ہوگی اور پھر آپ ﷺ نے اس

کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے۔ اس عورت نے زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

(۱۵۴۳) حَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی یَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرَةَ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِّنْ تَمِیمٍ وَّعَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَاَسَدٍ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُمْ خَیْرٌ مِّنْهُمْ

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد ابن ابی یعقوب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، قبائل اسلم، غفار، مزنیہ اور جہینہ قبائل تمیم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو نا کام و نامراد ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضور ﷺ نے اس پر پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ (پہلے جن قبائل کا ذکر ہوا) ان (تمیم وغیرہ) سے بہتر ہے۔

(۱۵۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَآءَهُ الْعَامِلُ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَقَالَ لَهٗ اَفَلَا قَعَدْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْکَ وَاُمِّکَ فَنَظَرْتَ اَیُهْدٰی لَکَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشِیَّةً بَعْدَالصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهٗ فَیَاْتِیْنَا فَیَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَمَلِکُمْ هٰذَا اُهْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ فَنَظَرَ هَلْ یُهْدٰی لَهٗ اَمْ لَا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَایَغُلُّ اَحَدُکُمْ مِّنْهَا شَیْئًا اِلَّاجَآءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی عُنُقِهٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا جَآءَ بِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرَةً جَآءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَاِنْ کَانَتْ شَاةً جَآءَ بِهَا تَیْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ حَتّٰی اِنَّا لَنَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَةِ اِبْطَیْهِ قَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ وَّقَدْ

۱۵۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انہیں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہو اور پھر دیکھتا ہوں کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے، رات کی نماز کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثناء کے بعد فرمایا۔ امابعد۔ ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔ (جزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لئے) اور وہ پھر ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہوگی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز آ رہی ہوگی اور اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر

سَمِعَ ذٰلِکَ مَعِیَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُ

آئے گا کہ اس کی آواز آرہی ہوگی۔ بس میں نے تم کو پہنچادیا، ابوحمید نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنا اوپر اٹھادیا کہ ہم آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضور ﷺ سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

(۱۵۴۵) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً

۱۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی۔ یہ ابن یوسف ہیں، انہیں معمر نے، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم بھی وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(۱۵۴۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَیْهِ هُوَ یَقُوْلُ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ قُلْتُ مَاشَانِیْ اَیُرٰی فِیَّ شَیْءٌ مَاشَانِیْ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْکُتَ وَ تَغَشَّانِیْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا

۱۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے معرور نے، ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضور ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرمار ہے تھے، کعبہ کے رب کی قسم، وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ میں نے کہا، میری حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضور ﷺ کہے جارہے تھے، میں آپ ﷺ کو خاموش نہیں کرسکتا تھا اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَیْهِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ یَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَ اَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ

۱۵۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑ اسوار بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے مصاحب نے کہا کہ انشاء اللہ، لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا۔ اور اس سے بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔

اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ

اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انہوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو (تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے)۔ اور سب گھوڑ سوار اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

(۱۵۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اُهْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَتَدَاوَلُوْنَهَا بَیْنَهُمْ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِیْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنْهَا لَمْ یَقُلْ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑہ ہدیہ کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی جی ہاں، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے ابواسحاق کے واسطے سے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ زُبَیْرٍ عَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِیْعَةَ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاکَانَ مِمَّا عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْخِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَآئِکَ اَوْخِبَآئِکَ شَکَّ یَحْیٰی ثُمَّ مَااَصْبَحَ الْیَوْمَ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْخِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِکَ اَوْخِبَائِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ مِّسِّیْکٌ فَهَلْ عَلَیَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَهٗ قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ

۱۵۴۹۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے کہا، یارسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یحیٰی کو شک تھا کہ (اہل اخبا، حدیث میں ہے یا اہل خباء۔) یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا کہ اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کے) کھلاؤں، آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں، لیکن یہ دستور کے مطابق ہونا چاہئے۔

(۱۵۵۰) حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَه، اِلٰى قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ يَمَانٍ اِذْ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَفَلَمْ تَرْضَوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

موقعہ پر رسول اللہ ﷺ جب یمنی چمڑے کے خیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوتھائی رہو؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، کیوں نہیں۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ جنت میں آدھی تعداد تمہاری ہوگی۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَه، وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنَ

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورۂ قل ھواللہ بار بار پڑھتے ہیں، جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه، سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِىْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو، جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا اَوْلَادٌ لَّهَا فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن زید نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

باب ۸۷۹. لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

۱۵۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ وَهُوَ یَسِیْرُ فِیْ رَکْبٍ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِیَصْمُتْ

نے، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ جسے قسم کھانی ہے اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ اَوْاَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یَّاْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهٗ عُقَیْلٌ وَّالزُّبَیْدِیُّ وَاِسْحَاقُ الْکَلْبِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضور سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی، نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں۔ اس روایت کی متابعت عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی اور ابن عیینہ اور معمر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے سنا۔

(۱۵۵۶) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَیْنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ وُدٌّ وَّاِخَاءٌ فَکُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ طَعَامٌ فِیْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ کَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِیْ فَدَعَاهُ اِلَی الطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْکُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ وَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰکُلَهٗ فَقَالَ قُمْ فَلَاُحَدِّثَنَّکَ عَنْ ذَاکَ اِنِّیْ اَتَیْتُ

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور قاسم تیمی نے اور ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ان قبائل جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی۔ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لئے کھانا لایا گیا، اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا شخص بھی موجود تھا۔ غالباً یہ موالی میں سے تھا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی اور پھر میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُه، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُدِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَه، مَايَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَه، وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَه، اِنَّا اَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَّاتَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهِ لَااَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّ تَحَلَّلْتُهَا

قسم کھالی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا اور ہم نے آنحضور ﷺ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے سکوں۔ پھر آنحضور ﷺ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضور ﷺ نے ہمارے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم لے کر چلے تو ہم نے کہا کہ یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضور ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ آپ ﷺ ہمیں سواری نہیں دے سکتے اور نہ آپ ﷺ کے پاس سواری کے لئے کوئی چیز ہے اور آپ ﷺ نے ہمیں سواری کے لئے جانور عطا کئے۔ آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی (اس طرح سواری لے کر) کامیاب نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ ہم آنحضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے عرض کی کہ ہم جب آپ ﷺ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے لئے سواری کا انتظام نہیں کرسکیں گے اور نہ آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لئے دے سکیں۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے، یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کردیا ہے۔ واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

باب ۸۸۰. لَايُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ

۸۸۰۔ لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہئے اور جو شخص اپنی ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

باب ۸۸۱. مَنْ حَلَفَ عَلٰی الشَّیْ ءِ وَاِنْ لَّمْ یُحَلَّفْ

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّکَانَ یَلْبَسُہٗ فَیَجْعَلُ فَصَّہٗ فِیْ بَاطِنِ کَفِّہٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھلائی نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضور ﷺ اسے پہنتے تھے۔ اس کا نگینہ ہتھیلی کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضور ﷺ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتاری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ، اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا، چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب ۸۸۲. مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ سِوٰی مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یَنْسُبْہُ اِلَی الْکُفْرِ

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی ہوا سے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ نے اس قسم کی نسبت کفر کی طرف نہیں کی۔

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ فَھُوَ کَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ رَمٰی مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ

۱۵۶۰۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی، اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

باب ۸۸۳. لَا یَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ وَھَلْ یَقُوْلُ اَنَا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَۃً فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے (زندہ وغیرہ) ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا۔ پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہوگئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۸۸۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّیْ بِالَّذِیْ اَخْطَاْتُ فِی الرُّؤْيَا قَالَ لَاتُقْسِمْ

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''پوری پختگی کے ساتھ انہوں نے اللہ کی قسمیں کھائیں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، یارسول اللہ! خواب کے سلسلے میں جو میں نے غلطی کی ہے وہ مجھے بتلا دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۵۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَاسُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَّاُبَیٌّ اَنَّ ابْنِیْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰی وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ اِلَيْهِ فَاَقْعَدَهٗ فِیْ حَجْرِهٖ وَنَفْسُ الصَّبِیِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَاهٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَّضَعُهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم احول نے خبر دی، انہوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آنحضور ﷺ سے کہلا بھیجا۔ اس وقت آنحضور ﷺ کے ساتھ اسامہ بن زید، سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے کہ میرا لڑکا جانکنی کے عالم میں ہے۔ اس لئے آنحضور ﷺ تشریف لائیں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متعین ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو۔ پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضور ﷺ ان کے یہاں جانے کے لئے اٹھے اور ہم بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ اٹھے۔ جب آپ ﷺ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اسے اپنی گود میں لے لیا۔ بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر آنحضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے، یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم وشفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

(۱۵۶۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے کے لئے اسے چھوتی ہے۔

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَ لَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ وَاَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُّسْتَكْبِرٍ

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الخالد نے، انہوں نے حارثہ بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے لئے اہل جنت کی نشاندہی نہ کردوں؟ ہر کمزور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ) اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، سرکش و متکبر ہو۔

باب ۸۸۵. اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ

۸۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ کی گواہی دی۔

(۱۵۶۵) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ اَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَّحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس کے قریب ہوں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے قریب ہوں گے، اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے (یعنی بات بات پر قسم کھائیں گے) ابراہیم نے کہا کہ ہمارے اساتذہ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے سے منع کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

باب ۸۸۶. عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۸۸۶۔ اللہ عزوجل کا عہد۔

(۱۵۶۶) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَوْ قَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَمَرَّ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَايُحَدِّثُكُمْ عَبْدُاللّٰهِ قَالُوْالَهُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِيْ صَاحِبٍ لِّيْ

۱۵۶۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی (قرآن مجید میں کہ) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں۔" الآیۃ۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا بیان کررہے

فِى بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا

تھے۔ ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

باب۸۸۷. اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ وَكَلِمَاتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ لَاوَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ وَقَالَ اَيُّوْبُ وَعِزَّتِكَ لَاغِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے (اے اللہ) میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور عرض کرے گا، اے میرے رب، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم، میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "تیرے لئے یہ ہے اور اس کے دس گنا۔" ایوب نے بیان کیا کہ "اور تیری عزت کی قسم، تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہوسکتا۔"

(۱۵۶۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی، بس بس تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے کی۔

باب۸۸۸. قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے گا کہ "لعمر اللہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "لعمرک" لعیشک کہا۔

(۱۵۶۸) حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن میسب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور

بْنِ اُبَيٍّ فَقَامَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ

عبداللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ خدا کی قسم (لعمر اللہ) ہم اسے قتل کر دیں گے۔

باب ۸۸۹. لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جس کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا ہوگا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا، نہایت بردبار ہے۔

(۱۵۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهٖ لَاوَاللّٰهِ وَ بَلٰى وَاللّٰهِ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے خبر دی، انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت "اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مؤاخذہ نہیں کرے گا۔" بیان کیا کہ ام المؤمنین نے کہا کہ یہ "لا واللہ، بلیٰ، واللہ" (تکیہ کلام کے طور پر بے ساختہ جو قسمیں زبان سے نکل جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۸۹۰. اِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْاَيْمَانِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَقَالَ لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ

۸۹۰۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؟ اور اللہ عزوجل کا ارشاد کہ "تم پر اس کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد ہو جائے" اور کہا کہ "جو میں بھول گیا ہوں، اس پر مجھ سے مؤاخذہ نہ کر۔"

(۱۵۷۰) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ اَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ

۱۵۷۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگذر کیا ہے جن کا صرف دل میں وسوسہ گذرے یا دل میں ان کے کرنے کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

(۱۵۷۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَآءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی، یا ہم سے محمد نے عثمان بن الہیثم کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا ہوں (اس لئے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی ہے) اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا

يَوْمَئِذٍ فَمَاسُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ اُفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

تھا، ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (حلق، رمی اور نحر) کی طرف تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یونہی کرلو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے جس مسئلہ میں بھی پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کرلو کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ قَالَ اٰخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَاحَرَجَ قَالَ اٰخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَاحَرَجَ

۱۵۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے کہا، میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈالیا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کرلیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۷۳) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوَضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنے کے لئے آئے، آنحضور ﷺ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو۔ اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، وہ صاحب واپس گئے، پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا، آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ آخری تیسری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کرلیا کرو۔ پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کرلو تو سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر ہر رکعت) میں کرو۔

(۱۵۷۴)حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَآءِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ هَزِیْمَةً تُعْرَفُ فِیْهِمْ فَصَرَخَ اِبْلِیْسُ اَیْ عِبَادَاللّٰهِ اُخْرٰكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلٰهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِیَ وَاُخْرٰهُمْ فَنَظَرَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ فَاِذَاهُمْ بِاَبِیْهِ فَقَالَ اَبِیْ اَبِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَیْفَةُ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَازَالَتْ فِیْ حُذَیْفَةَ مِنْهَا بَقِیَّةٌ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ

۱۵۷۴۔ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اوراپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہوگیا تو ابلیس نے چیخ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے دشمن ہے۔ چنانچہ آگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والے (مسلمانوں ہی سے) لڑ پڑے۔ اس حالت میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (جو مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ واللہ لوگ باز نہیں آئے اور آخرانہیں قتل ہی کر ڈالا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۱۵۷۵) حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ نَاسِیًا وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْیُتِمَّ صَوْمَه' فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

۱۵۷۵۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے خلاس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے روزہ رکھا ہو اور بھول کر کھایا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کرلینا چاہئے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

(۱۵۷۶)حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ فَمَضٰی فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَه' فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَه' ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَه' وَسَلَّمَ

۱۵۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے اعرج نے اور ان سے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قعدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کرلی۔ جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِیْزِ بْنَ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ

۱۵۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز میں کوئی چیز کم یا

فَزَادَ اَوْنَقَصَ مِنْهَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَّايَدْرِيْ زَادَ فِيْ صَلَاتِهٖ اَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَيُتِمُّ مَابَقِىَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

زیادہ کردی۔ منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شبہ ہوا تھا یا علقمہ کو، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! نماز میں کچھ کمی کردی گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ دوسجدے (سہو کے) کئے اور فرمایا۔ یہ دوسجدے اس شخص کے لئے جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کردیا ہے یا کمی کی ہے۔ اسے چاہئے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لئے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے، پھر دوسجدے (سہو کے) کرے۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ كَتَبَ اِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَّهُمْ فَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ لِيَاْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرُوْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِىَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَكَانَ بْنُ عَوْفٍ يَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقِفُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُوْلُ لَآاَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهٗ اَمْ لَا رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۷۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، انہیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آیت "لاتؤاخذنی بما نسیت ولاترهقنی من امری عسرا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراض موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ براء بن عازب نے بیان کیا کہ ان کے یہاں کچھ ان کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کرلیں تا کہ ان کے مہمان کھائیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا۔ پھر آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں۔ براء رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے۔ ابن عوف شعبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطہ سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر رک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ رخصت دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے یا صرف براء رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطہ سے کی۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا۔

(۱۵۷۹)حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ عِيْدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا۔ خطبہ میں فرمایا کہ جس نے ذبح کرلیا ہوا سے چاہئے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہوا سے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

باب ۸۹۱. اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْءَ وَصَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً

۸۹۱۔ یمینِ غموس اور اپنی قسموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمہارے قدم ثابت ہونے کے بعد اکھڑ جائیں اور پھر تمہیں ناگوار چیز کا مزہ اس لئے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ دخلا سے مراد مکر و خیانت ہے۔

(۱۵۸۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں نضر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، یمین غموس (قصداً جھوٹی قسم کھانا) شامل ہیں۔

باب ۸۹۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ، وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ، وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّ مَا عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ اس سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کو اپنی قسموں کے ڈھال نہ بناؤ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور اللہ کے عہد کے بدلہ میں تھوڑی پونجی نہ خریدو، بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرتے ہو اور موکد کرلینے کے بعد اپنی قسم کو نہ توڑو۔ خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر کفیل بنالیا ہے۔

(۱۵۸۱)حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ

۱۵۸۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے جھوٹی قسم اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال

اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ بَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَاحَدَّثَكُمْ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالُوْا كَذَا وَ كَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ اَوْيَمِيْنُه' قُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

ناجائز طریقہ سے حاصل کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ آخر آیت تک۔ اس کے بعد اشعث بن قیسؓ آئے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس مضمون کی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ (اس کے جھگڑے میں ہم آنحضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھالے گا (جھوٹی)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم بدنیتی کے ساتھ اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

باب ۸۹۲. اَلْيَمِيْنِ فِيْمَالَايَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ

۸۹۲۔ اس چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لئے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعُلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُه' الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّوَافَقْتُه' وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا اَتَيْتُه' قَالَ انْطَلِقْ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ

۱۵۸۲۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لئے بھیجا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لئے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کرسکتا۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے آیا تھا تو آپ ﷺ غصہ میں تھے، جب دوبارہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا (یہ کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے سواری کا انتظام کردیا ہے۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ

۱۵۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سنا، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں

مَاقَالُوْا فَبَرَّأَ هَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُ وْا بِالْاِفْكِ الْعَشَرَ الْاٰيٰتِ كُلَّهَا فِيْ بَرَاءَ تِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا عَنْهُ اَبَدًا

نے تہمت لگائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا۔ ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے) کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "بلاشبہ جنہوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لئے نازل ہوئی تھیں۔" ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے، کہا کہ واللہ اب کبھی مسطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوا اولی القربی الخ ابوبکرؓ نے اس پر کہا کیوں نہیں، واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت کردے۔ چنانچہ آپ نے پھر وہ خرچ مسطح کو دینا شروع کردیا جو اس سے پہلے انہیں دیا کرتے تھے۔ اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا

۱۵۸۴۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ غصہ تھے۔ پھر ہم نے آپؐ سے سواری کا جانور مانگا تو آپؐ نے قسم کھائی کہ آپؐ ہمارے لئے اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد فرمایا، واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی بھی اگر قسم کھالوں گا اور اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم توڑ دوں گا۔

باب ۸۹۳. اِذَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلّٰى اَوْقَرَأَ اَوْ سَبَّحَ اَوْ كَبَّرَ اَوْ حَمِدَ اَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا

۸۹۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ قرآن مجید کی تلاوت کی، تسبیح کی، حمد یا لا الہ الا اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے مطابق ❶ ہوگا۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ابوسفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہرقل کو لکھا تھا۔ آجاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمۃ التقویٰ لا الہ

❶ یعنی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں، لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اس لئے اگر قسم کھاتے وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہوگی تو ان کے کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔

وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوٰى لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

الا اللہ ہے۔

(١٥٨٥) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَاطَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابو طالب کی موت کا وقت قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الٰہ الا اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کرلوں گا۔

(١٥٨٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے روایت کی، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازوں پر اجرت میں بھاری ہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللّٰہ وبحمدہ، سبحان اللّٰہ العظیم۔

(١٥٨٧) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَّقُلْتُ اُخْرٰى مَنْ مَّاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا اُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ اُخْرٰى مَنْ مَّاتَ لَايَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا، وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

باب ۸۹۴. مَنْ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَهْلِهٖ شَهْرًا وَّكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

(١٥٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

۱۵۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضور ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ اپنے بالا خانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر ہوئے۔ پھر وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ (آپ ﷺ نے ایلاء ایک مہینے کے لئے کیا تھا؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

باب۸۹۵. اِنْ حَلَفَ اَنْ لَّایَشْرَبَ نَبِیْذًا فَشَرِبَ طَلَاءً اَوْسَکَرًا اَوْ عَصِیْرًا لَمْ یَحْنَثْ فِیْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَیْسَتْ هٰذِهٖ بِاَنْبِذَةٍ عِنْدَهٗ

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نبیذ (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیئے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے نچوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

(۱۵۸۹) حَدَّثَنِیْ عَلِیٌّ سَمِعَ عَبْدَالْعَزِیْزِ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَیْدٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَکَانَتِ الْعَرُوْسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاسَقَتْهُ قَالَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمْرًا فِیْ تَوْرٍ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلَیْهِ فَسَقَتْهُ اِیَّاهُ

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے سنا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضور ﷺ کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ ان کی بیوی ہی ان کی ضیافت کا انتظام کر رہی تھیں۔ پھر سہلؓ نے لوگوں سے پوچھا تمہیں معلوم ہے، انہوں نے آنحضور ﷺ کو کیا پلایا تھا۔ پھر کہا کہ رات میں آنحضور ﷺ کے لئے انہوں نے کھجور ایک بڑے پیالہ میں بھگو دی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضور ﷺ کو پلایا۔

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَاشَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَهَا ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِیْهِ حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن خالد نے خبر دی، انہیں شعبی نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مر گئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

باب۸۹۶. اِذَا حَلَفَ اَنْ لَّا یَأْتَدِمَ فَاَکَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَّمَا یَکُوْنُ مِنَ الْاُدُمِ

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو سکنے والی چیز سے کھائی۔

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّمَّا دُوْمٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد ﷺ کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے۔ یہاں تک کہ آنحضور ﷺ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا، انہیں سفیان نے خبر دی اور ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ

۱۵۹۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہؓ نے اپنی بیوی ام سلیمؓ سے کہا کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلِقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَ نَا مِنَ الطَّعَامِ مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا

میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضور ﷺ کی آواز (فاقوں کی وجہ سے) کمزور پڑ گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگایا ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اوڑھنی لے کر روٹی کو اس کے ایک حصہ میں لپیٹ دیا اور اسے آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھجوایا، میں لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ پھر آنحضور ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔ آخر میں ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی۔ ابوطلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جا سکے؟ انہوں نے کہا اللہ اور رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ پھر ابوطلحہؓ باہر نکلے اور آپ ﷺ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ام سلیمؓ جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو چورا کر دیا گیا اور ام سلیمؓ نے اپنی ایک (گھی کی) کپی کو نچوڑا اور اس میں ملا دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا دعا پڑھی اور فرمایا کہ دس افراد کو اندر بلاؤ۔ انہیں اندر بلایا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔ حاضرین کی تعداد ستر یا اسی افراد پر مشتمل تھی۔

باب ۸۹۷. النِّيَّةِ فِي الْاَيْمَانِ

۸۹۷۔ قسموں میں نیت۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۱۵۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ

کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ بلاشبہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ بس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو واقعی وہ انہیں کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اس کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

باب ۸۹۸. اِذَا اَهْدٰی مَالَهٗ عَلٰی وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

۸۹۸۔ جب اپنا مال نذر یا توبہ کے طور پر صدقہ کرے۔

(۱۵۹۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَکَانَ قَائِدَ کَعْبٍ مِنْ بَنِیْهِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا فَقَالَ فِیْ اٰخِرِحَدِیْثِهٖ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنِّیْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ بَعْضَ مَالِکَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ

۱۵۹۴۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب کعب نابینا ہوگئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کے سلسلہ میں سنا۔ انہوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے یہ پیشکش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں صدقہ کردوں۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

باب ۸۹۹. اِذَا حَرَّمَ طَعَامَهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ وَقَوْلِهٖ لَاتُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَااَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ

۸۹۹۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے نبی! آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ ﷺ کے لئے حلال کی ہے۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا ہے، بہت رحم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کردیا ہے اور یہ ارشاد کہ حرام نہ کروان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔

(۱۵۹۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَؓ تَزْعَمُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْکُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّیَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَیْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَیَّتَنَا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکتے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے۔ پھر میں نے اور ام المومنین حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضور ﷺ آئیں تو وہ کہے کہ آنحضور ﷺ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ آپ ﷺ نے مغافیر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ

مَغَافِيرَ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا بِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا

آنحضور ﷺ جب ایک کے ہاں آئے تو انہوں نے یہی بات آپ ﷺ سے پوچھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا (کیونکہ آپ ﷺ کو یقین ہوگیا کہ واقعی اس سے مغافیر کی بو آتی ہوگی) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپ ﷺ ایسی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ ﷺ کے لئے حلال کی ہے۔ "ان تتوبا الی اللہ" میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ" اشارہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ نہیں، میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا کہ (آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا (کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے) تم اس کو کسی کو خبر نہ کرنا۔

باب ۹۰۰. اَلْوَفَآءِ بِالنَّذْرِ وَقَوْلِهٖ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ

۹۰۰۔ نذر پوری کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو نذر پوری کرتے ہیں۔"

(۱۵۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَارِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيْلِ

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کرسکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

(۱۵۹۷) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّهٗ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

۱۵۹۷۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، انہیں عبداللہ بن مرہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کرسکتی۔ البتہ اس کے ذریعہ بخل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

(۱۵۹۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْتِي ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ قُدِّرَلَهٗ وَلٰكِنْ يُّلْقِيْهِ النَّذْرُ اِلَى الْقَدْرِ قَدْ قُدِّرَ فَيَسْتَخْرِجَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ فَيُؤْتِيْ عَلَيْهِ مَالَمْ يَكُنْ يُّؤْتِيْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ

۱۵۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکلواتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں کردیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔

باب ۹۰۱. اِثْمِ مَنْ لَّا يَفِيْ بِالنَّذْرِ

۹۰۱۔ اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے۔

(۱۵۹۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

۱۵۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے

حَدَّثَنِیْ اَبُوْجَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ ابْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَآاَدْرِیْ ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ اَوْثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ يَّنْذِرُوْنَ وَلَايَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَايُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُفِيْهِمُ السِّمَنُ

شعبہ نے بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمران بن حصین سے سنا وہ نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے، اس کے بعد وہ جو اس کے قریب ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں آنحضور ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو کا ذکر کیا یا تین کا۔ (فرمایا کہ) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پوری نہیں کرے گی، خیانت کرے گی اور ان پر اعتماد نہیں رہے گا، وہ گواہی دینے کے لئے تیار رہیں گے، جبکہ ان سے گواہی کے لئے کہا نہیں جائے گا اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔

باب ۹۰۲ . اَلنَّذْرِ فِی الطَّاعَةِ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَةٍ اَوْنَذَرْتُمْ مِنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُه‘ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

۹۰۲۔ اللہ کا اطاعت کے لئے نذر اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا جو نذر بھی مانتے ہو تو بلاشبہ اللہ جانتا ہے اور ظالموں کے مددگار نہیں ہیں۔

(۱۶۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَه‘ فَلَا يَعْصِهٖ

۱۶۰۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہئے۔ لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے معصیت نہ کرنی چاہئے۔

باب ۹۰۳ . اِذَا نَذَرَ اَوْحَلَفَ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ اِنْسَانًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَسْلَمَ

۹۰۳۔ جب کسی نے جاہلیت میں (اسلام لانے سے پہلے) کسی شخص سے بات نہ کرنے کی نذر مانی ہو یا قسم کھائی ہو پھر اسلام لایا ہو؟

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

۱۶۰۱۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۹۰۴ . مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ نَذْرٌ وَ اَمَرَ ابْنُ عُمَرَ اِمْرَاَةً جَعَلَتْ اُمُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَآءٍ فَقَالَ صَلِّی عَنْهَا وَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَه‘

۹۰۴۔ جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہا کہ اس کی طرف سے تم پڑھ لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا۔

(۱۶۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ

۱۶۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی، انہیں

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهٗ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جوان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اوران کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہوگئی تھی۔ آنحضور ﷺ نے انہیں فتویٰ اس کا دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کر دیں۔ چنانچہ بعد میں یہی طریقہ قائم ہوا۔

(۱۶۰۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ

۱۶۰۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے پورا کرتے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر اللہ کا قرض بھی پورا کرو (کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض بھی پورا کیا جائے۔)

باب ۹۰۵. النَّذْرِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِيْ مَعْصِيَةٍ

۹۰۵۔ ایسی چیز کی نذر جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور معصیت کی۔

(۱۶۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ

۱۶۰۴۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے چاہئے اس کی اطاعت کرے اور جس نے اس کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی کہ نافرمانی نہ کرے۔

(۱۶۰۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ وَرَاٰهُ يَمْشِيْ بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

۱۶۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔ آنحضور ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۶۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْغَيْرِهٖ فَقَطَعَهٗ

۱۶۰۶۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضور ﷺ نے اسے کاٹ دیا۔

(۱۶۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ

۱۶۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر

اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلِ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِىْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْدَهٗ بِيَدِهٖ

دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ گذرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اسے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بوڑھا ہوگا)۔

(۱۶۰۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَآئِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَايَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا دیکھا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں۔ انہوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کا سایہ لیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کرلیں۔ عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۹۰۶. مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ اَوِ الْفِطْرَ

۹۰۶۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے۔

(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيْمُ ابْنُ اَبِىْ حُرَّةَ الْاَسْلَمِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا يَاْتِىَ عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّاصَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرٰى صِيَامَهُمَا

۱۶۰۹۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عیدالفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔ آنحضور ﷺ بقرعید اور عیدالفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزہ کو درست سمجھتے تھے۔

(۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں

كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ اَوْ اَرْبَعَاءَ مَاعِشْتُ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِيْنَا اَنْ نَّصُوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهٗ لَايَزِيْدُ عَلَيْهِ

نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا، اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑگئی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

باب ۹۰۷. هَلْ يَدْخُلَ فِي الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ الْاَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوْعُ وَالْاَمْتِعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اَمْوَالِي اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهٗ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمدہ مال نہیں ملا تھا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کردو۔ ابوطلحہؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی، بیرحاء مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ تھا۔

(۱۶۱۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَاَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى وَادِي الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرٰى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ

۱۶۱۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دیلی نے، ان سے ابن مطیع کے مولا ابوالغیث نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی لڑائی کے لئے نکلے، اس لڑائی میں ہمیں سونا، چاندی، غنیمت میں نہیں ملا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ پھر بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے آنحضور ﷺ کو ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ غلام کا نام مدعم تھا۔ پھر آنحضور ﷺ وادی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ ﷺ وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم کو جبکہ وہ آپ ﷺ کا کجاوہ درست کررہا تھا اک انجان تیر آ کر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ شملہ جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرالیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ ہے یا دو تسمے آگ کے ہیں۔

باب ۹۰۸. كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَفَّارَتُه' اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ وَمَا اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَطَآءٍ وَعِكْرِمَةَ مَاكَانَ فِى الْقُرْاٰنِ اَوْ اَوْفَصَاحِبُه' بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِى الْفِدْيَةِ ۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ وَاَخْبَرَنِىْ اِبْنُ عَوْنٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ صِيَامُ ثَلاَ ثَةِ اَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَالْمَسَاكِيْنُ سِتَّةٌ

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔'' اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء وعکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں ''او'' (بمعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو فدیہ کے معاملہ میں اختیار دیا ہے۔

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دے دو اور مجھے ابن عون نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی ایک بکری کی اور کھانے کے لئے چھ مسکین ہوں گے۔

باب ۹۰۹. قَوْلِهٖ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ مَتٰى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِىِّ وَالْفَقِيْرِ

(۱۶۱۳) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ سَمِعْتُه' مِنْ فِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِىْ فِىْ رَمْضَانَ قَالَ تَسْتَطِيْعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌوَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا مقدر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے اور مالدار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔''

۱۶۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے سنا، وہ حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے بیان کرتے تھے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا، کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ وہ صاحب بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ کے پاس

بِهٖ قَالَ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُه‘ قَالَ اَطْعِمْهُ عِیَالَکَ

''عرق'' لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیمانہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے صدقہ کردو۔ انہوں نے پوچھا، کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر (صدقہ کردوں)؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپ ﷺ ہنس دیئے اور آپ ﷺ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔

باب ۹۱۰. مَنْ اَعَانَ الْمُعْسِرَ فِی الْکَفَّارَةِ

۹۱۰۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لئے کسی تنگ دست کی مدد کی۔

(۱۶۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَکْتُ فَقَالَ وَمَاذَاکَ وَقَعْتُ بِاَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰی اَحْوَجَ مِنَّا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَکَ

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں تو تباہ ہوگیا! آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کوئی غلام ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ دریافت فرمایا، متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی ''عرق'' لے کر حاضر ہوئے، عرق ایک پیمانہ ہے، اس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور صدقہ کردو۔ انہوں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ، اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۹۱۱. یُعْطِیْ فِی الْکَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاکِیْنَ قَرِیْبًا کَانَ اَوْ بَعِیْدًا

۹۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَکْتُ قَالَ وَمَا شَاْنُکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُمَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَااَجِدُ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ

۱۶۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کرسکو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو، کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟

فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ اَعَلٰى اَفْقَرِمِنَّا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

عرض کیا کہ اس کے لئے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ کے پاس ایک عرق (ٹوکرا) لایا گیا، جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کردو۔ اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلادو۔

باب ۹۱۲. صَاعِ الْمَدِيْنَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهٖ وَمَا تَوَارَثَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیمانہ) اور نبی کریم ﷺ کا مد (ایک پیمانہ) اور اس میں برکت اور جو بعد میں بھی اہل مدینہ کو نسلاً بعد نسل حاصل رہی۔

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَ ثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيْدَ فِيْهِ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک مزنی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا۔ بعد میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

(۱۶۱۷) حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْقُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْاَوَّلِ وَفِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْقُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا اَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ اِلَّا فِيْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ مَالِكٌ لَوْجَآءَكُمْ اَمِيْرٌ فَضَرَبَ مُدًّا اَصْغَرَمِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُوْنَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِيْ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ الْاَمْرَ اِنَّمَا يَعُوْدُ اِلٰى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم ﷺ کے پہلے مد کے حساب سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی آنحضور ﷺ کے مد سے دیتے تھے۔ ابوقتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضور ﷺ ہی کے مد کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان کیا کہ اگر ایسا کوئی حاکم آیا جو آنحضور ﷺ کے مد سے چھوٹا مد مقرر کردے تو تم کس کے حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کی کہ ایسی صورت میں ہم آنحضور ﷺ ہی کے مد کے حساب سے نکالا کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ معاملہ ہمیشہ آنحضور ﷺ ہی کے مد کی طرف لوٹتا ہے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۶۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! ان کے کیل

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

(پیمانے) میں ان کے صاع اور مد میں برکت فرما۔

باب ۹۱۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَاَيُّ الرِّقَابِ اَزْكٰى

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اور ایک غلام کی آزادی' اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ابْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍمِّنْهُ عُضْواً مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَه' بِفَرْجِهٖ

۱۶۱۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کردے گا۔ یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

باب ۹۱۴. عِتْقُ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتِبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاؤُسٌ يَجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَاُمُّ الْوَلَدِ

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب ❶ کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا لَّه' وَلَمْ يَكُنْ لَّه' مَالٌ غَيْرُه' فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ اَوَّلَ

۱۶۲۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انہیں حماد بن زید نے خبر دی، انہیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ نے دریافت کیا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے۔ نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضور ﷺ سے خرید لیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

باب ۹۱۵. اِذَااَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَّكُوْنُ وَلَاؤُه'

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولاء کسے حاصل ہوگی؟

(۱۶۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهَا

۱۶۲۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو

---

❶ یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو کسی غلام کو مکمل غلام کے زمرہ سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو، ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد شریعت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کردے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ مصنف نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں، ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

خریدنے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لئے) تو ان کے پہلے مالکوں نے اپنے لئے ولاء کی شرط لگائی، میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا خرید لو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

باب ۹۱۶. اَلْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْاَيْمَانِ

۹۱۶۔ قسم میں استثناء۔

(۱۶۲۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ مَّا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے غیلانؒ بن جریر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ آئے تو تین اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم انہیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا۔ ہم آنحضور ﷺ کے پاس جانور سواری کے لئے مانگنے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ ﷺ نے عنایت فرمائے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ، اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

(۱۶۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّقَالَ اِلَّا كَفَّرْتُ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ

۱۶۲۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انہوں نے (اس روایت میں یہ ترتیب اسی طرح) بیان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی (یا اس طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کردوں گا۔

(۱۶۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ

۱۶۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حجیر نے، ان سے طاؤس نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس

صَاحِبُه، قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَاْتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ اِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ قَالَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرْكًا لَه، فِيْ حَاجَتِهٖ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اِسْتَثْنٰى وَحَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے مصاحب نے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ مراد فرشتہ ہے۔ کہیے انشاء اللہ۔ لیکن آپؑ بھول گئے۔ اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے، لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناتمام بچہ ہوا تھا، کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اگر انہوں نے استثناء کر دیا ہوتا اور ہم سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب۱۹۱۷. الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَ بَعْدَه،

۹۱۷۔ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد۔

(۱۹۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ وَّمَعْرُوْفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَ قُدِّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّه، مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَه، اَبُوْمُوْسٰى فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُه، يَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُه، فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَه، اَبَدًا فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُه، وَهُوَ يُقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَيُّوْبُ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللّٰهِ لَااَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَقِيْلَ اَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَتَيْنَا فَاَمَرَلَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّالذُّرٰى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُه، فَحَلَفَ اَنْ لَّايَحْمِلَنَا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَه، وَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا

۱۶۲۵۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم تمیمی نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روایت تھی، بیان کیا کہ پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا۔ جیسے مولا ہو۔ بیان کیا وہ شخص کھانے پر نہیں آیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا، قریب آجاؤ، میں تمہیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے یہاں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضور ﷺ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضور ﷺ اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضور ﷺ اس وقت غصہ تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لئے میں تمہیں دے سکوں۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آ گئے۔ پھر آنحضور ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے۔ ہم حاضر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَه' لَانُفْلِحُ اَبَدًا اِرْجِعُوْا بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِيْنَه' فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَّاتَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا اَوْفَعَرَفْنَا اَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ قَالَ انْطَلِقُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَااَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَه' حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ

ہوئے تو آنحضور ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ بیان کیا کہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضور ﷺ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے، پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ ﷺ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے، چلو ہم سب آنحضور ﷺ کے پاس واپس چلیں اور آپ ﷺ کو آپ کی قسم یاد دلائیں۔ چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یارسول اللہ! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ﷺ اس کا انتظام نہیں کر سکتے، ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھالوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے کی، ان سے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی نے۔

(۱۶۲۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا

۱۶۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث بیان کی۔

(۱۶۲۷) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا

۱۶۲۷۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث (بیان کی)۔

(۱۶۲۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ تَابَعَه' اَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ

۱۶۲۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں حسن نے، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں یہ مل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ لیکن اگر مانگنے پر ملا تو سارا بار تمہارے پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھالو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو اور قسم کا کفارہ ادا کردو۔ اس روایت کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید،

وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ وَّحَمِيْدٌ وَّ قَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَ هِشَامٌ وَالرَّبِيْعُ

قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

كِتَابُ الْفَرَائِض

میراث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۹۱۸. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَاتَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْدَيْنٍ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَاتَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْدَيْنٍ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِامْرَاَةٌ وَّلَهُ اَخٌ اَوْاُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْآ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَمُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

۹۱۸۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمہیں اولاد کی (میراث) کے بارے میں حکم دیا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اور اگر دو سے زائد عورتیں (ہی) ہوں تو ان کے لئے دو تہائی حصہ اس مال کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہے تو اس کے لئے نصف حصہ ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لئے اس مال کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد ہو اور اگر مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے، لیکن اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لئے (بھی) چھٹا حصہ ہے وصیت کے نکالنے کے بعد کہ مورث اس کی وصیت کر جائے یا ادائے قرض کے بعد، تمہارے باپ ہوں کہ تمہارے بیٹے تم نہیں؟ جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہنچانے میں تم سے قریب تر کون ہے، یہ سب اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔ بے شک اللہ ہی علم والا ہے، حکمت والا ہے اور تمہارے لئے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں، بشرطیکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر ان کے اولاد ہو تو تمہارے لئے بیویوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے وصیت نکالنے کے بعد، جس کی وہ وصیت کر جائیں یا ادائے قرض کے بعد اور ان بیویوں کے لئے تمہارے ترکہ کی چوتھائی ہے بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو، لیکن اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا بعد وصیت نکالنے کے جس کی تم وصیت کر جاؤ یا ادائے قرض کے بعد بغیر کسی کے نقصان پہنچائے، یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے اور بڑا بردبار ہے۔

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ فَاَتَيَانِيْ

۱۶۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، دونوں

وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهٗ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمَوَارِيْثِ

حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی، آنحضور ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اپنے مال کی (تقسیم) کس طرح کروں؟ اپنے مال کا کس طرح فیصلہ کروں؟ آنحضور ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

باب ۹۱۹. تَعْلِيْمِ الْفَرَآئِضِ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوْا قَبْلَ الظَّانِّيْنَ يَعْنِي الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالظَّنِّ

۹۱۹۔ میراث کی تعلیم۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ "ظانین" یعنی بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

۱۶۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گمان سے بچتے رہو، کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی بات ہے، آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ، برائی کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو، بلکہ اللہ کے بندے بن کر بھائیوں کی طرح رہو۔

باب ۹۲۰. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

۹۲۰۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَابَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَّطْلُبَانِ اَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَّسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهِ اِلَّا صَنَعْتُهٗ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ

۱۶۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ اور عباس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضور ﷺ کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے۔ بلاشبہ آل محمد ﷺ اسی مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ واللہ میں کوئی ایسی بات نہیں رہنے دوں گا جسے میں نے آنحضور ﷺ کو کرتے دیکھا ہوگا وہ میں بھی کروں گا۔ بیان ہے کہ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور موت تک ان سے نہیں بولیں۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

۱۶۳۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، انہیں ابن المبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے

عائشة ان النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لانورثُ ماترکنا صدقةٌ

اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہماری وراثت نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

(۱۲۳۳) حدثنا یحیی بن بُکَیرٍ حدثنا اللَّیثُ عَن عُقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی مالک بْنُ اَوس بن الحدثان وکان محمد بْنُ جُبَیر بن مُطعِمٍ ذکرلی من حدیثه ذلک فانطلقتُ حتّی دخلتُ علیه فسألته، فقال انطلقتُ حتّی اَدخُلَ عَلٰی عُمَرَ فاتاه حاجبه، یرفأُ فقال هل لک فی عُثمانَ وَعبدِالرَّحمٰنِ وَالزُّبَیرِ وَسَعیدٍ قال نعم فاذن لهم ثم قال هل لک فی عَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ قال نعم قال عبّاسٌ یاامیرَ المُؤمنینَ اقضِ بَینِی وَ بَینَ هٰذا قالَ اُنشِدُکُم باللّٰهِ الَّذِی باذنه تقومُ السَّمآءُ وَالارضُ هل تعلمونَ انَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال لانورثُ ماترکنا صدقةٌ یُرِیدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم نفسه، فقال الرَّهطُ قد قال ذٰلک فاقبل علٰی علیٍّ وَّعبّاسٍ فقال هل تعلمان انَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال ذٰلک قالا قد قال ذٰلک قال عُمَرُ فانّی اُحدِّثُکُم عن هٰذا الامرِانَّ اللّٰهَ قد کانَ خصَّ رَسُولَه، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی هٰذا الفَیءِ بشیءٍ لم یُعطِه اَحدًا غَیرَه، فقال عزَّ وَجَلَّ ما افآءَ اللّٰهُ علٰی رَسُولِه اِلٰی قوله قدیرٌ فکانت خالصةً لرسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلّم واللّٰه ما احتازها دُونَکُم ولا استاثربها علیکم لقد اعطاکموه وبثّها حتّی بقی منها هٰذا المالُ فکانَ النَّبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنفِقُ علٰی اهله من هذا المال نفقة سَنتِه ثُمَّ یاخذ مابقی فیجعله، مجعلَ مالِ اللّٰهِ فَفعلَ بذاک رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حیاته، اُنشِدُکُم باللّٰهِ هل تعلمون ذٰلک قالوا نعم ثم قال لعلیٍّ وَّعبّاسٍ اُنشدُکما باللّٰهِ هل تعلمانِ ذٰلک قالا نعم فتوفّی

۱۲۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا ایک حصہ ذکر کیا تھا۔ پھر میں ان کے پاس گیا اور اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کے حاجب یرفاء نے جا کر ان سے کہا کہ عثمان، عبدالرحمٰن بن زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم سے آپ گفتگو کریں گے، انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ پھر کہا، کیا آپ علی وعباس رضی اللہ عنہما سے گفتگو کریں گے، کہا کہ ہاں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المومنین میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں، صدقہ ہے، اس سے مراد آنحضور ﷺ کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ حاضرین نے کہا کہ ہاں، آنحضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا، پھر عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے اب تصدیق کی کہ آنحضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں اب آپ لوگوں سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فی کے معاملہ میں سے آنحضور ﷺ کے لئے کچھ حصے مخصوص کر دیئے تھے، جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ "ماافاء اللّٰہ علی رسولہ" ارشاد "قدیر" تک۔ تو یہ خاص آنحضور ﷺ کا تھا۔ واللہ، آنحضور ﷺ نے اسے تمہارے لئے ہی مخصوص کیا تھا اور تمہارے سوا کسی کو اس پر ترجیح نہیں دی تھی۔ تمہیں کو اس میں سے دیتے تھے اور تقسیم کرتے تھے، آخر اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا اور آنحضور ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مال کے ہیں، آنحضور ﷺ کا یہ طرز عمل آپ کی زندگی بھر رہا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ

اللّٰهُ نَبِيَّه' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ اَعْمَلُ فِيْهَا مَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَكَ عَنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَاَتَانِيْ هٰذَا يَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَ اِمْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَااَقْضِيْ فِيْهَا قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَانَا اَكْفِيْكُمَاهَا

دے کر کہتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں آنحضور ﷺ کا نائب ہوں، چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو آنحضور ﷺ کا اس میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا کہ میں آنحضور ﷺ کے نائب کا نائب ہوں، میں بھی دو سال سے اس پر قابض ہوں اور اس مال میں وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے ہیں۔ آپ دونوں کی بات ایک ہے اور معاملہ بھی ایک ہے۔ آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بیوی کا حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انہیں ملتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں۔ لیکن آپ لوگ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، قیامت تک، اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کرسکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کردیجئے، میں اس کی رکھوالی کرلوں گا۔

(۶۳۴ا) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّاتَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

۱۶۳۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرا ورثہ دینار کی طرح تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْاَلْنَه' مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

۱۶۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں اپنی میراث کا مطالبہ کرنے کے لئے۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا، کیا آنحضور ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

باب ۹۲۱. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَآءً فَعَلَيْنَا قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

۹۲۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "کہ جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے اہل و عیال کے لئے ہے۔"

۱۶۳۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں مومنوں کا خود ان سے زیادہ حقدار ہوں، پس انہیں سے جو کوئی مقروض مرے گا اور ادائیگی کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑے گا تو ہم پر اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہوگا، وہ اس کے وارثوں کا حصہ ہے۔

باب ۹۲۲. مِيْرَاثُ الْوَلَدِ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِذَا تَرَكَ رَجُلٌ اَوِامْرَاَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتٰى فَرِيْضَتَهٗ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

۹۲۲۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور ماں کی طرف سے، اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کوئی مرد یا عورت نے کوئی لڑکی چھوڑی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہوتا ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے ساتھ کوئی (ان کا بھائی) لڑکا بھی ہو تو پہلے وراثت کے اور شرکاء کو دیا جائے گا اور جو باقی رہے گا اس میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

۱۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے، وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

باب ۹۲۳. مِيْرَاثُ الْبَنَاتِ

۹۲۳۔ لڑکیوں کے میراث۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَاَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّ لَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَاقَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَاقُلْتُ اَلثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ

۱۶۳۸۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں مکہ معظمہ میں بیمار پڑ گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ پھر آنحضور ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا مجھے اپنے مال کے دو تہائی حصہ کا صدقہ کر دینا چاہئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کر دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا ایک تہائی کا؟ آنحضور ﷺ نے

تُنفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً وَلَعَلَّ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ لٰكِنِ الْبَآئِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

فرمایا کہ (ہاں گو) تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگدست چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ بھی کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ پھر میں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد تم پیچھے رہ بھی گئے تب بھی جو عمل تم کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعہ درجہ و مرتبہ بلند ہوگا اور غالباً تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان پہنچے گا۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ کا معاملہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان کے معاملہ میں اس لئے افسوس کا اظہار کیا کہ (ہجرت کے بعد اتفاق سے) ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی۔ سفیان نے بیان کیا کہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بن عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَشَيْبَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّاَمِيْرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَّجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهٗ وَاُخْتَهٗ فَاَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ

۱۶۳۹۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ اور شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمارے یہاں معلم و امیر کی حیثیت سے یمن تشریف لائے۔ ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکہ کے بارے میں پوچھا جس کی وفات ہوئی ہو، اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہو اور اس نے اپنی بیٹی کو آدھا اور بہن کو بھی آدھا دیا۔

باب ۹۲۴. مِيْرَاثِ ابْنِ الْاِبْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ اِبْنٌ وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُالْاَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ كَاُنْثَاهُمْ يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ وَيَحْجُبُوْنَ كَمَا يَحْجُبُوْنَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ الْاِبْنِ

۹۲۴۔ اگر کسی کے لڑکا نہ ہو تو پوتے کی میراث؟ زید نے فرمایا کہ بیٹوں کی اولاد، بیٹوں کے درجہ میں ہے اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو، ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انہیں اس طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے اور ان کی وجہ سے بہت سے عزیز و اقارب اسی طرح وراثت کے حق سے محروم ہو جائیں گے، جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، اور بیٹے کی موجودگی میں پوتا وراثت کا مستحق نہیں ہوگا۔

(۱۶۴۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ

۱۶۴۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

بِاَهْلِهَا فَمَابَقِيَ لِهٰؤُلَاءِ وَلِىْ رَجُلٍ ذَكَرٍ

ﷺ نے فرمایا، میراث ان کے وارثوں تک پہنچادو اور جو باقی رہ جائے قریب ترین مرد عزیز کو دے دو۔

باب ۹۲۵. مِيْرَاثِ اِبْنَةِ ابْنٍ مَعَ اِبْنَةٍ

۹۲۵۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث۔

(۱۶۴۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْقَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ ابْنَ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى عَنْ اِبْنَةٍ وَ اِبْنَةِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ واْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِىْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِىْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِىَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَامُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَاتَسْاَلُوْنِىْ مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ

۱۶۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے ھزیل بن شرحبیل سے سنا، بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات بھی پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں بھٹک گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔ میں اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اس طرح دو تہائی مکمل ہوگئے اور پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔ ہم پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو (انہیں کی طرف رجوع کیا کرو)۔

باب ۹۲۶. مِيْرَاثِ الْجَدِّمَعَ الْاَبِ وَالْاِخْوَةِ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ اَبٌ وَّقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَابَنِىْ اٰدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَابَكْرٍ فِىْ زَمَانِهٖ وَاَصْحَابُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِىْ ابْنُ ابْنِىْ دُوْنَ اِخْوَتِىْ وَلَا اَرِثُ اَنَا ابْنَ ابْنِىْ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِىٍّ وَّ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ زَيْدٍ اَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ

۹۲۶۔ باپ اور بھائیوں کی موجودگی میں دادا کی میراث، ابوبکر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ دادا باپ کی طرح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے آدم کے بیٹو، اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی ملت کی، اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد اس زمانہ میں بہت تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے۔ بھائی نہیں ہوں گے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔" عمر، علی، ابن مسعود اور زید رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِىَ فَلِاَ وَلِىْ رَجُلٍ ذَكَرٍ

۱۶۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچادو اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب مرد عزیز کو دو۔

(۱۶۴۳) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ

۱۶۴۳۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُهٗ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ اَوْ قَالَ خَيْرٌ فَاِنَّهٗ اَنْزَلَهٗ اَبًا اَوْقَالَ قَضَاهُ اَبًا

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی فرد کو 'خلیل' بناتا تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) خلیل بناتا۔ لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے، تو اس میں آنحضور ﷺ نے دادا کو باپ کے درجہ پر رکھا ہے۔

باب۹۲۷ . مِيْرَاثُ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهٖ

۹۲۷۔ لڑکے کی موجودگی میں شوہر کی میراث۔

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَااَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَ الرُّبُعَ

۱۶۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دگنا حق دیا اور والدین کو، اور ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ کا مستحق قرار دیا۔ اور بیوی کو آٹھویں اور چوتھے حصہ کا مستحق قرار دیا اور شوہر کو آدھا یا چوتھائی کا مستحق قرار دیا۔

باب۹۲۸ . مِيْرَاثُ الْمَرْاَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهٖ

۹۲۸۔ عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں۔

(۱۶۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو مردہ اور ناتمام پیدا ہوا تھا، خون بہا کے طور پر ایک غلام یا کنیز دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر وہ عورت، جس کے متعلق آنحضور ﷺ نے حکم دیا تھا، مرگئی تو آنحضور ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ کہ خون بہا اس کے عصبہ پر واجب ہوگا۔

باب۹۲۹ . مِيْرَاثُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

۹۲۹۔ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں۔

(۱۶۴۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْضٰى فِيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلْاِبْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضٰى فِيْنَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو، پھر سلیمان نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کا تذکرہ نہیں کیا۔

(۱۶۴۷) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنَا

۱۶۴۷۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن

عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا قُضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ

نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے، ان سے ابو ہزیل نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا۔ لڑکی کو آدھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے، بہن کا حصہ ہے۔

باب ۹۳۰. مِيْرَاثُ الْاِخْوَاتِ وَالْاِخْوَةِ

۹۳۰۔ بہنوں اور بھائیوں کی میراث۔

(۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِيْ اَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ

۱۶۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ آنحضور ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹا مارا تو مجھے افاقہ ہو گیا (غشی سے) میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی، یارسول اللہ ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۹۳۱. يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

۹۳۱۔ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے متعلق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو بہن کو ترکہ آدھا ملے گا اور وہ بہن کا وارث ہوگا۔ اگر اس کی اولاد نہ ہو۔ پس اگر بہنیں دو ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گا اس مال میں سے جو اس نے چھوڑا ہوگا۔ اور اگر بھائی بہنیں دونوں ہیں تو مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے واضح کرتا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ

۱۶۴۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت (میراث کی) سورۂ نساء کی آخری آیتیں نازل ہوئیں کہ "آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔"

باب ۹۳۲. اِبْنَيْ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِّلْاُمِّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاَخِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

۹۳۲۔ چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو اور دوسرا شوہر ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شوہر کو آدھا ملے گا اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچے گا دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۱۶۵۰) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ

۱۶۵۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں اسرائیل نے، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهٗ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضِيَاعًا فَاَنَا وَلِيُّهٗ فَلْاُدْعٰى لَهٗ

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، پس جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا اور جس نے بیوی بچے چھوڑے ہوں یا قرض ہو تو میں ان کا ولی ہوں، ان کے لئے مجھ سے مانگا جائے۔

(۱۶۵۱) حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَّوْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

۱۶۵۱۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے، ان سے عبداللہ بن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو کچھ اس میں سے بچ رہے وہ قریبی عزیز مرد کا حق ہے۔

باب ۹۳۳ . ذَوِي الْاَرْحَامِ

۹۳۳۔ ذوی الارحام۔

(۱۶۵۲) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ اِدْرِيْسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْاَنْصَارِيَّ الْمُهَاجِرِيُّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

۱۶۵۲۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا، کیا آپ سے ادریس نے حدیث بیان کی تھی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، "ولکل جعلنا موالی اور والذین عقدت ایمانکم" کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو ذوی الارحام کے علاوہ انصار و مہاجرین بھی ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے، اس بھائی چارگی کی وجہ سے جو نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان کرایا تھا، پھر جب آیت "جعلنا موالی" نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس نے "والذین عقدت ایمانکم" کو منسوخ کر دیا۔

باب ۹۳۴ . مِيْرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ

۹۳۴۔ لعان کرنے والی کی میراث۔

(۱۶۵۳) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ

۱۶۵۳۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں لعان کیا اور اس کے بچہ کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو آنحضور ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

باب ۹۳۵ . اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً

۹۳۵۔ بچہ فراش کا حق، عورت آزاد ہو یا کنیز۔

(۱۶۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا

۱۶۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ فتح مکہ کے

كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَارَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا لڑکا ہے۔ اس کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا۔ آخر دونوں حضرات معاملہ رسول اللہ ﷺ تک لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ ﷺ میرے بھائی کا لڑکا ہے، اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، عبد بن زمعہ، یہ تمہارے پاس رہے گا۔ لڑکا فراش (بستر) کا حق ہے اور زانی کے حق میں پتھر ہیں۔ پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شباہت آپ نے دیکھ لی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے نے ام المومنینؓ کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ

۱۶۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ لڑکا فراش والے کا حق ہوتا ہے۔

باب ۹۳۶. اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَمِيْرَاثُ اللَّقِيْطِ وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيْطُ حُرٌّ

۹۳۶۔ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوگی، جو آزاد کردے، اور لقیط (پڑے ہوئے بچے کی طرح کسی اجنبی نے پرورش کی ہوگی کی میراث، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے۔

(۱۶۵۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُهٗ عَبْدًا

۱۶۵۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں خرید لو، ولاء اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کردے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ملی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے صدقہ تھی لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے، حکم کا قول مرسل منقول ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انہیں غلام دیکھا تھا۔

(۱۶۵۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

۱۶۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۹۳۷. مِيرَاثُ السَّائِبَةِ

(۱۶۵۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْاِسْلَامِ لَايُسَيِّبُوْنَ وَاِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَ

(۱۶۵۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعُوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآءَ هَا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ لِاُعْتِقَهَا وَاِنَّ اَهْلَهَا يَشْتَرِطُوْنَ وَلَآءَهَا فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ اَوْقَالَ اَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْاُعْطِيْتُ كَذَا وَكَذَا مَاكُنْتُ مَعَهُ وَقَالَ الْاَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْاَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَاَيْتُهُ عَبْدًا اَصَحُّ

۹۳۷۔سائبہ کی میراث۔

۱۶۵۸۔ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے، ان سے ھزیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان سائبہ نہیں بناتے اور جاہل مشرکین سائبہ بناتے تھے۔

۱۶۵۹۔ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یارسول اللہ ؐ میں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا تھا۔ لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لئے ان کی ولاء کی شرط لگادی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں آزاد کرو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر میں نے انہیں خریدااور آزاد کر دیا۔ اور میں نے بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں ورنہ علیحدہ بھی ہوسکتی ہیں تو انہوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا مال بھی دیا جائے تو میں سابقہ شوہر کی ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے، اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا۔

باب ۹۳۸. اِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيْهِ

(۱۶۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ فَاَخْرَجَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَشْيَآءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَاَسْنَانِ الْاِبِلِ قَالَ وَفِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْاٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِاِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَاعَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ

۹۳۸۔اس کا گناہ جواپنے موالی سے برأت کر دے۔

۱۶۶۰۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سوائے اللہ کی کتاب کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے، بیان کیا کہ پھر وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے۔ بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عیر سے ثور تک مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول وقرار کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے، یہ ایک ادنیٰ مسلمان کے ذمہ کو بچانے کے لئے بھی کوشش کی جائے گی، پس جس نے کسی مسلمان کے کئے ہوئے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں اور

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ

انسانوں سب کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

۱۶۶۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کے تعلق کو بیچنے، اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۹۳۹. اِذَا اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرٰى لَهٗ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ

۹۳۹۔ جب کوئی کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے، حسن اس کے ساتھ ولاء کے تعلق کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے اور تمیم داری سے منقول ہے، وہ اس کی زندگی اور موت کے وقت لوگوں میں سے اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس روایت کے صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَايَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

۱۶۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں، لیکن ولاء ہمارے ساتھ ہوگی۔ ام المؤمنینؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بننے دو، ولاء ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَا هَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْاَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَابِتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاء ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں آزاد کردو۔ ولاء قیمت ادا کرنے والے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کردیا۔ پھر انہیں آنحضور ﷺ نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی وہ دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گذارنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ انہوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

باب ۹۴۰. مَايَرِثُ النِّسَآءُ مِنَ الْوَلَاءِ

۹۴۰۔ ولاء کا تعلق عورت کے ساتھ قائم ہوسکتا ہے۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

۱۶۶۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَتْ عَآئِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ يَشْتَرِطُوْنَ الْوَلَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یہ لوگ ولاء کی شرط لگاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خرید لو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

۱۶۶۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوئی جو قیمت دے اور احسان کرے (آزاد کر کے)۔

باب ۹۴۱. مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْاُخْتِ مِنْهُمْ

۹۴۱۔ کسی گھرانے کا مولا، اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بہن کا بیٹا بھی انہیں میں سے ہوتا ہے۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَوْ كَمَا قَالَ

۱۶۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی گھرانہ کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، او کما قال۔

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ اَوْمِنْ اَنْفُسِهِمْ

۱۶۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی گھرانہ کا بھانجا اس کا ایک فرد ہے (منہم یا من انفسہم کے الفاظ فرمائے)۔

باب ۹۴۲. مِيْرَاثُ الْاَسِيْرِ قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْاَسِيْرَ فِيْ اَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُوْلُ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَجِزْ وَصِيَّةَ الْاَسِيْرِ وَعَتَاقَهٗ وَمَا صَنَعَ فِيْ مَالِهٖ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ مَالُهٗ يَصْنَعُ فِيْهِ مَايَشَآءُ

۹۴۲۔ قیدی کی میراث۔ شریح دشمن کے ہاتھ قید ہونے والے قیدی کو میراث دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔ اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ اپنے مال میں وہ تصرف کرتا ہے اسے نافذ کرو، جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا، کیونکہ اسی کا مال ہے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا

۱۶۶۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا (اپنی موت کے بعد) وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

باب ۹۴۳. لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَ اِذَا اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَه'

۹۴۳۔ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ کافر مسلمان کا۔ اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا، تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا۔

(۱۶۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمر بن عثمان نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

باب ۹۴۴. مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَاِثْمِ مَنِ انْتَفٰى مِنْ وَلَدِهٖ

۹۴۴۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث، اور اس کا گناہ جو اپنے بچے کا انکار کرے۔

باب ۹۴۵. مَنِ ادَّعٰى اَخًا اَوِ ابْنَ اَخٍ

۹۴۵۔ جو (کسی کا) بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَ قَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّه' اِبْنُه' اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شِبْهِهٖ فَرَاٰى شَبْهًا بَيِّنًا لِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَلَكَ يَا عَبْدُالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَسَوْدَةَ قَطُّ

۱۶۷۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکے کے بارے میں اختلاف ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے، آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے یارسول اللہ ! میرے والد کے فراش پر ان کی کنیز سے پیدا ہوا ہے۔ آنحضور ﷺ نے لڑکے کی صورت دیکھی تو اس سے عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپ نے فرمایا۔ عبد! لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، چنانچہ پھر اس نے ام المؤمنین کو نہیں دیکھا۔

باب ۹۴۶. مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

۹۴۶۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى غَيْرَ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّه' غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْ تُه' لِاَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعَتْه' اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

۱۶۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، یہ ابن عبداللہ ہیں، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث کو آنحضور ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

(۱۶۷۲) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ

۱۶۷۲۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں جعفر بن ربیعہ نے، انہیں عراک نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے، کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔

باب ۹۴۷. اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ ابْنًا

۹۴۷۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَا كَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ

۱۶۷۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، پھر بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے، دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو تیرا بچہ لے گیا ہے۔ وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن علیہما السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ کی اطلاع دی۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس لڑکے کے ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک دے دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی کہ ایسا نہ کیجئے، آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کا لڑکا ہے لیکن آپ نے فیصلہ چھوٹی کے حق میں کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (واللہ) میں نے ''سکین'' (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ (آنحضور ﷺ کی زبان سے اس دن سنا [1] تھا اور ہم اس کے لئے (اپنے قبیلہ میں) ''مدیہ'' کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

باب ۹۴۸. اَلْقَائِفِ

۹۴۸۔ قیافہ شناس۔

(۱۶۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَ اَنَّ مُجَزِّزًانَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۱۶۷۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں ایک مرتبہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ ﷺ کا چہرہ چمک رہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم نے نہیں دیکھا، مجزز (ایک قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید

[1] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لئے ''سکین'' کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱۶۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ هُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ يَاعَآئِشَةُ اَلَمْ تَرَى اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّ عَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَارُءُ وْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَ قْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

۱۶۷۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے، آپ بہت خوش تھے اور فرمایا، عائشہ تم نے دیکھا نہیں، محزز المدلجی آیا، اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَمَايُحَذَّرُ مِنَ الْحُدُوْدِ

حدود اور کس طرح حدود سے بچا جائے

بِسْمِ للّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۹۴۹. لَايُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ فِي الزِّنَا

۹۴۹۔ شراب نہ پی جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ زنا سے ایمان کا نور جدا کر دیا جاتا ہے۔

(۱۶۷۶) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا النُّهْبَةَ

۱۶۷۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب بھی زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں، وہ مومن نہیں اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے سعید بن میتب نے اور ابو سلمہ نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے، اسی طرح سوالفظ نھبۃ کے۔

باب ۹۵۰. مَاجَآءَ فِيْ ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۹۵۰۔ شراب پینے والوں کو مارنے کے متعلق روایت۔

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۱۶۷۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے۔ ح۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان

مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْ بَعِيْنَ

سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتی سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

باب ۹۵۱ . مَنْ اَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

۹۵۱۔ جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا۔

(۱۶۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْئَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْبِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ قَالَ فَضَرَبُوْهُ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَه' بِالنِّعَالِ

۱۶۷۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نعیمان یا ابن النعیمان کو شراب کے نشہ میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں ماریں، چنانچہ لوگوں نے انہیں مارا۔ میں بھی انہیں جوتے مارنے والوں میں تھا۔

باب ۹۵۲ . الضَّرْبِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ

۹۵۲۔ چھڑی اور جوتے سے مارنا۔

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِنُعَيْمَانَ اَوْبِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَاَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَه'

۱۶۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نعیمان یا ابن نعیمان کو لایا گیا، وہ نشہ میں تھے۔ آنحضور ﷺ پر یہ ناگوار گذرا، اور آپ ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں ماریں، چنانچہ لوگوں نے انہیں لکڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے انہیں مارا تھا۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ

۱۶۸۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ اَنَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْشَرِبَ قَالَ اِضْرِبُوْهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَاتَقُوْلُوْا هٰكَذَا

۱۶۸۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ انس نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن الہاد نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو پئے ہوئے تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں بعض وہ تھے جنہوں نے اسے ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تجھے

لَا تُعِينُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

رسوا کرے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کے جملے نہ کہو، اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْحُصَيْنٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيْدِ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاكُنْتُ لِاُقِيْمَ حَدًّا عَلٰى اَحَدٍ فَيَمُوْتُ فَاَجِدَ فِيْ نَفْسِيْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْمَاتَ وَدَيْتُهٗ وَ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ

۱۶۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، انہوں نے عمیر بن سعید نخعی سے سنا، کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ حد میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مرجائے اور پھر مجھے اس کا رنج ہو، سوائے شرابی کے، کہ اگر یہ مرجائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

(۱۶۸۳) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ

۱۶۸۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید نے، ان سے یزید بن خصیفہ نے، ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھ، جوتے اور چادریں لے کر کھڑے ہوجاتے (اور اسے مارتے) آخر عمر رضی اللہ اپنے آخری دور خلافت میں شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے مارتے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کیا تو ۸۰ کوڑے مارے۔

باب ۹۵۳. مَايُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَاِنَّهٗ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ

۹۵۳۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا۔

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَاللّٰهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَااَكْثَرَ مَايُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ اِلَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

۱۶۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص، جس کا نام عبداللہ تھا اور "حمار" (گدھا) کے لقب سے پکارے جاتے تھے وہ آنحضورؐ کو ہنساتے تھے اور آنحضور ﷺ نے انہیں شراب پینے پر مارا تھا تو انہیں ایک دن لایا گیا اور آنحضور ﷺ نے ان کے لئے حکم دیا اور انہیں مارا گیا۔ حاضرین میں ایک صاحب نے کہا، اللہ اس پر لعنت کرے، کتنی مرتبہ کہا جاچکا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان پر لعنت نہ کرو، واللہ! میں نے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

(۱۶۸۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۱۶۸۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے

اَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانٍ فَاَمَرَ بِضَرْبِهٖ فَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِيَدِهٖ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِنَعْلِهٖ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَالَهٗ اَخْزَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ

انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص نشہ میں لایا گیا تو آنحضور ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا۔ ہم میں بعض نے انہیں ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو ایک شخص نے کہا، کیا ہو گیا اسے، اللہ اسے رسوا کرے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

باب ۹۵۴. اَلسَّارِقِ حِيْنَ يَسْرِقُ

۹۵۴۔ جب چور چوری کرتا ہے۔

(۱٦٨٦) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ[illegible]رِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

۱٦٨٦۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا۔ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

باب ۹۵۵. لَعْنِ السَّارِقِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ

۹۵۵۔ چور کا نام لئے بغیر اس پر لعنت بھیجنا۔

(۱٦٨٧) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ بَيْضُ الْحَدِيْدِ وَالْحَبْلُ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مِنْهَا مَا يَسْوٰى دَرَاهِمَ

۱٦٨٧۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے چور پر لعنت بھیجی کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔ اور ایک رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔ اعمش نے کہا کہ لوگ خیال کرتے تھے کہ انڈے سے مراد لوہے کا انڈا ہے اور رسی سے مراد ایسی رسی سمجھتے تھے جو کئی درہم کی ہو۔

باب ۹۵٦. اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَةٌ

۹۵٦۔ حدود کفارہ ہیں۔

(۱٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُوْنِىْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ

۱٦٨٨۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوادریس خولانی نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے یہاں ایک مجلس میں بیٹھے تھے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے عہد کرو، اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے اور آپ نے یہ آیت پوری پڑھی، پس تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے یہاں ہے اور جو شخص ان میں سے غلطی کر گذرا اور اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو

شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَه' وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَه'

شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گذرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کردی تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کردے گا اور اگر چاہے گا اس پر عذاب دے گا۔

باب ۹۵۷. ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى اِلَّا فِيْ حَدٍّ اَوْ حَقٍّ

۹۵۷۔ حد یا کسی حق کے سوا مسلمان کی پیٹھ محفوظ ہے۔

(۱۶۸۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اَيُّ شَيْءٍ تَعْلَمُوْنَه' اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا اَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ اَلَا اَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُوْنَه' اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا اَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ اَلَا اَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُوْنَه' اَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا اَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيْبُوْنَه' اَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ اَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔ ہاں تم لوگ کس چیز کو سب سے زیادہ باحرمت سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینہ کو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں، کس شہر کو تم سب سے زیادہ باحرمت سمجھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اپنے اس شہر کو۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، ہاں تم کس دن کو سب سے زیادہ باحرمت خیال کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی دن کو آنحضور ﷺ نے اب فرمایا کہ پھر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کو باحرمت قرار دیا ہے، سوا اس کے حق کے، جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینہ میں ہے۔ ہاں، کیا میں نے تمہیں پہنچادیا، تین مرتبہ آپ نے فرمایا اور ہر مرتبہ صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہاں، پہنچادیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ افسوس میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

باب ۹۵۸. اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ وَالْاِنْتِقَامُ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ

۹۵۸۔ حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کے لئے انتقام لینا۔

(۱۶۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَاْثَمْ فَاِذَا كَانَ الْاِثْمُ كَانَ اَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ يُؤْتٰى اِلَيْهِ قَطُّ حَتّٰى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ

۱۶۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند کیا، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ واللہ! آنحضور ﷺ نے کبھی اپنے ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو توڑا جاتا، تو آپ ﷺ اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

باب ۹۵۹. اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ

۹۵۹۔ حد قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہو یا کم مرتبہ۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ

۱۶۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ایک عورت کی (جس پر حد جاری ہونے والی تھی) سفارش کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اس لئے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں پر تو حد قائم کرتے تھے (جرم کی سزا دیتے تھے) اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر فاطمہ نے بھی یہ کام (چوری) کیا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

باب ۹۶۰. كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ اِذَا رُفِعَ اِلَى السُّلْطَانِ

۹۶۰۔ جب مقدمہ حاکم کے پاس ہو تو حد کے معاملہ میں سفارش کی کراہت۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا

۱۶۹۲۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لئے اہمیت اختیار کر گیا اور انہوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ سے اس معاملہ میں کون گفتگو کر سکتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا، جو آنحضور ﷺ کو بہت عزیز ہیں اور کوئی آپ سے سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے گفتگو کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اس لئے گمراہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی بامرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کمزور چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (ﷺ) اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

باب ۹۶۱. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقْطَعُ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ اِلَّا ذٰلِكَ

۹۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو اور کتنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہنچے سے ہاتھ کاٹا تھا۔ ایک عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اس کی یہی سزا ہے۔

(۱۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

۱۶۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹ لیا جائے۔ اس روایت کی متابعت

خَالِدٍ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عبدالرحمٰن بن خالد زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری کے واسطہ سے کی۔

(۱۶۹۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ

۱۶۹۴۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے روایت کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار پر کاٹ لیا جائے گا۔

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارًا

۱۶۹۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چوتھائی دینار پر ہاتھ کاٹا جائے۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَآئِشَةُ اَنَّ يَدَالسَّارِقِ لَمْ تَقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ جَحَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ

۱۶۹۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی چوری پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَهٗ

۱۶۹۷۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُالسَّارِقِ فِي اَدْنٰى مِنْ جَحَفَةٍ اَوْتُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا

۱۶۹۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، یہ دونوں ڈھال قیمت سے ملتی تھیں۔ اس کی روایت وکیع اور ابن ادریس نے ہشام کے واسطے سے کی، ان سے ان کے والد نے مرسلاً۔

(۱۶۹۹) حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُسَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ اَوْجَحَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ

۱۶۹۹۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہ ہشام بن عروہ نے انہیں اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، لکڑی کے چمڑے کی ڈھال ہو یا عام ڈھال، یہ دونوں

مِنْهُمَا ذَاثَمَنٍ

چیزیں قیمت والی تھیں۔

(۱۷۰۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۱۷۰۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۱۷۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۱۷۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۱۷۰۳) حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَسَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيْمَتُهٗ

۱۷۰۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال پر کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس روایت کی متابعت محمد بن اسحاق نے کی، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے (ثمنہ کے بجائے) "قیمتہ" کہا۔

(۱۷۰۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ

۱۷۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی ہے کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، ایک رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

باب ۹۶۲. تَوْبَةِ السَّارِقِ

۹۶۲۔ چور کی توبہ۔

(۱۷۰۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَاَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَاْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کا ہاتھ کٹوایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ عورت

حَاجَتَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا

بعد میں بھی آتی تھی اور میں اس کی ضرورتیں حضور اکرم ﷺ کے سامنے رکھتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور حسن توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

(۱۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَطَهُوْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَاقُطِعَ يَدُهٗ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَكُلُّ مَحْدُوْدٍ كَذٰلِكَ اِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ

۱۷۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوادریس نے، اور ان سے عبادہ بن الصامت ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کی جان نہیں لو گے، اپنے ہی ذہن سے ایجاد کر کے کسی پر تہمت نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، بس تم میں سے جو کوئی اسے پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی غلطی کر گذرے گا اور دنیا میں ہی اسے اس کی سزا مل جائے گی تو یہ اس کا کفارہ ہوگی اور اسے پاک کرنے والی ہوگی اور جس کی غلطی کو اللہ چھپا لے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ہاتھ کٹنے کے بعد اور چور نے توبہ کر لی تو اس کی شہادت قبول ہوگی۔ یہی حال ہر اس شخص کا ہے جس پر حد جاری کی گئی ہو کہ اگر وہ توبہ کر لے گا تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا ستائیسواں پارہ ختم ہوا۔

اٹھائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

کفار و مرتدوں میں سے جنگ کرنے والے

باب ۹۶۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْيُصَلَّبُوْا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْيُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ

۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔

(۱۷۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْقِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوْا فَبَعَثَ فِي اٰثَارِهِمْ. فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمِلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

۱۷۰۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ ابن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوقلابہ جرمی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا، لیکن مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پئیں۔ انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور صحت پائی، لیکن اس کے بعد مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہنکا لے گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے اور انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب ۹۶۴. لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ اَهْلِ الرِّدَّةِ حَتّٰى هَلَكُوْا

۹۶۴۔ نبی کریم ﷺ نے محارب مرتدوں کے زخموں پر داغ نہ لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْيَعْلٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّيْنَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

۱۷۰۸۔ ہم سے ابویعلیٰ محمد بن صلت نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے عرنیوں کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دیئے تھے، لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب ۹۶۵ . لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوا

۹۶۵۔ آنحضور ﷺ نے محارب مرتدوں کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَااَجِدُلَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوا بِاِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهَا فَشَرِبُوامِنَ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوا وَ قَتَلُوْا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي اٰثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ اُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوا حَتّٰى مَاتُوا قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

۱۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ''صفہ'' میں (جہاں مدینہ سے باہر کے غریب مہاجر ٹھہرتے تھے) ٹھہرے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے لئے دودھ دینے والے جانور کہیں سے مہیا کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ البتہ تم لوگ آنحضور ﷺ کے اونٹوں میں چلے جاؤ، چنانچہ وہ آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند موٹے تازے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا لے گئے۔ اتنے میں آنحضور ﷺ کے پاس فریادی پہنچا اور آنحضور ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ لیا گیا۔ پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے سلائیاں گرمائی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور (زخم سے خون روکنے کے لئے) انہیں داغا نہیں گیا۔ اس کے بعد وہ ''حرہ'' میں ڈال دیئے گئے، وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا اور اللہ کے رسول سے جنگ کی تھی۔ ❶

باب ۹۶۶ . سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ

۹۶۶۔ نبی کریم ﷺ نے محاربوں کی آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ اَوْقَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد نے بیان کیا کہ قبیلہ عرینہ کے چند افراد کو یقین یہی ہے کہ انہوں نے عکل، کہا تھا،

❶ یہ حدیث اس سے پہلے بھی مختلف مواقع پر گزر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔ دودھ کے ساتھ پیشاب بھی پینے کی اجازت اس لئے دی تھی کہ جس مرض میں وہ مبتلا تھے، اس کا اس زمانہ میں علاج وہی تھا۔ ان لوگوں نے بعد میں چوری کا بھی ارتکاب کیا، ارتداد اختیار کیا اور چرواہے کو نہ صرف قتل کیا بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے تھے۔ اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی، لیکن یہ مدینہ منورہ میں آنحضور ﷺ کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ بعد میں اس سے طریقہ سزا کی ممانعت کا حکم ہوا۔ قاتل جس طرح قتل کرے، بہر حال اسے صرف اس کے بدلہ میں قتل ہی کیا جائے گا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کا مثلہ نہیں کیا جائے گا۔

وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَ لَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتّٰى اِذَا بَرَأُوْا قَتَلُوا لرَّاعِىَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِى اِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِئَ بِهِمْ فَاَمَرَبِهِمْ فَقُطِعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ فَاُلْقُوْابِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ قَالَ اَبُوقِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مدینہ آئے اور آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دودھ دینے والی اونٹنیاں مہیا کیں اور ان سے فرمایا کہ جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے پیا اور جب صحت مند ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکا لے گئے۔ آنحضور ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی اور انہیں ''حرہ'' میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا اور ابوقلابہ نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ وہ یہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی تھی، قتل کا ارتکاب کیا تھا، ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مول لی تھی۔

باب ۹۶۷. فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَفِى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِى خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِى الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا قَالَ اِنِّى اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَاتَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاصَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ

۱۷۱۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عمر نے، انہیں خبیب بن عبدالرحمٰن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ کے نیچے جگہ دے گا، جبکہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو ونما پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو افراد جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور یہ اس نے اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِىٍّ وَّحَدَّثَنِى خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا اَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِىِّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِى مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

۱۷۱۲۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سعد ساعدی نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے مجھے ان دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔

باب ۹۶۸۔ اِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَزْنُونَ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَخْبَرَنَا اَنَسٌ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِىْ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَاِمَّا قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلْخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

۹۶۸۔ زنا کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے'' اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ فحش ہے اور اس کا راستہ برا ہے۔'' ہمیں داؤد بن شبیب نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے بیان نہ کرے گا، میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے یہ آنحضور ﷺ کو کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یا یوں فرمایا کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جانے لگی اور زنا پھیل جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک نگران مرد رہ جائے گا۔

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِى الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

۱۷۱۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں اسحاق بن یوسف نے خبر دی، انہیں فضیل بن غزوان نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بندہ جب زنا کرتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ بندہ جب چوری کرتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ چوری نہیں کرتا۔ شراب پیتا ہے تو مؤمن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور جب قتل کرتا ہے تو مؤمن نہیں رہتا۔ عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس طرح اور اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر الگ کر لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔

(۱۷۱۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ

۱۷۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا، چوری کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ چوری نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا ہوا ہے۔

(۱۷۱۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمَانُ عَنْ

۱۷۱۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور اور

اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْ مَیْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِکَ قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ وَّاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَه' قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُه' لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَکَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ وَّوَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَیْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ

سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے، ان سے ابومیسرہ نے اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ یہ کہ اللہ کا تم کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے کے پیش نظر مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگا، میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، یحییٰ نے بیان کیا کہ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اسی حدیث کی طرح۔ عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عبدالرحمٰن سے کیا اورانہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان کے واسطہ سے بیان کی، ان سے اعمش، منصور، اور واصل نے، ان سے ابووائل نے اوران سے میسرہ نے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ چھوڑو چھوڑو۔ (اس سند کو جس میں ابومیسرہ کا ذکر نہیں ہے)۔

باب ۹۶۹. رَجْمِ الْمُحْصِنِ. وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنٰی بِاُخْتِهٖ حَدُّه' حَدُّالزَّانِیْ

۹۶۹۔ شادی شدہ کا رجم۔ حسن نے فرمایا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی۔

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ رَجَمَ الْمَرْاَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۱۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ جب آپ نے جمعہ کے دن عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کا رجم رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کیا ہے۔

(۱۷۱۷) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی، هَلْ رَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ اَمْ بَعْدُ؟ قَالَ لَااَدْرِیْ

۱۷۱۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَه' اَنَّه' قَدْزَنٰی فَشَهِدَ عَلٰی

۱۷۱۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے زنا کی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے زنا

نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ اَحْصَنَ

کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا، وہ شادی شدہ تھے۔

باب ۹۷۰. لَايُرْجَمُ الْمَجْنُوْنُ وَالْمَجْنُوْنَةُ وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

۹۷۰۔ پاگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے نہیں کہ پاگل مرفوع القلم ہے۔ یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔ بچہ مرفوع القلم ہے، یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ سونے والا مرفوع القلم ہے، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى رَدَّدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کر لی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی۔ جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ رجم کرنے والوں میں، میں بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عیدگاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

باب ۹۷۱. لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَلَكَ يَاعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ زَادَلَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے آپس میں اختلاف کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عبد بن زمعہ! لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو۔ قتیبہ نے لیث کے واسطہ سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصہ میں پتھر ہیں۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔

باب ۹۷۲. الرَّجْمُ فِي الْبَلَاطِ

۹۷۲۔ بلاط میں رجم۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا جَمِيْعًا. فَقَالَ لَهُمْ مَاتَجِدُوْنَ فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوْا اِنَّ اَحْبَارَنَا اَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ :اُدْعُهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِالتَّوْرٰةِ فَاُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَاُمَاقَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهٗ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهٖ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَالْبَلَاطِ فَرَاَيْتُ الْيَهُوْدِيَّ اَجْنَاَ عَلَيْهَا

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کی تھی، آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا، تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے (اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا ایجاد کی ہے اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے) یہودیوں کے علماء میں شمار ہوتے تھے) کہا یارسول اللہ! ، ان سے تورات منگوایئے، جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ) کے پاس رجم کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے)۔

باب ۹۷۳. الرَّجْمُ بِالْمُصَلّٰى

۹۷۳۔ عیدگاہ میں رجم۔

(۱۷۲۳) حَدَّثَنِي مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَاقَالَ، آحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّفَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّصَلّٰى عَلَيْهِ : لَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا، لیکن آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر آنحضور ﷺ نے پوچھا، کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے انہیں عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے، لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا۔ یہاں تک وہ مر گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا

الزُّهْرِيِّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

اوران کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریج نے زہری کے واسطہ سے ان کی نماز جنازہ پڑھے جانے کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۹۷۴. مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا دُوْنَ الْحَدِّ فَاَخْبَرَ الْاِمَامَ فَلَا عُقُوْبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ اِذَا جَآءَ مُسْتَفْتِيًا : قَالَ عَطَآءٌ. لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِیْ جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا، جس پر حد نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کرلیا ہے اور فتویٰ پوچھنے آیا ہے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں نبی کریم ﷺ نے سزا نہیں دی تھی۔ ابن جریج نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے ان صاحب کو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ جنہوں نے رمضان میں بیوی سے ہم بستری کرلی تھی۔ اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی تھی اور اس باب میں ابوعثمان کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ہے بحوالہ نبی کریم ﷺ۔

(۱۷۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَّقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ : فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِحْتَرَقْتُ: قَالَ، مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَاَتِیْ فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهٗ تَصَدَّقْ، قَالَ: مَاعِنْدِیْ شَيْءٌ فَجَلَسَ وَاَتَاهُ اِنْسَانٌ يَسُوْقُ حِمَارًا وَمَعَهٗ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَااَدْرِیْ مَاهُوَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ هَا اَنَاذَا قَالَ : خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنِّي؟ مَالِاَهْلِیْ طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوْهُ قَالَ اَبُوْعَبْدُاللّٰهِ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَبْيَنُ. قَوْلُهٗ اَطْعِمْ اَهْلَكَ

۱۷۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرلی اور پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا۔ دو مہینے روزے رکھنے کی تم میں طاقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، آنحضور ﷺ نے اس پر کہا کہ ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ، اور لیث نے بیان کیا، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبدالرحمٰن بن القاسم نے، ان سے محمد بن جعفر بن زبیر نے، ان سے عباد بن عبداللہ ابن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کی کہ میں تو آگ کا مستحق ہوگیا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہا کہ میں اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر بیٹھا۔ آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ میری پاس کچھ بھی نہیں، پھر وہ بیٹھ گئے، اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے، جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے۔ آنحضور ﷺ کے پاس لایا جارہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب کہاں ہیں؟ ان صاحب نے عرض کی کہ حاضر ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کردو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھالو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اہلک کے الفاظ ہیں۔

باب ۹۷۵. اِذَا اَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ

۹۷۵۔ جب کوئی شخص حد کا اقرار غیر واضح طور پر کرے تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمِ الْكُلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوْقَالَ حَدَّكَ

۱۷۲۵۔ مجھ سے عبدالقدوس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے۔ آپ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہوگیا اور ان صاحب نے بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آنحضور ﷺ نماز پڑھ چکے تو پھر آنحضور ﷺ کے پاس آ کر کھڑے ہوگئے اور کہا، یارسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے، آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری کیجئے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کردیا یا فرمایا کہ تیری حد (معاف کردی)۔

باب ۹۷۶. هَلْ يَقُوْلُ الْاِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ اَوْغَمَزْتَ

۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تو نے چھوا ہو یا اشارہ کیا ہو۔

(۱۷۲۶) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ اَوْنَظَرْتَ؟ قَالَ لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَنِكْتَهَا لَايَكْنِيْ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ

۱۷۲۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے یعلی بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ماعز بن مالک نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ غالباً آپ نے بوسہ لیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا دیکھا ہوگا، کہا کہ نہیں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا۔ کیا آپ نے ہمبستری ہی کرلی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے انہیں رجم کا حکم دیا۔

باب ۹۷۷. سُؤَالِ الْاِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ اَحْصَنْتَ

۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟

(۱۷۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

۱۷۲۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى : رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ يُرِيْدُ نَفْسَه، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحّٰي لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَه، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَجَآءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : اذْهَبُوْا فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَه، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے، آنحضور ﷺ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آواز دی، یارسول اللہ ! میں نے زنا کی ہے۔ خود اپنے متعلق وہ کہہ رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیرلیا، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہوگئے جدھر آپ ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور عرض کی، یارسول اللہ ! میں نے زنا کی، آنحضور ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرلیا اور وہ بھی دوبارہ اسی طرح آگئے جدھر آنحضور ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گواہی دے لی تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے پوچھا تم نے شادی کرلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ ! ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کردو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے، انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رجم کیا تھا، ہم نے اسے عیدگاہ پر رجم کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں "حرہ" میں جالیا اور انہیں رجم کردیا۔

باب ۹۷۸۔ الاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا.

۹۷۸۔ زنا کا اعتراف۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ اَنَّه، سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه، وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ قَالَ قُلْ، قَالَ : اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ

۱۷۲۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے اسے زہری سے (سن کر) یاد کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کردیں، اس پر پاس کا مقابل بھی کھڑا ہوگیا اور پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدوری پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کرلی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو بکری اور ایک خادم دیا، پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے

الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ

لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ (زنا کا) اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دو، چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اور انہوں نے رجم کر دیا۔ (علی نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان سے پوچھا، اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ : لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ : أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ. أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہمیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریضہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں، جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا کوئی اعتراف کر لے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

باب ۹۷۹. رَجْمِ الْحُبْلٰى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۹۷۹۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاملہ ہونے پر رجم کرنا۔

(۱۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذَا رَجَعَ إِلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ : لَوْ رَأَيْتَ

۱۷۳۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے، ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر

رَجُلًا اَتٰی اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْیَوْمَ فَقَالَ : یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ لَکَ فِیْ فُلَانٍ یَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَایَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَاکَانَتْ بَیْعَةُ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ : فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ : اِنِّیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِیَّةَ فِی النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّغْصَبُوْهُمْ اُمُوْرَهُمْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ : یَااَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ لَاتَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَ هُمْ فَاِنَّهُمْ هُمُ الَّذِیْ یَغْلِبُوْنَ عَلٰی قُرْبِکَ حِیْنَ تَقُوْمُ فِی النَّاسِ. وَاَنَا اَخْشٰی اَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلَ مَقَالَةً یُطَیِّرُهَا عَنْکَ کُلُّ مُطَیِّرٍ وَاَنْ لَایَعُوْهَا وَاَنْ لَّاتَضَعُوْهَا عَلٰی مَوَاضِعِهَا. فَاَمْهِلْ حَتّٰی تَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُالْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلُ مَاقُلْتَ مُتَمَکِّنًا فَیَعِیْ اَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَکَ وَیَضَعُوْنَهَا عَلٰی مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَقُوْمَنَّ بِذٰلِکَ اَوَّلَ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فِیْ عَقِبِ ذِی الْحِجَّةِ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی اَجِدَ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ جَالِسًا اِلٰی رُکْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهٗ تَمَسُّ رُکْبَتِیْ رُکْبَتَهٗ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَاَیْتُهٗ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِابْنِ عمرو بْنِ نُفَیْلٍ : لَیَقُوْلَنَّ الْعَشِیَّةَ مَقَالَةً لَمْ یَقُلْهَا مُنْذُاسْتُخْلِفَ فَاَنْکَرَ عَلَیَّ وَقَالَ : مَاعَسَیْتَ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَمْ یَقُلْ قَبْلَهٗ . فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَی الْمِنْبَرِ. فَلَمَّا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ قَائِلٌ لَکُمْ مُقَالَةً قَدْ قُدِّرَلِیْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَااَدْرِیْ لَعَلَّهَا بَیْنَ یَدَیْ اَجَلِیْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْیُحَدِّثْ بِهَا حَیْثُ اَنْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ. وَمَنْ خَشِیَ اَنْ لَّایَعْقِلَهَا

آئے اور فرمایا، کاش تم اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المومنین کے پاس آیا تھا اس نے کہا کہ اے امیر المومنین، کیا آپ فلاں صاحب سے باز پرس کریں گے، جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب سے بیعت کروں گا، کیونکہ واللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہوگئی تھی اور پھر وہ مکمل ہوگئی تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا۔ میں انشاء اللہ رات کے وقت لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں خوف خدا دلاؤں گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بلا استحقاق مسلمانوں کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی، یاامیر المؤمنین، ایسا نہ کیجئے، حج کے موسم میں کم سمجھی اور برے بھلے ہر ہی طرح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور (چونکہ ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے) جب آپ خطاب کے لئے کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب یہی لوگ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے، لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکیں گے اور اسے غلط معانی پہنانے لگیں گے۔ اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا انتظار کر لیجئے کیونکہ وہ دارالہجرت ہے، وہاں آپ کو خالص دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور معزز لوگ ملیں گے۔ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم حضرات آپ کی باتوں کو محفوظ رکھیں گے اور اسے غلط معنی نہیں پہنائیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں، واللہ میں مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے، جمعہ کے دن کے سورج ڈھلتے ہی ہم نے (مسجد نبوی) پہنچنے میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رکن ممبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میرا ٹخنہ ان کے ٹخنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں عمر رضی اللہ عنہ بھی باہر چلے، جب میں نے انہیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا،

فَلَاأُحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ : اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا : رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَانَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ فَيَضِلُّوْ بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِالْاِعْتِرَافُ. ثُمَّ اِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ : اَنْ لَاتَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ اَوْاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِكُمْ اَلَاثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُطْرُوْنِيْ كَمَا اُطْرِيَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. ثُمَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ لَوْمَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَايَغْتَرَنَّ امْرُؤٌ اَنْ يَقُوْلَ اِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِيْ بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ اَلَا وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا. وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْاَعْنَاقُ اِلَيْهِ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ. مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَاالَّذِيْ بَايَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ يُّقْتَلَا وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ الْاَنْصَارَ خَالَفُوْنَا وَاجْتَمَعُوْا بِاَسْرِهِمْ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ. وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَّعَهُمَا. وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَابَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا هٰؤُلَآءِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيْدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالٰى عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْنَا

امابعد آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو میرے لئے مقدر کردی گئی ہے کہ میں کہوں، مجھے نہیں معلوم، ممکن ہے میری موت اس کے بعد ہی ہو جائے۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے، اسے چاہئے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے، جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ نازل ہوا ہے منجملہ ان کے آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور محفوظ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا تھا پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ وقت یوں ہی آگے بڑھتا رہا تو کہیں کوئی یہ دعویٰ نہ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ فریضہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم کتاب اللہ میں اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کی ہو، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اعتراف کرلے۔ پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباء واجداد اور آباء کے سوا دوسروں کی طرف (غلط طریقہ سے) اپنے آپ کو منسوب نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارا کفر وانکار ہے کہ تم اپنے آباء کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو اور بلاشبہ یہ کفر وانکار ہے کہ تم اپنے آباء واجداد کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ میری تعریف مبالغہ آمیزی کے ساتھ نہ کرنا، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریفیں کی گئیں (اور خدا کا بیٹا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لئے صرف یہ کہو کہ) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول! اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں سے بیعت کروں گا، کوئی شخص یہ کہہ کر مغالطہ نہ ڈالے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر پوری ہو گئی، آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بالکل صحیح تھی، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی عظمت وفضیلت رکھتا ہو، کوئی شخص اگر مسلمانوں کے مشورہ کے بغ[یر کسی] شخص سے خلافت کی بیعت کرتا ہے تو نہ اسے بیعت کرنی چا[ہئے] اور

نُرِيْدُ اِخْوَانَنَا هٰؤُلَآءِ مِنَ الْاَنْصَارِ. فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَقْرَبُوْهُمْ اِقْضُوْا اَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا هُمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمِّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَالَهٗ قَالُوْا يُوْعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيْلًا تَشَهَّدَ خَطِيْبُهُمْ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ اَنْصَارُاللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ وَاَنْتُمْ مَعْشَرَالْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ وَقَدْدَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَاِذَاهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا وَاَنْ يَحْضُنُوْنَا مِنَ الْاَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ عَزَوَّرْتُ مَقَالَةً اَعْجَبَتْنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ. وَكُنْتُ اُدَارِيْ مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُغْضِبَهٗ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ هُوَ اَحْلَمَ مِنِّيْ وَاَوْقَرَ، وَاللّٰهِ مَاتَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ اَعْجَبَتْنِيْ فِيْ تَزْوِيْرِيْ اِلَّا قَالَ فِيْ بَدِيْهَتِهٖ مِثْلَهَا اَوْاَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰى سَكَتَ فَقَالَ مَاذَكَرْتُمْ فِيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتُمْ لَهٗ اَهْلٌ. وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَّدَارًا وَّقَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ اَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوْا اَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَبِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا. فَلَمْ اَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ اَنْ اُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِيْ، لَا يُقَرِّبُنِيْ ذٰلِكَ مِنْ اِثْمٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَاَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ اِلَيَّ نَفْسِيْ عِنْدَالْمَوْتِ شَيْئًا لَّااَجِدُهُ الْاٰنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ، فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَدَكَ يَااَبَابَكْرٍ فَبَسَطَ

اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہئے جس سے وہ بیعت کرنے کے لئے بڑھا ہے، کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے۔ بلاشبہ جس وقت حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح علیؓ اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی مہاجرین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے ابوبکر ہمیں اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلئے، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا۔ حضرات مہاجرین۔ آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے، کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں، بلکہ خود اپنا فیصلہ کر لیں، لیکن میں نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچے، مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ بخار آ رہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا۔ اما بعد! ہم اللہ کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اے گروہ مہاجرین، کم تعداد میں ہو، جو عصبیت کی وجہ سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جڑ سے اکھاڑ دیں اور خلافت وحکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔ جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس میں سے نکال دی تھیں، جب میں نے کہنا چاہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ

يَدَه' فَبَايَعْتُه' وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْاَنْصَارُ. وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَاوَجَدْنَا فِيْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرٍ اَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ اَبِىْ بَكْرٍ خَشِيْنَا اَنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ اَنْ يُّبَايِعُوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا : فَاِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَالَانَرْضٰى وَاِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادٌ. فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَاالَّذِىْ بَايَعَه' تَغِرَّةً اَنْ يُّقْتَلَا.

عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور پروقار تھے، واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں اپنے ذہن میں ترتیب دے کر بہت خوش تھا۔ انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ ڈالیں اور پھر خاموش ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت و بھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ لوگ اس کے اہل ہیں، لیکن خلافت و امارت اس قبیلہ قریش کے سوا کسی بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں۔ آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کر لیں اور انہوں نے میرا اور عبیداہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی بات مجھے ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن ماردی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدایا ممکن ہے موت کے وقت میرے نفس کو وہ چیز اچھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت جڑ اور بنیاد کی ہے، ہمارے بغیر گاڑی چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور و غل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابوبکر آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کر لی، پھر انصار نے بھی بیعت کر لی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کر دیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل درپیش تھے (آنحضور ﷺ کو دفن کرنا بھی جن میں شامل تھا) ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ آنحضور ﷺ کے دفن کی تیاری آپ ﷺ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) ہمیں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی میں سے

کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔اب یا تو ہمیں اپنی مرضی کے خلاف اسی سے بیعت کرنی پڑے گی یا پھر مخالفت کرتے ہوئے اور فساد برپا ہوتا۔پس جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کے ہاتھ پر (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) بیعت کرے تو اس کی اتباع نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی اتباع کی جائے گی، جس سے اس نے بیعت کی ہوگی۔اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل کردیئے جائیں۔

باب ۹۸۰. اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلزَّانِيْ لَايَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَايَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَاْفَةٌ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ.

۹۸۰۔غیر شادہ شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور شہر بدر کردیا جائے گا۔زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد پس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنے پائے، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور چاہئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا بجز زنا کار عورت یا مشرکہ عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا، بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان پر یہ حرام کردیا گیا ہے۔ابن عیینہ نے کہا کہ رأفۃ سے مراد حدود قائم کرنے میں رحم ہے۔

(۱۷۳۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُفِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ. وَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَرَّبَ. ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةُ

۱۷۳۱۔ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے زید بن خالد الجہنی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ ان لوگوں کے بارے میں، حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کی ہو کہ سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لئے شہر بدر کردیا جائے۔ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کیا تھا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ

۱۷۳۲۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں، جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

باب ۹۸۱. نَفْيِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْمُخَنَّثِيْنَ

۹۸۱۔گناہ کرنے والوں اور مخنثوں کا شہر بدر کرنا۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۱۷۳۳۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام

حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ : اَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَاَخْرَجَ فُلَانًا وَّاَخْرَجَ فُلَا نًا

نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انٗ سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پرلعنت کی ہے جومخنث بنتے ہیں اوران عورتوں پرلعنت کی ہے جومردوں کے طریقے اختیار کرتی ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دواور آنحضور ﷺ نے فلاں کوگھر سے نکالا تھااور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کونکالا تھا۔

باب ۹۸۲. مَنْ اَمَرَ غَيْرَالْاِمَامِ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

۹۸۲۔جس نے امام کے سوا کسی اورکو حد قائم کرنے کاحکم دیا جبکہ امام وہاں موجودنہ ہو۔

(۱۷۳۴) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه‘ فَقَالَ صَدَقَ اَقْضِ لَه‘ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِىْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا اَنَّ مَاعَلٰى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ، فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَا الْغَنَمُ وَالْوَلِيْدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَااُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

۱۷۳۴۔ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انٗ سے عبداللہ نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیں۔اس پرفریق مخالف نے کھڑے ہوکر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا، یارسول اللہ! ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیں۔ میرالڑکا ان کے یہاں اجیر تھااور پھراس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کرلی۔لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کورجم کیا جائے گا۔چنانچہ میں نے سوبکریوں اور کنیز کا فدیہ دیا۔پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر سوکوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی لازمی ہے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔بکریاں اور ایک کنیز تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے لڑکے کوسوکوڑے اورایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی اورانیس صبح اس عورت کے پاس جاؤ (اوراگر وہ اعتراف کرے تو) اسے رجم کردو۔چنانچہ انہوں نے اسے رجم کیا۔

باب ۹۸۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ فَاِذَا اُحْصِنَّ

۹۸۳۔اللہ تعالیٰ کاارشاد اور تم میں سے جوکوئی مقدرت نے رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان کنیزوں سے جوتمہاری ملک شرعی میں ہوں، نکاح کرے، اوراللہ تمہارے ایمان کی حالت سے خوب واقف ہے، تم سب آپس میں ایک ہو، سوان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلیا کرواوران کی مہرانہیں دے دیا کرو مقررکے موافق اس طرح کہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں، نہ کہ مستی نکالنے والیاں ہوں اورنہ چوری چھپے آشنائی کرنے

فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَاعَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

والیاں، پھر جب وہ کنیزیں قید نکاح میں آجائیں اور پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان کے لئے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لئے، یہ اس کے لئے جو تم میں سے بدکاری کا اندیشہ رکھتا ہو اور اگر ضبط سے کام لو تو تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے۔

باب ۹۸۴. اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ

۹۸۴۔ جب کوئی کنیز زنا کرلے۔

(۱۷۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ: اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اَدْرِىْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ.

۱۷۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کنیز کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرلی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو اور اسے بیچ ڈالو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ یقین نہیں کہ تیسری مرتبہ (کوڑے لگانے کے حکم) کے بعد یہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

باب ۹۸۵. لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفٰى

۹۸۵۔ کنیز اگر زنا کرے تو اسے لعنت ملامت نہ کی جائے۔

(۱۷۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّب، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ تَابَعَهُ اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مقبری نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہئے، پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہئے کہ کوڑے مارے، لیکن ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک رسی ہی قیمت پر ہو۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید کے واسطہ سے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۹۸۶. اَحْكَامِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِحْصَانِهِمْ اِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا اِلَى الْاِمَامِ

۹۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد انہوں نے زنا کی اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام۔

(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ

۱۷۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہ

اَوْفٰی عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ : رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَقَبْلَ النُّورِ اَمْ بَعْدَہ'؟ قَالَ لَا اَدْرِیْ تَابَعَہ' عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ وَالْمُحَارِبِیُّ وَعُبَیْدَۃُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ وَقَالَ بَعْضُھُمْ الْمَائِدَۃُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ

میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کیا تھا۔ میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، اس روایت کی متابعت علی بن مسہر خالد بن عبداللہ المحاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی کے واسطہ سے کی اور بعض نے (سورۂ نور کے بجائے) سورۃ المائدہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن پہلی روایت صحیح ہے۔

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہ' قَالَ : اِنَّ الْیَھُوْدَ جَآءُ وا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَہ' اَنَّ رَجُلًا مِّنْھُمْ وَامْرَاَۃً زَنَیَا، فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَاتَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاۃِ فِی شَانِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا نَفْضَحُھُمْ وَیُجْلَدُوْنَ، قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ: کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْھَا الرَّجْمَ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاۃِ فَنَشَرُوْھَا فَوَضَعَ اَحَدُھُمْ یَدَہ' عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَاقَبْلَھَا وَمَا بَعْدَھَا فَقَالَ لَہ' عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ یَدَہ'، فَاِذَا فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ، قَالُوا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَحْنِیْ عَلَی الْمَرْاَۃِ یَقِیْھَا الْحِجَارَۃَ

۱۷۳۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لی تھی۔ آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ توارت میں رجم کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو، اس پر رجم کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے اور کھولا، لیکن ان میں کے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود موجود تھی۔ پھر انہوں نے کہا، اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے حکم دی اور دونوں رجم کئے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت پر جھکا جا رہا تھا، اسے پتھروں سے بچانے کی کوشش میں۔

باب ۹۸۷. اِذَا رَمٰی اِمْرَاَتَہ' اَوِامْرَاَۃَ غَیْرِہٖ بِالزِّنَا عِنْدَالْحَاکِمِ وَالنَّاسِ ھَلْ عَلَی الْحَاکِمِ اَنْ یَّبْعَثَ اِلَیْھَا فَیَسْأَلَھَا عَمَّا رُمِیَتْ بِہٖ

۹۸۷۔ جب کسی نے اپنی بیوی یا کسی اور کی بیوی پر حاکم اور لوگوں کی موجودگی میں زنا کی تہمت لگائی تو کیا حاکم کے لئے ضروری ہے کہ عورت کے پاس کسی کو بھیجے اور اس سے اس تہمت کے بارے میں پوچھے جو اس پر لگائی گئی ہے۔

(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّھُمَا اَخْبَرَاہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اِقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ وَھُوَ اَفْقَھُھُمَا اَجَلْ

۱۷۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو افراد اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے گفتگو کی اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاذَنْ لِي اَنْ اَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ : اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيْفُ الْاَجِيْرُ فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّي، ثُمَّ اِنِّي سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ مَاعَلٰى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ : وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ. وَجَلَدَابْنَه' مِائَةً وَّغَرَّبَه' عَامًا. وَاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاتِيَ امْرَأَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

صاحب کے یہاں "عسیف" تھا۔ مالک نے بیان کیا کہ عسیف اجیر کو کہتے ہیں اور اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لی۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک کنیز دے دی۔ پھر جب میں نے اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ رجم تو صرف اس کی عورت کو کیا جائے گا (کیونکہ وہی شادی شدہ تھی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا، تمہاری بکریاں اور کنیز تمہیں واپس ہیں، پھر ان کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال شہر بدر کیا اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائیں، وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دیں۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔

بَابٌ ۹۸۸. مَنْ اَدَّبَ اَهْلَه' اَوْغَيْرَه' دُوْنَ اِذْنِ السُّلْطَانِ. وَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَاَرَادَاَحَدٌ اَنْ يَّمُرَّبَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ' وَفَعَلَه' اَبُوْسَعِيْدٍ

۹۸۸۔ سلطان کی اجازت کی بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں یا کسی اور کو ادب دے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہئے اور اگر وہ نہ مانے تو زبردستی روکنا چاہئے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَآءَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَه' عَلٰى فَخِذِيْ فَقَالَ : حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يُمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ

۱۷۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن القاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے آنحضور ﷺ اور سب لوگوں کو رکنا پڑا ہے جب کہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں مارنے لگے۔ اس وقت میں نے اپنے جسم میں کسی قسم کی حرکت اس خیال سے نہیں ہونے دی کہ آنحضور ﷺ آرام فرمارہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَه' عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيْدَةً. وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي

۱۷۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور زور سے میرے ایک

قِلَادَةٍ. فَبِيَ الْمَوْتُ لِمَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِيْ نَحْوَه'

کچو کا لگایا اور کہا تو نے ایک ہار کے لئے لوگوں کو روک رکھا ہے۔ لیکن میں مردے کی طرح بے حس وحرکت رہی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ (میری ران پر سر رکھے) آرام فرمارہے تھے، حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔ سابق حدیث کی طرح۔

باب ۹۸۹. مَنْ رَّاٰى مَعَ اِمْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَه'

۹۸۹۔ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔

(۱۷۴۲) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعُوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. لَوْرَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِىْ لَضَرَبْتُه' بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّىْ

۱۷۴۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ کے کاتب وراد نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار ڈالوں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد پر حیرت ہے۔ میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرتمند ہے۔

باب ۹۹۰. مَاجَآءَ فِى التَّعْرِيْضِ

۹۹۰۔ تعریض کے متعلق روایات۔

(۱۷۴۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَه' اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِىْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ. فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ مَااَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ اُرَاهُ عِرْقٌ نَّزَعَه' قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَه' عِرْقٌ

۱۷۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! میری بیوی نے لڑکا جنا ہے؟ آنحضور ﷺ نے پوچھا، تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا، ان میں کوئی بھوری رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا، پھر یہ کہاں سے آ گیا؟ انہوں نے کہا، میرا خیال ہے اس کی کوئی اصل ہے، جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا ہو۔ آنحضور ﷺ نے کہا کہ پھر تیرا یہ لڑکا بھی کسی اصل ہی کی وجہ سے ایسا پیدا ہوا ہے۔

باب ۹۹۱. كَمِ التَّعْزِيْرُ وَالْاَدَبُ.

۹۹۱۔ تعزیر اور ادب کتنا ہے؟

(۱۷۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۷۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے بکیر بن عبداللہ نے، ان سے سلیمان بن یسار نے، ان سے عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم) کو نہ مارے جائیں۔

(۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعُقُوْبَةَ فَوقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے ان صحابی کے حوالہ سے حدیث بیان کی، جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔

(۱۷۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَه' قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْجَآءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَه' اَنَّه' سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتَجْلِدُوْ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۷۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمٰن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی، پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور انہوں نے ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ سزا نہ دو۔

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَه' رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مِثْلِي؟ اِنِّي اَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْتَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ. كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِيْنَ اَبَوْا تَابَعَه' شُعَيْبٌ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال (مسلسل افطار کے بغیر کئی دن کے روزے رکھنے) سے منع فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، لیکن وصال کرنے سے صحابہؓ نہیں رکے تو آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن وصال کیا۔ پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر (عید کا) چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہاً فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی، تابعت شعیب، یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری کے واسطہ سے کی اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۷۴۸) حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ کَانُوا یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْهُ فِیْ مَکَانِهِمْ حَتّٰی یُؤْوُوْهُ اِلٰی رِحَالِهِمْ

۱۷۴۸۔ مجھ سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کو غلہ اندازے سے اس طرح خریدنے پر (سزا کے طور پر) مارا جاتا تھا کہ وہ مال کو اپنے ٹھکانے پر لائے بغیر وہیں بیچ دیتے تھے۔

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ مَاانْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِیْ شَیْءٍ یُؤْتٰی اِلَیْهِ حَتّٰی تُنْتَهَکَ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰهِ

۱۷۴۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ کی قائم کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ ﷺ پھر انتقام لیتے تھے۔

باب ۹۹۲. مَنْ اَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ

۹۹۲۔ جس نے بغیر گواہی کے کسی بے حیائی کے کام، اس میں آلودگی اور تہمت کا اظہار کیا۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّهْرِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : قَالَ شَهِدْتُ : الْمُتَلَاعِنَیْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ. فَرَّقَ بَیْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا کَذَبْتُ عَلَیْهَا اِنْ اَمْسَکْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَاکَ مِنَ الزُّهْرِیِّ اِنْ جَآءَتْ بِهٖ کَذَا وَکَذَا فَهُوَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ کَذَا وَ کَذَا کَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یَقُوْلُ جَآءَتْ بِهٖ لِلَّذِیْ یُکْرَهُ

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دولعان کرنے والے میاں بیوی کو دیکھا تھا، اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آنحضور ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی تھی۔ شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ ''اگر اس عورت کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے۔'' اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کے ہم شکل بچہ جنا جو ناپسندیدہ تھا۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَکَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِیَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکُنْتُ رَاجِمًا اِمْرَاَةً عَنْ غَیْرِ بَیِّنَةٍ؟ قَالَ لَاتِلْکَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ

۱۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو (فسق و فجور) اعلانیہ کرتی تھی۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْا اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَالَ عَاصِمٌ مَاابْتَلَيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ. وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرًا اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ؟ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَزَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا. فَلَا عَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ بِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَجْلِسٍ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْرَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ لَاتِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْٓءَ

۱۷۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی، پھر وہ واپس آئے، اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر ان صاحب کو لے کر نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تشریف لائے اور آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت، سیدھے بالوں والے تھے، اور جس شخص کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کی ساتھ انہوں نے دیکھا، وہ گندم گوں، بھری پنڈلی والے اور بھرے گوشت والے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ، اس معاملہ کو کھول دے۔ چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بلا گواہی کے رجم کر سکتا تو اسے رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام کے بعد بری باتیں اعلانیہ کرتی تھی۔

باب ۹۹۳. رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْالَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

۹۹۳۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو انہیں اسی درے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ تو فاسق ہیں، ہاں البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں، سو اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں، ان بیویوں کے جو پاکدامن ہیں، بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، ان پر لعنت ہے، دنیا اور آخرت میں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ

۱۷۵۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سات مہلک چیزوں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔

باب ۹۹۴. قَذْفِ الْعَبِيدِ

۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانا۔

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَه' وَهُوَ بَرِیءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُونَ كَمَا قَالَ

۱۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے، ان سے ابن ابی نعم نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے، سوائے اس کے کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو۔

باب ۹۹۵. هَلْ يَاْمُرُالْاِمَامُ رَجُلاً فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَه' عُمَرُ

۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو اپنی عدم موجودگی میں حد جاری کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه' وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاذَنْ لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي اَهْلِ هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ وَّاِنِّي سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُونِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ وَاَنَّ عَلٰى اِمْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَااُنَيْسُ اغْدُ عَلٰى اِمْرَاَةِ هٰذَا فَسَلْهَا

۱۷۵۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا۔ یہ زیادہ سمجھدار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یارسول اللہ ﷺ مجھے (گفتگو کی) اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ کہیئے انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا، پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلی۔ میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ملنی چاہئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے

فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

اور ایک سال جلاوطنی کی سزادی جائے گی اور اے انیس اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کرنا، اس نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ

خون بہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۹۹۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ

۹۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے۔"

(۱۷۵۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ اَىٌّ. قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ الْاٰيَةَ

۱۷۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا، یارسول اللہ! اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خطرہ کے پیش نظر مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا، پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا، پھر اس کے بعد کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا آخر آیت تک۔"

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

۱۷۵۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مؤمن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔

(۱۷۵۸) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَامَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ

۱۷۵۸۔ مجھ سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان پیچیدہ امور میں سے جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال دے بلاحق کے حرام خون بہانا ہے۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَآءِ

۱۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلے (قیامت کے دن) لوگوں کے دن لوگوں کے درمیان (معاملات کا) فیصلہ خون کا کیا جائے گا۔

(۱۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِوالْكِنْدِيَّ حَلِيْفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَقِيْتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِيْ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَبِشَجَرَةٍ وَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَأَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتُلْهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ طَرَحَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَاقَطَعَهَا اَقْتُلُهٗ؟ قَالَ لَاتَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِي عُمْرَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ اِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُخْفِي اِيْمَانَهٗ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَظْهَرَ اِيْمَانَهٗ فَقَتَلْتَهٗ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ اَنْتَ تُخْفِي اِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ

۱۷۶۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے بنی زہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ بدر کی لڑائی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ آپ نے پوچھا یارسول اللہ! اگر جنگ کے دوران میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگیں پھر وہ میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے اور اس کے بعد کسی درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا میں اسے اس کے اس اقرار کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب اسے قتل نہ کرنا۔ اس نے عرض کی، یارسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا ہے اور یہ اقرار اس وقت ہی کیا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں اسے قتل ہی کر دوں گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے مرتبہ میں ہوگا جو تمہارا قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مرتبہ میں ہو گے جو اس کا اس کے کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا جو اس نے اب کیا ہے اور حبیب بن ابی عمرہ نے بیان کیا، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے، پھر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کیا اور تم نے اسے قتل کر دیا تو ایسے ہی مکہ میں تم اس سے پہلے اپنا ایمان چھپاتے تھے۔

باب ۹۹۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِحَقٍّ فَكَاَنَّمَا اَحْيَى النَّاسَ مِنْهُ جَمِيْعًا

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من احیاھا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق کسی کی بھی جان لینے کو حرام کیا اس نے اس حکم کی وجہ سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ

۱۷۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ ابن مرہ نے، ان سے

عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا

مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے۔

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں واقد بن عبداللہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَاتَرْجِعُوا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے سنا، ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا، لوگوں کو خاموش کر دو (پھر فرمایا) تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔ اس کی روایت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۱۷۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْقَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ. وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ. اَوْقَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ .

۱۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا فرمایا کہ ناحق کسی کا مال لینے میں جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ شک شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کا مال ناحق لینے کے لئے جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہیں۔ یا کہا کہ "کسی کو جان سے مار دینا۔"

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ

۱۷۶۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گناہ کبیرہ اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے

بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ اَوْقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا ہیں، یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا۔

(۱۲۶۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ. قَالَ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُه، بِرُمْحِي حَتّٰي قَتَلْتُه، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَااُسَامَةُ اَقَتَلْتَه، بَعْدَ مَاقَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذاً قَالَ اَقَتَلْتَه، بَعْدَ اَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ؟ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰي تَمَنَّيْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

۱۷۶۶۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابوظبیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا (مہم پر) بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جالیا اور انہیں شکست دے دی۔ بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب جہینہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ "لاالہ الا اللہ" انصاری صحابی نے تو اپنا ہاتھ روک لیا (یہ سنتے ہی) لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے مارلیا اور قتل کر دیا۔ بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ملی۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اسامہ! کیا تم نے کلمہ لاالہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس نے صرف بچنے کے لئے اس کا اقرار کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا، تم نے اسے لاالہ الا اللہ کا قرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اس جملہ کو اتنی مرتبہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا (اور یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا)۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّي مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَانَسْرِقَ وَلَانَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَانَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ

۱۷۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے صنابحی اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے منیٰ میں لیلۃ العقبہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم نے اس کی بیعت (عہد) کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہم چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی کی جان نہیں لیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور نافرمانی نہیں کریں گے اور یہ کہ اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کسی گناہ کا ہم نے ارتکاب کر لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے یہاں ہوگا۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

۱۷۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

جُوَيرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ اَبُو مُوسیٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس کی روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لَاَ نْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي اَبُوبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ

۱۷۶۹۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور یونس نے حدیث بیان کی، ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالب) کی مدد کے لئے تیار تھا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا۔ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آنحضور ﷺ فرماتے تھے کہ جب مسلمان آپس میں تلوار کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل آ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ، ایک تو قاتل تھا، لیکن مقتول کو سزا کیوں ملے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی اپنے مقابل کے قتل پر آمادہ تھا۔

باب ۹۹۸. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلہ میں آزاد، غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے، سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے۔

باب ۹۹۹. سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتّٰى يُقِرَّ وَالْاِقْرَارِ فِي الْحُدُوْدِ

۹۹۹۔ قاتل سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کر لے اور حدود میں اقرار۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ فُلَانٌ اَوْفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَقَرَّ بِهٖ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ

۱۷۷۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کچل دیا تھا۔ پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے۔ فلاں نے فلاں نے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا) پھر یہودی کو نبی کریم ﷺ کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ گچھ کی

جاتی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کرلیا۔ چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان میں لے کر کچلا گیا۔

باب ۱۰۰۰ . اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْبِعَصًا

(۱۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِابْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ جَدِّهٖ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُوْدِيٌّ بِحَجَرٍ فَجِيْئَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَاَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَاْسَهَا فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ

۱۰۰۰۔ جب پتھر یا ڈنڈے سے کسی کی جان لی۔

۱۷۷۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ہشام بن زید بن انس نے، ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی، بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو ابھی اس میں جان باقی تھی۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر اٹھایا (انکار کے لئے) پھر آنحضور ﷺ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سر اٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضور ﷺ نے پوچھا، فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے) چنانچہ آنحضور ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی دو پتھروں کے درمیان میں لے کر مار ڈالا۔

باب ۱۰۰۱ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى. اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ

۱۰۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں قصاص ہے۔ سو کوئی اسے معاف کردے تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

(۱۷۷۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِاَحَدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي. وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةِ

۱۷۷۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے، البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے اور دین سے نکل جانے والے (مرد) جماعت کو چھوڑ دینے والے (کی جان لینا)۔

باب ۱۰۰۲ . مَنْ اَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۰۰۲۔ جس نے پتھر سے قصاص لیا۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ

۱۷۷۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے

لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ

ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لالچ میں مار ڈالا۔ اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا۔ پھر لڑکی نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا، تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا۔ آنحضور ﷺ نے دوبارہ پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا۔ آنحضور ﷺ نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا۔

باب ۱۰۰۳ . مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

۱۰۰۳۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔

(۱۷۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ. اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا يُوْدٰى وَاِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْشَاةٍ فَقَالَ اكْتُبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اِمَّا اَنْ يُقَادَ اَهْلُ الْقَتِيْلِ

۱۷۷۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، ان سے حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کے (ابرہہ کے لشکر کو روک دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا۔ ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک مختصر سے حصے میں حلال ہوا تھا اور سن لو کہ اس وقت یہ میرے لئے بھی باحرمت ہے، اس کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور سوائے اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل کیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے، یا اسے خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے۔ اس پر ایک یمنی صاحب ابوشاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ اس حکم کو میرے لئے لکھ دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اسے ابوشاہ کے لئے لکھ دو۔ اس کے بعد قریش کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یارسول اللہ ﷺ اذخر گھاس کا استثنا فرما دیجئے، کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اذخر گھاس کا استثناء کر دیا اور اس

روایت کی متابعت عبید اللہ نے شیبان کے واسطہ سے ہاتھیوں کے واقعہ کے ذکر کے سلسلہ میں کی۔ بعض نے ابونعیم کے حوالہ سے ''القتل'' کا لفظ روایت کیا ہے اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ یا مقتول کے گھر والوں کو قصاص دیا جائے۔

(۱۷۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وعَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَالعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ يُّطْلَبَ بِمَعْرُوْفٍ وَّيُؤَدِّيَ بِاِحْسَانٍ

۱۷۷۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا، خون بہا کی صورت نہیں تھی، پھر اس امت کے لئے حکم نازل ہوا کہ تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا ہے۔ آخر آیت تک۔ پس جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ قتل عمد میں خون بہا قبول کر لے۔ بیان کیا کہ ''فاتباع بالمعروف'' کا مفہوم یہ ہے کہ دستور کے مطابق مطالبہ کرے اور (قاتل دیت کی) بہتر طریقہ پر ادائیگی کرے۔

باب ۱۰۰۴. مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

۱۰۰۴۔ جس نے کسی کے خون کا ناحق مطالبہ کیا۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ. وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهٗ

۱۷۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں (مسلمانوں) میں سب سے زیادہ مبغوض تین طرح کے لوگ ہیں۔ حرم میں زیادتی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کے طریقے لانے کا خواہشمند اور کسی شخص کے خون کا ناحق مطالبہ کرنے والا۔ صرف اس کا خون بہانے کی نیت سے۔

باب ۱۰۰۵. اَلْعَفْوِ فِي الْخَطَأِ بَعْدَالْمَوْتِ

۱۰۰۵۔ قتل خطا میں مقتول کی موت کے بعد معاف کرنا۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ. وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّآءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ اِبْلِيْسُ يَوْمَ اُحُدٍ فِي النَّاسِ يَاعِبَادَاللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ عَلٰى اُخْرَاهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ

۱۷۷۷۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مشرکین نے احد کی لڑائی میں شکست کھائی اور مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابومروان یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابلیس احد کی لڑائی میں لوگوں میں چیخا، اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کا خیال رکھو۔ چنا

حُذَيْفَةُ اَبِیْ اَبِیْ فَقَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتّٰى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

کے مسلمان پیچھے کی طرف پلٹ پڑے اور یمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں، میرے والد! لیکن انہیں قتل ہی کر ڈالا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے، بیان کیا کہ مشرکین میں کی ایک جماعت میدان سے بھاگ کر طائف پہنچ گئی تھی۔

باب ۱۰۰۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً وَّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ کسی مومن کی شایان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے، بجز اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا، اس پر واجب ہے اور خون بہا بھی جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ لوگ خود ہی اسے معاف کر دیں تو اگر وہ ایسی قوم میں موجود ہو جو تمہاری دشمن ہے درآنحالیکہ وہ بذات خود مومن ہے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے ہو جو تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگا تار روزے رکھنا واجب ہے، یہ توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

باب ۱۰۰۷. اِذَا اَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهٖ

۱۰۰۷۔ جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَجِیْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ وَاِيَّدَ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ

۱۷۷۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان لے کر کچل دیا تھا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے (ہاں) کہا۔ پھر یہودی بلایا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا۔ ہمام نے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے۔

باب ۱۰۰۸. قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْاَةِ

۱۰۰۸۔ عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل۔

(۱۷۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ [illegible] عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا

۱۷۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی کو

بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى اَوْضَاحٍ لَهَا.

ایک لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا۔ یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا۔

باب ۱۰۰۹. اَلْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ فِي الْجَرَاحَاتِ وَقَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَه' فَمَادُوْنَهَا مِنَ الْجَرَاحِ. وَبِهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَاِبْرَاهِيْمُ وَاَبُوالزِّنَادِ عَنْ اَصْحَابِهٖ وَجَرَحَتْ اُخْتُ الرُّبَيِّعِ اِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ

۱۰۰۹۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلہ میں قصاص۔ اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کا قصاص ہر اس بالارادہ عمل میں لیا جائے گا جس نے مرد کی جان لے لی ہو یا اس سے کمتر صورت زخمی ہونے کی پیدا ہوئی ہو۔ یہی قول عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم، ابوالزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے اور ربیع کی بہن نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا تو آنحضور ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهٖ فَقَالَ لَاتُلِدُّوْنِي؟ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَايَبْقٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَاِنَّه' لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

۱۷۸۰۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے منہ میں (مرض الوفات کے موقعہ پر) آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا ڈالی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، میرے منہ میں دوا نہ ڈالو، لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پینے میں ناگواری محسوس کرتے ہیں، لیکن جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی جائے، سوائے حضرت ابن عباسؓ کے وہ اس میں شریک نہ تھے۔

باب ۱۰۱۰. مَنْ اَخَذَ حَقَّه' اَوِاقْتَصَّ دُوْنَ السُّلْطَانِ

۱۰۱۰۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا۔

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَه' اَنَّه' سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّه' سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ لَوِاطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَّلَمْ تَاْذَنْ لَه' خَذَفْتَه' بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَه' مَاكَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

۱۷۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہم آخری (امت) ہیں، لیکن قیامت کے دن آگے رہنے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تیرے گھر میں کسی سوراخ یا جنگلے وغیرہ سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے حمید نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے گھر میں

وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ اِلَيْهِ مِشْقَصًا. فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

جھانک رہے تھے تو آنحضور ﷺ نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا۔ میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو انہوں نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۱۰۱۱. اِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ اَوْقُتِلَ

۱۰۱۱۔ جب کوئی ہجوم میں مرجائے یا قتل کردیا جائے۔

(۱۷۸۳) حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُواُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَىْ عِبَادَاللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَىْ عِبَادَاللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ

۱۷۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں ابواسامہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں مشرکین کو شکست ہوگئی تھی۔ لیکن ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف سے چوکنا ہوجاؤ، چنانچہ آگے کے لوگ پلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے (جو مسلمان ہی تھے) بھڑ گئے۔ اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں! میرے والد! بیان کیا کہ بخدا مسلمان انہیں قتل کر کے ہی رہے۔ اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کا صدمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آخر وقت تک رہا۔

باب ۱۰۱۲. اِذَا قَتَلَ نَفْسَهٗ خَطَاءً فَلَادِيَةَ لَهٗ

۱۰۱۲۔ اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس کی دیت نہیں۔

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَسْمِعْنَا يَاعَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَابِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّآئِقُ؟ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَّا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ؟ فَاُصِيْبَ صَبِيْحَةَ لَيْلَتِهٖ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهٗ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَّاَىُّ قَتْلٍ يَزِيْدُهٗ عَلَيْهِ

۱۷۸۴۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جماعت کے ایک صاحب نے کہا کہ عامر! ہمیں اپنی حدی سنائیے۔ انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون صاحب اونٹوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ ان پر رحم کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں بھی اس (دعا میں عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ) شریک کرلیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہوگئے۔ لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال غارت ہوئے۔ انہوں نے خودکشی کرلی (کیونکہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہوگئے تھے) جب میں واپس آیا اور پوچھا، میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال غارت ہوئے تو میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے نبی آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے

اعمال غارت ہوئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے، غلط کہتا ہے، عامر کو دہرا اجر ملے گا وہ (اللہ کے راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہوگا؟

باب ۱۰۱۳ . اِذا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

۱۰۱۳۔ جب کسی نے کسی کو دانت سے کاٹا اور کاٹنے والے کا دانت ٹوٹ گیا۔

(۱۷۸۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَه' مِنْ فَمِهٖ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَکَ

۱۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفی سے سنا، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچ لیا۔ اس کے نتیجہ میں اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس لائے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے، تمہیں خون بہا نہیں ملے گا۔

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَه' فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۸۶۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا، جس کی وجہ سے اس کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس مقدمہ کو بے معنی قرار دے دیا۔

باب ۱۰۱۴ . السِّنُّ بِالسِّنِّ

۱۰۱۴۔ دانت کے بدلے دانت۔

(۱۷۸۷) حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكُسِرَتْ ثَنِيَّتُهَا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

۱۷۸۷۔ ہم سے انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا تھا اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے، لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آنحضور ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔

باب ۱۰۱۵ . دِيَةِ الْاَصَابِعِ

۱۰۱۵۔ انگلیوں کا خون بہا۔

(۱۷۸۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ

۱۷۸۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انگوٹھا اور چھنگلی (قصاص میں) برابر ہیں۔

(۱۷۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۷۸۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، اسی طرح۔

باب ١٠١٦. اِذَا اَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَّجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ اَوْيُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَآءَ بِاٰخَرَ وَقَالَا اَخْطَاْنَا فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَاُخِذَ بِدِيَةِ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْعَلِمْتُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُّمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِاشْتَرَكَ فِيْهَا اَهْلُ صَنْعَآءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ اَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَاَقَادَ اَبُوبَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ ابْنُ مُقَرِّنٍ مِّنْ لَطْمَةٍ وَاَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَاَقَادَ عَلِيٌّ مِّنْ ثَلَاثَةِ اَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِّنْ سَوْطٍ وَّخُمُوْشٍ

۱۰۱۶۔ اگر کئی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا سب کو سزا دن جائے گی یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ دو افراد نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہوگئی تھی (اصل میں چور یہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا (جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا) خون بہا لیا اور فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سارے اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی۔ ابوبکر ابن زبیر، علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے چانٹے کا بدلہ دلوایا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کی سزا کوڑے سے دی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں سے اور شریح نے کوڑے اور خراش کی سزا دی تھی۔

(١٧٩٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَبِىْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ لَدَدْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا لَاتَلُدُّوْنِيْ قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِيْ؟ قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِلدَّوَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّوَانَا اَنْظُرُ اِلَّاالْعَبَّاسَ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

۱۷۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہم نے نبی کریم ﷺ کے مرض میں آپ کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی، حالانکہ آنحضور ﷺ اشارہ کرتے رہے کہ دوا نہ ڈالی جائے، لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا سے ناگواری ہوتی ہے (اس کی وجہ سے آنحضور ﷺ منع کر رہے ہیں) پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ دوا نہ ڈالو! بیان کیا کہ ہم نے عرض کی کہ آپ نے دوا سے ناگواری کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء رہے کیونکہ وہ شریک نہیں تھے۔

باب ۱۰۱۷. اَلْقَسَامَةِ وَقَالَ الْاَ شعثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُه، وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيكَةَ لَمْ يُقِدْبِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كَانَ اَمَّرَه، عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيْلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ السَّمَّانِيْنَ اِنْ وَّجَدَ اَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَاِلاَّ فَلاَ تَظْلِمِ النَّاسَ فَاِنَّ هٰذَا لَايُقْضٰى فِيْهِ اِلٰى يَوْمِ القِيَامَةِ

۱۰۱۷۔ قسامہ ❶ اور اشعث بن قیس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم اپنے دو گواہ لاؤ، ورنہ اس کی (مدعی علیہ کی) قسم (پر فیصلہ ہوگا) ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قسامہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو جنہیں آپ نے بصرہ کا امیر بنایا تھا، ایک مقتول کے بارے میں جو تیل بیچنے والوں کے محلہ کے ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا کہ اگر مقتول کے اولیاء کے پاس گواہی ہو تو (فیصلہ کیا جا سکتا ہے) ورنہ (بلا دلیل) لوگوں پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

(۱۷۹۱) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَه، سَهْلُ بْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ اَخْبَرَه، اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا وَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا وَّقَالُوْا لِلَّذِىْ وَجَدَ فِيْهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَاقَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُونَ بِالْبَيِّنَتِ عَلٰى مَنْ قَتَلَه، قَالُوْا مَالَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ قَالُوا لَانَرْضٰى بِالْاِيْمَانِ الْيَهُوْدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْطِلَ دَمَه، فَوَدَاهُ مِائَةً مِن اِبِلِ الصَّدَقَةِ

۱۷۹۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن یسار نے، وہ کہتے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب سہل بن ابی حثمہ نے انہیں خبر دی کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے اور (اپنے اپنے کاموں کے لئے) مختلف جگہوں میں الگ الگ ہو گئے۔ پھر اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا، جن میں وہ مقتول ملا۔ ان سے ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی کو تم نے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ معلوم ہے۔ پھر یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا کہ یارسول اللہ ہم خیبر گئے اور پھر ہم نے وہاں اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جو بڑا ہے وہ بات کرے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قاتل کے خلاف گواہی لاؤ، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہی نہیں ہے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہ (یہودی) قسم کھائیں گے (اور ان کی قسم پر فیصلہ ہوگا) انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ آنحضور ﷺ نے اسے پسند نہیں کیا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ (خود ہی) خون بہا میں دیئے۔

(۱۷۹۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوبِشْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِىْ اَبُورَجَاءٍ مِّنْ اٰلِ اَبِىْ قِلَا بَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُوقِلَابَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالعَزِيْزِ اَبْرَزَ

۱۷۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر اسماعیل بن ابراہیم الاسدی نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن ابی عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے آل ابوقلابہ کے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی، ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے ایک

❶ قسامہ قسم سے ماخوذ ہے۔ اصطلاح میں مقتول کے ان اولیاء کو کہتے ہیں جو مقتول کے سلسلہ میں کسی کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے قسم کھائیں۔ قسامہ کی صورت میں مدعی کی قسم پر اعتماد کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جمہور کی رائے یہ ہے کہ مدعی کو گواہی لانی پڑے گی۔ قسم صرف مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔

سَرِيْرَه' يَوْمًا لِّلنَّاسِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ مَاتَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِيْ مَاتَقُولُ يَااَبَاقِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ. فَقُلْتُ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَكَ رُؤُسُ الْاَجْنَادِ وَاَشْرَافُ الْعَرَبِ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدَمِشْقَ اَنَّه' قَدْزَنٰى لَمْ يَرَوْهُ اَكُنْتَ تَرْجُمُه' قَالَ لَاقُلْتُ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِحِمْصَ اَنَّه' سَرَقَ اَكُنْتَ تَقْطَعُه' وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ لَاقُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَاقَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا فِي اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ. رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيْرَةِ نَفْسِهٖ فَقُتِلَ اَوْرَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانٍ. اَوْرَجُلٌ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' وَارْتَدَّعَنِ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ الْقَوْمُ اَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَّرَالْاَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ اَنَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوْهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ فَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا قَالُوْا بَلٰى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُدْرِكُوْا فَجِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَبِهِمْ فَقُطِّعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا قُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ اَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ؟ اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ. وَقَتَلُوْا وَسَرَقُوْا

دن دربار عام کیا اور سب کو اجازت دی۔ لوگ داخل ہوئے تو آپ نے پوچھا، قسامہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کسی نے کہا کہ قسامہ کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لی ہے۔ اس پر آپ نے مجھ سے پوچھا، ابوقلابہ تمہاری رائے کیا ہے اور مجھے عوام کے ساتھ لا کھڑا کر دیا۔ میں نے عرض کی امیرالمومنین! آپ کے پاس عرب کے سردار اور شریف لوگ رہتے ہیں، آپ کی کیا رائی ہوگی اگر ان میں سے پچاس افراد کسی دمشق کے شادی شدہ شخص کے بارے میں زنا کی گواہی دیں، جبکہ ان لوگوں نے اس شخص کو دیکھا بھی نہ ہو۔ کیا آپ ان کی اس گواہی پر اس شخص کو رجم کر دیں گے؟ امیرالمومنین نے فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر انہیں (اشراف عرب) میں سے پچاس افراد حمص کے کسی شخص کے متعلق چوری کی گواہی دے دیں، اس کے بغیر دیکھے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے۔ فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا، پس خدا گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کی ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں نے اس پر کہا کہ کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پیر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا تھا؟ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سناتا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آنحضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب وہوا، انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے۔ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے۔ پھر انہوں نے آنحضور ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکا لے گئے۔ اس کی اطلاع جب آنحضور ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں

فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ. اَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيْثِي يَاعَنْبَسَةُ؟ قَالَ. وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاللّٰهِ لَايَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَّاعَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَه‘ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَه‘ فَاِذَاهُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثُ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِهٖ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّوْنَ اَوْتَرَوْنَ قَتَلَه‘؟ قَالُوا نُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ. فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هٰذَا؟ قَالُو لَاقَالَ اَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ مَاقَتَلُوْهُ. فَقَالُو مَايُبَالُوْنَ اَنْ يَقْتُلُوْنَا اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ يَنْتَفِلُوْنَ قَالَ اَفَتَسْتَحِقُّوْنَ الدِّيَةَ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا مَاكُنَّا لَنَحْلِفُ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيْعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَآءِ فَانْتَبَهَ لَه‘ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَه‘ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَه‘ فَجَآءَتْ هُذَيْلٌ فَاَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوْهُ اِلٰى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُو قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْخَلَعُوْهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْ هُذَيْلٍ مَاخَلَعُوْهُ قَالَ فَاَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِّنَ الشَّامِ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدٰى يَمِيْنَه‘ مِنْهُمْ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَدْخَلُوا مَكَانَه‘ رَجُلًا اٰخَرَ فَدَفَعَه‘ اِلٰى اَخِي الْمَقْتُوْلِ فَقُرِنَتْ يَدَه‘ بِيَدِهٖ قَالُوا فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُوْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِنَخْلَةٍ اَخَذَتْهُمُ السَّمَآءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ

آدمی بھیجے۔ پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔ آنحضور ﷺ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے۔ میں نے کہا ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہوسکتا ہے۔ اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنبسہ بن سعید نے کہا۔ میں نے آپ جیسی آج کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا عنبسہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو، انہوں نے کہا نہیں، آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے۔ واللہ، اہل شام کے ساتھ اس وقت خیر و بھلائی رہے گی، جب تک یہ شیخ (ابوقلابہؒ) ان میں موجود رہیں گے۔ میں نے کہا اس (قسامہ کے سلسلہ میں آنحضور ﷺ کی ایک سنت ہے۔ انصار کے کچھ افراد آپ ﷺ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ سے بات کی۔ پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خیبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے، اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے ساتھی خون میں تڑپ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے واپس آکر آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی اور کہا یارسول اللہ! ہمارے ساتھی گفتگو کر رہے تھے اور اچانک وہ ہمیں (خیبر میں) خون میں تڑپتے ملے۔ پھر آنحضور ﷺ نکلے اور پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے۔ صحابہؓ نے کہا، یہ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں ہی نے قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مان جاؤ گے۔ اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھالیں کہ انہوں نے مقتول کو قتل نہیں کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی، یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں (کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں۔ صحابہؓ نے عرض کی، ہم قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابوقلابہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے میں سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ شخص بطحاء میں یمن کے ایک شخص کے گھر رات کو آیا، اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے یمنی کو

فَانهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ اَقسَمُوْا فَمَاتُوا جَمِيْعًا وَّاَفْلَتِ الْقَرِيْنَانِ وَاتبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ اَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَولًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُالْمُلْكِ بْنُ مَرْوَانَ اَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَاصَنَعَ فَاَمَرَ بِالْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوا فَمُحُوْا مِنَ الدِّيْوَانِ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ

(جس نے قتل کیا تھا) پکڑ کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حج کے زمانہ میں۔اور کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔یمنی نے کہا کہ انہوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا۔بیان کیا کہ پھر ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسم کھائی۔ پھر انہیں کے قبیلہ کے ایک شخص شام سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھالے، لیکن اس نے اپنی قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا پیچھا قسم سے چھڑالیا۔ہذلیوں نے اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کرلیا۔پھر وہ اس کے بھائی کے پاس گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ملایا۔انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے، جب مقام نخلہ پر پہنچے تو بارش نے انہیں آلیا۔ سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر پڑا جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے۔البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے بچ گئے۔لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا اور پھر مر گیا۔میں نے کہا کہ عبدالملک بن مروان نے قسامہ پر ایک شخص سے قصاص لی تھی۔پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے، پھر انہیں شام بھیج دیا۔

باب ۱۰۱۸. مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَؤُوا عَيْنَه' فَلَادِيَةَ لَه'

۱۰۱۸۔جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر خون بہا نہیں ہوگا۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْبِمَشَاقِصَ وَّجَعَلَ يَخْتِلُه' لِيَطْعَنَه'

۱۷۹۳۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی بکر بن انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو آنحضور ﷺ تیر کا پھل لے کر اٹھے اور اس طرح چھپ کر آئے جیسے آپ اسے چبھو دیں گے۔

(۱۷۹۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيَّ اَخْبَرَه' اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ حُجْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۹۴۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان کو سہل ابن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے دروازہ کے ایک سوراخ سے جھانکنے لگے۔اس وقت آنحضور ﷺ کے پاس لوہے کا کنگھا

وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاسَه، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنْ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ.

تھا، جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہا گر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (گھر کے اندر آنے کی) اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو دیا گیا۔

(۱۷۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ امْرأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَه، بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَه، لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

۱۷۹۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جبکہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے تو تم اسے کنکری مار دو، جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب ۱۰۱۹. اَلْعَاقِلَةِ

۱۰۱۹۔ عاقلہ۔

(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاجُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ مَّالَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً مَّالَيْسَ عِنْدَالنَّاسِ فَقَالَ. وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَاعِنْدَنَا اِلَّا مَافِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِي كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّايُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۱۷۹۶۔ ہم سے صدقہ بن الفضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، کہا کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے، اس پر آپ فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے سے کونپل پھاڑ کر نکالا ہے اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کوئی نہیں ہے، سوائے اس سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا، صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا، خون بہا سے متعلق احکام، قیدی کو چھڑانے کا حکم اور یہ کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب ۱۰۲۰. جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ

۱۰۲۰۔ عورت کا جنین۔

(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ. وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ

۱۷۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسرے کو (پتھر) سے مارا، جس سے ایک کے پیٹ کا بچہ (جنین) گر گیا۔ پھر اس میں رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا۔

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَّه شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ

۱۷۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے عورت کے حمل گرا دینے (کے خون بہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا کنیز کا اس سلسلہ میں فیصلہ کیا تھا، پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آنحضور ﷺ نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے۔

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ اَنَا سَمِعْتُه قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا

۱۷۹۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ کس نے نبی کریم ﷺ سے حمل گرنے کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس میں غلام یا ایک کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

(۱۸۰۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّه سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ اَنَّه اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَه

۱۸۰۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ امیر المومنین نے مشورہ کیا تھا، اسی طرح۔

باب ۱۰۲۱ . جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

۱۰۲۱۔ عورت کا جنین اور یہ کہ مقتول عورت کا خون بہا قاتل عورت کے والد اور والد کے عصبہ کے ذمہ ہے لڑکے کے ذمہ نہیں۔

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، ثُمَّ اِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا

۱۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (کے گرنے پر) ایک غلام یا کنیز کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضور ﷺ نے خون بہا دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور خون بہا اس کے عصبہ کو ادا کرنا ہوگا۔

(۱۸۰۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

۱۸۰۲۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن

وَابِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْوَلِیْدَةٌ وَقَضٰی دِیَةَ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا

شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری عورت پر پتھر دے مارا، جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) سمیت مرگئی۔ پھر (مقتولہ کے رشتہ دار) مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں لے گئے۔ آنحضور ﷺ نے فیصلہ کیا پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام یا کنیز دینی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) کے ذمہ واجب قرار دیا۔

باب ۱۰۲۲ ۔ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْصَبِیًّا وَیُذْکَرُ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ بَعَثَتْ اِلٰی مُعَلِّمِ الْکِتَابِ ابْعَثْ اِلَیَّ غِلْمَانًا یَنْفِشُوْنَ صُوْفًا وَّلَا تَبْعَثْ اِلَیَّ حُرًّا

۱۰۲۲۔ جس نے کسی غلام یا بچہ سے کام لیا؟ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مدرسہ کے معلم کو لکھ بھیجا کہ میرے پاس کچھ بچے بھیج دو اور کسی آزاد مرد کو نہ بھیجنا۔

(۱۸۰۳) حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَخَذَ اَبُوْطَلْحَةَ بِیَدِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ کَیِّسٌ فَلْیَخْدُمْکَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَاقَالَ لِیْ لِشَیْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰکَذَا وَلَا لِشَیْءٍ لَّمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰکَذَا

۱۸۰۳۔ مجھ سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آنحضور ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ انس سمجھدار لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت سفر میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ آنحضور ﷺ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو، یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں نہ کیا۔

باب ۱۰۲۳ ۔ اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

۱۰۲۳۔ کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مرنے والے کا خون بہا نہیں ہے۔

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ. وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

۱۸۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا کوئی خون بہا نہیں، کنویں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبنے کا کوئی خون بہا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔

باب ۱۰۲۴ ۔ اَلْعَجْمَآءِ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ کَانُوْا لَایُضَمِّنُوْنَ مِنَ النَّفْحَةِ وَیُضَمِّنُوْنَ مِنْ رَدِّالْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَاتُضْمَنُ النَّفْحَةُ اِلَّا اَنْ

۱۰۲۴۔ چوپایوں کی جارحیت معاف ہے اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے، لیکن اگر کوئی لگام موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور حماد

يَنْخَسُ اِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَاتُضْمَنُ مَاعَاقَبَتْ اَنْ يَّضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ اِذَا سَاقَ الْمُكَارِىْ حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَاشَىْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِىُّ اِذَا سَاقَ دَآبَّةً فَاَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِّمَا اَصَابَتْ وَاِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ

نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو جانور کو اکسائے (اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مار دے) تو اکسانے والے پر تاوان ہوگا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہوا، جبکہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا، حکم نے فرمایا کہ اگر کوئی مزدور گدھے کو ہانک رہا ہو، جس پر عورت سوار ہو اور پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا تاوان دے گا اور اگر اس کے پیچھے پیچھے جانور خود ہی آ رہا ہے تو وہ (جانور کے کسی نقصان کا) ضامن نہیں۔

(۱۸۰۵) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۱۸۰۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چوپائے کا خون بہا نہیں ہے، کنویں کا خون بہا نہیں ہے۔ کان کا خون بہا نہیں ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔

باب ۱۰۲۵. اِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جس نے اسلامی حکومت کے کسی غیر مسلم شہری کو بلا جرم قتل کیا۔

(۱۸۰۶) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا

۱۸۰۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری کی جان لی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے۔

باب ۱۰۲۶. لَايُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ.

۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا۔

(۱۸۰۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاجُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَىْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِى الْقُرْاٰنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَّالَيْسَ عِنْدَالنَّاسِ فَقَالَ. وَالَّذِىْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَاعِنْدَنَا اِلَّا مَافِى الْقُرْاٰنِ اِلَّا

۱۸۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو جحیفہ نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، انہوں نے شعبی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور کہا آپ کے پاس (احکام شرعی سے متعلق) کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ابن عیینہ نے ایک مرتبہ

فهمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَايُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

اس طرح بیان کیا کہ "جولوگوں کے پاس نہیں ہے۔" علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس میں سے کونپل نکالی) اور جان پیدا کی، ہمارے پاس صرف وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ سوائے سمجھ کے جو کسی شخص کو اپنی کتاب میں حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ تاوان، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان (دارالحرب) کے کافر کے بدلہ میں نہیں قتل کیا جائے گا۔

باب۱۰۲۷ . اِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۷۔ جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو چانٹا مارا، اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کی۔

(۱۸۰۸) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ

۱۸۰۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ انبیاء کو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

(۱۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي. قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُوْدِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ. وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ. قَالَ قُلْتُ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ. قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

۱۸۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اس کے چہرہ پر چانٹا مارا گیا تھا اور کہا یا محمد! آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے چہرے پر چانٹا مارا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ، لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں چانٹا مارا؟ انہوں نے کہا، یارسول اللہ میں یہودی کے پاس سے گزرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی۔ کہا کہ میں نے اس پر پوچھا محمد ﷺ پر بھی؟ کہا کہ ہاں۔ پھر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے چانٹا مار دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ لیکن دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا کوہ طور کی بے ہوشی کا انہیں بدلہ دیا گیا تھا (اور وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ وَاِثْمِ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

مرتدوں اور باغیوں سے توبہ کرانا اور ان سے جنگ کرنا اور اس شخص کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا۔

باب ۱۰۲۸. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور یقیناً تم نامرادوں میں سے ہو جاؤ گے۔"

(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۱۸۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا" تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو اس میں بہت دشواری محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں کون ہوگا جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (زیادتی کو نہیں ملایا ہوگا؟) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کیا تم لوگوں نے (قرآن مجید ہی میں) لقمان علیہ السلام کا قول یہ نہیں پڑھا ہے کہ "بلاشبہ شرک عظیم ظلم ہے۔"

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ثَلَاثًا اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے حدیث بیان کی اور مجھ سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید جریری نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد (ابوبکرہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی گواہی دینا، تین مرتبہ آپ نے فرمایا (یہ فرمایا کہ) جھوٹ بولنا۔ آنحضور ﷺ اسے بار بار دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش آنحضور ﷺ خاموش ہو جاتے۔

(۱۸۱۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۸۱۲۔ مجھ سے محمد بن الحسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں

اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شَعْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْكَبَائِرُ؟ قَالَ : اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ اليَمِيْنُ الغَمُوسُ قُلْتُ وَمَاالْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِىْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَفِيْهَا كَاذِبٌ

عبید اللہ نے خبر دی، انہیں شیبان نے خبر دی، انہیں فراس نے، انہیں شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا، یارسول اللہ! گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ پوچھا، پھر کیا۔ فرمایا کہ پھر والدین کی نافرمانی کرنا، پوچھا پھر کیا؟ فرمایا یمین غموس۔ میں نے پوچھا کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا وہ قسم جو کسی مسلمان کے مال کو ختم کردے، حالانکہ قسم کھانے والا جھوٹا ہے۔

(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ حَسَنَ فِى الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَآءَ فِى الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ

۱۸۱۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا، یارسول اللہ! کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہوگی جو ہم زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی، لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہوگا۔ اس کی اول وآخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی۔

باب ۱۰۲۹ . حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَايُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْنَ وَقَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَلَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا وَقَالَ :

۱۰۲۹۔ مرتد مرد و عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور ابراہیم نے فرمایا کہ مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا، جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور (اس کے بعد تم کہ) انہوں نے گواہی دی تھی کہ بلاشبہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آچکی ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسان کی سب کی لعنت ہوتی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں، نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنے کو درست کرلیں، سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحم والا ہے بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان لانے کے کفر اختیار کیا اور کفر میں پڑے رہے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔" یہی لوگ تو گمراہ ہیں" اور فرمایا اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لوگے جنہیں کتاب دی جاچکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کافر بنا چھوڑیں گے اور فرمایا "بے شک جو ایمان لائے پھر کافر

مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ لَاجَرَمَ. يَقُوْلُ حَقًّا. اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَلَايَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ.

ہو گئے، پھر کفر میں ترقی کرتے گئے۔ اللہ ہرگز ان کی نہ مغفرت کرے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا اور فرمایا جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے، سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے ایمان والوں پر وہ مہربان ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ میں سخت ہوں گے۔ لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا۔ یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی اور اللہ کفر اختیار کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور جن کی بینائی پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی لوگ تو اپنے انجام سے بالکل غافل ہیں۔ لازمی بات ہے اور اللہ تعالیٰ نے بالکل صحیح فرمایا کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل ہی نقصان اٹھانے والوں میں رہیں گے۔ ارشاد تو آپ کا پروردگار بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے اور یہ لوگ تم سے جنگ جاری ہی رکھیں گے، تا آنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہارے دین سے پھیر ہی کر رہیں اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا کہ اس حال میں کہ وہ کافر ہے مر جائے تو ہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں، اسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے۔

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ

۱۸۱۴۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندیقوں کو لاگیا تو آپ نے انہیں جلوادیا۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا، اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کہ اس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا تھا۔ البتہ انہیں قتل کراتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۸۱۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَّسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے، ان سے حمید بن ہلال نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو اور افراد تھے، ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ، يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااَطْلَعَانِىْ عَلٰى مَافِىْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَااَبَامُوسٰى اَوْ يَاعَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ، قَالَ مَاهٰذَا، قَالَ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَااَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاَمَرَبِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرْنَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا : اَمَّا اَنَا فَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوْ فِىْ نَوْمَتِىْ مَااَرْجُوْ فِىْ قَوْمَتِىْ

بائیں طرف۔ آنحضور ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے، میرے دونوں ساتھیوں نے (جزیہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے عامل بننے کی) درخواست کی، آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ (یا آپ کا نام لے کر فرمایا کہ) اے عبداللہ بن قیس! بیان کیا کہ میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھے ان کے دل کی بات معلوم نہیں تھی اور نہ میں سمجھتا تھا کہ یہ عامل بنائے جانے کے لئے کہیں گے، گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آنحضور ﷺ کی مسواک ہونٹوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا، ہم اپنے کام کے لئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا متمنی ہوگا۔ ہاں اے ابوموسیٰ تم یمن جاؤ یا (آپ نے نام لے کر کہا) اے عبداللہ بن قیس! پھر آنحضور ﷺ نے آپ کے بعد (یمن) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جب وہ آپ کے پاس آئے تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا کہ تشریف رکھئے۔ اس وقت ایک شخص ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بندھا ہوا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور پھر یہودیت کی طرف پھر گیا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھئے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے گا۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی، ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو رات میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح (اجر وثواب) کی امید رکھتا ہوں، جس طرح نماز پڑھ کر رکھتا ہوں۔

باب ۱۰۳۰ . قَتْلِ مَنْ اَبٰى قَبُوْلَ الْفَرَآئِضِ وَمَا نُسِبُوْا اِلَى الرِّدَّةِ

۱۰۳۰۔ اس شخص کا قتل جو فرائض کو ماننے سے انکار کرے اور جن کی نسبت ارتداد کی طرف ہو۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ : يَااَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ

۱۸۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور جن عربوں نے کفر اختیار کر لیا تھا، انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ آنحضور ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ مجھے حکم

اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ عَصَمَ مِنِّی مَالَه، وَنَفْسَه، اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُه، عَلَی اللّٰهِ. قَالَ اَبُوبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوایُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِی بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّه، الْحَقُّ

ہوا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب تک وہ اس کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس جو کوئی اس کا اقرار کرے گا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اس کا مال اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہے، سوائے اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بخدا میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، واللہ مجھے اگر وہ ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی رکیں گے جو وہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں دیتے تھے تو میں اس رکاوٹ پر ان سے جنگ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بات وہی تھی جو میں نے بعد میں سمجھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمادیا تھا اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے۔

باب ۱۰۳۱. اِذَا عَرَّضَ الذِّمِّیُّ وَغَیْرُه، بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهٖ السَّامُ عَلَیْکَ

۱۰۳۱۔ جب اسلامی حدود کے کسی غیر مسلم شہری (ذمی) وغیرہ نے نبی کریم ﷺ کو مبہم طریقہ پر برا بھلا کہا اور صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے)۔

(۱۸۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَیْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ : مَرَّیَهُوْدِیٌّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : وَعَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَایَقُوْلُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَیْکَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَ لَا نَقْتُلُه،؟ قَالَ : لَااِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ

۱۸۱۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن زید بن انس بن مالک نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور کہا کہ "السام علیک" آنحضور ﷺ نے اس کا جواب دیا "وعلیک" (اور تم پر بھی) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے دیکھا اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اسنے کہا کہ السام علیک۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر بھی) کہا کرو۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْیَهُوْدِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ یَاعَآئِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوْا؟ قَالَ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ

۱۸۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، پھر انہوں نے کہا کہ "السلام علیک" اس پر میں نے کہا کہ "بل علیکم السام واللعنة" (بلکہ تمہیں موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ! اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اور تمام معاملات میں مہربانی و نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی، کیا آپ نے ان کی

بات نہیں سنی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تم پر بھی)۔

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفيَانَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُودَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيكَ فَقُلْ عَلَيكَ

۱۸۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان اور مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب یہودی تم میں سے کسی ایک کو سلام کریں تو وہ چونکہ "السام علیکم" کہتے ہیں، اس لئے تم بھی صرف "علیک" کہا کرو۔

باب ۱۰۳۳۔

۱۰۳۳۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَايَعْلَمُونَ

۱۸۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا کہ میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا تھا اور لہولہان کر دیا تھا تو وہ اپنے چہرہ سے خون صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے میرے رب میری قوم کی مغفرت کر، کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

باب ۱۰۳۴۔ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيهِمْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْهَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَايَتَّقُونَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ. وَقَالَ اِنَّهُمْ انطَلَقُوا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

۱۰۳۴۔ دلائل سے وضاحت کے بعد خوارج اور ملحدین کو قتل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے وہ چیز واضح کر دے، جس سے انہیں بچنا ہے۔" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ان چند آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، لیا اور انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِالزَّمَانِ حُدَّاثُ

۱۸۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے خثیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سوید بن غفلہ نے حدیث بیان کی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کوئی حدیث بیان کروں تو واللہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ میں کسی جھوٹ بات کی نسبت آنحضور ﷺ کی طرف کروں۔ اور جب میں تم سے آپس کے معاملات میں گفتگو کرتا ہوں تو یہ ذہن میں رکھو کہ لڑائی، چالبازی کا نام ہے اور میں نے آنحضور ﷺ سے

الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَايُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب آخر زمانہ میں کچھ لوگ سامنے آئیں گے، نوعمر، کم عقل اور بات وہ کہیں گے جو دنیا کی سب سے اچھی ہوگی، لیکن کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترا ہوگا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پس جہاں بھی انہیں پاؤ قتل کردو، کیونکہ جو انہیں قتل کرے گا، قیامت کے دن اسے اس کا ثواب ملے گا۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحُرُوْرِيَّةِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَااَدْرِيْ مَاالْحُرُوْرِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْحَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيْ اِلٰى سَهْمِهِ اِلٰى نَصْلِهِ اِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْئٌ

۱۸۲۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے محمد بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں ابوسلمہ اور عطاء بن یسار نے۔ یہ دونوں حضرات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حروریہ (کے خوارج) کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا کہ حروریہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا کہ اس امت میں اور آپ نے "منہا نہیں فرمایا (کہ جس سے ان کے مسلمان ہونے کی طرف ذہن جاتا ہے) ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی نماز کے مقابلہ میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے، پھر اس کے پھل کو، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے اور اسے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں خون بھی کچھ لگا۔

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحُرُوْرِيَّةَ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۱۸۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے حروریہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

باب ۱۰۳۴۔ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّاَلُّفِ وَاَنْ لَايَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

۱۰۳۴۔ جس نے خوارج کے ساتھ جنگ سے تالیف قلب کے لئے گریز کیا، اس خیال سے کہ کہیں لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں۔

(۱۸۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ

۱۸۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں سلمہ نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ تقسیم

جَآءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ذِی الْخُوَیْصِرَةِ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ : اعْدِلْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : وَیْلَکَ مَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : دَعْنِی اَضْرِبْ عُنُقَه‘ قَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَه‘ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَه‘ مَعَ صَلَاتِهٖ وَصِیَامَه‘ مَعَ صِیَامِهٖ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یَنْظُرُ اَحَدُکُمْ فِی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ؟ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰی یَدَیْهِ اَوْقَالَ ثَدْیَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْقَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ. قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ اَشْهَدُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا قَتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَه‘ جِیْءَ بِالرَّجُلِ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقَاتِ

کر رہے تھے کہ عبداللہ ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یارسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس، اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطابؓ نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے حقیر سمجھوگے، لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے گا (کہ نشانہ پر لگنے کا اس پر کوئی نشان ہے یا نہیں!) لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا، پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں، پھر اس کے دستے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا (کیونکہ وہ جانور کہ جس پر تیر چلا گیا تھا) لید اور خون سے (بے داغ) نکل گیا تھا (اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین وایمان کا کوئی نشان وعلامت اس میں نظر نہیں آئے گی) ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا کہا کہ جس کا سینہ عورت کے سینہ کی طرح ہوگا یا کہا کہ گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے اختلاف کے زمانہ میں سامنے آئیں گے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قید بنا کر لایا گیا تو اس میں وہی تمام اوصاف تھے جو نبی کریم ﷺ نے حدیث بیان میں بیان فرمائے تھے۔ بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں سے وہ ہیں جو آپ کے صدقات کے تقسیم کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہیں۔

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ حَدَّثَنَا یُسَیْرُابْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْخَوَارِجِ شَیْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُه‘ یَقُوْلُ وَاَهْوٰی بِیَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ. یَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ

۱۸۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی حدیث بیان کی، ان سے یسیر بن عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ ادھر سے

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

ایک جماعت نکلے گی، یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔

باب ۱۰۳۵. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ

(۱۸۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

۱۰۳۵۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ کریں گی جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۱۸۲۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ کریں گے جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

باب ۱۰۳۶. مَاجَآءَ فِي الْمُتَاَوِّلِيْنَ. قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ ابْنَ خَطَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَآءَ تِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَالِكَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَبْتُهٗ بِرِدَآئِهٖ اَوْبِرِدَآئِيْ فَقُلْتُ : مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَاعُمَرُ اِقْرَأْ يَاهِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُهَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۳۶۔ تاویل کرنے والوں سے متعلق روایات۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے خبر دی، انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا، جب غور سے سنا تو وہ بہت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح آنحضور ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا، لیکن میں نے انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو ان کی چادر سے میں نے ان کی گردن میں پھندا ڈال دیا، ان سے پوچھا کہ اس طرح تمہیں کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، واللہ یہ سورۃ مجھے بھی آنحضور ﷺ نے پڑھائی ہے، جو میں نے تمہیں ابھی پڑھتے سنی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضور ﷺ کے پاس لایا اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے اسے سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ ایسے آپ نے ہمیں نہیں پڑھایا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عمر! انہیں چھوڑ دو۔ ہشام سورہ پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھ کر سنایا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، عمر، اب تم پڑھو۔ میں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر فرمایا، یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح آسانی ہو، پڑھو۔

وَسَلَّمَ : هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَاعُمَرُ، فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَأُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ. حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْبَسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا: اَيُّنَالَمْ يَظْلِمْ نَفْسَه‘؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَابُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۱۸۲۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے یحیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا تو صحابہ کو یہ حکم بہت دشوار نظر آیا اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کون ہوگا جو ظلم نہ کرتا ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس کا مفہوم وہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو، بلکہ اس کا مفہوم لقمان علیہ السلام کے اس قول کی روشنی میں دیکھنا چاہئے جو انہوں نے اپنے لڑکے سے کہا تھا کہ ''اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا، بلاشبہ شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔''

(۱۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَايُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَقُوْلُوْهُ يَقُوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّه‘ لَايُوَافِيْ عَبْدٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

۱۸۲۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں محمود بن الربیع نے خبر دی، کہا کہ میں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ چاشت کے وقت نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے، پھر ایک صاحب نے پوچھا کہ مالک بن الدخشن کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب نے جواب دیا، وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کیا تم ایسا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ کیوں نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمہ کا قرار کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کردیں گے۔

(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَآءِ يَعْنِيْ عَلِيًّا، قَالَ مَاهُوَ

۱۸۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے فلاں نے کہ ابوعبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کا باہم اختلاف ہوا، ابوعبدالرحمٰن نے حبان سے کہا، انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی خون بہانے میں کس قدر جری ہوگئے ہیں۔ آپ کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

لَااَبَالَکَ؟ قَالَ شَيْئٌ سَمِعْتُه، يَقُوْلُه، قَالَ مَاهُوَ؟ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَاَبَا مُرْثَدٍ وَّكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ هٰكَذَا قَالَ اَبُوْعَوَانَةَ خَاخٍ فَاِنَّ فِيْهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا صَحِيْفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَاْتُوْنِيْ بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلٰى اَفْرَاسِنَا حَتّٰى اَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسِيْرُ عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهَا وَكَانَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقُلْنَا اَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِيْ مَعَكِ؟ قَالَتْ مَامَعِيَ كِتَابٌ، فَاَنَخْنَا بِهَا بَعِيْرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِيْ رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا. فَقَالَ صَاحِبِيْ مَانَرٰى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَاكَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْلَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَهْوَتْ اِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَاَخْرَجَتِ الصَّحِيْفَةَ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه، وَالْمُؤْمِنِيْنَ دَعْنِيْ فَاَضْرِبْ عُنُقَه، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاحَاطِبُ مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَاصَنَعْتَ؟ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُّدْفَعُ بِهَا عَنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَه، هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهٖ مَنْ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ صَدَقَ لَاتَقُوْلُوْا لَه، اِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْخَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَالْمُؤْمِنِيْنَ دَعْنِيْ فَلَاَضْرِبَ عُنُقَه، قَالَ اَوَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِعْمَلُوْا

اس پر حبان نے کہا کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ تمہارے باپ نہ ہوں۔ ابوعبدالرحمن نے کہا کہ ایک چیز نے انہیں جری کر دیا ہے۔ میں نے انہیں اسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ حبان نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ ابوعبدالرحمن نے کہا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ) مجھے زبیر اور ابومرثد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم سب گھوڑ سوار تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضہ خاخ پر پہنچو، ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے "خاخ" ہی بیان کیا تھا تو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اور اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین (مکہ) کو لکھا گیا ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے انہیں وہیں پکڑا جہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو آنحضور ﷺ کی روانگی کی اطلاع دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوہ کی تلاشی لی۔ لیکن اس میں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے ساتھی نے کہا کہ اس کے پاس کوئی خط معلوم نہیں ہوتا۔ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آنحضور ﷺ نے غلط بات نہیں کی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ خط نکالو، ورنہ میں تمہیں ننگا کروں گا اب وہ عورت اپنی کمر کی طرف جھکی، اس نے ایک چادر کمر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا، اس کے بعد یہ حضرات خط آنحضور ﷺ کے پاس لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے، میں اس کی گردن ماردوں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ حاطب! تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ! ایسا نہیں ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، بات صرف اتنی ہے کہ میں نے چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا احسان ہو جائے گا اور اس کے بدلہ میں وہ میرے اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت کریں۔ آپ کے جتنے مہاجر صحابہ ہیں، ان میں ایسا کوئی نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں، جو ان کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت نہ کرتے ہوں (جبکہ میرا وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا) آنحضور

مَاشِئتُمْ فَقَدْ اَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَبُوْعَبْدُاللّٰهِ خَاخٍ اَصَحُّ وَلٰكِنْ كَذَالِكَ قَالَ اَبُوْعَوَانَةَ حَاجٍ قَالَ اَبُوْعَبْدُاللّٰهِ وَحَاجٌ تَصْحِيْفٌ وَهُوَ مَوْضَعٌ وَهُشَيْم يَقُوْلُ خَاخٍ

ﷺ نے کہا کہ سچ کہا، بھلائی کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نہ کہو، بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یارسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں ہے؟ تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو، میں نے جنت تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ''خاخ'' زیادہ صحیح ہے، لیکن ابوعوانہ نے اسی طرح ''حاج'' بیان کیا ہے اور ''حاج'' تصحیف ہے، یہ اس جگہ کا نام ہے اور ہشام نے ''خاخ'' بیان کیا ہے۔

كِتَابُ الْاِكْرَاهِ

باب ۱۰۳۷ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ : اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً : وَهِيَ تَقِيَّةٌ. وَقَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ : اِلٰى قَوْلِهٖ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا فَعَذَرَ اللّٰهُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ الَّذِيْنَ لَايَمْتَنِعُوْنَ مِنْ تَرْكِ مَااَمَرَاللّٰهُ بِهٖ، وَالْمُكْرَهُ لَايَكُوْنُ اِلَّا مُسْتَضْعَفاً غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَااُمِرَ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ : اَلتَّقِيَّةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْمَنْ يُكْرِهُهٗ اللُّصُوْصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيِّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ .

کتاب الاکراہ

۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بجز اس صورت کے کہ اس پر زبردستی کی جائے، درآنحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا۔ الا ان تتقوا منهم تقاة میں تقاۃ عین تقیہ ہے اور فرمایا، بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے۔ ارشاد اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کردے تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بے بسوں کا عذر قبول کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا، جس کے ساتھ زبردستی کی جائے، وہ بھی بے بس ہی ہوتا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ حسن نے فرمایا کہ تقیہ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو (کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے) اور پھر اس نے طلاق دے دی ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، یہی قول ابن زبیر، شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ

۱۸۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال

اَنَّ اَبَاسَلْمَةَ بْنَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِی رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّالْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ

نے، ان سے اسامہ نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں دعا کرتے تھے۔ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن الولید رضی اللہ عنہم کو نجات دے، اے اللہ بے بس مسلمانوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ روند دے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آئی تھی۔

باب ۱۰۳۸۔ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

۱۰۳۸۔ جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت کو ترجیح دی۔

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِیُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ.

۱۸۳۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔

ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تین خصوصیتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ایمان کی شیرینی محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اسے سب سے زیادہ عزیز ہوں، یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت اللہ ہی کے لئے کرے۔ یہ کہ اسے کفر کی طرف لوٹ کر جانا اتنا ناگوار محسوس ہوتا ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا۔

(۱۸۳۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ زَيْدٍ يَّقُوْلُ: لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ مُوْثِقِیْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلَوِ انْفَضَّ اُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَّنْقَضَّ

۱۸۳۲۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عباد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، انہوں نے قیس سے سنا، انہوں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے (مکہ معظمہ میں) عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے باندھ دیا تھا اور اب جو کچھ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (انہیں قتل کر کے) کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ پاش پاش ہو جائے تو ایسا ہی ہو جانا چاہئے۔

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ اَلَا تَدْعُوْلَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُلَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا فَيُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ

۱۸۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا حال زار بیان کیا۔ آنحضور اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی، کیونکہ آنحضور ﷺ ہمارے لئے اللہ سے مدد مانگتے، اللہ سے دعا کرتے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ تم سے پہلے (انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں کا) یہ حال تھا کہ ان میں سے کسی

وَيُمشطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ فَمَا يَصُدُّه' ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ. وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضَرَ مَوْتَ لَايَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

ایک کو پکڑلیا جاتا تھا اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا۔ پھر آرالایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے تھے، لیکن یہ آزمائش بھی انہیں اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ گواہ ہے اس اسلام کا کام مکمل ہوگا اور ایک سوار صنعاء سے حضر الموت تک (تنہا) جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر سو بھیڑیئے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہوگا) لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو۔

باب ۱۰۳۹. فِیْ بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهٖ فِی الْحَقِّ وَغَيْرِهٖ.

۱۰۳۹۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے یا اسی طرح کسی شخص کا بیچنا حق وغیرہ کو۔

(۱۸۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَه' حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ فَقَالَ، ذٰلِكَ اُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَااَبَاالْقَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ : اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

۱۸۳۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم آنحضور ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم "بیت المدراس" کے پاس پہنچے تو آنحضور ﷺ نے انہیں آواز دی یامعشر الیہود! اسلام لاؤ، تم محفوظ ہو جاؤ گے (دنیا و آخرت) میں۔ یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم، آپ نے پہنچا دیا، پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا تو یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم آپ نے پہنچا دیا۔ آنحضور ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلاوطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

باب ۱۰۴۰. لَايَجُوْزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو فحش پر مجبور نہ کرو، اگر وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں، تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے جبر و اکراہ کے بعد بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے۔

(۱۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَیْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن جاریۃ انصاری کے دو صاحبزادوں عبدالرحمٰن اور مجمع نے

الْاَنْصَارِيّ عَنْ خَنْسَآءَ بِنْتِ خِذَامِ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

اوران سے خنساء بنت خذام انصاریہ نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کردی، ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اوراب بیوہ تھیں) اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (ناپسندیدگی ظاہر کردی) تو آنحضور ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کردیا۔

(۱۸۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يُسْتَامَرُ النِّسَآءُ فِي اَبْضَاعِهِنَّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَامَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ قَالَ : سُكَاتُهَا اِذْنُهَا

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عمرو نے، جن کا نام ذکوان ہے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے گی تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سادھ لے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

باب ۱۰۴۱ . اِذَا اُكْرِهَ حَتّٰى وَهَبَ عَبْدًا اَوْبَاعَهٗ لَمْ يَجُزْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَاِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِيْ فِيْهِ نَذْرًا فَهُوَ جَآئِزٌ بِزَعْمِهٖ وَكَذٰلِكَ اِنْ دَبَّرَهٗ

۱۰۴۱۔ اگر کسی کو مجبور کیا گیا اور آخر اس نے غلام ہبہ کیا یا بیچا تو جائز نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر خریدنے والے نے اس میں کوئی نذر مان لی تو ان کے خیال کے مطابق یہ نذر صحیح ہوگی۔ اسی طرح اگر اس نے غلام کو مدبر بنایا (تو یہ بھی جائز ہوگا)۔

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ؟ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلٍ

۱۸۳۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے اوران سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری صحابی نے کسی غلام کو مدبر بنایا اوران کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی تو دریافت فرمایا اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن النحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ بیان کیا کہ پھر میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

باب ۱۰۴۲ . مِنَ الْاِكْرَاهِ كَرْهٌ وَّكُرْهٌ وَّاحِدٌ

۱۰۴۲۔ اکراہ سے ماخوذ ''کرہ'' اور کرہ ہم معنی ہیں۔

(۱۸۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوْزَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِيْ عَطَآءٌ اَبُوالْحَسَنِ السُّوَائِيْ وَلَا اَظُنُّهٗ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَايَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوْا النِّسَآءَ كَرْهًا الْاٰيَةَ قَالَ كَانُوْا اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ

۱۸۳۸۔ ہم سے حسین بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے الشیبانی سلیمان بن فیروز نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الشیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابوالحسن السوائی نے حدیث بیان کی اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی، آیت یاایها الذین امنوا لایحل لکم ان ترثوا النسآء کرها الایة بیان کیا کہ جب کوئی شخص (زمانہ جاہلیت

اَوْلِیَآؤُهٗ اَحَقُّ بِامْرَأَتِهٖ اِنْ شَآءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَاِنْ شَآءَ زَوَّجُوْهَا وَاِنْ شَآءُوْا لَمْ يُزَوِّجُوْهَا فَهُمْ اَحَقُّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِذٰلِكَ

میں) مر جاتا ہے تو اس کے قریبی رشتہ دار (اولیاء) اس کی بیوی کے زیادہ مستحق ہوتے تھے، اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا اور اگر چاہتا تو شادی نہ کرتا۔ اس طرح مرنے والے کی بیوی کے وہی سب سے زیادہ حقدار ہوتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

باب ۱۰۴۳۔ اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ اَبِي عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيْدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْاَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيْمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْاَمَةِ الْعَذْرَآءِ قَالَ بِقَدْرِ قِيْمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْاَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَآءِ الْاَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۰۴۳۔ جب عورت زبردستی زنا کی گئی ہو تو اس پر حد نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور جو کوئی ان کے ساتھ زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس زبردستی کے بعد معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" اور لیث نے بیان کی کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انہیں صفیہ بنت ابی عبید نے خبر دی کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے حصہ خمس کے ایک باندی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت زائل کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر حد جاری کرائی اور اسے شہر بدر بھی کر دیا۔ لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی، کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔ زہری نے ایسی کنواری باندی کے متعلق فرمایا، جس کے ساتھ کسی آزاد نے ہم بستری کر لی ہو کہ حاکم کنواری باندی میں اس کی وجہ سے کمی کے مطابق قیمت وصول کرے گا اور آزاد مرد کو کوڑے لگائے گا، لیکن ائمہ کے فیصلہ کے مطابق ثیبہ باندی کی صورت میں تاوان نہیں ہے، البتہ مرد پر حد جاری کی جائے گی۔

(۱۸۳۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِهَا فَاَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ

۱۸۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا۔ اس ظالم نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہ رضی اللہ عنہا کو اس کے پاس بھیجیں۔ آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا۔ وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو آپ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو نہ مسلط کرنا۔ چنانچہ وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

باب ۱۰۴۴۔ يَمِيْنُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ اَنَّهٗ اَخُوْهُ اِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ اَوْ نَحْوَهٗ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ

۱۰۴۴۔ کسی شخص کا اپنے بھائی کے متعلق ایسے وقت میں قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جب اس کے قتل یا اسی طرح کا کوئی اور خوف ہے۔ اسی طرح

يَّخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُوْنَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُوْنَ الْمَظْلُوْمِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ. وَاِنْ قِيْلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ اَوْلَتَاْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ اَوْ لَتَبِيْعَنَّ عَبْدَكَ، اَوْتُقِرُّ بِدَيْنٍ، اَوْتَهَبُ هِبَةً وَتَحِلَّ عُقْدَةً اَوْلَنَقْتُلَنَّ اَبَاكَ اَوْاَخَاكَ بِالْاِسْلَامِ وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْقِيْلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ اَوْلَتَاْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ اَوْلَنَقْتُلَنَّ اِبْنَكَ اَوْاَبَاكَ اَوْذَارَحِمٍ مَحْرَمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ اِنْ قِيْلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ اَبَاكَ اَوِابْنَكَ اَوْلَتَبِيْعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ اَوْتُقِرُّ بِدَيْنٍ اَوْتَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُوْلُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ. فَرَّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَغَيْرِهٖ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاِمْرَاَتِهٖ هٰذِهٖ اُخْتِيْ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ. وَقَالَ النَّخَعِيُّ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ. وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ

وہ شخص جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اور اسے خوف ہو اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے بھائی سے مظالم کو ہٹائے گا اور اس کی مدافعت کرے گا اور بے یارومددگار نہیں چھوڑے گا، پس اگر کوئی مظلوم کی حمایت میں لڑتا ہے تو اس پر خون بہا اور قصاص واجب نہیں ہوگا اور اگر کسی سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام بیچنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کسی معاہدہ کو ختم کرنا ہوگا یا ہم تیرے باپ یا بھائی کو جو مسلمان ہیں، قتل کردیں گے تو ایسے شخص کو اس معاملہ میں اجازت ہے۔ بوجہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس سے کہا گیا کہ تمہیں شراب پینا پڑے گا یا مردار کھانا ہوگا، یا ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی قریبی رشتہ دار کو قتل کردیں گے تو اسے اس معاملہ میں وسعت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مضطر نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اپنی ہی بات کی مخالفت کردی اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کردیں گے ورنہ تم اس غلام کو فروخت کردو یا قرض کا اقرار کرلو، یا ہدیہ دو تو قیاس کے مطابق یہ اقرار اس پر لازم ہے، لیکن ہمارا طریقہ بہتر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور اس طرح کے تمام عقد باطل ہیں، ان لوگوں نے ذی رحم محرم اور دوسرے رشتہ داروں میں فرق بلا کتاب وسنت کی بنیاد کے کیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہے۔ اور اس سے مراد اللہ کے راستہ میں (بہن ہونا) تھا۔ اور نخعی نے فرمایا کہ اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت پر مدار ہوگا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

(۱۸۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

۱۸۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا۔

(۱۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُه' اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُه'؟ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْتَمْنَعُه' مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُه'

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم! ایک صاحب نے عرض کی۔ یارسول اللہ ! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا، لیکن آپ کا کیا خیال ہے، جب وہ ظالم ہوگا پھر میں اس کی مدد کیسے کروں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے روکنا، کیونکہ یہی اس کی مدد ہے۔

كِتَابُ الْحِيَل

کتاب الحیل

باب ۱۰۴۵. فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَاَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى فِي الْاَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

۱۰۴۵۔ حیلے! چھوڑنے کے متعلق احادیث اور یہ کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے گا، ایمان میں یا اس کے سوا اور چیزوں میں۔

(۱۸۴۲) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه' اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُه' اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ هَاجَرَ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُه' اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ

۱۸۴۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، اے لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی ہجرت (کا ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہوگی کہ جسے وہ حاصل کرے یا عورت ہوگی جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہوگی۔

باب ۱۰۴۶. فِي الصَّلٰوةِ

۱۰۴۶۔ نماز کے بارے میں۔

(۱۸۴۳) حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

۱۸۴۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا، جسے وضو کی ضرورت ہو، یہاں تک کہ وضو کرلے۔

باب ۱۰۴۷. فِي الزَّكٰوةِ وَاَنْ لَايُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَايُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

۱۰۴۷۔ زکوٰۃ کے بارے میں۔ اور یہ کہ ایک جگہ مجتمع صدقہ کو مختلف حصوں میں نہ تقسیم کردے اور نہ مختلف جگہوں کے صدقہ کو ایک میں ملائے، صدقہ زیادہ ہوجانے کے خوف سے۔

(۱۸۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ الانصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَه، اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَه، فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

انس نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے صدقہ کے خوف سے۔ ❶

(۱۸۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاسِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا . فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ : شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا. قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ اَخْبَرَه، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامَ. قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ. اَوْدَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيْرٍ حِقَّتَانِ فَاِنْ اَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا اَوْوَهَبَهَا اَوْاحْتَالَ فِيْهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

۱۸۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسہیل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے، اور عرض کی یارسول اللہ ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں، سوائے ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے، سوائے ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو۔ انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں۔ پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے۔ اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا (یہ آپ نے فرمایا کہ) اگر اس نے صحیح کہا ہے تو جنت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں میں دو حصے ہیں۔ پس ایک مالک نے ان اونٹوں کو قصداً ہلاک کر دیا یا ہبہ کر دیا، اس میں کوئی حیلہ کیا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

(۱۸۴۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَنْ مَعْمَرٌ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۸۴۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے اور

❶ بعض روایات میں "غنم" اور "ابل" کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی بکری یا اونٹ سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کی سابقہ پوزیشن کو باقی رکھا جائے گا۔ اصل میں جس حساب سے صدقہ لیا جائے گا اس کی پیش نظر بعض اوقات اگر جانور مختلف لوگوں کی ملک ہیں اور الگ الگ رہتے ہیں تو بعض صورتوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہوسکتی ہے اور انہیں یکجا کرنے سے زکوٰۃ کی مقدار میں کمی ہوسکتی ہے۔ اس کے برخلاف بعض اوقات یکجا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہوجاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہوسکتی ہے۔ حدیث میں اس سے روکا گیا ہے کہ کوئی ایسا حیلہ نہ اختیار کیا جائے جس سے زکوٰۃ میں کمی اور واجبی میں سے بچت مقصود ہو۔ یہ صرف جانوروں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ دوسرے اموال میں بھی یہ صورت ہوسکتی ہے۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُه' فَيَطْلُبُه' وَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللّٰهِ لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُه' حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَه' فَيُلْقِمَهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا مَارَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَه' بِاَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِىْ رَجُلٍ لَّه' اِبِلٌ فَخَافَ اَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِاِبِلٍ مِّثْلِهَا اَوْبِغَنَمٍ اَوْبِبَقَرٍ اَوْبِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِّنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ اِحْتِيَالًا فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ. وَهُوَ يَقُوْلُ اِنْ زَكّٰى اِبِلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحُوْلَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ اَوْبِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ

ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ چتکبرا اژدھا بن کر آئے گا، اس کا مالک اس سے بھاگے گا، لیکن وہ اسے تلاش کررہا ہوگا اور کہے گا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں۔ فرمایا واللہ وہ مسلسل تلاش کرتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ پھیلا دے گا اور اژدھا اسے لقمہ بنالے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جانوروں کے مالک جنہوں نے ان کا شرعی حق ادا نہیں ادا کیا ہوگا قیامت کے دن ان پر وہ جانور مسلط کردیئے جائیں گے اور وہ اپنی کھروں سے اس کے چہرے کو نوچیں گے اور بعض نے کہہ دیا کہ اگر ایک شخص کے پاس اونٹ ہیں اور اسے خطرہ ہے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہوجائے گی اور اس لئے وہ کسی دن زکوٰۃ سے بچنے کے طور پر اسے جیسے اونٹ یا بکری یا گائے یا درہم کے بدلے میں بیچ دی تو اس پر کوئی حرج نہیں اور پھر اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر وہ اپنے اونٹ کی زکوٰۃ سال پورے ہونے سے ایک دن یا ایک سال پہلے دے دے تو زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔

(۱۸۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' قَالَ اِسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَه' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِقْضِهٖ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا بَلَغَتِ الْاِبِلُ عِشْرِيْنَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ. فَاِنْ وَّهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ اَوْبَاعَهَا فِرَارًا وَّاحْتِيَالًا لِاِسْقَاطِ الزَّكٰوةِ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ اِنْ اَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْئَ فِىْ مَالِهٖ

۱۸۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور ان کی وفات نذر پوری ہونے سے پہلے ہی ہوگئی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کردو اور اس کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب اونٹ کی تعداد بیس ہوجائے تو اس میں چار بکریاں ہیں، پس اگر سال پورا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کردے یا اسے بیچ دے، زکوٰۃ سے بچنے یا حیلہ کے طور پر تاکہ زکوٰۃ اس پر سے ختم ہوجائے تو اس پر کوئی چیز جواب نہیں ہوگی۔ یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کردیا اور پھر مرگیا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

باب ۱۰۴۸.

۱۰۴۸۔

(۱۸۴۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ

۱۸۴۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے عبیداللہ نے بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ

الشِّغَارِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ : مَاالشِّغَارُ قَالَ يُنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَه، بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيُنْكِحُ اُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُه، اُخْتَه، بِغَيْرِ صَدَاقٍ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : اِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَآئِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ . وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَآئِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

نے ''شغار'' سے منع کیا ہے۔ میں نے نافع سے پوچھا۔شغار کیا ہے؟ انہوں نے کہا، یہ کہ کوئی شخص بغیر مہر کسی سے نکاح کرتا ہے یا اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا یا اپنی بہن سے اس کا نکاح کرتا ہے اور اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلہ سے کام لیا اور شغار کا نکاح کر دیا تو جائز ہے۔ اور شرط غلط ہوگی اور متعہ کے سلسلہ میں کہا کہ نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض نے کہا کہ متعہ اور شغار جائز ہے اور شرط باطل ہے؟

(۱۸۴۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنَي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ لَه، اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَايَرٰى بِمُتْعَةِ النِّسَآءِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : اِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : النِّكَاحُ جَآئِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ

۱۸۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے زہری نے، ان سے حسن اور عبداللہ بن محمد بن علی نے، ان سے ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی لڑائی کے موقع پر اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلہ سے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے ہو جائے گا اور شرط (متعہ کی) باطل ہو جائے گی۔

باب ۱۰۴۹ . مَايُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوْعِ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْكَلَاءِ

۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں حیلہ کے استعمال پر ناپسندیدگی اور زائد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ اسے زائد گھاس سے روکنے کی وجہ سے بنا سکے۔

(۱۸۵۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْكَلَاءِ

۱۸۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ زائد پانی سے اس لئے کسی کو نہ روکا جائے کہ اسے زائد گھاس سے روکنے کی وجہ بنایا جا سکے۔

باب ۱۰۵۰ . مَايُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

۱۰۵۰۔ نجش کی کراہت۔

(۱۸۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجَشِ

۱۸۵۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع نجش سے منع فرمایا۔

باب ۱۰۵۱ . مَايُنْهٰى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوْعِ وَقَالَ اَيُّوْبُ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ كَمَا يُخَادِعُوْنَ اٰدَمِيًّا لَوْاَتَوُا الْاَمْرَ عِيَانًا كَانَ اَهْوَنَ عَلَيَّ

۱۰۵۱۔ خرید و فروخت میں دھوکا دینے کی ممانعت۔ اور ایوب نے فرمایا کہ ''وہ اللہ کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو دھوکا دیتے ہیں، اگر وہ کھل کر کریں تو اس میں میرے لئے زیادہ آسانی ہوگی۔

(۱۸۵۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَۃَ

حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکا کھا جاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جب تم کچھ خریدا کرو تو کہہ دیا کرو کہ اس میں کوئی دھوکہ نہ ہو۔

باب ۱۰۵۲. مَایُنْھٰی مِنَ الْاِحْتِیَالِ لِلْوَلِیِّ فِی الْیَتِیْمَۃِ الْمَرْغُوْبَۃِ وَاَنْ لَّایُکَمِّلَ صَدَاقَھَا

۵۲۔ یتیم لڑکی جو پسند ہو کے ساتھ حیلہ کرنے اور اس لڑکی کا مہر پورا نہ کرنے کی ولی کو ممانعت۔

(۱۸۵۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ کَانَ عُرْوَۃُ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ سَاَلَ عَآئِشَۃَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ. قَالَتْ ھِیَ الْیَتِیْمَۃُ فِی حَجْرِ وَلِیِّھَا فَیَرْغَبُ فِی مَالِھَا وَجَمَالِھَا فَیُرِیْدُ اَنْ یَتَزَوَّجَھَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّۃِ نِسَآئِھَا فَنُھُوْا عَنْ نِکَاحِھِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَھُنَّ فِی اِکْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ

۱۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، آپ نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی لڑکی کے مال اور اس کے حسن سے دلچسپی رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں (کی مہر وغیرہ کے سلسلہ میں) جو سب سے معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے نکاح کر لے تو ایسے ولیوں کو ان لڑکیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ولی مہر کو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے۔ پھر لوگوں نے آنحضور ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں۔ اور حدیث کا ذکر کیا۔

باب ۱۰۵۳. اِذَا غَصَبَ جَارِیَۃً فَزَعَمَ اَنَّھَا مَاتَتْ فَقُضِیَ بِقِیْمَۃِ الْجَارِیَۃِ الْمَیِّتَۃِ ثُمَّ وَجَدَھَا صَاحِبُھَا فَھِیَ لَہٗ وَیَرُدُّ الْقِیْمَۃَ وَلَاتَکُوْنُ الْقِیْمَۃُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِیَۃُ لِلْغَاصِبِ لِاَخْذِہِ الْقِیْمَۃَ. وَفِی ھٰذَا اِحْتِیَالٌ لِّمَنِ اشْتَھٰی جَارِیَۃَ رَجُلٍ لَایَبِیْعُھَا فَغَصَبَھَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّھَا مَاتَتْ حَتّٰی یَاْخُذَ رَبُّھَا قِیْمَتَھَا فَتَطِیْبُ لِلْغَاصِبِ جَارِیَۃُ غَیْرِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ. وَلِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۱۰۵۳۔ جب کسی نے کوئی باندی غصب کی اور غصب کرنے والے نے یقین دلایا کہ وہ مر گئی ہے۔ چنانچہ مری ہوئی باندی کی قیمت کا فیصلہ کر دیا گیا۔ لیکن اس کے بعد اس کے اصل مالک کو وہ (زندہ) مل گئی تو باندی مالک کی ہوگی اور وہ اس کی قیمت واپس کرے گا اور یہ قیمت اس کی قیمت نہیں بنے گی۔ لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ باندی غصب کرنے والے کی ہوگی، کیونکہ اس نے قیمت وصول کر لی ہے، لیکن اس صورت میں ایسے لوگوں کے لئے حیلہ کی صورت نکل آئے گی جو کسی کی باندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا کہ وہ اسے پہلے زبردستی لے لیں اور بعد میں کہہ دیں کہ وہ مر گئی۔ لیکن جب اس کا مالک قیمت وصول کر لے (تو ظاہر کر دیں کہ یہ سب افسانہ تھا) اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

ہے کہ "تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہوگا۔

(۱۸۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُعْرَفُ بِهٖ

۱۸۵۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوا، جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا۔

باب ۱۰۵۴۔

۱۰۵۴۔

(۱۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَّاَقْضِیَ لَهٗ عَلٰی نَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

۱۸۵۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہم جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے فریق مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ فصیح ہو اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کردوں جو میں تم سے سنتا ہوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کردوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔

باب ۱۰۵۵۔ فِی النِّکَاحِ

۱۰۵۵۔ نکاح کے سلسلے میں۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاذَنَ وَلَا الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَامَرَ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ اِذَا سَکَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : اِنْ لَّمْ تُسْتَاذَنِ الْبِکْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَاَقَامَ شَاهِدَیْ زُوْرٍاَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَاَثْبَتَ الْقَاضِیْ نِکَاحَهَا وَالزَّوْجُ یَعْلَمُ اَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّطَاَهَا وَهُوَ تَزْوِیْجٌ صَحِیْحٌ

۱۸۵۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور کسی ثیبہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کرلیا جائے۔ پوچھا گیا، یارسول اللہ! اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے، اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا لیکن کسی شخص نے حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کردیئے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے، اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کردیا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی، اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہ نکاح صحیح ہوگا۔

(۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ وُّلْدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ اَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى شَيْخَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَّ فَاِنَّ خَنْسَآءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَاَمَّا عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْهِ اَنْ خَنْسَآءَ.

۱۸۵۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم نے کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ اس کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کردے گا، حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبدالرحمٰن اور مجمع جو جاریہ کے بیٹے تھے، کہلا بھیجا، انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں، کیونکہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کردیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح کو رد کردیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو اپنے والد کے واسطہ سے یہ کہتے سنا ہے کہ خنساء الخ؟

(۱۸۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَامَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنِ احْتَالَ اِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُوْرٍ عَلٰى تَزْوِيْجِ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ بِاَمْرِهَا فَاَثْبَتَ الْقَاضِيْ نِكَاحَهَا اِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَاِنَّهٗ يَسَعُهٗ هٰذَا النِّكَاحُ وَلَابَاْسَ بِالْمُقَامِ لَهٗ مَعَهَا

۱۸۵۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی اُن سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کرلیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے۔ صحابہؓ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ کہ وہ خاموش ہو جائے، پھر بھی بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیلہ کیا (اور یہ جھوٹ گھڑا) کہ کسی ثیبہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کردیا، جبکہ شوہر کو خوب علم ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لئے اس عورت کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ قُلْتُ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِيْ قَالَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيْمَةً اَوْبِكْرًا فَاَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَآءَ بِشَاهِدَيْ زُوْرٍ عَلٰى اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا فَاَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيْمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِيْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ

۱۸۵۹۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو، لیکن لڑکی تیار نہیں ہوئی، اس پر اس نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کرلی ہے، پھر جب اس کی اطلاع لڑکی کو

حَلَّ لَهُ الْوَطْیُ

باب ١٠٥٦. مَايُكْرَهُ مِنَ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَآئِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

(١٨٦٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءِ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ. وَكَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ اَجَازَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي اَهْدَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ قُلْتُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهُ سَيَدْنُوْمِنْكِ فَقُوْلِي لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَافَقُوْلِيْ لَهُ مَاهٰذَا الرِّيْحُ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكَ وَقُوْلِيْهِ اَنْتِ يَاصَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَالَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ اَنْ اُبَادِرَهُ بِالَّذِيْ قُلْتِ لِيْ وَاِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِّنْكِ. فَلَمَّا دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ لَاقُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَاحَاجَةَ لِيْ بِهٖ قَالَتْ

ہوئی تو وہ بھی راضی ہوگئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کرلیا، جبکہ شوہر کو علم ہے کہ یہ غلط ہے، تب بھی ہم بستری جائز ہے۔

۱۰۵۶۔ عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنے کی کراہت اور جو اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا تھا۔

۱۸۶۰۔ ہم سے عبیداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حلوا پسند کرتے تھے اور شہد پسند کرتے تھے اور عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے اجازت لیتے تھے ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لئے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے، ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے، جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ ﷺ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کپی انہیں ہدیہ کی تھی اور انہوں نے آنحضور ﷺ کو اس کا مشروب پلایا تھا۔ میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ ایک حیلہ کروں گی۔ چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا کہ جب آنحضور ﷺ آپ کے یہاں آئیں گے تو آپ کے قریب بھی آئیں گے۔ اس وقت آپ سے کہنا کہ یارسول اللہ ﷺ شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں، تم کہنا کہ پھر یہ بدبو کس چیز کی ہے؟ آنحضور ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ ﷺ کے جسم کے کسی حصہ سے بو آئے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کا جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا۔ اس پر کہنا کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا اور میں بھی آنحضور ﷺ سے یہی بات کہوں گی اور صفیہ تم بھی آنحضور ﷺ سے یہ کہنا۔ چنانچہ جب آنحضور ﷺ سودہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت آنحضور ﷺ سے یہ بات جلدی سے کہہ دیتی جبکہ آپ دروازے پر ہی تھے، آخر جب آنحضور ﷺ آئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ، آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ آنحضور ﷺ

تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَّمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اُسْكُتِيْ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا، پھر بو کیسی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ میں نے کہا کہ اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا اور جب میرے پاس آئے تو میں نے بھی یہی کہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ ﷺ گئے تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ شہد میں پھر آپ کو پلاؤں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے ممنوع کردیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا، چپ بھی رہو۔

باب ۱۰۵۷. مَایُکْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

(۱۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَاتَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۱۰۵۷۔ طاعون سے فرار اختیار کرنے کے لئے حیلہ جوئی کی کراہت

۱۸۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے اُن سے عبداللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو آپ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو اس میں نہ داخل ہو، لیکن اگر کسی جگہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وبا سے بھاگنے کے لئے تم وہاں سے نکلو بھی نہ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس آگئے اور ابن شہاب سے روایت ہے۔ ان سے سلام بن عبداللہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس آگئے۔

(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِاَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَايَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْهُ.

۱۸۶۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عامر ابن سعد ابن ابی وقاص نے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے، جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آجاتا ہے۔ پس جو شخص کسی سرزمین میں وبا پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے، لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلے بھی نہ۔

باب ۱۰۵۸. فِی الْھِبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ وَھَبَ ھِبَةَ اَلْفِ دِرْھَمٍ اَوْاَکْثَرَ حَتّٰی مَکَثَ عِنْدَہٗ سِنِیْنَ وَاحْتَالَ فِیْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاھِبُ فِیْھَا فَلاَ زَکَاةَ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْھُمَا فَخَالَفَ الرَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْھِبَةِ وَاَسْقَطَ الزَّکَاةَ

۱۰۵۸۔ ہبہ اور شفعہ کے بارے میں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے کوئی ہبہ ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کا کیا، اور اس کے پاس وہ سالوں رہا، پھر اس نے حیلہ کیا اور ہبہ کرنے والے نے اس مال کو واپس لے لیا تو اس میں زکوٰۃ دونوں فریق میں سے کسی پر واجب نہیں ہوگی، لیکن اس قول کے قائل نے ہبہ کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو بھی ساقط قرار دے دیا۔

(۱۸۶۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

۱۸۶۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب السختیانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لئے بری مثال مناسب نہیں۔

(۱۸۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی مَاشَدَّدَہٗ فَاَبْطَلَہٗ وَقَالَ اِنِ اشْتَرٰی دَارًا فَخَافَ اَنْ یَّاْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرٰی مِنْ مِّائَةِ سَھْمٍ ثُمَّ اِشْتَرَی الْبَاقِیَ. وَکَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِی السَّھْمِ الْاَوَّلِ وَلاَ شُفْعَةَ لَہٗ فِیْ بَاقِی الدَّارِ وَلَہٗ اَنْ یَّحْتَالَ فِیْ ذٰلِکَ

۱۸۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسیم نہ ہو سکتی ہو، پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے۔ پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بناء پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سو حصے کر کے ایک حصہ اس میں سے پہلے خرید لیا اور باقی حصے بعد میں خریدے تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں پڑوسی کو شفعہ کا حق ہوگا، گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہوگا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ یہ حیلہ کرے۔

(۱۸۶۵) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشُّرَیْدِ قَالَ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ اِلٰی سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْرَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ اَلاَتَاْمُرُ ھٰذَا اَنْ یَّشْتَرِیَ مِنِّیْ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْ دَارِیْ فَقَالَ لاَاَزِیْدُہٗ عَلٰی اَرْبَعِمِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَاِمَّا مُنَجَّمَةٍ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُہٗ

۱۸۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے، انہوں نے عمرو بن الشرید سے سنا، بیان کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابورافع نے مسور (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرا کمرہ جو میرے گھر میں ہے، مجھ سے خرید لیں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا، اور وہ بھی قسطوں میں

وَلَوْلَا اَنِّی سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ مَابِعْتُکَہٗ اَوْقَالَ مَااَعْطَیْتُکَہٗ قُلْتُ لِسُفْیَانَ اِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ یَقُلْ ھٰکَذَا قَالَ لٰکِنَّہٗ قَالَ لِیْ ھٰکَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّبِیْعَ الشُّفْعَۃَ فَلَہٗ اَنْ یَّحْتَالَ حَتّٰی یُبْطِلَ الشُّفْعَۃُ فَیَھَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِیْ الدَّارَ وَیَحُدُّھَا وَیَدْفَعُھَا اِلَیْہِ وَیُعَوِّضُہُ الْمُشْتَرِیْ اَلْفَ دِرْھَمٍ فَلَایَکُوْنُ لِلشَّفِیْعِ فِیْھَا شُفْعَۃٌ

دوں گا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ بیچتا۔ میں نے سفیان سے اس پر کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا، لیکن مجھ سے انہوں نے اسی طرح بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شفعہ کو بیچنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حیلہ کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ شفعہ کو باطل کر دے اور وہ اس طرح کہ بیچنے والا خریدنے والے کو گھر ہبہ کر دے تو ایسی اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے۔ پھر خریدنے والا اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم بیچنے والے کو دے تو ایسی صورت میں شفیع کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔

(۱۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ سَعْدًا سَاوَمَہٗ بَیْتًا بِاَرْبَعِمِائَۃِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ لَمَا اَعْطَیْتُکَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اِنِ اشْتَرٰی نَصِیْبَ دَارٍ فَاَرَادَ اَنْ یُّبْطِلَ الشُّفْعَۃَ وَھَبَ لِابْنِہِ الصَّغِیْرِ وَلَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ یَمِیْنٌ

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے، ان سے عمرو بن شرید نے، ان سے ابو رافع نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مثقال قیمت لگائی، تو آپ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ دیتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو ہبہ کر دینا چاہئے اور اس پر کوئی قسم بھی نہیں ہوگی۔

باب ۱۰۵۹. اِحْتِیَالِ الْعَامِلِ لِیُھْدٰی لَہٗ

۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تا کہ اسے ہدیہ دیا جائے۔

(۱۸۶۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعٰی ابْنَ اللُّتْبِیَّۃِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَہٗ قَالَ ھٰذَا مَالُکُمْ وَھٰذَا ھَدِیَّۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْکَ وَاُمِّکَ حَتّٰی تَاْتِیَکَ ھَدِیَّتُکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَاللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا مَالُکُمْ وَھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ

۱۸۶۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصول یابی کے لئے عامل بنایا، ان صاحب کا نام ابن اللتبیۃ اللُّتْبِیَّۃ تھا، پھر جب یہ صاحب واپس آئے اور آنحضور ﷺ نے ان کا حساب لیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ کا) ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہے، اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ ہدیہ تمہارے پاس آ جاتا۔ پھر اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ امابعد۔ میں تم میں سے ایک کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں، جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے، پھر وہ

اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ؟ وَاللّٰهِ لَايَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهٗ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِيْ

شخص آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا، اسے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہئے، تا کہ اس کا ہدیہ وہیں پہنچ جائے، واللہ تم میں سے حق کے سوا جو بھی کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا میں تم سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اونٹ اٹھائے ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا۔ اے اللہ، کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے آنحضور ﷺ کو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا۔

(۱۸۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنِ اشْتَرٰى دَارًا بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَابَاْسَ اَنْ يَّحْتَالَ حَتّٰى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهٗ تِسْعَةَ الْاٰفِ دِرْهَمٍ وَّتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّتِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ وَيَنْقُدَهٗ دِيْنَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِيْنَ الْاَلْفِ فَاِنْ طَلَبَ الشَّفِيْعُ اَخَذَهَا بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّاِلَّا فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَى الدَّارِ فَاِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ اِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ الْاٰفِ دِرْهَمٍ وَّتِسْعُمِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ دِرْهَمًا وَّدِيْنَارٌ لِاَنَّ الْبَيْعَ حِيْنَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّيْنَارِ فَاِنْ وَّجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَاِنَّهٗ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ. قَالَ فَاَجَازَ هٰذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَادَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ

۱۸۶۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے ان سے عمرو بن شرید نے اور ان سے ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پڑوسی اپنے جوار کا زیادہ مستحق ہے اور بعض نے کہا کہ اگر کسی سے کوئی گھر بیس ہزار درہم میں خریدنا چاہے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ اس طرح سے حیلہ کے ذریعہ بیس ہزار درہم میں خریدے کہ نو ہزار نوسو ننانوے درہم تو درہم کی صورت میں نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلہ میں ایک دینار دے دے۔ اسکے بعد اگر حق شفعہ کا دعویدار اس کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے بیس ہزار درہم دینے ہوں گے، ورنہ گھر کے حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس گھر کا اصل مالک کوئی اور نکل آیا تو خریدنے والا بیچنے والے کو اسی قیمت پر گھر لوٹائے گا جو اس نے بیچنے والے کو دی تھی۔ یعنی نو ہزار نوسو ننانوے درہم اور ایک دینار۔ کیونکہ جب بیچنے کا اصل حقدار دوسرا نکل آیا تو دینار کو بھنانے کی حیثیت ختم ہوگئی اور اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا اور اس کا کوئی دوسرا حقدار نہیں پیدا ہوا تو بیچنے والے کو خریدنے والا بیس ہزار درہم ہی میں گھر دے سکتا ہے۔ امام بخاری نے کہا کہ اس قول کے قائل نے مسلمانوں کے درمیان دھوکے کو جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (خرید و فروخت میں) نہ کمزوری ہو نہ بدنیتی ہو اور نہ کوئی نقصان دہ چیز ہو۔

(۱۸۶۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۱۸۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن میسرہ نے

الشَّرِيْد اَنَّ اَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدًا بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِاَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَ

باب ۱۰۶۰. التَّعْبِيْرِ وَاَوَّلَ مَابُدِئَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

(۱۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : اَوَّلَ مَابُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَايَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ. فَكَانَ يَاْتِي حِرَآءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتَ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهٗ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَااَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ حَتّٰى بَلَغَ مَالَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِي، زَمِّلُوْنِي فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَاخَدِيْجَةُ مَالِي؟ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهٗ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ

حدیث بیان کی، ان سے عمر بن شرید نے کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں بیچا اور فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی حق پڑوسی کا زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو یہ گھر نہ دیتا۔

۱۰۶۰۔ تعبیر خواب۔ اور رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء۔ سچے خواب کے ذریعہ ہوئی۔

۱۸۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سچے خواب کے ذریعہ ہوئی، چنانچہ آنحضور ﷺ جو خواب بھی دیکھتے تو وہ صبح کی پو پھٹنے کی طرح سامنے آجاتا تھا اور آنحضور ﷺ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا خدا کی یاد کرتے تھے۔ چند متعین دنوں کے لئے (یہاں آتے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کردیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آ گیا اور آپ غار حرا میں ہی تھے۔ چنانچہ اس میں فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھئے، آنحضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبوچا۔ میں نے اس کی وجہ سے بہت تکلیف محسوس کی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھئے، پھر میں نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پھر تیسری مرتبہ دبوچا، جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ یہاں تک کہ "مالم یعلم" تک تلاوت کی۔ پھر جب آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ کے شانے کانپ رہے تھے اور جب اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھادو، مجھے چادر اڑھادو۔ چنانچہ آپ ﷺ کو چادر اڑھادی گئی اور جب آپ ﷺ کا خوف دور ہوا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہوگیا ہے؟ اور پھر آپ ﷺ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا

الْحَقِ ثُمَّ انطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخُوْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَالَيْتَنِىْ فِيْهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْىُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَىْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَىْ يُلْقِىَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَالِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ہرگز نہیں، آپ کو بشارت ہو، کیونکہ واللہ خداوند تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ کے پاس لائیں جو خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے، یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے۔ چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں آپ انجیل لکھا کرتے تھے۔ وہ اس وقت بہت بوڑھے ہوچکے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے پوچھا، بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آنحضور ﷺ نے جو دیکھا تھا، اس کی تفصیل سنائی تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس (جبرئیل علیہ السلام ہے) جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور جب تمہیں تمہاری قوم نکالتی تو زندہ رہتا۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا، کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں، جب بھی وہ کوئی پیغام لے کر آیا ہے جسے لے کر آپ آئے ہیں، تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اور میں نے تمہارے وہ ایام پالئے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اور آنحضور ﷺ کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا، جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے آپ نے پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرادیں تو جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آنحضور ﷺ کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے، لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور اس کا قصد کیا۔ لیکن جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبرئیل سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ''فالق الاصباح'' سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

باب ۱۰۶۱۔ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ

۱۰۶۱۔ نیکیوں کے خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو منڈوائے ہوئے یا

وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا

ترشوائے ہوئے اور تمہیں خوف نہ ہوگا۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔

(۱۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً ا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۸۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے۔

باب ۱۰۶۲ . الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

۱۰۶۲۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۱۸۷۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ

۱۸۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (اچھے) خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں۔

(۱۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِاللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ

۱۸۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے، جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے ناپسند ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہئے اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۰۶۳ . الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جز ہے۔

(۱۸۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ. وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيْتُهٗ بِالْيَمَامَةِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ وَعَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا

۱۸۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، اور ان کی تعریف کی کہ میں نے ان سے یمامہ میں ملاقات کی تھی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اسے اس سے پناہ مانگنی چاہئے اور بائیں

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه‘

طرف تھوکنا چاہئے، کیونکہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عبداللہ بن یحییٰ سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، نبی کریم ﷺ سے اسی طرح۔

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۱۸۷۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جز ہے۔

(۱۸۷۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ وَّحُمَیْدٌ وَّاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَشُعَیْبٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جز ہے۔ اس کی روایت ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ نے اور شعیب نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۱۸۷۷) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّه‘ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۱۸۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی حازم نے اور دراوردی حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس جزؤوں میں سے ایک جز ہے۔

باب ۱۰۶۴۔ اَلْمُبَشِّرَاتِ

۱۰۶۴۔ مبشرات۔

(۱۸۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ

۱۸۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے سعید بن میتب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا مبشرات کیا ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب۔

باب ۱۰۶۵۔ رُؤْیَا یُوْسُفَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ قَالَ یٰبُنَیَّ

۱۰۶۵۔ یوسف علیہ السلام کا خواب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا، دیکھتا ہوں کہ وہ میرے آگے

لَاتَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰی اِخْوَتِکَ فَيَكِيْدُوْا لَکَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَكَذٰلِکَ يَجْتَبِيْکَ رَبُّکَ وَيُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَه، عَلَيْکَ وَعَلٰی اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰی اَبَوَيْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی يٰاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّه، هُوَالْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ فَاطِرٌ وَالْبَدِيْعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ

جھک رہے ہیں۔ وہ بولے میرے پیارے بیٹے، اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا، ورنہ وہ تمہاری ایذا کے لئے کوئی چال چل کرر ہیں گے۔ بے شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، اور اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور آل یعقوب پر پورا کرے گا۔ جیسا کہ وہ اسے اس سے قبل پورا کر چکا ہے تمہارے دادا اور پردادا ابراہیم و اسحاق پر۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور یوسف علیہ السلام نے کہا اے میرے باپ! یہ ہے میرے قبل والے خواب کی تعبیر۔ اسے میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اسی نے میرے ساتھ کیسا احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے لے آیا۔ بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا۔ بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے، بے شک وہی ہے علم والا، حکمت والا اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دیا، اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز دنیا و آخرت میں ہے، مجھے دنیا سے اپنا فرمانبردار اٹھا اور مجھے صالحین میں جا ملا۔'' فاطر بدیع مبتدع باری وخالق۔'' ہم معنی ہیں بدء بادیہ سے ہے۔

باب ۱۰۶۶۔ رُؤْيَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّيْ اَرٰی فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّه، لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّااِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِکَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ اَسْلَمَا سَلَّمَامَااُمِرَا بِهٖ وَتَلَّه، وَضَعَ وَجْهَه، بِالْاَرْضِ

۱۰۶۶۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس جب اسماعیل ابراہیم (علیہما السلام) کے ساتھ جدوجہد کے قابل ہوئے تو ابراہیم نے کہا، اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا، میرے والد! آپ کیجئے اس کے مطابق جو آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پس جب کہ دونوں تیار ہو گئے اور اسے پیشانی کے بل پچھاڑا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ اسلمنا کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں جھک گئے اور حکم کے سامنے جو انہیں دیا گیا تھا'' وتلہ'' یعنی ان کی پیشانی کو زمین پر رکھا۔

باب ۱۰۶۷۔ اَلتَّوَاطُؤُ عَلَی الرُّؤْيَا

۱۰۶۷۔ خواب کا توارد۔

۱۸۷۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّ اُنَاسًا اُرُوْ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۸۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر (رمضان کی) سات تاریخ آخری تاریخ میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہوگی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو۔

باب ۱۰۶۸. رُؤيَا اَهْلِ السُّجُوْنِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّي اَرَانِي اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّي اَرَانِي اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِي خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاوِيْلِهٖ اِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ لَايَاْتِيْكُمَا، طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي اِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ. وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ مَاكَانَ لَنَااَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَشْكُرُوْنَ يَاصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَااَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّالِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ يَاصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّي اَرٰى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يَاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُؤْيَايَ

۱۰۶۸۔ قیدیوں اور اہل شرک وفساد کے خواب۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اور (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ جیل خانہ میں دو اور جوان داخل ہوئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ انگور کا شیرہ نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر خوان میں روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں۔ اس میں سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ آپ ہم کو اس کی تعبیر بتایئے۔ بے شک ہم تو آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں۔ وہ بولے جو کھانا تم دونوں کے کھانے کے لئے آتا ہے، وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ میں اس کی تعبیر تم سے بیان کردوں گا۔ قبل اس کے کہ کھانا تم دونوں کے پاس آئے۔ یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے تعلیم دی ہے۔ میں تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی چھوڑے ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ بالکل منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور یعقوب اور اسحاق کا مذہب اختیار کر رکھا ہے۔ ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شے کو بھی شریک قرار دیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہمارے اوپر اور کل لوگوں کے اوپر، لیکن اکثر لوگ اس نعمت کا شکر ادا نہیں کرتے، اے یاران مجلس! جدا جدا معبود اچھے یا اکیلا۔ اللہ سب پر غالب ہے؟ تم لوگ تو اسے چھوڑ کر چند ناموں کی عبادت کرتے ہو، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری ہے، حکم صرف اللہ کا ہی ہے، اسی نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کہ کسی کی پرستش نہ کرو، یہی دین مستقیم ہے، لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اے یاران مجلس! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی۔ پھر اس کے سر کو پرندے کھائیں گے۔ وہ امر اس طرح مقدر ہو چکا ہے جس کی بابت تم دونوں پوچھ رہے ہو اور دونوں میں سے جس کے متعلق رہائی کا یقین تھا

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ قَالُوْآ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَانَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَعَلِّيْ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْبُلِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَاقَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذِكْرٍ اُمَّةٍ. قَرْنٍ. وَيُقْرَأُ اَمَهٍ . نِسْيَانٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُوْنَ الْاَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ. تَحْرُسُوْنَ.

اس سے کہا کہ میرا بھی ذکر اپنے آقا کے سامنے کر دینا، لیکن اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے اور بادشاہ نے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں اور انہیں کھائے جاتی ہیں سات دبلی گائیں اور سات بالیں سبز ہیں اور سات ہی خشک ۔ اے سردارو! مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ، اگر تم خواب کی تعبیر دے لیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو خواب ہائے پریشان ہیں اور ہم خواب ہائے پریشان کی تعبیر کے ماہر نہیں ہیں اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی وہ بولا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آ پڑا تھا، میں ابھی اس کی تعبیر لائے دیتا ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے ۔ اے یوسف! اے صدق مجسم! ہم لوگوں کو حکم تو بتایئے اس خواب کا کہ سات گائیں موٹی ہیں اور انہیں سات دبلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور سات ہی خشک، تا کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ تم سات سال متواتر کاشت کاری کئے جاؤ، پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی ہی میں لگا رہنے دو، بجز اس تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ۔ پھر اس کے بعد سات سال سخت آئیں گے کہ اس ذخیرہ کو کھا جائیں گے جو تم نے فراہم کر رکھا ہے۔ بجز اس تھوڑی مقدار کے جو تم بیج کے لئے رکھ چھوڑو گے، پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی نچوڑیں گے اور بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس تو لاؤ۔ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ ''وادکر'' ذکر سے افتعال کے وزن پر ہے ''امۃ'' بمعنی قرن ہے اور بعض نے ''امۃ'' پڑھا ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے تحصون'' ای تحرسون۔

(١٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَاعُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهُ'

۱۸۸۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں رہتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتا۔

باب ١٠٦٩ . مَنْ رَّاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۹۔ جس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔

فی المَنَام

(۱۸۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَّانِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ اِذَارَاٰهُ فِي صُورَتِهٖ

۱۸۸۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ کو کوئی شخص آپ ﷺ کی صورت میں دیکھے (تو وہ آنحضور ﷺ ہی ہوں گے)۔

(۱۸۸۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَخَيَّلُ بِيْ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۱۸۸۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی، اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعتاً دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

(۱۸۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبُوسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَزَايَابِيْ

۱۸۸۳۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے، انہیں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اوران سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، صالح خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، کیونکہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

(۱۸۸۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوسَلَمَةَ قَالَ اَبُوقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاٰى الْحَقَّ تَابَعَهٗ يُونُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ

۱۸۸۴۔ ہم سے خالد بن خلی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اوران سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا۔ اس روایت کی متابعت یونس اور زہری کے بھتیجے نے کی۔

(۱۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن خَبَّاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاٰى الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

۱۸۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن خباب نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق

لَایَتَکَوَّنُنِی

دیکھا، کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔

باب ۱۰۷۰. رُؤیَا اللَّیْلِ رَوَاہُ سَمُرَۃُ

۱۰۷۰۔ رات کے خواب اس کی روایت سمرہ نے کی۔

(۱۸۸۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَۃَ اِذْاُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ حَتّٰی وُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا

۱۸۸۶۔ ہم سے احمد بن مقدام العجلی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے مفاتیح الکلم دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور گزشتہ رات میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے سامنے انہیں رکھ دیا گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ تو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

(۱۸۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِی اللَّیْلَۃَ عِنْدَالْکَعْبَۃِ فَرَأَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَااَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّۃٌ کَاَحْسَنِ مَااَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُّتَّکِئًا عَلٰی رَجُلَیْنِ اَوْعَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَابِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّهَا عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ

۱۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا۔ میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، وہ گندمی رنگ کے کسی سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے، ان کے لمبے خوبصورت بال تھے، ان سب سے خوبصورت بالوں کی طرح جو تم دیکھ سکے ہو گے۔ ان میں انہوں نے کنگھا کیا تھا اور پانی ان سے ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا (یہ فرمایا کہ) دو آدمیوں کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں، مجھے بتایا گیا کہ مسیح بن مریم علیہما السلام۔ پھر اچانک میں نے کنگھر یالے بالوں والے آدمی کو دیکھا۔ جس کی ایک آنکھ کانی تھی اور انگور کے دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ مجھے بتایا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۱۸۸۸) حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ اللَّیْلَۃَ فِی الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَتَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ ابْنُ کَثِیْرٍ وَابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ وَسُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین زہری کے واسطہ سے کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اور زبیدی نے زہری کے واسطہ سے

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَايُسْنِدُه' حَتّٰى كَانَ بَعْدَه'

بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اور شعیب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور معمر اسے مسنداً نہیں بیان کرتے تھے، لیکن بعد میں کرنے لگے تھے۔

باب ۱۰۷۱. الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

۱۰۷۱۔ دن کا خواب اور ابن عوان نے ابن سیرین کے واسطہ سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہی ہیں۔

(۱۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَاْسَه' فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَايُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَه' ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَايُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

۱۸۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے کھانے کی چیز پیش کی اور آپ ﷺ کا سر جھاڑنے لگیں۔ اس عرصہ میں آنحضور ﷺ سو گئے۔ پھر بیدار ہو گئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ ہنس کیوں رہے تھے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دریا کی پشت پر وہ اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔ اسحاق کو شک تھا (کہ حدیث کے الفاظ "ملوکا علی الاسرۃ" تھے یا "مثل الملوک علی الاسرۃ") انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عرض کی، یارسول اللہ ﷺ، دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کردے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی، پھر آپ ﷺ نے سر مبارک رکھا (اور سو گئے) پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے۔ جس طرح آنحضور ﷺ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کردے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر (قافلہ جہاد کے ساتھ) گئیں اور جب سمندر

سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہوگئیں۔

باب ۱۰۷۲. رُؤْيَا النِّسَآءِ

۱۰۷۲۔ عورتوں کے خواب۔

(۱۸۹۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنِ زَيْدِ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَآءِ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ اِقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَاَنْزَلْنَاهُ فِي اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجْعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِلَ وَكُفِّنَ فِي اَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّآئِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُوْلَهٗ الْخَيْرَ وَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ بَعْدَهٗ اَحَدًا اَبَدًا

۱۸۹۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی، انہیں ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک انصاری خاتون جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے مہاجرین کے ساتھ برادرانہ تعلق کے لئے قرعہ اندازی کی تو ہمارا قرعہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، پھر ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا، اس کے بعد انہیں وہ تکلیف ہوئی جس میں ان کی وفات ہوگئی۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا کہ ابوالسائب (عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر اللہ کی رحمت ہو، تمہارے متعلق میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی (مرنے کے بعد)؟ میں نے عرض کی، میرے، ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یارسول اللہ ﷺ پھر اللہ کسے عزت بخشے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی چیز (موت) ان پر آچکی ہے اور خدا کی قسم میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے اس کے بعد کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کبھی کسی کی برأت نہیں کروں گی۔

(۱۸۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاَحْزَنَنِيْ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذٰلِكَ عَمَلُهٗ

۱۸۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے یہی حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ (آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کا مجھے رنج ہوا (کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے) چنانچہ میں سوگئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ ہے، میں نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے۔

باب ۱۰۷۳. اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۰۷۳۔ برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے اور اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرے۔

(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِىَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرسَانِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهٗ'

۱۸۹۲۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی،ان سے لیث نے حدیث بیان کی،ان سے عقیل نے،ان سے ابن شہاب نے،ان سے ابوسلمہ نے اوران سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اور آپ نبی کریم ﷺ کے صحابی اور آپ ﷺ کے شہسواروں میں سے تھے۔آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا،آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے۔پس تم میں سے کوئی براخواب دیکھتا ہے جو اسے ناپسند ہوتو اسے چاہئے کہ اپنے بائیں طرف تھوکے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے،وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

باب ۱۰۷۴ . اَللَّبَنِ

۱۰۷۴۔دودھ۔

(۱۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَخْبَرَنِىْ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَرَى الرِّىَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِىْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِىْ يَعْنِىْ عُمَرَ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمَ

۱۸۹۳۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی،انہیں عبداللہ نے خبر دی،انہیں یونس نے خبر دی،انہیں زہری نے،انہیں حمزہ ابن عبداللہ نے خبر دی،ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیااور میں نے اس کا دودھ پیا،یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخن میں نمایاں دیکھا،اس کے بعد میں نے اس کا بچاہوا دے دیا۔آپ کا اشارہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔صحابہؓ نے پوچھا،آپ نے اس کی تعبیر کیا لی یارسول اللہ ﷺ؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۷۵ . اِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِىْ اَطْرَافِهٖ اَوْاَظَافِيْرِهٖ

۱۰۷۵۔جب دودھ کسی کے اطراف یا ناخن تک نمایاں ہوجائے۔

(۱۸۹۴) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَانَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَرَى الرِّىَّ يَخْرُجُ مِنْ اَطْرَافِىْ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهٗ فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْعِلْمَ

۱۸۹۴۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی،ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی،ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی،ان سے صالح نے،ان سے ابن شہاب نے،ان سے حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی اورانہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا،کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس میں سے پیا،یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا،پھر میں نے اس کا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا،جو صحابہ وہاں موجود تھے،انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۷٦ . اَلْقَمِيْصُ فِى الْمَنَامِ

۱۰۷٦۔خواب میں قمیص۔

(۱۸۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُواُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَايَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَايَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَااَوَّلْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

۱۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوامامہ بن سہل نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔ وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی قمیص تو صرف سینے تک کی ہے اور بعض کی اس سے بڑی ہے اور آنحضور ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص زمین سے گھسٹ رہی تھی۔ صحابہؓ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دین۔

باب ۱۰۷۷. جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۱۰۷۷۔ خواب میں قمیص کا گھسیٹنا۔

(۱۸۹۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُواُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَايَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَايَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الدِّيْنَ.

۱۸۹۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابوامامہ بن سہل نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو اپنے سامنے پیش ہوتے ہوئے دیکھا، وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بڑی تھی اور میرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان کی قمیص (زمین سے) گھسٹ رہی تھی۔ صحابہؓ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دین۔

باب ۱۰۷۸. اَلْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ

۱۰۷۸۔ خواب میں سبزہ یا ہرا بھرا باغ دیکھنا۔

(۱۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاكَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَّقُولُوا مَالَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ

۱۸۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا، جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گذرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، ان کے لئے مناسب نہیں

كَاَنَّمَا عُمُرُدٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَّفِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ ارْقَه، فَرَقِيتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے۔ میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون ایک ہرے بھرے باغ میں نصب کیا ہوا ہے۔ اس ستون کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ (عروہ) لگا ہوا تھا اور نیچے منصف تھا۔ منصف سے مراد خادم ہے، پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ، میں چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ العروۃ الوثقی کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہوں گے)۔

باب ۱۰۷۹. كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ

(۱۸۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُولُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ

۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کو منہ کھولنا۔

۱۸۹۸۔ ہم سے عبیداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں۔ ایک شخص تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے لے جا رہا ہے، اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے (چہرے سے) پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انجام تک پہنچائے گا۔

باب ۱۰۸۰. ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

(۱۸۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيتُكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَاَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَه، اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ ثُمَّ اُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ

۱۰۸۰۔ خواب میں ریشم کے کپڑے۔

۱۸۹۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئیں، میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔ پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے کہا کھولو۔ اس نے کھولا تو تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔

باب ۱۰۸۱. اَلْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

(۱۹۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ

۱۰۸۱۔ ہاتھ میں کنجیاں۔

۱۹۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سعید بن المسیب نے خبر

الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَانَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِى يَدِى قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبَلَغَنِى اَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ اَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْاُمُوْرَ الْكَثِيْرَةَ الَّتِى كَانَتْ تُكْتَبُ فِى الْكُتُبِ قَبْلَه، فِى الْاَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْاَمْرَيْنِ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ

دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا اور محمد نے بیان کیا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ "جوامع الکلم" سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آنحضور ﷺ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے، ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو امور یا اسی جیسے میں جمع کر دیا ہے۔

باب ۱۰۸۲ . التَّعْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۱۰۸۲۔ عروہ اور حلقہ سے لٹکنا۔

(۱۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِى خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ كَاَنِّى فِى الرَّوْضَةِ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ فِى اَعْلَى الْعَمُوْدِ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ ارْقَه، قُلْتُ لَااَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِى وَصِيْفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِى فَرَقِيْتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَاَنَا مُسْتَمْسِكٌ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ. تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَاتَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ

۱۹۰۱۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اَزْھَرْ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے۔ ح۔ اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے (خواب) دیکھا کہ گویا ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے، جس کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ ہے، کہا گیا ہے کہ اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پھر میرے پاس خادم آیا اور اس نے میرے کپڑے چڑھا دیے، پھر میں اوپر چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ ابھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ تھا اور وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقیٰ تھا تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہو گے، یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جائے گی۔

باب ۱۰۸۲ . عَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهٖ

۱۰۸۲۔ اپنے گدے کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں دیکھنا)۔

باب ۱۰۸۳ . اَلْاِسْتَبْرَقِ وَدَخُوْلِ الْجَنَّةِ فِى الْمَنَامِ

۱۰۸۳۔ خواب میں استبرق (دیکھنا) جنت میں داخل ہونا۔

(۱۹۰۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ فِى يَدِىْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَااَهْوِىْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِى الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِىْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ

۱۹۰۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے، اور میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑ کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا، اور آپ نے نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہارا

صَالِحٌ اَوْقَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

باب ۱۰۸۴ . اَلْقَيْدُفِي الْمَنَامِ

(۱۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفاً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّه' سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُه' فَلَا يَقُصُّه' عَلٰى اَحَدٍ وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ. وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ. وَرَوٰى قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَّاَبُوْهِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَه' بَعْضُهُمْ كُلَّه' فِي الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ عَوْفٍ اَبْيَنُ وَقَالَ يُوْنُسُ لَااَحْسِبُه' اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ لَاتَكُوْنُ الْاَغْلَالُ اِلَّا فِي الْاَعْنَاقِ

باب ۱۰۸۵ . اَلْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

(۱۹۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ اِمْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَآءٍ هُمْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَلَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ. قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ قُلْتُ

بھائی مرد نیک ہے یا فرمایا کہ عبداللہ مرد نیک ہے۔

۱۰۸۴۔ خواب میں قید۔

۱۹۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عوف سے سنا، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ محمد (امام بخاری) نے کہا کہ میں کہتا ہوں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا، اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ پس اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے اور قتادہ، یونس، ہشام اور ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، اور بعض نے یہ ساری روایت حدیث میں شمار کی ہے، لیکن عوف کی روایت سے زیادہ واضح ہے اور یونس نے کہا کہ قید کے بارے میں روایت کو میں نبی کریم ﷺ کی حدیث ہی سمجھتا ہوں۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ طوق ہمیشہ گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

۱۰۸۵۔ خواب میں جاری چشمہ دیکھنا۔

۱۹۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے اور ان سے علاء رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ انہیں میں کی ایک خاتون ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں ٹھہرنے کے لئے نکلا، پھر وہ بیمار پڑے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی۔ لیکن ان کی وفات ہوگئی، پھر ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا، اس کے بعد آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ ابوالسائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں، میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ہے۔

لَاَدْرِیْ وَاللّٰهِ قَالَ اَمَّا هُوَ قَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْلَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَاأَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَايُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللّٰهِ لَااُزَكِّیْ اَحَدًا بَعْدَه، قَالَتْ وَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ فِی النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِیْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَه، فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُه، يَجْرِیْ لَه،

آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ میں نے عرض کی واللہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا، جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی بات ان تک پہنچی ہے اور میں اللہ سے ان کے لئے خیر کی امید رکھتا ہوں، لیکن خدا گواہ ہے میں رسول اللہ ہوں، اور اس کے باوجود مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ ام العلاء نے کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کسی انسان کی پاکی نہیں بیان کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے خواب میں ایک جاری چشمہ دیکھا تھا، چنانچہ میں نے حاضر ہوکر آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری ہے۔

باب ۱۰۸۶۔ نَزْعُ الْمَآءِ مِنَ الْبِئْرِحَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۶۔ کنویں سے پانی کھینچنا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو جائیں، اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کی۔

(۱۹۰۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَّةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا اِذْجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَه، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِیْ فَرِيَه، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

۱۹۰۵۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن حرب نے حدیث بیان کی، اور ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (خواب میں) میں ایک کنویں پر تھا، اس میں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لی اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا، ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ اس کے بعد ابن خطاب نے اسے ابوبکر کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے عمر جیسا پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا۔ انہوں نے خوب پانی نکالا، یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے۔

باب ۱۰۸۷۔ نَزْعِ الذَّنُوْبِ وَالذَّنُوْبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضُعْفٍ

۱۰۸۷۔ ایک یا دو ڈول پانی کمزوری کے ساتھ کھینچنا۔

(۱۹۰۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَه، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَاَيْتُ مِنَ

۱۹۰۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے۔ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خواب کے سلسلے میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہو گئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَه' حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

کھڑے ہوئے اور وہ بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لئے۔

(١٩٠٧) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدٌ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ وَّعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَاءَاللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا اَوْذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَه' ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

۱۹۰۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سعید نے خبر دی، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ڈول تھا، جتنا اللہ نے چاہا میں نے ان میں سے پانی کھینچا، پھر اس ڈول کو ابن ابی قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے بھی ایک دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر بن الخطاب کی طرح کھینچتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کے لئے اونٹوں کے حوض بھر دیئے۔

باب ١٠٨٨. اَلْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۰۸۸۔ خواب میں آرام۔

(١٩٠٨) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّه' سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنِّيْ عَلٰى حَوْضٍ اَسْقِي النَّاسَ فَاَتَانِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَمِنْ يَّدِيْ لِيُرِيْحَنِيْ فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَه' فَاَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ

۱۹۰۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں۔ پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لئے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا۔ پھر انہوں نے دو ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر ابن الخطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور برابر کھینچتے رہے، یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے اور حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔

باب ١٠٨٩. اَلْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنا۔

(١٩٠٩) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ

۱۹۰۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، میں نے دیکھا کہ جنت کے کنارے محل کے کنارے ایک عورت

الخطَّاب فذَكَرتُ غيرَتَه' فوَلَّيتُ مُدبِرًا قالَ ابوهُرَيرَةَ فبَكٰى عُمَرُ بنُ الخطَّاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ثُمَّ قالَ اَعلَيكَ بِاَبِي اَنتَ وَاُمِّي يارَسُولَ اللّٰهِ اَغارُ

وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطاب کا، پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس آ گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس پر رو پڑے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، کیا میں آپ ﷺ کے ساتھ غیرت کروں گا۔

(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ عَلِيّ حَدَّثَنا مُعتَمرُ ابنُ سُلَيمانَ حَدَّثَنا عُبَيدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ عَن مُحَمَّدِ ابنِ الْمُنكَدِرِ عَن جابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ دَخَلتُ الْجَنَّةَ فَاِذا اَنا بِقَصرٍ مِّن ذَهَبٍ فَقُلتُ لِمَن هٰذا فَقالُوا لِرَجُلٍ مِّن قُرَيشٍ فَما مَنَعَنِي اَن اَدخُلَه' يَاابنَ الخَطَّابِ اِلَّا ماَاَعلَمُ مِن غَيرَتِكَ قالَ وَعَلَيكَ اَغارُ يارَسُولَ اللّٰهِ

۱۹۱۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل مجھے نظر آیا۔ میں نے پوچھا، یہ کس کا ہے؟ کہا کہ قریش کے ایک شخص کا، ابن الخطاب مجھے اس کے اندر جانے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی، جسے میں خوب جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا۔

باب ۱۰۹۰. اَلْوُضُوْءِ فِي الْمَنامِ

۱۰۹۰۔ خواب میں وضو۔

(۱۹۱۱) حَدَّثَنِي يَحيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنا اللَّيثُ عَن عُقَيلٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ اَخبَرَنِي سَعِيدُ بنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَباهُرَيرَةَ قالَ بَينَما نَحنُ جُلُوسٌ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ بَينا اَنا نائِمٌ رَاَيتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذا امرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جانِبِ قَصرٍ فَقُلتُ لِمَن هٰذا الْقَصرُ فَقالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرتُ غَيرَتَه' فَوَلَّيتُ مُدبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقالَ عَلَيكَ بِاَبِيَ اَنتَ وَاُمِّي يارَسُولَ اللّٰهِ اَغارُ

۱۹۱۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں سعید بن میتب نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا۔ پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، کیا آپ ﷺ پر غیرت کروں گا۔

باب ۱۰۹۱. الطَّوافِ بِالْكَعبَةِ فِي مَنامٍ

۱۰۹۱۔ خواب میں طواف کعبہ۔

(۱۹۱۲) حَدَّثَنا اَبُوالْيَمانِ اَخبَرَنا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ اَخبَرَنِي سالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَينا اَنا نائِمٌ رَاَيتُنِي اَطُوفُ بِالْكَعبَةِ فَاِذا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبطُ الشَّعرِ بَينَ رَجُلَينِ يَنطُفُ رَاسُه' ماءً فَقُلتُ مَن هٰذا قالُوا ابنُ

۱۹۱۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب نظر پڑے، گندم گوں، بال لٹکے ہوئے تھے دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لئے ہوئے تھے) ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں

مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَه' عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا اِبْنُ قَطَنٍ وَّابْنُ قَطَنٍ رَّجُلٌ مِّنْ بَنِى الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ، بھاری جسم والا گھنگھریالے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا، جیسے اس کی آنکھ پر خشک انگور ہو نظر پڑی میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے۔ دجال لوگوں میں ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاع کے بنی المصطلق کا ایک فرد تھا۔

باب ۱۰۹۲. اِذَا اَعْطٰى فَضْلَه' غَيْرَه' فِى النَّوْمِ

۱۰۹۲۔ جب کسی نے اپنا بچا ہوا خواب میں کسی اور کو دیا۔

(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّى لَاَرَى الرِّىَّ يَجْرِىْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلَه' قَالُوْا عُمَرَ فَمَا اَوَّلْتَه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

۱۹۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ سیرابی کو میں نے نمایاں طور پر پایا، پھر اس کا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے اس کی تعبیر کیا لی یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۹۳. اَلْاَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِى الْمَنَامِ

۱۰۹۳۔ خواب میں اطمینان کا احساس اور خوف کا دور ہونا۔

(۱۹۱۴) حَدَّثَنِى عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ وَاَنَا غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ وَبَيْتِى الْمَسْجِدُ قَبْلَ اَنْ اَنْكِحَ فَقُلْتُ فِى نَفْسِىْ لَوْ كَانَ فِيْكَ خَيْرٌ لَّرَاَيْتَ مِثْلَ مَايَرٰى هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِىَّ خَيْرًا فَاَرِنِىْ رُؤْيَا فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَنِىْ مَلَكَانِ فِىْ يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُقْبِلَا بِىْ اِلٰى جَهَنَّمَ وَاَنَا بَيْنَهُمَا اَدْعُوا اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ اُرَانِىْ لَقِيَنِىْ مَلَكٌ فِىْ يَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقُوْا بِىْ حَتّٰى وَقَفُوْا بِىْ

۱۹۱۴۔ مجھ سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آنحضور ﷺ کے عہد میں خواب دیکھتے تھے اور اسے آنحضور ﷺ سے بیان کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ اس کی تعبیر دیتے، جیسا کہ اللہ چاہتا۔ میں اس وقت نوعمر تھا اور گھر مسجد تھی۔ یہ میری شادی سے پہلے کی بات ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تو بھی ان لوگوں کی طرح خواب دیکھتا، چنانچہ میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا اے اللہ! اگر تو میرے اندر کوئی خیر و بھلائی جانتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال میں (سو گیا اور میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے۔ میں ان دونوں فرشتوں کے درمیان میں تھا اور اللہ سے دعا کرتا جا رہا تھا کہ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب ہی میں) کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا اور اس نے کہا کہ ڈرو نہیں، تم کتنے اچھے آدمی ہو اگر تم نماز زیادہ پڑھتے۔

عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ فَاِذَا هِیَ مَطْوِیَّةٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ لَهٗ قُرُوْنٌ کَقَرْنِ الْبِئْرِ بَیْنَ کُلِّ قَرْنَیْنِ مَلَکٌ بِیَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ وَّاَرٰی فِیْهَا رِجَالًا مُعَلَّقِیْنَ بِالسَّلَاسِلِ رُؤُسُهُمْ اَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِیْهَا رِجَالًا مِنْ قُرَیْشٍ فَانْصَرَفُوْا بِیْ عَنْ ذَاتِ الْیَمِیْنِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَّمْ یَزَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ یُکْثِرُ الصَّلٰوةَ

چنانچہ وہ مجھے لے کر چلے اور جہنم کے کنارے پر لے جاکر کھڑا کر دیا تو جہنم کنویں کی طرح تہ بہ تہ تھی اور کنویں کے سینگ کی طرح اس کے بھی سینگ تھے اور ہر دو سینگوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا، جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور میں نے اس میں کچھ لوگ دیکھے، جنہیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا اور ان کے سر نیچے تھے۔ ان میں سے بعض قریش کے لوگوں کو میں نے پہچانا بھی۔ پھر مجھے دائیں طرف لے کر چلے، بعد میں، میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انہوں نے آنحضور ﷺ۔ آنحضور ﷺ نے (سن کر) فرمایا، عبداللہ مرد نیک ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز زیادہ پڑھتے تھے۔

باب ۱۰۹۴. اَلْاَخْذِ عَلَی الْیَمِیْنِ فِی النَّوْمِ

۱۰۹۴۔ خواب میں دائیں طرف لے جانا۔

(۱۹۱۵) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِیْ عَهْدِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ اَبِیْتُ فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ مَنْ رَاٰی مَنَامًا قَصَّهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ خَیْرٌ فَاَرِنِیْ مَنَامًا یُعَبِّرُهٗ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ مَلَکَیْنِ اَتَیَانِیْ فَانْطَلَقَا بِیْ فَلَقِیَهُمَا مَلَکٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِیْ لَنْ تُرَاعَ اِنَّکَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِیْ اِلَی النَّارِ فَاِذَا هِیَ مَطْوِیَّةٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ وَاِذَا فِیْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَاَخَذَا بِیْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْکَانَ یُکْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِکَ یُکْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّیْلِ

۱۹۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا۔ مسجد نبوی میں سوتا تھا اور جو شخص بھی خواب دیکھتا وہ آنحضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ اے اللہ، اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی آنحضور ﷺ مجھے کوئی تعبیر دیں۔ پھر میں سویا اور میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر ان دونوں سے تیسرا فرشتہ بھی آملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہیں، تم نیک آدمی ہو۔ پھر وہ دونوں مجھے دائیں طرف سے چلے وہ کنویں کی طرح تہ بہ تہ تھی اور اس میں کچھ لوگ تھے، جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی، پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے اور جب صبح ہوئی تو میں نے اس کا تذکرہ حفصہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ انہوں نے جب آنحضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے۔ کاش وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ زہری نے بیان کی کیا کہ اس کے بعد آپ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

باب ۱۰۹۵. اَلْقَدَحِ فِی النَّوْمِ

۱۰۹۵۔ خواب میں پیالہ۔

(۱۹۱۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ

۱۹۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے

نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ

کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا، وہ شادی شدہ تھے۔

باب ۹۷۰. لَايُرْجَمُ الْمَجْنُوْنُ وَالْمَجْنُوْنَةُ وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

۹۷۰۔ پاگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے نہیں کہ پاگل مرفوع القلم ہے۔ یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔ بچہ مرفوع القلم ہے، یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ سونے والا مرفوع القلم ہے، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى رَدَّدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کر لی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی۔ جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کردو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ رجم کرنے والوں میں، میں بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عیدگاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

باب ۹۷۱. لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَلَكَ يَاعَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ زَادَلَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے آپس میں اختلاف کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عبد بن زمعہ! لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو۔ قتیبہ نے لیث کے واسطہ سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصہ میں پتھر ہیں۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہر یرہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔

باب ۹۷۲. الرَّجْمُ فِي الْبَلَاطِ

۹۷۲۔ بلاط میں رجم۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا جَمِيْعًا. فَقَالَ لَهُمْ مَاتَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا اِنَّ اَحْبَارَنَا اَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ :اُدْعُهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِالتَّوْرٰةِ فَاُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَه، عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُمَاقَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَه، ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهٖ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَالْبَلَاطِ فَرَاَيْتُ الْيَهُوْدِيَّ اَجْنَأَ عَلَيْهَا

۱۷۲۲۔ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کی تھی، آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا، تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے (اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا ایجاد کی ہے اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے) یہودیوں کے علماء میں شمار ہوتے تھے) کہا یارسول اللہ! ان سے تورات منگوایئے، جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ) کے پاس رجم کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے)۔

باب ۹۷۳. الرَّجْمِ بِالْمُصَلّٰى

۹۷۳۔عیدگاہ میں رجم۔

(۱۷۲۳) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَه، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَاقَالَ،اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّفَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَه، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّصَلّٰى عَلَيْهِ : لَمْ يَقُلْ يُوْنَسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا، لیکن آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر آنحضور ﷺ نے پوچھا، کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے انہیں عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے، لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا۔ یہاں تک وہ مر گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا

بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَاَوَّلْتُ اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ

۔ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے دن میں ایک پراگندہ بال کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ یعنی جحفہ منتقل ہوگئی۔

باب ۱۱۰۲. اِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

۱۱۰۲۔ جب خواب میں تلوار ہلائے۔

(۱۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَا اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۹۲۳۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بریدہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے، میرا یقین ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر احد کی جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر دوبارہ میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہوگئی۔ اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کی صورت میں سامنے آئی۔

باب ۱۱۰۳. مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلُمِهٖ

۱۱۰۴۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔

(۱۹۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْيَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهٗ لَنَا اَيُّوْبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْعُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلَهٗ مَنْ كَذَبَ فِيْ رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَوْلَهٗ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ

۱۹۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ایسا خواب بیان کیا، جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے درپے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا، اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہ کر سکے گا اور سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے یہ روایت موصولاً کی اور قتیبہ نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولا اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہاشم الرمانی نے، انہوں نے عکرمہ سے سنا، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا۔ کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، جس نے خواب دیکھا اور جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا۔

(۱۹۲۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْلُهٗ

۱۹۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصور بنائی، اسی طرح اس روایت کی متابعت ہشام نے کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۹۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَّوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِىَ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَ

۱۹۲۶۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔

باب ۱۱۰۴. اِذَا رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلاَ يُخْبِرُ بِهَا وَلاَ يَذْكُرُهَا

۱۱۰۴۔ جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کی کسی کو اطلاع نہ دے اور نہ اس کا کسی سے ذکر کرے۔

(۱۹۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِىْ حَتّٰى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِىْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّايُحِبُّ فَلاَ يُحَدِّثُ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلاَثًا وَّلاَ يُحَدِّثُ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ

۱۹۲۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدربہ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں (برے) خواب دیکھتا ہوں اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا، آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا، آخر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، پس جب پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب ناگوار خواب دیکھے تو اس کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے اور تین مرتبہ تھوک دے اور اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔ پس وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔

(۱۹۲۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا

۱۹۲۸۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے، جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے اور اسے بیان بھی کرنا چاہئے اور جب کوئی خواب اس سے مختلف دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور

باب ۹۶۵. لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوا

۹۶۵۔ آنحضور ﷺ نے محارب مرتدوں کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِی الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِاِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَ قَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِیَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ اُلْقُوْا فِی الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

۱۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ''صفہ'' میں (جہاں مدینہ سے باہر کے غریب مہاجر ٹھہرتے تھے) ٹھہرے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہمارے لئے دودھ دینے والے جانور کہیں سے مہیا کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ البتہ تم لوگ آنحضور ﷺ کے اونٹوں میں چلے جاؤ، چنانچہ وہ آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند موٹے تازے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا لے گئے۔ اتنے میں آنحضور ﷺ کے پاس فریادی پہنچا اور آنحضور ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ لیا گیا۔ پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے سلائیاں گرمائی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور (زخم سے خون روکنے کے لئے) انہیں داغا نہیں گیا۔ اس کے بعد وہ ''حرہ'' میں ڈال دیئے گئے، وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا اور اللہ کے رسول سے جنگ کی تھی۔ ❶

باب ۹۶۶. سَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ

۹۶۶۔ نبی کریم ﷺ نے محاربوں کی آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ اَوْقَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد نے بیان کیا کہ قبیلہ عرینہ کے چند افراد کو یقین یہی ہے کہ انہوں نے ''عکل'' کہا تھا،

❶ یہ حدیث اس سے پہلے بھی مختلف مواقع پر گزر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔ دودھ کے ساتھ پیشاب بھی پینے کی اجازت اس لئے دی تھی کہ جس مرض میں وہ مبتلا تھے، اس کا اس زمانہ میں علاج وہی تھا۔ ان لوگوں نے بعد میں چوری کا بھی ارتکاب کیا، ارتداد اختیار کیا اور چرواہے کو نہ صرف قتل کیا بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے تھے۔ اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی، لیکن یہ مدینہ منورہ میں آنحضور ﷺ کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ بعد میں اس سے طریقہ سزا کی ممانعت کا حکم ہوا۔ قاتل جس طرح قتل کرے، بہرحال اسے صرف اس کے بدلہ میں قتل ہی کیا جائے گا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کا مثلہ نہیں کیا جائے گا۔

وَسَلَّم بِلِقَاحٍ وَاَمَرَ لَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتّٰى اِذَا بَرَاُوا قَتَلُوا لرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي اِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِئَ ءَ بِهِمْ فَامَرَبِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ فَاُلْقُوْابِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ قَالَ اَبُوقِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوااللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مدینہ آئے اور آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دودھ دینے والی اونٹنیاں مہیا کیں اور ان سے فرمایا کہ جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے پیا اور جب صحت مند ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکا لے گئے۔ آنحضور ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی اور انہیں ''حرہ'' میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا اور ابوقلابہ نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ وہ یہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی تھی، قتل کا ارتکاب کیا تھا، ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مول لی تھی۔

باب۹۶۷۔ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَفِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا قَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَاتَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاصَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ

۱۷۱۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عمر نے، انہیں خبیب بن عبدالرحمٰن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ کے نیچے جگہ دے گا، جبکہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو و نما پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو افراد جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور یہ اس نے اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّحَدَّثَنِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

۱۷۱۲۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سعد ساعدی نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے مجھے ان دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔

سَابِحٌ يَسْبَحُ وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ
عِنْدَه' حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ
وَاِذَا ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَه'
الحِجَارَةَ فَيَفْغَرُلَه' فَاهُ فَيُلْقِمُه' حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ
يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ كُلَّمَا رَجعَ اِلَيْهِ فَغَرلَهٗ فَاَلْقَمه'
حَجَرًا. قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَاهٰذَان؟ قَالَ قَالَالِيْ.اِنْطَلِقْ
اِنْطَلِقْ : قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ
الْمَنْظرِ كَاكْرَهِ مَااَنْتَ رَآءٍ رَجُلاً مرْاٰةً فَاِذَا عِنْدَه'
نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حولَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَاهٰذَا؟
قَالَ قَالَا لِيْ اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى
رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نُوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ
ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَااَكَادُ اَرٰى رَاسَه'
طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ
وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَاهٰذَا مَاهٰؤُلَآءِ؟
قَالَ قَالَالِي اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ قَالَ فَانطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى
رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَرَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ
اَحْسَنَ قَالَ قَالَالِي ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا
فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَّبْنِيَّةٍ بَلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ
فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا
فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ
مَااَنْتَ رَاءٍ وَّشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَااَنْتَ رَآءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ
اِذْهَبُو فَقَعُوافِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ
يَّجْرِيْ كَاَنَّ مَآءَ هُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا
فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ
عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذِهٖ
جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِيْ
صُعُدًا فَاِذًا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَ قَالَا لِيْ
هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ
فِيْكُمَا ذَرَانِيْ فَاَدْخُلَه' قَالَا اَمَّا الْاٰنَ فَلاَ وَاَنْتَ
دَاخِلُه' قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَاِنِّيْ قَدْرَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ

میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے
آگ کی لپیٹ آتی تھیں۔ جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ
چلانے لگے، فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں
نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے، میرا خیال
ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص
تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت
سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس
پہنچتا، جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا
شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس
لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا۔ اور یہ اس
کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ
انہوں نے کہا کہ آگے چلو، آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور
ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے، جتنے بدصورت تم نے دیکھے
ہوں گے، ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل
رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا، فرمایا کہ
میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا، چلو چلو،
ہم آگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار
کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں بہت لمبا ایک شخص تھا، اتنا
لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا مشکل تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا
تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ
دیکھے تھے۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ
سے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ
تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا، ان
دونوں نے کہا کہ ان پر چڑھیے، ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا
جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ
چاندی کی، ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا، وہ ہمارے
لئے کھولا گیا، اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں
سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا
نصف نہایت بدصورت تھا۔ فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے
کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی، اس کا پانی

عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِی رَاَیْتُ؟ قَالَ قَالَا لِی اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُکَ : اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ الرَّجُلُ یَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَیَرْفُضُهٗ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَعَیْنُهٗ اِلٰی قَفَاهُ فَاِنَّهٗ الرَّجُلُ یَغْدُوْ مِنْ بَیْتِهٖ فَیَکْذِبُ الْکَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرَّجُلُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِیْنَ فِیْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِیْ وَاَمَّا الرَّجُلُ وَالنِّسَآءُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهَرِ وَیُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهٗ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَاَمَّا الرَّجُلُ الْکَرِیْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِیْ اَتَیْتَ عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِکٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ الَّذِیْ فِی الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ فَکُلُّ مَوْلُوْدٍ مَّاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِیْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جاچکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہوگئے تھے۔ فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ تمہیں برکت دے، مجھے اس میں داخل ہونے دو، انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں، جو میں نے دیکھی ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا۔ ہم آپ کو بتائیں گے، پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے، پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز چھوڑ کر سوتا ہے اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک چیری جا رہی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے، جو دنیا میں پھیل جاتا ہے اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی چیزیں آپ نے دیکھیں تو وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں، وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا ہے اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا ہے وہ سود خور ہے اور وہ شخص جو کریہہ المنظر ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے۔ وہ جہنم کا داروغہ ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مرگئے ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا، مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے (بھی وہیں تھے) اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کردیئے۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا پارہ نمبر اٹھائیس ختم ہوا۔

نُرِيْدُ اِخْوَانَنَا هٰٓؤُلَآءِ مِنَ الْاَنْصَارِ. فَقَالَا لَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُقَرِّبُوْهُمْ اِقْضُوا اَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَاتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا هُمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَالَه' قَالُوا يُوْعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيْلًا تَشَهَّدَ خَطِيْبُهُمْ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه' ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ اَنْصَارُاللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ وَاَنْتُمْ مَعْشَرَالْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ وَقَدْدَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَاِذَاهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا وَاَنْ يَحْضُنُوْنَا مِنَ الْاَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ عَزَوَّرْتُ مَقَالَةً اَعْجَبَتْنِي اُرِيْدُ اَنْ اُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ اَبِي بَكْرٍ. وَكُنْتُ اُدَارِيْ مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُغْضِبَه' فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ هُوَ اَحْلَمَ مِنِّي وَاَوْقَرَ، وَاللّٰهِ مَاتَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ اَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيْرِي اِلَّا قَالَ فِي بَدِيْهَتِهٖ مِثْلَهَا اَوْاَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰى سَكَتَ فَقَالَ مَاذَكَرْتُمْ فِيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتُمْ لَه' اَهْلٌ. وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَّدَارًا وَّقَدْ رَضِيْتُ لَكُمْ اَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا اَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَبِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا. فَلَمْ اَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ اَنْ اُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِيْ، لَايُقَرِّبُنِيْ ذٰلِكَ مِنْ اِثْمٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَاَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ اِلَيَّ نَفْسِيْ عِنْدَالْمَوْتِ شَيْئًا لَّااَجِدُهُ الْاٰنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا اَمِيْرٌوَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَدَكَ يَااَبَابَكْرٍ فَبَسَطَ

اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہئے جس سے وہ بیعت کرنے کے لئے بڑھا ہے، کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کردیئے جائیں گے۔ بلاشبہ جس وقت حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوگئے تھے۔ اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی مہاجرین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوگئے تھے۔ اس وقت میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے ابوبکر ہمیں اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلئے، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا۔ حضرات مہاجرین۔ آپ لوگ کہاں جارہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے، کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جارہے ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں، بلکہ خود اپنا فیصلہ کرلیں، لیکن میں نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچے، مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوگیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ بخار آرہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا۔ امابعد! ہم اللہ کے مددگار[3] (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اے گروہ مہاجرین، کم تعداد میں ہو، جو عصبیت کی وجہ سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جڑ سے اکھاڑ دیں اور خلافت وحکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔ جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس میں سے نکال دی تھیں، جب میں نے کہنا چاہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ

يَدَه‘ فَبَايَعْتُه‘ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْاَنْصَارُ. وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَآئِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَاوَجَدْنَا فِيْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرٍ اَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ اَبِىْ بَكْرٍ خَشِيْنَا اَنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ اَنْ يُّبَايِعُوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا : فَاِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَالَانَرْضٰى وَاِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادٌ. فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَاالَّذِىْ بَايَعَه‘ تَغِرَّةً اَنْ يُّقْتَلَا.

عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور پروقار تھے، واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں اپنے ذہن میں ترتیب دے کر بہت خوش تھا۔ انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ ڈالیں اور پھر خاموش ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت و بھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ لوگ اس کے اہل ہیں، لیکن خلافت و امارت اس قبیلہ قریش کے سوا کسی بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں۔ آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کرلیں اور انہوں نے میرا اور عبیداہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی بات مجھے ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن ماردی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدایا ممکن ہے موت کے وقت میرے نفس کو وہ چیز اچھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت جڑ اور بنیاد کی ہے، ہمارے بغیر گاڑی چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور وغل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابوبکر آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کرلی، پھر انصار نے بھی بیعت کرلی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کردیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل درپیش تھے (آنحضور ﷺ کو دفن کرنا بھی جن میں شامل تھا) ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ آنحضور ﷺ کے دفن کی تیاری آپ ﷺ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) ہمیں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی میں سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اپنے امیر کی طرف سے کوئی ناپسندہ چیز دیکھی تو اسے چاہئے کہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی، اور اسی حالت میں مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

(۱۹۳۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ

۱۹۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے بسر بن سعید نے، ان سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ مریض تھے اور ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجئے، جس کا نفع آپ کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، آنحضور ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ بلایا اور ہم نے آپ ﷺ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ ﷺ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اور یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں، جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں۔ جس کے لئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

(۱۹۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَّلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ؟ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

۱۹۳۸۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل بنایا ہے اور مجھے نہیں بنایا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔ ❶

باب ۱۱۰۸. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَآءَ

۱۱۰۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "میری امت کی تباہی چند بے وقوف نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔"

---

❶ آنحضور ﷺ کے ارشادات اس وقت کے مخصوص ماحول کی وجہ سے ہیں۔ جب کہ عرب میں لامرکزیت تھی اور گو اسلام نے عملی طور پر مرکزیت قائم کردی تھی لیکن جیسا کہ بعد کے واقعات شاہد ہیں، عام عربوں کا ذہن پوری طرح نہیں بدلا تھا۔ اسلام نے جس تحمل، بردباری اور صبر کی تلقین کی تھی، گو اس کے اثرات ایک مخصوص جماعت پر گہرے تھے، لیکن حکومت کے معاملات کا تعلق عام لوگوں سے ہوتا ہے اور حکومت کے معاملات میں جس مشورہ کو اسلام نے بنیادی حیثیت دی تھی اس میں پختگی کی توقع اس زمانہ کے ماحول میں نہیں کی جاسکتی تھی۔ اس لئے آنحضور ﷺ بار بار اس خطرہ سے ڈراتے تھے کہ مشتعل اور جلد باز طبیعتیں اپنے حاکموں میں کوئی ایک بات خلاف مزاج یا خلاف شریعت دیکھ کر مشتعل نہ ہو جائیں اور اسلام کی مرکزیت کو مجروح نہ کریں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۹۳۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ غِلْمَةً فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ اَخْرُجُ مَعَ جَدِّيْ اِلٰى بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ مَلَكُوْا بِالشَّامِ فَاِذَا رَاٰهُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسٰى هٰؤُلَآءِ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا اَنْتَ اَعْلَمُ

۱۹۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی، کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے اس پر کہا، ان نوجوانوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندانوں کے نام لے کر نشاندہی کرنا چاہوں تو کرسکتا ہوں۔ پھر جب بنی مروان شام کی حکومت پر قابض ہوگئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے۔

باب ۱۱۰۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

۱۱۰۹۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "تباہی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہے۔"

(۱۹۴۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِيْنَ اَوْمِائَةً قِيْلَ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

۱۹۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمارہے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عربوں کی تباہی اس شر سے ہے جو قریب ہی ہے۔ آج یاجوج ماموج کے سد میں سے اتنا کھل گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انگلی باندھی۔ پوچھا گیا، کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہوجائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا کہ ہاں۔ جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہوگا)۔

(۱۹۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۹۴۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) احادیث نے ایک بڑی اہم بحث امیر المومنین کے خلاف بغاوت وغیرہ کے سلسلے میں پیدا کی ہے اور اصل مقصد صرف اتنا ہے کہ معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر قوانین نہ توڑی جائیں۔ "جاہلی موت" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى : رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ يُرِيْدُ نَفْسَه، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَه، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَجَآءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَايَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : اذْهَبُوْا فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَه، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے، آنحضور ﷺ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آواز دی، یارسول اللہ ! میں نے زنا کی ہے۔ خود اپنے متعلق وہ کہہ رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیرلیا، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہوگئے جدھر آپ ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور عرض کی، یارسول اللہ ! میں نے زنا کی، آنحضور ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرلیا اور وہ بھی دوبارہ اسی طرح آ گئے جدھر آنحضور ﷺ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گواہی دے لی تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے پوچھا تم نے شادی کرلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ ! ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کردو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے، انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رجم کیا تھا، ہم نے اسے عیدگاہ پر رجم کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں ''حرہ'' میں جالیا اور انہیں رجم کردیا۔

باب ۹۷۸. الاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا.

۹۷۸۔ زنا کا اعتراف۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ اَنَّه، سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه، وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَئْذَنْ لِيْ قَالَ قُلْ، قَالَ : اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ

۱۷۲۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے اسے زہری سے (سن کر) یاد کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کردیں، اس پر پاس کا مقابل بھی کھڑا ہوگیا اور پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدوری پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کرلی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو بکری اور ایک خادم دیا، پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے

الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَااُنَيْسُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ اَشُكُّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ

لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ (زنا کا) اعتراف کر لے تو اسے رجم کردو، چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کرلیا اور انہوں نے رجم کردیا۔ (علی نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان سے پوچھا، اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کردیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ لَانَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَاوَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ اَحْصَنَ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ: اَوْكَانَ الْحَمْلُ اَوِالْاِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ. اَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہمیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریضہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں، جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا کوئی اعتراف کر لے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

باب ۹۷۹. رَجْمِ الْحُبْلٰى مِنَ الزِّنَا اِذَا اَحْصَنَتْ

۹۷۹۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاملہ ہونے پر رجم کرنا۔

(۱۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا اَنَا فِي مَنْزِلِهٖ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا اِذَا رَجَعَ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ: لَوْ رَاَيْتَ

۱۷۳۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے، ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر

باب ۱۱۱۲. قول النبي صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا.

۱۱۱۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(۱۹۴۹) حدثنا عبدالله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا.

۱۹۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی' انھیں مالک نے خبر دی' انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۹۵۰) حدثنا محمد بن العلآء حدثنا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا

۱۹۵۰۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی' ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی' ان سے برید نے' ان سے ابو بردہ نے' اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۹۵۱) حدثنا محمد اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن همام سمعت اباهريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لايشير احدكم على اخيه بالسلاح فانه لايدري لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار.

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی' انھیں عبدالرزاق نے خبر دی انھیں معمر نے' انھیں ہمام نے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی (دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے۔ اور پھر وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

(۱۹۵۲) حدثنا علي بن عبدالله حدثنا سفيان قال قلت لعمرو يااَبا محمد سمعت جابر ابن عبدالله يقول مرّرجل بسهام في المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك بنصالها قال نعم

۱۹۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کی' ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو سے کہا ابومحمد میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب تیر لے کر مسجد میں سے گزرے تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا خیال رکھو۔ انہوں نے عرض کی کہ بہت اچھا

(۱۹۵۳) حدثنا ابوالنعمان حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر ان رجلاً مرّ في المسجد باسهم قد ابدى نصولها فامر ان ياخذ بنصولها لايخدش مسلما

۱۹۵۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی' ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب مسجد میں سے تیر لے کر گذرے جن کے پھل باہر کو نکلے ہوئے تھے تو انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کا خیال رکھیں کہ وہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دیں۔

(۱۹۵۴) حدثنا محمد بن العلآء حدثنا ابواسامة عن بريدة عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مرّ احدكم في مسجدنااوفي سوقنا ومعه نبل فليمسك على

۱۹۵۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی' ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی' ان سے برید نے' ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو

نِصَالِهَا اَوْقَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهٖ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ

اسے چاہئے کہ اس کے پھل کا خیال رکھے یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے انھیں تھامے رہو۔ کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

باب ۱۱۱۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۱۱۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

(۱۹۵۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ

۱۹۵۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(۱۹۵۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں واقد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

(۱۹۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ هُوَ اَفْضَلُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا تَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَاَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهٗ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهٗ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ فَكَانَ كَذٰلِكَ قَالَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِیِّ حِيْنَ حَرَّقَهٗ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَشْرِفُوْا عَلٰى اَبِیْ بَكْرَةَ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْبَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

۱۹۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خلف خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن بکرہ نے حدیث بیان کی اور ایک دوسرے صاحب کے واسطہ سے بھی جو میری نظر میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل ہیں۔ اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے بیان کیا کہ (اس کے بعد آنحضور کی خاموشی سے) ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ آپ نے پھر پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ البلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آنحضور نے فرمایا۔ پھر تمہارا خون تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہاری کھال تم پر اسی طرح باحرمت ہے جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں کیا میں نے پہنچا دیا؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ گواہ رہنا پس موجود غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے پہنچانے والے اس پیغام کو اس تک پہنچائیں گے جو اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضور نے فرمایا۔ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔ پھر جب وہ دن آیا

فَحَدَّثَتْنِی اُمِّی عَنْ اَبِی بَکْرَةَ اَنَّه‘ قَالَ لَوْ دَخَلُوْا عَلَیَّ مَابَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ

جب ابن الحضرمی کو جلایا گیا جب انہیں جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو کہا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوبکرہ ہیں اور آپ کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ میرے پاس آتے تو میں ان پر ایک چھڑی بھی نہ چلاتا۔

(۱۹۵۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَرْتَدُّوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۸۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

(۱۹۵۹) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِکٍ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ جَدِّهٖ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا جریر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا لوگوں کو خاموش کردو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

باب ۱۱۱۴۔ تَکُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

۱۱۱۴۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔

(۱۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَحَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْه‘ فَمَنْ وَجَدَ فِیْهَا مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ

۱۹۶۰۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پائے تو پناہ لے لے۔

(۱۹۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

۱۹۶۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی

الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْبِهٖ

انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمان نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ اسے تباہی تک پہنچادے گا پس جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پالے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہئے۔

باب ۱۱۱۵. اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

۱۱۱۵۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں۔

(۱۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَّجُلٍ لَّمْ يُسَمِّهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسَلَاحِيْ لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ اُرِيْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَقَتْلَ صَاحِبِهٖ قَالَ حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ وَّاَنَا اُرِيْدُ اَنْ يُحَدِّثَانِيْ بِهٖ فَقَالَا اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَّمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ

۱۹۶۲۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایک شخص نے اس کا نام نہیں بتایا، ان سے حسن نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ فتنوں کے دنوں میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوگئی، انھوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے آجائیں تو دونوں اہل نار میں سے ہیں۔ پوچھا گیا کہ یہ تو قاتل تھا مقتول نے کیا کیا تھا (کہ اسے جہنم ملے گی) فرمایا کہ وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ حماد بن زید نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد تھا کہ یہ دونوں حضرات بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ اس حدیث کی روایت حسن نے احنف بن قیس سے اور انہوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کی ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے حماد نے یہی حدیث بیان کی۔ اور مومل نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب، یونس وہشام اور معلی بن زیاد نے حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے احنف نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور ان کی روایت معمر نے ایوب کے واسطہ سے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے۔ اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے، ربعی بن خراش نے ان سے، ابوبکر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ اور سفیان نے منصور کے واسطہ سے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔

باب ۱۱۱۶. كَيْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

(۱۹۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاادْرِيْسَ الْخَوْلَانِیَّ اَنَّهٗ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِیْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَآءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ؟ قَالَ قَوْمٌ يَّهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ؟ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَاقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

۱۱۱۶۔ جب جماعت نہ ہوتو معاملات کس طرح حل ہوں۔

۱۹۶۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے
حدیث بیان کی' ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کہ ان سے بسر بن
عبیداللہ الحضرمی نے حدیث بیان کی' انہوں نے ابوادریس خولانی سے
انھوں نے حذیفہ بن الیمان سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ لوگ
رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے
بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا
ہوجائے میں نے پوچھا یارسول اللہ ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر
اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کے
آنحضور نے فرمایا کہ ہاں میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے
آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی میں
پوچھا کہ اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے
طریقے کے خلاف چلیں گے' ان کی بعض باتیں جانی پہچانی ہوں گی لیکن
بعض میں اجنبیت محسوس کروگے۔ میں نے پوچھا۔ کیا پھر اس خیر کے
بعد شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں
گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انھیں پھینک دیں گے۔ میں
نے عرض کی یارسول للہ ان کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ
ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا
پھر اگر میں نے وہ زمانہ پالیا تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے
میں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اور ان کے امام کے ساتھ رہنا
میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی
امام ہوا؟ فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت
کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

باب ۱۱۱۷. مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

(۱۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالْاَسْوَدِ اَوْقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِیْ اَشَدَّ النَّهْیِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ

۱۱۱۷۔ جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا۔

۱۹۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی' ان سے حیاۃ وغیرہ
نے حدیث بیان کی' کہا کہ ہم سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی' یا لیث
نے ابوالاسود کے واسطہ سے بیان کیا کہ اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا
میرا بھی نام اس میں لکھ دیا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اور میں نے انھیں
اطلاع دی تو انہوں نے مجھے اس سلسلہ میں شدت کے ساتھ منع کیا۔ پھر
فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ کچھ مسلمان جو شرکین

مُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يَضْرِبُهٗ فَيَقْتُلُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ.

ب ۱۱۱۸ . اِذَا بَقِيَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى فِيْهَا اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّلَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

ب ۱۱۱۹ . اَلتَّعَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۹۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى

کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف (غزوات میں) مشرکین کی جماعت کی زیادتی کا باعث بنتے تھے۔ پھر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور قتل کر دیتا یا انھیں کوئی تلوار کر دیتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "بلاشبہ وہ لوگ جن پر فرشتے موت لائے ہیں۔"

۱۱۱۸۔ جب کوئی اونیٰ ترین لوگوں میں زندہ رہ جائے۔

۱۹۶۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی' انھیں سفیان نے خبر دی' ان سے اعمش نے حدیث بیان کی' ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی' کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث ارشاد فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں ہم سے آپ نے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قرآن سے جانا' پھر سنت سے جانا اور آنحضور ﷺ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان کیا تھا فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی۔ اور اس کا نشان ایک دھبے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند سوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں آبلے کی طرح نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر گرالی ہو اور اس کی وجہ سے آبلہ پڑ جائے تم اس میں سوجن دیکھو گے لیکن اندر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا۔ اور لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند' کتنا خوش طبع' کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک دور گزر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ میں خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا ایجنٹ ادائے حق پر اسے مجبور کرتا لیکن آج کل تو میں صرف فلاں (خصوص افراد) سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔

۱۱۱۹۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں چلے جانا۔

۱۹۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی' ان سے حاتم نے حدیث بیان کی' انھیں یزید بن ابی عبید نے' ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اے ابن الاکوع

عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَاوَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَاَةً وَّوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ

آپ گاؤں میں رہنے لگے ہیں الٹے پاؤں پھر گئے فرمایا کہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے گاؤں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان رضی عنہ شہید کئے گئے تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے اور وہاں ایک خاتون سے شادی کر لی۔ اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے' آپ برابر وہیں رہے۔ یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

(۱۹۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَاشَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِيَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی' انھیں عبدالرحمان بن عبداللہ ابی صعصعہ نے' انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کے بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے وہاں بھاگ کر آجائے گا۔

باب ۱۱۲۰. التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

(۱۹۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَاْسُهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰى يُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهٗ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا

۱۹۶۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی' ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے لوگوں نے سوالات کئے۔ آخر جب لوگ بکثرت بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضور منبر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا کہ آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں بتاؤں گا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو انھیں ان کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا' انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کی ہم اللہ سے کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے' محمد سے کہ وہ رسول ہیں راضی ہیں اور آزمائش کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے خیر و شر آج جیسا کبھی نہیں دیکھا تھا میرے سامنے جنت و دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انھیں دیوار کے قریب دیکھا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ کیا یہ حدیث اس آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی

زِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَاْسَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ اَوْقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّمُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ

ہے کہ اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو۔ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر نہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں معلوم ہو اور بن عباس النرسی نے بیان کیا' ان سے یزید بن زریع نے، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے یہ حدیث اور بیان کیا کل رجل لافا راسه في ثوبه يبكي (لافا کے اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ اللہ کی فتنے کی برائی سے پناہ مانگتے ہوئے۔یا یہ بیان کیا کہ میں اللہ کی فتنہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید و معتمر نے حدیث بیان کی معتمر کے والد کے واسطہ سے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے حدیث بیان کی۔یہی حدیث اور بیان کیا کہ فتنہ کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے۔

باب ۱۱۲۱. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

۱۱۲۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد فتنہ مشرق کی جانب سے اٹھے گا۔

(۱۹۶۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ

۱۹۶۹۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنہ ادھر ہے فتنہ ادھر ہے جدھر شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں یا سورج کی سینگ فرمایا (مراد مشرق ہے۔)

(۱۹۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۱۹۷۰۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا آنحضور مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ فتنہ اس طرف ہے جدھر شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں۔

(۱۹۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ

۱۹۷۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔اے اللہ ہمارے ملک شام میں برکت دے، ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا۔اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں برکت دے ہمیں ہمارے یمن میں

نَجدِنَا فَاظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

برکت دے صحابہ نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے کہ آنحضور نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کی سینگ طلوع ہوتی ہے۔

(۱۹۷۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا اَنْ یُّحَدِّثَنَا حَدِیْثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ یَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِی الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَاالْفِتْنَةُ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ اِنَّمَا کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَ الدُّخُوْلُ فِیْ دِیْنِهِمْ فِتْنَةٌ وَّلَیْسَ کَقِتَالِکُمْ عَلَی الْمُلْکِ

۱۹۷۲۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خلف نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے وبرہ بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے امید کی کہ آپ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے۔ بیان کیا کہ پھر ایک صاحب ہم سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہا، اے ابوعبدالرحمٰن ہم سے زمانہ فتنہ میں قتال کے متعلق حدیث بیان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے۔ تمہاری ماں تمہیں روئے محمد ﷺ مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا۔ تمہارے ملک پر جنگ کرنے کی طرح صورت نہیں تھی۔

باب ۱۱۲۲. اَلْفِتْنَةِ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَمَثَّلُوْا بِهٰذِهِ الْاَبْیَاتِ عِنْدَالْفِتَنِ قَالَ امْرَؤُالْقَیْسِ

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَاتَکُوْنُ فَتِیَّةً
تَسْعٰی بِزِیْنَتِهَا لِکُلِّ جَهُوْلٖ
حَتّٰی اِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَیْرَ ذَاتِ حَلِیْلٖ
شَمْطَآءَ یُنْکَرُ لَوْنُهَا وَتَغَیَّرَتْ
مَکْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِیْلٖ

۱۱۲۲۔ فتنہ جو دریا کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ ابن عیینہ نے خلف بن حوشب کے واسطہ سے بیان کیا کہ سلف فتنہ کے وقت ان اشعار سے مثال لینا پسند کرتے تھے۔ امرالقیس نے کہا ہے اول مرحلہ پر جنگ ایک نوخیز لڑکی معلوم ہوتی ہے جو ہر نادان کے لئے اپنی زیب و زینت کے ساتھ دوڑتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بھڑک اٹھتی ہے اور اس کے شعلے بلند ہونے لگتے ہیں تو ایک بے شوہر کی بڑھیا کی طرح پیٹھ پھیر لیتی ہے جس سے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی آمیزش ہوگئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا جاتا ہو۔ اور وہ اس طرح بدل گئی ہو کہ اس سے بوس و کنار کو ناپسند کیا جاتا ہو۔

(۱۹۷۳) حَدَّثَنَاعُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ عُمَرَ اِذَا قَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُکَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ لَیْسَ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُکَ وَلٰکِنِ الَّتِیْ

۱۹۷۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا تم میں کسے فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسان کا فتنہ (آزمائش) اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے

تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاسٌ يَّااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ اِذًا لَّايُغْلَقُ اَبَدًا قُلْتُ اَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ عُمَرُ

اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی موج کی طرح ٹھاٹھیں لے گا۔ حذیفہؓ نے بیان کیا کہ امیر المومنین آپ پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا میں نے کہا کہ جی ہاں ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے فرمایا کہ ہاں جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی ہمیں آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ دروازہ پر کون تھے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا (کہ وہ پوچھیں) جب انہوں پوچھا کہ دروازہ پر کون تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

(۱۹۷۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُرَيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَ شْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَآئِطٍ مِّنْ حَوَآئِطِ الْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهٖ وَخَرَجْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلٰى بَابِهٖ وَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَآءَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي

۱۹۷۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شریک بن عبداللہ نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آنحضورؐ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ آج میں حضور کا دربان ہوں گا حالانکہ آنحضورؐ نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ آنحضور ﷺ اندر چلے گئے اور ضرورت پوری کی۔ پھر آپ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہیں رہیں میں آپ کے لئے اجازت لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے اور میں نے آنحضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ ﷺ ابوبکرؓ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور آنحضور کی دائیں جانب

الْبِئْرِ فَجَآءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَه‘ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ عَنْ یَسَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ فَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ کَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَه‘ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَآءٌ یُصِیْبُه‘ فَدَخَلَ فَلَمْ یَجِدْمَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰی جَآءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰی شَفَةِ الْبِئْرِ فَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ اَتَمَنّٰی اَخًا لِّیْ وَادْعُوْا لِلّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَتَاَوَّلْتُ ذٰلِکَ قُبُوْرَهُمْ اِجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

آ کر انہوں نے بھی اپنی پنڈلیوں کو کھول لیا اور کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے تا آنکہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت لے آؤں۔ آنحضور نے فرمایا کہ انہیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ آنحضور کی بائیں جانب آئے۔ اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا لیا اور کنویں کی مندیر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ اور میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے۔ یہاں تک کہ آپ لئے آنحضور سے اجازت مانگ لوں آنحضور نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور اس کے ساتھ ایک آزمائش ہے جو انہیں پہنچے گی۔ پھر آپ بھی داخل ہوئے۔ لیکن ان حضرات کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی چنانچہ آپ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے۔ پھر آپ نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لئے پھر میرے دل میں بھائی (غالباً) ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے لگا کہ وہ بھی آ جائے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ان حضرات کی قبروں کی تعبیر لی کہ سب ایک جگہ ہے۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ (جنت البقیع میں) ہے۔

(۱۹۷۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ اَبَاوَآئِلٍ قَالَ قِیْلَ لِاُسَامَةَ اَلَا تُکَلِّمُ هٰذَا؟ قَالَ قَدْکَلَّمْتُه‘ مَادُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَفْتَحُه‘ وَمَا اَنَا بِالَّذِیْ اَقُوْلُ لِرَجُلٍ بَعْدَ اَنْ یَّکُوْنَ اَمِیْرًا عَلٰی رَجُلَیْنِ اَنْتَ خَیْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُجَآءُ بِرَجُلٍ فَیُطْرَحُ فِی النَّارِ فَیَطْحَنُ فِیْهَا کَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَیُطِیْفُ بِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ اَلَسْتَ کُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَفْعَلُه‘ وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَفْعَلُه‘

۱۹۷۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے انہیں سلیمان نے کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ان (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے (کہ عام مسلمانوں کے شبہات و شکایات کا خیال رکھیں) انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلوت میں) ان سے گفتگو کی ہے۔ لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے۔ یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو (قیامت کے دن بلایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح چکی پیسے گا جیسے گدھا پیستا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ ان کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں اچھی بات کے لئے

کہتا تو ضرور تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا لیکن خود کرتا تھا۔

باب ۱۱۲۳۔

(۱۹۷۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِیَ اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ اَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوْا ابْنَةَ كِسْرٰی قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً

۱۹۷۶۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک کلمہ نے فائدہ پہنچایا جب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت کی مالکہ ایک عورت ہوگئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس کی باگ ڈور ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

(۱۹۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْحُصَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمَرْيَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْاَسَدِیُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَّحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوْفَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِیْ اَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ اَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ اِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تُطِيْعُوْنَ اَمْ هِیَ

۱۹۷۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے حدیث بیان کی ابومریم عبداللہ بن زیاد الاسدی نے حدیث بیان کی کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر ان سے نیچے تھے پھر ہم ان کے پاس جمع ہوگئے۔ اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

باب ۱۱۲۴۔

(۱۹۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلٰی مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيْرَهَا وَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّهُمَا مِمَّا ابْتُلِيْتُمْ

۱۹۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی غنیہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابووائل نے کہ کوفہ میں عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی روانگی کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ ہیں۔ لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو۔

(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ يَقُوْلُ دَخَلَ اَبُوْمُوْسٰی وَاَبُوْمَسْعُوْدٍ عَلٰی عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهٗ عَلِیٌّ

۱۹۷۹۔ ہم سے بدل بن مخبر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی کہ میں نے ابووائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

اِلَى اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَارَاَيْنَاكَ اَتَيْتَ اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ اِسْرَاعِكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ مُنْذُ اَسْلَمْتُ فَقَالَ عَمَّارٌ مَارَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِيْ مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوْ اِلَى الْمَسْجِدِ.

گئے جب انہیں علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے پاس اپنی حمایت میں جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا ان دونوں حضرات نے حضرت عمار سے کہا کہ ہم نے آپ کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو ہماری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں تیزی کے ساتھ گھس پڑنے سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے بھی آپ لوگوں کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو میری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں سست روی سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ پھر انہیں ایک ایک حلہ دیا اور سب لوگ مسجد کی طرف گئے۔

(۱۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَعَمَّارٍ فَقَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ مَامِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَوْشِئْتُ لَقُلْتُ فِيْهِ غَيْرَكَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِيْ مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَااَبَامَسْعُوْدٍ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِيْ مِنْ اِبْطَائِكُمَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ وَّكَانَ مُوْسِرًا يَّاغُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَاَعْطٰى اِحْدَاهُمَا اَبَامُوْسٰى وَالْاُخْرٰى عَمَّارًا وَقَالَ رُوْحَا فِيْهِ اِلَى الْجُمُعَةِ

۱۹۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق بن سلمہ نے کہ میں ابومسعود، ابوموسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھ ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور جب سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی تھی، اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملہ میں آگے بڑھ جانے سے زیادہ معیوب نہیں ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابومسعود! جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی نے آنحضور ﷺ کی صحبت اختیار کی، اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے معاملہ میں سست روی سے زیادہ معیوب نہیں۔ اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ خوش حال تھے کہ اے غلام دو حلے لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایک حلہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو اور کہا کہ آپ لوگ اسی کو پہن کر جمعہ پڑھنے چلیں۔

باب ۱۱۲۵ . اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۱۲۵۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے۔

(۱۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ

۱۹۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا (یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے اور برے ہوں گے تو بروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔)

باب ۱۱۲۶ . قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۲۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ "میرا یہ

لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ ابْنِيْ هٰذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے۔"

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ اَبُوْمُوْسٰى وَلَقِيْتُه' بِالْكُوْفَةِ جَآءَ اِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَدْخِلْنِيْ عَلٰى عِيْسٰى فَاَعِظَه' فَكَاَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ اَرٰى كَتِيْبَةً لَّاتُوَلِّيْ حَتّٰى تُدْبِرَ اُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَّعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُوْلُ لَه' الصُّلْحَ؟ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَابَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَآءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۱۹۸۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی اور میری ان سے ملاقات کوفہ میں ہوئی تھی۔ وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے اور کہا مجھے عیسیٰ (منصور کے بھائی اور کوفہ کے والی) کے پاس لے چلو تاکہ میں اسے نصیحت کروں۔ غالباً ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں لے گئے۔ انہوں نے اس پر بیان کیا کہ ہم سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے خلاف لشکر لے کر نکلے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھتا ہوں جو اس وقت واپس نہیں جاسکتا، جب تک اپنے مقابل کو بھگا نہ لے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانون کے اہل وعیال کا کون کفیل ہوگا (یعنی مقتولین کے اہل وعیال کا) جواب دیا کہ پھر عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمان بن سمرہ نے کہا کہ ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور ان سے صلح کے لئے کہتے ہیں۔ حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسنؓ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(۱۹۸۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى اُسَامَةَ اَخْبَرَه' قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَاَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اُسَامَةُ اِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ اِنَّه' سَيَسْأَلُكَ الْاٰنَ فَيَقُوْلُ مَاخَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَه' يَقُوْلُ لَكَ لَوْكُنْتَ فِيْ شِدْقِ الْاَسَدِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنْ هٰذَا اَمْرٌ لَّمْ اَرَه' فَلَمْ يُعْطِنِيْ شَيْئًا فَذَهَبْتُ اِلٰى حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّابْنِ جَعْفَرٍ فَاَوْقَرُوْالِيْ رَاحِلَتِيْ

۱۹۸۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انہیں محمد بن علی نے خبر دی، انہیں اسامہ رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے خبر دی، عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور مجھ سے کہا۔ اس وقت تم سے علی رضی اللہ عنہ پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہ) کیوں پیچھے رہ گئے تھے (جنگ جمل وصفین سے) تو ان سے کہنا کہ انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ اگر آپ شیر کے جبڑے میں ہوتے تب بھی میں چاہتا کہ میں اس میں آپ کے ساتھ رہوں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ (اس میں شرکت صحیح) نہیں ہوئی۔ (حرملہ کہتے ہیں کہ) چنانچہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی۔ پھر میں حسن، حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گیا تو

انہوں نے میری سواری پر سامان لدوادیا۔

باب ۱۱۲۷. اِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهٖ

۱۱۲۷۔ جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی اور پھر جب وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔

(۱۹۸۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ وَوَلَدَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ لَااَعْلَمُ غَدْرًا اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُّبَايِعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَاِنِّيْ لَااَعْلَمُ اَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهٗ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ

۱۹۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہؓ کی بیعت سے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے اور میرے علم میں کوئی غدر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ کسی شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے اور پھر اس سے جنگ کی جائے اور اگر میرے علم میں آیا کہ تم میں سے کسی نے اس بیعت سے انکار کیا یا کسی اور سے بیعت کی تو میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

(۱۹۸۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَّمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّآءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاَنْشَا اَبِيْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَااَبَابَرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَاوَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنِّيْ اِحْتَسَبْتُ عِنْدَاللّٰهِ اَنِّيْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَامَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَّاتَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِيْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِيْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ

۱۹۸۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے، ان سے عوف نے، ان سے ابومنہال نے بیان کیا کہ جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے اور ابن زبیر نے مکہ میں اور خوارج بصرہ میں اقتدار حاصل کئے ہوئے تھے تو میں اپنے والد کے ساتھ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب ہم ان کے گھر میں ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے اور کہا۔ اے ابوبرزہ آپ نہیں دیکھتے، لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی بات یہ سنی کہ میں اللہ سے اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ روزانہ صبح کو اٹھتا ہوں تو قریش کے قبائل کے لوگوں پر مجھے غم وغصہ ہوتا ہے۔ اے اہل عرب تم جس حال میں تھے اسے تم جانتے ہو، ذلت، قلت اور گمراہی کی حالت اور اللہ نے تمہیں اس سے اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعہ نکالا اور اس حال کو پہنچایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ اور یہ دنیا جس نے تمہارے درمیان فساد پھیلا رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام میں ہے (مروان بن حکم وغیرہ) واللہ صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہیں (خوارج) واللہ یہ لوگ صرف دنیا کے لئے

ذَاکَ الَّذِیْ بِمَکَّۃَ وَاللّٰہِ اِنْ یُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَی الدُّنْیَا

لڑ رہے ہیں اور وہ جو مکہ میں ہے (ابن زبیر رضی اللہ عنہ) واللہ وہ بھی صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ ابْنِ الْیَمَانِ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ الْیَوْمَ شَرٌّ مِنْھُمْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَوْمَئِذٍ یُسِرُّوْنَ وَالْیَوْمَ یَجْھَرُوْنَ

۱۹۸۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے حذیفہ بن الیمان نے بیان کیا کہ آج کل کے منافق نبی کریم ﷺ کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں، اس وقت وہ چھپاتے تھے اور آج اس کا اعلانیہ اظہار کرتے ہیں۔

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّمَا کَانَ النِّفَاقُ عَلٰی عَھْدِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا ھُوَالْکُفْرُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ.

۱۹۸۷۔ ہم سے خلاد نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالشعثاء نے اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نفاق تھا، لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

باب۱۱۲۸۔ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُغْبَطَ اَھْلُ الْقُبُوْرِ

۱۱۲۸۔ قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اہل قبور کے حال پر رشک کیا جانے لگے گا۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ

۱۹۸۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اس کی جگہ ہوتا۔

باب۱۱۲۹۔ تَغْیِیْرُ الزَّمَانِ حَتّٰی یَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ

۱۱۲۹۔ زمانہ بدل جائے گا، یہاں تک کہ لوگ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔

(۱۹۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُوالْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ

۱۹۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کے عورتوں کا ذوالخلصہ (کا طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے۔ ❶

(۱۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ

۱۹۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت

❶ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قائم ہونے سے پہلے یہ لوگ بھی اسلام سے پھر جائیں گے اور بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔ دوس عرب کا مشہور قبیلہ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی کے ایک فرد تھے۔

السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص نکلے گا اور لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہنکا کر لے جائے گا۔

باب ۱۱۳۰. خُرُوْجِ النَّارِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ

۱۱۳۰۔ آگ کا نکلنا اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کی پہلی علامتوں میں سے ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر کے لے جائے گی۔

(۱۹۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى

۱۹۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہ سعید بن میتب نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔

(۱۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَه' فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه' اِلَّا اَنَّه' قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ

۱۹۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن سعید الکندی نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبدالرحمان نے، ان سے ان کے دادا حفص بن عاصم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا۔ پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ عقبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ (فرات) سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا۔

باب ۱۱۳۱.

۱۱۳۱۔

(۱۹۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَايَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ اَخُوْعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِاُمِّهٖ

۱۹۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کرو، کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے لینے والا انہیں ملے گا۔ مسدد نے بیان کیا کہ حارثہ عبیداللہ بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے۔

(۱۹۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

۱۹۹۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان نے اور ان

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَّحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ يَعْنِيْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کی دعوت ایک ہوگی اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے۔ تقریباً تیس! ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کی فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا۔ لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں اکڑیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا، پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے اعمال نہ کئے ہوں اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو افراد نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے نہ ابھی بیچ پائے گا نہ لپیٹ پائیں ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گا کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔

باب ۱۱۳۲. ذِكْرُ الدَّجَّالِ

۱۱۳۲۔ دجال کا تذکرہ۔

(۱۹۹۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ مَاسَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَاسَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ مَايَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهَرَ مَآءٍ

۱۹۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے متعلق نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا، اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔

قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ

میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(۱۹۹۶) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْئُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ

۱۹۹۶۔ ہم سے سعید بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے قیام کرے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

(۱۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَّلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بیان کیا کہ ابن اسحاق نے کہا اور ان سے صالح بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

(۱۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

۱۹۹۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا، میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(۱۹۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطُفُ اَوْيُهْرَاقُ رَاْسُهٗ مَآءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا بْنُ

۱۹۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا اور (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر

مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيْمٌ اَحْمَرُ جَعْدُالرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَه' عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَّجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ

سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کا ہم شکل قبیلہ خزاعہ کا ابن قطن ہے۔

(۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۲۰۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِّبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَه' مَآءً وَّنَارًا فَنَارُه' مَآءٌ بَارِدٌ وَمَآءُه' نَارٌ قَالَ مَسْعُوْدٍ اَنَا سَمِعْتُه' مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

(۲۰۰۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّه' اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ فِيْهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے۔ اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا۔

باب ۱۱۳۳۔ لَايَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ

۱۱۳۳۔ دجال مدینہ کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔

(۲۰۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا يُحَدِّثُنَا بِهٖ اَنَّه' قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ

۲۰۰۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے خبر دی، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل گفتگو کی۔ آنحضور ﷺ کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلَ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجَ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْمِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَه، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُه، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَافَيَقْتُلُه، ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَاكُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَه، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک صاحب جائیں گے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور اس سے کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں ہم سے بیان کیا تھا۔ اس پر دجال کہے گا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ ان صاحب کو قتل کردے گا اور پھر انہیں زندہ کردے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے بصیرت نہیں حاصل تھی۔ اس پر دجال پھر انہیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے ان پر قدرت نہ ہوگی۔

(۲۰۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَآئِكَةٌ لَّايَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَاالدَّجَّالُ

۲۰۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم بن عبداللہ بن المجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں، نہ یہاں طاعون آسکتی ہے اور نہ دجال آسکتا ہے۔

(۲۰۰۵) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَاالطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

۲۰۰۵۔ مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے، انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دجال مدینہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ چنانچہ نہ دجال اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ طاعون۔ انشاءاللہ۔

باب ۱۱۳۴. يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ

۱۱۳۴۔ یاجوج وماجوج۔

(۲۰۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَّقُوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ

۲۰۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ ح، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے، ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے اور ان سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے داخل ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے کہ تباہی ہے عربوں کے لئے اس برائی سے جو قریب آچکی ہے۔ آج یاجوج وماجوج کے سد سے اتنا کھل گیا ہے اور آپ نے اپنے

يَنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ

انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ بنایا۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! تو کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالح افراد بھی ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

(۲۰۰۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِيْنَ

۲۰۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سد یعنی یاجوج و ماجوج کا سد کھل جائے گا اس طرح سے اور وہیب نے نوے کا عدد انگلیوں سے بنا کر اس کی مقدار بتائی۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

کتاب الاحکام

باب ۱۱۳۵۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

۱۱۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اپنے آپ میں سے اولوالامر کی اطاعت کرو۔''

(۲۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَا اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَا اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ

۲۰۰۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

(۲۰۰۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُالرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

۲۰۰۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں امام مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المومنین) لوگوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور

ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

باب ۱۱۳۶. الْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَيْشٍ

۱۱۳۶۔ امراء قریش سے ہوں۔

(۲۰۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّه، بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَه، فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُّحَدِّثُ اَنَّه، سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّه، بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالاً مِّنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَايُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَّايُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَااَقَامُوا الدِّيْنَ تَابَعَه، نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ

۲۰۱۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انہیں معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ معاویہؓ اس پر غصہ ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی، پھر فرمایا۔ امابعد مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔ یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں، پس تم ایسی خواہشات سے بچتے رہو جو تمہیں گمراہ کردیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (خلافت) قریش میں رہے گا۔ کوئی بھی ان پر اگر دست درازی کرے گا تو اللہ اسے رسوا کردے گا، لیکن اس وقت تک جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔ اس روایت کی متابعت نعیم نے ابن مبارک سے کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے اور ان سے محمد بن جبیر نے۔

(۲۰۱۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّابَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

۲۰۱۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ امر اس وقت تک قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

باب ۱۱۳۷. اَجْرِ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ

۱۱۳۷۔ اس شخص کا اجر جس نے حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کیا بوجہ اللہ کے اس ارشاد کے کہ ''اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ لوگ فاسق ہیں۔

(۲۰۱۲) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَه، عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَاٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۲۰۱۲۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رشک بس دو افراد ہی پر کیا جانا چاہئے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

باب ۱۱۳۸ . السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَالَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

۱۱۳۸۔امام کے لئے سمع وطاعت جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

(۲۰۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبْشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ

۲۰۱۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوالتیاح نے اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے حبشی غلام کو ہی عامل بنایا جائے، جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔

(۲۰۱۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ اَبِى رَجَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَكَرِهَهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّامَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

۲۰۱۴۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے جعد نے اوران سے ابورجاء نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہئے کیونکہ اگر کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۲۰۱۵) حَدَّثَنَامُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

۲۰۱۵۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے (امیر کی بات) سننا اوراس کی اطاعت کرنا ضروری ہے ان چیزوں میں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اوران میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔ جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو وہ نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيْعُوْنِىْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَّاَوْقَدْتُّمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيْهَا فَجَمَعُوْا حَطَبًا فَاَوْقَدُوْا فَلَمَّا هَمُّوْا بِالدُّخُوْلِ فَقَامَ يَنْظُرُبَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ

۲۰۱۶۔ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعبدالرحمان نے اوران سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دستہ فوج بھیجا اوراس پر انصار کے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضور ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اوراس سے آگ جلاؤ اوراس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی۔ جب کودنا چاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اوران

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ اَفَنَدْخُلَهَا؟ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذَالِكَ اِذْخَمِدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُه' فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْدَخَلُوْهَا مَاخَرَجُوْا مِنْهَا اَبَدًا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِى الْمَعْرُوْفِ

میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضور ﷺ کی اتباع آگ سے بچنے کے لئے کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں۔ اسی کشمکش میں آگ ٹھنڈی ہوگئی اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے تھے۔ اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہیں۔

باب ۱۱۳۹. مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ الْاِمَارَةَ اَعَانَهُ اللّٰهُ

۱۱۳۹۔ جو حکومت طلب نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

(۲۰۱۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ لَاتَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ يَمِيْنَكَ وَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ

۲۰۱۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان حکومت کے طالب نہ بننا، کیونکہ اگر تمہیں وہ بلا مانگے ملی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم نے قسم کھالی ہو پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو۔

باب ۱۱۴۰. مَنْ سَاَلَ الْاِمَارَةَ وُكِلَ اِلَيْهَا

۱۱۴۰۔ جو حکومت مانگے گا وہ اس کے حوالہ کردیا جائے گا۔

(۲۰۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

۲۱۰۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان ابن سمرہ! حکومت طلب نہ کرنا، کیونکہ اگر تمہیں مانگنے کے بعد ملی تو تم اس کے حوالہ کردیئے جاؤ گے اور اگر تمہیں مانگے بغیر ملی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی بات پر قسم کھالو اور پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو وہ کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔

باب ۱۱۴۱. مَايُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ

۱۱۴۱۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔

(۲۰۱۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَوْلَه'

۲۰۱۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ کرو گے اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہوگی۔ پس کیا ہی بہتر ہے دودھ پلانے والی اور کیا ہی بری ہے دودھ چھڑا دینے والی (حکومت کے ملنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے) اور محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حمران نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالحمید نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید المقبری نے، ان سے عمر بن حکم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (مرفوعاً) نقل کیا۔

(۲۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اَمِّرْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَه' فَقَالَ اِنَّا لَانُوَلِّيْ هٰذَا مَنْ سَاَلَه' وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ

۲۰۲۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم کے دو اور افراد کو لے کر حاضر ہوا، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمیں کہیں کا عامل بنا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی یہی خواہش ظاہر کی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو یہ ذمہ داری نہیں سونپتے جو اس کی طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔

باب ۱۱۴۲. مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

۱۱۴۲۔ جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا ہو اور اس نے خیر خواہی نہ کی ہو۔

(۲۰۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ لَه' مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُه' مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

۲۰۲۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے کہ عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا تو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

(۲۰۲۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَآئِدَةُ ذَكَرَه' عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوْدُه' فَدَخَلَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَقَالَ لَه' مَعْقِلٌ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُه' مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَّالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ للّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۲۰۲۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں حسین الجعفی نے خبر دی کہ زائدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے حسن نے بیان کیا کہ ہم معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے، پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ دار بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

باب ۱۱۴۳. مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۴۳۔ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

(۲۰۲۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيْفٍ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ

۲۰۲۳۔ ہم سے اسحاق [illegible] نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے طریف ابو تمیمہ نے بیان

صَفْوَانَ وَجُنْدُبًا وَّاَصْحَابَهٗ وَهُوَ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُّشَاقِقْ يُشَقِّقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّايَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّايُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهٖ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ مَنْ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ جُنْدُبٌ؟ قَالَ نَعَمْ جُنْدُبٌ

کیا کہ میں صفوان اور جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا۔ صفوان اپنے ساتھیوں (شاگردوں) کو وصیت کر رہے تھے۔ پھر (صفوان اور ان کے ساتھیوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے) پوچھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو دکھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے رسوا کر دے گا اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے۔ پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں اس کا پیٹ سڑتا ہے، پس جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ پاک وطیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے اور جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو، جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہئے۔ میں نے ابوعبداللہ (بخاری) سے پوچھا، کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کیا جندب کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

باب ۱۱۴۴. اَلْقَضَاءِ وَالْفُتْيَافِي الطَّرِيْقِ وَقَضٰى يَحْيٰى بْنُ يَعْمُرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَضٰى الشَّعْبِيُّ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ

۱۱۴۴۔ راستہ میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔ یحییٰ بن یعمر نے راستہ میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

(۲۰۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَّلَاصَلَاةٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

۲۰۲۴۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں اور نبی کریم ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوکھٹ پر آ کر ہم سے ملا اور دریافت کیا۔ یارسول اللہ، قیامت کب ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے؟ اس پر وہ شخص خاموش سا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! میں نے بہت زیادہ روزے، نماز اور صدقہ قیامت کے لئے نہیں کئے ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

باب ۱۱۴۵. مَاذُكِرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَوَّابٌ

۱۱۴۵۔ اس باب کی احادیث کہ نبی کریم ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا۔

(۲۰۲۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ

۲۰۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالصمد نے خبر دی،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ تَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهَا وَهِيَ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ. فَقَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خُلْوٌ مِّنْ مُصِيْبَتِيْ قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضٰى فَمَرَّبِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَاقَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاعَرَفْتُهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَآءَتْ اِلٰى بَابِهٖ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَاعَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ

ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے کہ آپ اپنے گھر کی ایک خاتون سے کہہ رہے تھے کہ فلانی کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گذرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس خاتون نے جواب دیا۔ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور چلے گئے۔ پھر ایک صاحب ادھر سے گذرے اور ان سے پوچھا کہ آنحضور نے تم سے کیا کہا تھا؟ اس خاتون نے کہا کہ میں نے انہیں پہچانا نہیں۔ ان صاحب نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر وہ خاتون آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا۔ پھر عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صبر تو صدمہ کے شروع میں مطلوب ہے۔

باب ۱۱۴۶. اَلْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلٰى مَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ فَوْقَهٗ

۱۱۴۶۔ ماتحت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرتا ہے، جس پر قتل واجب ہے اور اس کے لئے اپنے اوپر کے حاکم سے مشورہ نہیں لیتا۔

(۲۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ

۲۰۲۶۔ ہم سے محمد بن خالد ذہلی نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح رہتے تھے، جیسے امیر کے ساتھ سپاہیوں کا افسر رہتا ہے۔

(۲۰۲۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَاَتْبَعَهٗ بِمُعَاذٍ

۲۰۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ نے، ان سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان، ان سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بھیجا تھا اور آپ کے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا تھا۔

(۲۰۲۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَاَتٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ مَالِهٰذَا؟ قَالَ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ وَقَالَ لَااَجْلِسُ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ قَضَآءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محبوب بن الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص اسلام لایا، پھر یہودی ہوگیا۔ پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور وہ شخص ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ نے پوچھا، اس کا کیا معاملہ ہے۔ ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ اسلام لایا پھر یہودی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک میں اسے قتل نہ کرلوں نہ بیٹھوں گا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہے۔

باب ۱۱۴۷. هَلْ يَقْضِيَ الْحَاكِمُ اَوْيُفْتِيْ وَهُوَ غَضْبَانٌ

۱۱۴۷۔ کیا قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہئے۔

(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبُوْبَكْرَةَ اِلٰى اِبْنِهٖ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَاتَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

۲۰۲۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی بکرہ سے سنا، کہا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو لکھا اور وہ اس وقت سجستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا جب غصہ میں ہو، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

(۲۰۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فِيْهَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَاصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَاالْحَاجَةِ

۲۰۳۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں قیس ابن ابی حازم نے، ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی، یارسول اللہ، میں واللہ صبح کی جماعت میں فلاں (امام) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا۔ جیسا کہ اس دن تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم میں سے بعض بھگانے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہئے۔ کیونکہ جماعت میں بوڑھے، بچے اور ضرورت مند سب ہی ہوتے ہیں۔

(۲۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا

۲۰۳۱۔ ہم سے محمد بن ابی یعقوب الکرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، محمد نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض میں تھیں، طلاق دے دی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ آنحضور ﷺ سے کیا، آپ ﷺ بہت ناراض ہوئے۔ پھر فرمایا۔ انہیں چاہئے کہ رجعت کر لیں اور انہیں اپنے پاس رکھیں۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر حائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں۔ تب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دے دیں۔

باب ۱۱۴۸. مَن رَّأَى لِلْقَاضِىْ اَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهٖ فِىْ اَمْرِ النَّاسِ اِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُوْنَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِىْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ اَمْرٌ مَشْهُوْرٌ

۱۱۴۸۔ جن کا خیال ہے کہ قاضی لوگوں کے عام معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ بدگمانیوں اور تہمت کا خوف نہ ہو، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہند (حضرت ابوسفیان کی بیوی) سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہاری اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب معاملہ معلوم ومشہور ہو۔

(۲۰۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ تْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَاكَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ يَذِلُّوْا، مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ وَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ يَّعِزُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ ثُمَّ قَالَتْ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَىَّ مِنْ حَرَجٍ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِىْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَاحَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ مِنْ مَعْرُوْفٍ

۲۰۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئیں اور کہا، یارسول اللہ! روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق اس درجہ میں ذلت کی خواہشمند ہوں جتنا آپ کے گھرانہ کی ذلت ورسوائی میں خواہشمند تھی۔ لیکن اب میرا یہ حال ہے کہ میں سب سے زیادہ خواہشمند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت وسربلندی والا ہو۔ پھر انہوں نے کہا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے، اگر میں اس کے مال میں سے (اس کی اجازت کے بغیر لے کر) اپنے اہل وعیال کو کھلاؤں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لئے کوئی حرج نہیں اگر تم انہیں دستور کے مطابق کھلاؤ۔

باب ۱۱۴۹. اَلشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُوْمِ وَمَايَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَايَضِيْقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ اِلٰى عَامِلِهٖ وَالْقَاضِىْ اِلَى الْقَاضِىْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ اِلَّافِى الْحُدُوْدِ ثُمَّ قَالَ اِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهٖ وَاِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ اَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عَامِلِهٖ فِى الْحُدُوْدِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِىْ سِنٍّ كُسِرَتْ. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ كِتَابُ الْقَاضِىْ اِلَى الْقَاضِىْ جَآئِزٌ اِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِىُّ يُجِيْزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُوْمَ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقَاضِىْ. وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهٗ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ الثَّقَفِىُّ شَهِدْتُّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ يَعْلٰى قَاضِىَ الْبَصْرَةِ وَاِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ

۱۱۴۹۔ مہر بند تحریر پر گواہی دو جن حدود میں یہ جائز ہے اور جن میں تنگی ہے اور حاکم کا خط اپنے عاملوں کے نام اور قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام اور بعض لوگوں کو کہنا ہے کہ حدود کے سوا سب معاملات میں حاکم کا خط جائز ہے۔ پھر انہیں لوگوں نے کہا کہ اگر قتل خطا ہو تب بھی (حاکم کا خط) جائز ہے۔ (حالانکہ یہ بھی حدود میں آجاتا ہے۔) کیونکہ یہ ان کے خیال میں مال کے احکام سے متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مال ثبوت قتل کے بعد ہوتا ہے۔ دواصلاً عمداً خطا ایک ہی ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو حدود کے سلسلہ میں خط لکھا تھا اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے دانت کے ٹوٹنے کے متعلق خط لکھا تھا اور ابراہیم نے کہا کہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ خط اور مہر کو پہچان لے اور شعبی قاضی کی طرف سے مہر بند پر اس کے مضمون کے مطابق فیصلہ کردیتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مطابق مروی ہے۔ معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلی اور ایاس بن معاویہ اور حسن اور ثمامہ بن عبداللہ بن انس اور بلال بن ابی

بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَبِلَالُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِیُّ وَعَامِرُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ فَاِنْ قَالَ الَّذِیْ جِیءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ اِنَّهٗ زُوْرٌ قِيْلَ لَهٗ اِذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ وَاَوَّلُ مَنْ سَاَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِیْ الْبَيِّنَةَ ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ لَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِّنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ قَاضِیَ الْبَصْرَةِ وَاَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ اَنَّ لِیْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ بِهٖ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَاَجَازَهٗ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَاَبُوْقِلَابَةَ اَنْ يُّشْهِدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَافِيْهَا لِاَنَّهٗ لَايَدْرِیْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اِمَّا اَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَاِلَّا فَلَا تَشْهَدْ

بردہ اور عبداللہ بن بریدالاسلمی اور عامر ابن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود تھا۔ جب ان لوگوں نے قاضیوں کے خطوط پر گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ کیا۔ پس اگر وہ شخص جس کے خلاف خط لایا گیا ہو، وہ یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے مفر کی کوئی صورت نکال لاؤ (گواہوں پر جرح کے ذریعہ یا اور کسی ذریعہ) اور سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ نے قاضی کے خط کے باوجود گواہی کا مطالبہ کیا تھا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن محرز نے حدیث بیان کی کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کردی تھی کہ میرا فلاں پر یہ حق واجب ہے اور وہ شخص کوفہ میں تھا۔ چنانچہ میں خط لے کر (کوفہ کے قاضی) قاسم بن عبدالرحمان کے پاس گیا تو انہوں نے اس فیصلہ کو لاگو کردیا اور حسن اور ابوقلابہ وصیت کے حق میں اس وقت تک گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے، کیونکہ ممکن ہے اس میں کوئی ظلم کی بات ہو اور نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر کو لکھا تھا کہ یا تو تم اپنے صاحب (عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کو دیت دے دو، ورنہ لڑائی کے لئے تیار رہو۔ اور زہری نے پردہ کے پیچھے عورت کے متعلق گواہی دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو، ورنہ نہ دو۔

(۲۰۴۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِهٖ وَنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۲۰۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہؓ نے کہا کہ رومی صرف مہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے چاندی کی ایک مہر منگوائی، گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"۔

باب ۱۱۵۰. مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ اَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ثُمَّ قَرَاَ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ

۱۱۵۰۔ کوئی شخص قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا۔ اور حسن بصری نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں اور میری آیات کو معمولی قیمت کے بدلے میں نہ بیچیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اے داؤد، ہم نے آپ کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ پس آپ لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کیجئے کہ وہ آپ کو اللہ کے راستے میں گمراہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَأَ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا اَسْتَوْدِعُوْا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَقَرَأَ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوٗدَ وَلَوْلَا مَاذَكَرَاللّٰهُ مِنْ اَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَاَيْتُ اَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوْا فَاِنَّهٗ اَثْنٰى عَلٰى هٰذَا بِعِلْمِهٖ وَعَذَرَ هٰذَا بِاِجْتِهَادِهٖ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ خَمْسٌ اِذَا اَخْطَأَ الْقَاضِيْ مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيْهِ وَصْمَةٌ اَنْ يَكُوْنَ فَهِمًا حَلِيْمًا عَفِيْفًا صَلِيْبًا عَالِمًا سَؤُوْلًا عَنِ الْعِلْمِ

کردے۔ بلاشبہ جولوگ اللہ کے راستے سے گمراہ ہوجاتے ہیں، ان پر شدید عذاب ہوگا قیامت کے دن۔ بوجہ اس کے جوانہوں نے بھلا دیا تھا۔'' اور حسن بصری نے اس آیت کی بھی تلاوت کی بلاشبہ ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے، اس کے ذریعہ انبیاء جنہوں نے اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے جنہوں نے اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ہدایت اختیار کی اور پاک باز اور علماء (فیصلہ کرتے ہیں) اس کے ذریعہ جوانہوں نے کتاب اللہ کو محفوظ رکھا ہے اور وہ اس پر نگہبان ہیں۔ پس لوگوں سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور آیات کے ذریعہ تھوڑی پونجی نہ خریدو اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہی منکر ہیں۔ بما استحفظوا ای بما استودعوا من کتاب اللہ اور حسن نے اس آیت کی بھی تلاوت کی۔ (اور یاد کرو) داؤد اور سلیمان کو جب انہوں نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ کیا جب کہ اس میں ایک جماعت کی بکریاں گھس پڑیں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کررہے تھے۔ پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھادیا اور ہم نے دونوں کو نبوت اور معرفت دی تھی۔ پس سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی حمد کی اور داؤد علیہ السلام کی ملامت نہیں کی۔ اگر ان دو انبیاء کا حال جو اللہ نے ذکر کیا ہے نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ قاضی تباہ ہورہے ہیں (کیونکہ ان کے فیصلے بعض اوقات غلط بھی ہوتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی ہے اور داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد میں معذور قرار دیا اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لئے باعث عیب ہے۔ یہ کہ وہ سمجھدار ہو، بردبار ہو، پاکدامن ہو، قوی ہو، عالم ہو، علم کے بارے میں خوب سوال کرنے والا ہو۔

باب ۱۱۵۱. رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحُ الْقَاضِيْ يَاْخُذُ عَلَى الْقَضَآءِ اَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَاْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ وَاَكَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ

۱۱۵۱۔ حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ اور قاضی شریح قضاء کی تنخواہ لیتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (یتیم کا) نگران اپنے کام کے مطابق لے گا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر کفایت لیا تھا)۔

(۲۰۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۲۰۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی،

الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِالْعُزّٰى اَخْبَرَه' اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَه' اَنَّه' قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَه' عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَاتُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ عُمَرُ لَاتَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِيْ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَّالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَاسَآئِلٍ فَخُذْهُ وَاِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِيْ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَّالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَافَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

انہیں زہری نے، انہیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید نے خبر دی، انہیں حویطب بن عبدالعزیٰ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن السعدی نے خبر دی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کئے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے؟ میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں اچھی طرح ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے بھی اس کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے۔ آنحضور ﷺ مجھے عطا کرتے تھے تو میں عرض کر دیتا تھا کہ اسے مجھ سے زیادہ اس کے ضرورت مند کو عطا فرما دیجئے۔ آخر آپ نے ایک مرتبہ مجھے مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجئے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے لو، اور اس کے مالک بننے کے بعد اس کا صدقہ کرو، یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہشمند ہو اور نہ اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ اور زہری سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ اسے دیدیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ پھر آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا اور میں نے کہا کہ آپ اسے ایک ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اس کا صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہشمند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

بَاب ۱۱۵۲. مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

۱۱۵۲۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کر دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کے منبر کے پاس لعان کر دیا اور شریح شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلہ کیا اور مروان نے زید بن ثابت کے خلاف قسم کی بنیاد پر منبر کے پاس فیصلہ کیا اور حسن بصری اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر صحن

بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمِنبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

میں فیصلہ کرتے تھے۔

(۲۰۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

۲۰۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دولعان کرنے والوں کو دیکھا۔ میں اس وقت پندرہ سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی تھی۔

(۲۰۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ اَخِيْ بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ

۲۰۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں بنی ساعدہ کے ایک فرد سہل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی۔ آنحضور ﷺ کا اس بارے میں کیا خیال ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے، کیا اسے قتل کر سکتا ہے۔ پھر دونوں (میاں بیوی) میں لعان کرایا گیا اور میں موجود تھا۔

باب ۱۵۳۔ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حَدٍّ اَمَرَ اَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهٗ

۱۱۵۲۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری کرنے کا وقت آیا تو اس نے مسجد سے باہر جانے کا حکم دیا اور پھر حد قائم کی گئی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اسے (جس پر حد ثابت ہو گئی تھی) مسجد سے باہر لے جاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۲۰۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعًا قَالَ اَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهٗ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ

۲۰۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آنحضور ﷺ مسجد میں تھے اور انہوں نے آنحضور کو آواز دی اور کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کر لی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے اعراض کی، لیکن جب انہوں نے اپنے ہی خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو آپ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے اس شخص نے خبر دی، جس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صاحب کو عیدگاہ پر رجم کیا تھا۔ اس کی روایت یونس، معمر اور ابن جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریمؐ

کے حوالہ سے رجم کے سلسلہ میں۔

باب ۱۱۵۴. مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ لِلْخُصُوْمِ

(۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ اِبْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ عَلٰى نَحْوِمَااَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

۱۱۵۴۔فریقین کوامام کی نصیحت۔

۲۰۳۸۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والدہ نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اوران سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو، ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ میں زیادہ فصیح و بلیغ ہواور میں تمہاری بات سن کر فیصلہ کردوں۔تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی (فریق مخالف) کے کسی حق کا فیصلہ کردوں، وہ اسے نہ لے۔ کیونکہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

باب ۱۱۵۵. اَلشَّهَادَةُ تَكُوْنُ عِنْدَالْحَاكِمِ فِيْ وِلَايَتِهِ الْقَضَآءَ اَوْقَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِيْ وَسَاَلَهٗ اِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْاَمِيْرَ حَتّٰى اَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْرَاَيْتَ رَجُلًا عَلٰى حَدٍّزِنًا اَوْسَرِقَةٍ وَّاَنْتَ اَمِيْرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ اٰيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِيْ وَاَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا اَقَرَّمَرَّةً عِنْدَالْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ اَرْبَعًا

۱۱۵۵۔ایک فریق کے لئے (قاضی) کی گواہی حاکم کے سامنے ہونی چاہیے۔خواہ اس کے قاضی ہونے کے زمانے کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کا۔ قاضی شریح سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہ بننے کے لئے کہا تو آپ نے اس سے کہا کہ امیر کے پاس چلواور وہاں میں گواہی دوں گا (یعنی خود فیصلہ نہیں کیا) اور عکرمہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر آپ کسی کو زنا یا چوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں (تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کردیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک فرد کی گواہی ہوگی! انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے اللہ کی کتاب پر اضافہ کیا ہے۔ تو میں رجم کی آیت اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور ماعز رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار چار مرتبہ کیا تو آپ نے انہیں رجم کا حکم دیا اور اس کا تذکرہ نہیں ملتا کہ آپ نے حاضرین میں سے گواہی اس معاملہ میں لی ہو اور حماد نے کہا ہے کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی اقرار کرلے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا کہ چار مرتبہ (اقرار ضروری ہے)۔

(۲۰۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۳۹۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن کثیر نے، ان سے ابوقتادہ کے مولا ابومحمد نے اوران سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَّه، بَيِّنَةٌ عَلٰى قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُه، فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلٍ فَلَمْ اَرَاَحَدًا يَّشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَالِيْ فَذَكَرْتُ اَمْرَه، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ سِلَاحُ هٰذَاالْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ قَالَ فَاَرْضِهٖ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَلَّا لَايُعْطِهٖ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُه، قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ وَقَالَ اَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَايَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهٖ اَوْقَبْلَهَا وَلَوْ اَقَرَّخَصْمٌ عِنْدَه، لِاٰخَرَ بِحَقٍّ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَآءِ فَاِنَّه، لَايَقْضِيْ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا اِقْرَارَه، وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ مَاسَمِعَ اَوْرَاٰهُ فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَآءِ قَضٰى بِهٖ وَمَا كَانَ فِيْ غَيْرِهٖ لَمْ يَقْضِ اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِيْ بِهٖ لِاَنَّه، مُؤْتَمَنٌ وَّاِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُه، اَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ فِي الْاَمْوَالِ وَلَا يَقْضِيْ فِيْ غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَايَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يُّمْضِيَ قَضَآءً بِعِلْمِهٖ دُوْنَ عِلْمِ غَيْرِهٖ مَعَ اَنَّ عِلْمَه، اَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهٖ وَلٰكِنَّ فِيْهِ تَعَرُّضًا لِتُهْمَةِ نَفْسِهٖ عِنْدَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِيْقَاعًا لَّهُمْ فِي الظُّنُوْنِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ اِنَّمَا هٰذِهٖ صَفِيَّةُ

نے حنین کی جنگ کے موقعہ پر فرمایا۔ جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں جسے اس نے قتل کیا ہو، گواہی ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔ چنانچہ میں مقتول کے لئے گواہی تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لئے گواہی دے سکے۔ اس لئے میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضورؐ سے کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ اس مقتول کا سامان جس کا ابوقتادہ ذکر کررہے ہیں میرے پاس ہے، انہیں اس لئے راضی کردیجئے (کہ وہ ہتھیار مجھے دے دیں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظرانداز کر کے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے وہ قریش کے معمولی آدمی کو ہتھیار نہیں دیں گے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے حکم دیا اور انہوں نے ہتھیار مجھے دے دیئے اور میں نے اس سے ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔ اور مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے کہ پھر آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ ہتھیار دیا۔ اور اہل حجاز نے کہا ہے کہ حاکم صرف اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ واقعہ کا مشاہدہ اس نے اپنے زمانہ ولایت میں کیا ہو یا اس سے پہلے۔ اور اگر کسی فریق نے اس کے سامنے دوسرے کے لئے مجلس قضا میں کسی حق کا اقرار کیا تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بنیاد پر وہ فیصلہ نہیں کرے گا بلکہ دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اقرار کرائے گا اور بعض اہل عراق نے کہا ہے کہ جو کچھ قاضی نے عدالت میں دیکھا یا سنا اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ لیکن جو کچھ عدالت کے باہر ہوگا، اس کی بنیاد پر دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کرسکتا اور انہیں میں سے دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کی بنیاد پر بھی فیصلہ کرسکتا ہے کیونکہ وہ امانت دار ہے، شہادت کا مقصد تو صرف حق کا جاننا ہے، پس قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ اموال کے بارے میں تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا اور اس کے سوا میں نہیں کرے گا اور قاسم نے کہا کہ حاکم کے لئے درست نہیں کہ وہ کوئی فیصلہ صرف اپنے علم کی بنیاد پر کرے اور دوسرے کے علم کو نظرانداز کردے۔ گو قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کی نظر میں اس صورت میں قاضی کے متہم ہونے کا خطرہ ہے اور مسلمانوں کو اس طرح بدگمانی میں

مبتلا کرتا ہے۔(اس لئے یہ صورت مناسب نہیں) اور نبی کریم ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ یہ صفیہ ہے۔

(۲۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتْ اِنْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّبِهٖ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَّابْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَّعْنِىْ ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے علی بن حسین نے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (رات کے وقت) نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں (اور آنحضور مسجد میں معتکف تھے) جب وہ واپس آنے لگیں تو آنحضور ﷺ بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اس وقت دو انصاری صحابی ادھر سے گذرے تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا، سبحان اللہ (کیا ہم آنحضور ﷺ پر شبہ کریں گے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔ اس کی روایت شعیب ابن مسافر، ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے کی۔ ان سے علی بن حسین نے اور ان سے صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ کے ساتھ۔

باب ۱۱۵۶. اَمْرُالْوَالِيْ اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ اِلٰى مَوْضِعٍ اَنْ يَّتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

۱۱۵۶۔ جب حاکم اعلیٰ دو امیروں کو کسی ایک جگہ متعین کرے تو انہیں یہ حکم کہ وہ متفق رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔

(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِىْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰى اَنَّهٗ يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
وَقَالَ النَّضْرُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

۲۰۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور ان سے فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا اور تنگی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور آپس میں اتفاق رکھنا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ہمارے ملک میں شہد کا نبیذ (تبع) بنایا جاتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور۔

باب ۱۱۵۷. اِجَابَةُ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ اَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِّلْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ

۱۱۵۷۔ حاکم کا دعوت قبول کرنا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

(۲۰۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ

۲۰۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیدیوں کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

باب ۱۱۵۸. هَدَايَا الْعُمَّالِ

۱۱۵۸۔ عاملوں کے ہدایا۔

(۲۰۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ اَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَاْتِيْ يَقُوْلُ هٰذَالَكَ وَهٰذَا لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ وَاُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهُ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايَاْتِيْ بِشَيْءٍ اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهُ رُغَآءٌ اَوْبَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ ثَلَا ثًا. قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ وَسَلُوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِيْ وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ اُذُنِيْ خُوَارٌ صَوْتٌ وَالْجُوَارُ مِنْ تَجْاَرُوْنَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ

۲۰۴۳۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انہوں نے عروہ سے سنا، انہیں حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ نے بیان کیا کہ بنی اسد کے ایک صاحب کو صدقہ کی وصولیابی کے لئے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا، ان کا نام ابن الاتبیّۃ تھا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان ہی نے یہ روایت بھی کی کہ ''پھر آپ منبر پر چڑھے'' پھر اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا اس عامل کا کیا حال ہوگا جسے ہم بھیجتے ہیں، پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا اور دیکھا ہوتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عامل جو چیز بھی (رشوت کے طور پر) لے گا، اسے قیامت کو اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی آئے گی، بکری ہوگی تو وہ بولتی آئے گی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے پہنچا دیا! تین مرتبہ سفیان نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہم سے زہری نے بیان کیا اور ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا، ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں نے دیکھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔ کیونکہ انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے ''میرے کانوں سے سنا'' کے الفاظ نہیں ذکر کئے ''خوار'' آواز۔ اور ''جوار'' تجارون سے گائے کی آواز کی طرح۔

باب ۱۱۵۹. اِسْتِقْضَآءِ الْمَوَالِيْ وَاسْتِعْمَالِهِمْ

۱۱۵۹۔موالی کو قاضی اور عامل بنانا۔

(۲۰۴۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءَ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْسَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَّعَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

۲۰۴۴۔ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں نافع نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا (آزاد کردہ غلام) سالم مہاجرین اولین اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کرتے تھے، ان میں ابوبکر، عمر، ابوسلمہ، زید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے تھے۔

باب ۱۱۶۰ . الْعُرَفَآءِ لِلنَّاسِ

(۲۰۴۵) حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ اَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِىْ عَتْقِ سَبْىِ هَوَازِنَ اِنِّىْ لَااَدْرِىْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآءُ هُمْ فَرَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا

۱۱۶۰۔ لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور انہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے، جب مسلمانوں نے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کو اجازت دی تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی۔ پس واپس جاؤ اور تمہارا معاملہ ہمارے پاس تمہارے معاملات کے واقف اور تمہارے سردار لائیں۔ چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داروں نے ان سے بات کی اور پھر آنحضور ﷺ کو آکر اطلاع دی کہ لوگوں نے بمسرت تمام اجازت دے دی ہے۔

باب ۱۱۶۱ . مَايُكْرَهُ مِنْ ثَنَآءِ السُّلْطَانِ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ

۱۱۶۱۔ حاکم اعلیٰ کی تعریف کرنا اور پیچھے اس کے خلاف کہنا ناپسندیدہ ہے۔

(۲۰۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنَاسٌ لِاَبْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَانَتَكَلَّمُ اِذَاخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا

۲۰۴۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اپنے حاکموں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد ہم اس کے خلاف کہتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اسے نفاق سمجھتے تھے۔

(۲۰۴۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّالنَّاسِ ذُوالْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَاْتِىْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ

۲۰۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بدترین شخص دورخا ہے، کسی کے سامنے اس کا ایک رخ ہوتا ہے اور دوسرے کے سامنے دوسرا۔

باب ۱۱۶۲ . الْقَضَآءِ عَلَى الْغَآئِبِ

۱۱۶۲۔ غیر مولود شخص کے خلاف فیصلہ۔

(۲۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَاَحْتَاجُ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ قَالَ خُذِىْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ

۲۰۴۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ (ان کے شوہر) ابوسفیان بخیل ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور

تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

باب ۱۱۶۳ . مَنْ قُضِيَ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّ قَضَآءَ الْحَاكِمِ لَايُحِلُّ حَرَامًا وَّلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا

۱۱۶۳۔ جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا جائے تو اسے نہ لے، کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔

(۲۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ اِبْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِيْ الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذَالِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا

۲۰۴۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں، اور میرے پاس لوگ مقدمے لے آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (خلاف واقعہ) یقین کرلوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے، وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

(۲۰۵۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَارَاٰى مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى

۲۰۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیز (کا لڑکا) میرا ہے، تم اسے اپنی پرورش میں لے لو۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے اور انہیں کے فراش پر پیدا ہوا۔ چنانچہ دونوں حضرات آنحضور ﷺ کے پاس پہنچے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے بھائی کا لڑکا ہے، انہوں نے مجھے اس کی وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے اور انہیں کے فراش پر پیدا ہوا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عبد بن زمعہ، یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ آپ ﷺ نے

لڑکے کی عتبہ سے مشابہت مشاہدہ کر لی تھی۔ چنانچہ اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو موت تک نہیں دیکھا۔

باب ۱۱۶۴. اَلْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

۱۱۶۴۔ کنویں اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں فیصلہ۔

(۲۰۵۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْلِفُ اَحَدٌ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ اِلَّا لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ الْاٰيَةَ فَجَآءَ الْاَشْعَثُ وَعَبْدُاللّٰهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِىَّ نَزَلَتْ وَفِىْ رَجُلٍ خَاصَمْتُه، فِىْ بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا، قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ اِذًا يَّحْلِفُ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ الْاٰيَةَ

۲۰۵۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں منصور اور اعمش نے، ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص یمین صبر کھائے گا، جس کے ذریعہ وہ کسی (مسلمان کا) مال دوسرے کو دے دے۔ حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (اس کی تصدیق میں) بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کی تھوڑی پونجی کے بدلے خرید تے ہیں۔ لآیہ، اتنے میں اشعث رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، ابھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سے حدیث بیان ہی کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک شخص کے بارے میں۔ میرا ان سے کنویں کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا تو آنحضور ﷺ نے (مجھ سے) کہا کہ تمہارے پاس گواہی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر فریق مقابل کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ (جھوٹی) قسم کھا لے گا۔ چنانچہ آیت بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد کو ''لآیۃ'' نازل ہوئی۔

باب ۱۱۶۵. اَلْقَضَآءِ فِىْ كَثِيْرِ الْمَالِ وَقَلِيْلِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَآءُ فِىْ قَلِيْلِ الْمَالِ وَكَثِيْرِهٖ سَوَآءٌ

۱۱۶۵۔ فیصلہ کے مال میں یا زیادہ میں۔ اور ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے کہ کم مال اور زیادہ مال میں فیصلہ برابر ہے۔

(۲۰۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّه، يَاْتِيْنِى الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ اَقْضِىْ لَه، بِذٰلِكَ وَاَحْسِبُ اَنَّه، صَادِقٌ . فَمَنْ قَضَيْتُ لَه، بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِىَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا

۲۰۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ ان سے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی اور ان کی طرف نکلے۔ پھر ان سے فرمایا، میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں، میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں، ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور یہ سمجھوں کہ میں نے فیصلہ صحیح

اَوْلِيَدَعْهَا

کیا ہے۔ (حالانکہ وہ صحیح نہ ہو) تو جس کے لئے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو بلاشبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

باب ۱۱۶۶. بَيْعِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ اَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ وَقَدْبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُعَيْمِ ابْنِ النَّحَّامِ

۱۱۶۶۔ امام کا لوگوں کی طرف سے ان کا مال یا ان کی جائیداد کو بیچنا اور نبی کریم ﷺ نے نعیم بن نحام کو ایک مدبر غلام بیچا تھا۔

(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ اَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اَرْسَلَ بِثَمَنِهِ اِلَيْهِ

۲۰۵۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنادیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) چونکہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بھیج دی۔

باب ۱۱۶۷. مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْاُمَرَآءِ حَدِيثًا

۱۱۶۷۔ جس نے ایسے شخص کی تنقید کی پرواہ نہیں کی جو حالات سے واقف نہ ہو۔

(۲۰۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي اِمَارَتِهِ وَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ

۲۰۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ لیکن ان کی امارت پر تنقید کی گئی۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اگر آج ان کی امارت کو مطعون قرار دیتے ہو تو تم نے اس سے پہلے اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) کی امارت کو بھی مطعون قرار دیا تھا اور خدا کی قسم وہ امارت کے لئے سزاوار تھے اور یہ کہ مجھے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

باب ۱۱۶۸. اَلْاَلَدُّ الْخَصِمِ وَهُوَ الدَّآئِمُ فِي الْخُصُومَةِ لُدًّا عِوَجًا

۱۱۶۸۔ الالد الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے۔ قرآن مجید کی آیت میں "لُد" "عوج" کے معنی میں ہے (ٹیڑھا باطل کی طرف جھکا ہوا)۔

(۲۰۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۱۶۹. اِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ اَوْخِلَافِ اَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَرَدٌّ

۱۱۶۹۔ جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجاوز کیا یا اہل علم کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ باطل ہے۔

(۲۰۵۶) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وَّحَدَّثَنِىْ نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِىْ جُذَيْمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَقَالُوْا صَبَاْنَا صَبَاْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَّقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَاَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا اَنْ يَقْتُلَ اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَااَقْتُلُ اَسِيْرِىْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِىْ اَسِيْرَهٗ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مَرَّتَيْنِ

۲۰۵۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ح۔ اور مجھ سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا (جب انہیں اسلام کی دعوت دی) تو وہ ''اسلمنا'' (ہم اسلام لائے) کہہ کر اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے، بلکہ کہنے لگے کہ صبانا صبانا (ہم اپنے دین سے پھر گئے) اس پر خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل اور قید کرنے لگے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کے حصہ کا قیدی بانٹ دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے، اس پر میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ پھر ہم نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو خالد بن ولید نے کیا۔ دو مرتبہ (آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے)۔

باب ۱۱۷۰. اَلْاِمَامُ يَاْتِىْ قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۱۱۷۰۔ امام کسی جماعت کے پاس آتا ہے اور ان میں صلح کرا دیتا ہے۔

(۲۰۵۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ الْمَدِيْنِىُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِىْ عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَّاَقَامَ وَاَمَرَ اَبَابَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فِى الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِى الصَّفِّ الَّذِىْ يَلِيْهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَاٰى التَّصْفِيْحَ

۲۰۵۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم المدنی نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بن عمرو بن عوف میں باہم لڑائی ہو گئی۔ جب آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور ان کے یہاں صلح کرانے کے لئے تشریف لائے۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا (مدینہ میں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (نماز پڑھانے کا) چنانچہ آپ آگے بڑھے (اور نماز پڑھانے لگے۔ اتنے میں آنحضور ﷺ تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ پھر آنحضور ﷺ لوگوں کی صف کو چیرتے ہوئے (آگے بڑھے) اور ابوبکر

لَايُمْسِكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَه، فَاَوْمَآءَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَمْضِه، وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَه، قَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَّامَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ اِذَا نَابَكُمْ اَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَآءُ

رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں آ گئے جو ان کے قریب تھی۔ ❶ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے (آنحضور ﷺ کی آمد بتانے کے لئے) ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکتا ہی نہیں تو آپ متوجہ ہوئے اور آنحضور ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا، لیکن آنحضور ﷺ نے اشارہ کیا کہ نماز پوری کریں اور آپ ﷺ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم ﷺ کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لئے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو آپ کو نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی۔ انہوں نے عرض کی، ابن ابی قحافہ کے لئے مناسب نہیں تھا کہ وہ آنحضور ﷺ کی امامت کرے۔ اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (نماز میں) جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو چاہئے کہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

باب ۱۱۷۱. يَسْتَحِبُّ لِلْكَاتِبِ اَنْ يَّكُوْنَ اَمِيْنًا عَاقِلًا

۱۱۷۱۔ فیصلہ لکھنے والا امانت دار اور عقلمند ہونا چاہئے۔

(۲۰۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ اَبُوْثَابِتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ لِمَقْتَلِ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَه، عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَّ عُمَرَ اَتَانِىْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّىْ اَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ فِى الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّىْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ

۲۰۵۸۔ ہم سے محمد بن عبداللہ ابوثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ یمامہ میں بکثرت (قاری صحابہؓ کی) شہادت کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری جنگوں میں بھی اس طرح وہ شہید کئے جائیں گے اور قرآن اکثر ضائع ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کتابی صورت میں) جمع کرنے کا حکم دیں۔ اس پر میں نے عمرؓ سے کہا کہ میں کوئی ایسا کام کیسے

❶ عام لوگوں کو اس طرح کے عمل کی اجازت نہیں۔ البتہ امیر المومنین اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ امام اعظم ہے۔ خصوصاً آنحضور ﷺ کا معاملہ تو سب سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ شارع بھی ہیں۔

عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذَالِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَه، صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاِنَّكَ رَجُلٌ شَآبٌّ عَاقِلٌ لَّانَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَوْكَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ بِاَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِيْ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَوَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَه، صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُه، مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْاَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَيَاتَه، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَه، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ اللِّخَافُ يَعْنِيْ الْخَزَفَ

کر سکتا ہوں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا عمرؓ نے کہا کہ واللہ یہ تو کار خیر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح اس معاملہ میں برابر مجھ سے کہتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس معاملہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کو تھا اور میں بھی وہی مناسب سمجھنے لگا جسے عمرؓ مناسب سمجھے تھے۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جوان ہو، عقلمند ہو اور ہم تمہیں کسی بارے میں متہم بھی نہیں سمجھتے، تم آنحضور ﷺ کی وحی لکھتے تھے، اسے قرآن مجید (کی آیات) کو تلاش کرو اور ایک جگہ جمع کر دو۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ واللہ اگر ابوبکرؓ مجھے کسی پہاڑ کو اٹھا کر دوسرے جگہ رکھنے کا مکلف کرتے تو اس کا بوجھ بھی میں اتنا نہ محسوس کرتا جتنا کہ مجھے قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے ہوا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ یہ خیر ہے، چنانچہ مجھے آمادہ کرنے کی وہ کوشش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کام کے لئے شرح صدر عطا فرمایا جس کے لئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ لوگ مناسب خیال کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی، اسے بھی کھجور کی چھال، چمڑے وغیرہ کے ٹکڑوں، پتلے پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر تک خزیمہ یا ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پایا اور اس کو سورت میں شامل کر لیا۔ قرآن مجید کے یہ مرتب صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، جب تک وہ زندہ رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور آخر وقت تک ان کے پاس رہے۔ جب آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو وہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔ محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ "اللخاف" بمعنی "الخزف" ہے۔

باب ۱۱۷۲. كِتَابُ الْحَاكِمِ اِلٰى عُمَّالِهٖ وَالْقَاضِيْ اِلٰى اُمَنَائِهٖ

۱۱۷۲۔ حاکم کا خط اپنے عاملوں کے نام اور قاضی کا خط اپنے امینوں کے نام۔

(۲۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى ح حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ

۲۰۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن ابی لیلیٰ نے، ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان

مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِىْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا مَاقَتَلْنَاهُ وَاللّٰهِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ وَاَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ بِهٖ فَكُتِبَ مَاقَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا لَاقَالَ اَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِىْ مِنْهَا نَاقَةٌ

کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن سہل نے، ان سے سہل بن ابی حثمہ نے، انہیں سہل اور ان کی قوم کے بعض دوسرے ذمہ داروں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف (کھجور لینے کے لئے) گئے۔ کیونکہ تنگدستی میں مبتلا تھے۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا کنویں میں ڈال دیا ہے، پھر وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ واللہ تم نے ہی قتل کیا ہے، انہوں نے کہا، واللہ ہم نے انہیں نہیں قتل کیا۔ پھر وہ واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو اُن سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کرنی چاہی، کیونکہ آپ ہی خیبر میں موجود تھے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ بڑے کو آگے کرو، بڑے کو۔ آپ کی مراد عمر کی بڑائی تھی۔ چنانچہ حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے بھی بات کی، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یا (یہودی) تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے انہیں اس کے متعلق لکھا۔ لیکن (یہودیوں کی طرف سے) آپ کو جواب ملا کہ ہم نے انہیں نہیں قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آپ لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں (کیونکہ جرم کرتے دیکھا نہیں تھا)۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا آپ لوگوں کے بجائے یہودی قسم کھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا ہے؟) انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں (اور وہ جھوٹی قسم کھا سکتے ہیں)۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹوں کی دیت ادا کی اور وہ اونٹ گھر میں لائے گئے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

باب ۱۱۷۳. هَلْ يَجُوْزُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهٗ لِلنَّظَرِ فِى الْاُمُوْرِ.

۱۱۷۳۔ کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات کی دیکھ بھال کے لئے بھیجے۔

(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ

۲۰۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه' فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَقَالُوْا لِیْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِیْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّاالْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَااُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کی، یارسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ پھر دوسرے فریق کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ یہ صحیح کہتے ہیں، ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیجئے۔ پھر اعرابی نے کہا، میرا لڑکا اس شخص کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے لڑکے کا حکم اسے رجم کرنا ہے۔ لیکن میں نے اپنے لڑکے کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دے کر (اسے رجم سے بچالیا) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں واپس ہیں اور تیرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بند ہونا ہے اور انیس، ایک صاحب تھے۔ تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اسے رجم کیا۔

باب ۱۱۷۴ . تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوْزُ تَرْجُمَانٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَه' اَنْ يَّتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَه' وَاَقْرَأْتُه' كُتُبَهُمْ اِذَاكَتَبُوْا اِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَه' عَلِیٌّ وَّعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِیْ صَنَعَ بِهِمَا وَقَالَ اَبُوْجَمْرَةَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَابُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ

۱۱۷۴۔ حکام کے لئے ترجمہ کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟ خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا، اپنے والد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ یہودیوں کا رسم الخط سیکھیں۔ یہاں تک کہ میں یہودیوں کے نام آنحضور ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ ﷺ کو لکھتے تو ان کے خطوط آپ ﷺ کو پڑھ کر سناتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اس وقت ان کے پاس علی، عبدالرحمان اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ عبدالرحمان بن حاطب نے کہا کہ امیر المومنین یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتاتی ہے۔ جس نے اس کے ساتھ یہ کیا ہے اور ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم کے لئے دو مترجم ہونے چاہئیں (تاکہ شہادت پوری ہو اور غلط بیانی کا امکان باقی نہ رہے۔)

(۲۰۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه' اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَه' اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِیْ رَكْبٍ مِّنْ

۲۰۶۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے پاس بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان

قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَّهٗ، اِنْ كَانَ مَاتَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ

سے کہا، ان سے کہو کہ میں ان کے بارے میں پوچھوں گا۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بات کہے تو اسے جھٹلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا۔ اس سے کہو کہ اگر تمہاری باتیں صحیح ہیں تو وہ شخص اس جگہ کا مالک ہوگا جو میرے قدموں کے نیچے اس وقت ہے۔

باب ۱۱۷۵. مُحَاسَبَةِ الْاِمَامِ عُمَّالَهٗ

۱۱۷۵۔ امام کا اپنے عمال سے حساب لینا۔

(۲۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِالسَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاُتْبِيَةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَبَيْتِ اُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَايَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَآءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا فَلَا عْرِفَنَّ مَاجَآءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيْرٍ لَهٗ رُغَآءٌ اَوْبِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوحمید ساعدی نے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن الاتبیہ کو بنوسلیم کے صدقہ کی وصولیابی کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ آنحضور ﷺ کے پاس (وصولیابی کے بعد) آئے اور آنحضور ﷺ نے ان سے حساب لیا تو انہوں نے کہا، یہ تو آپ لوگوں کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم پھر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم سچے ہو تو وہاں بھی تمہارے پاس ہدیہ آتا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے حمد وثناء کے بعد۔ امابعد! میں کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں کے لئے عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں۔ پھر تم میں سے کوئی ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا۔ تاکہ وہیں اس کا ہدیہ پہنچ جاتا۔ اگر وہ سچا ہے۔ پس خدا گواہ ہے تم میں سے کوئی اگر اس میں سے کوئی چیز لے گا۔ ہشام نے آگے کا مضمون اس طرح بیان کیا کہ بلاحق کے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح لائے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اسے پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس وہ شخص لے کر آئے گا۔ اونٹ جو آواز نکال رہا ہوگا یا گائے جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا بکری جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا۔

باب ۱۱۵۶. بِطَانَةِ الْاِمَامِ وَاَهْلِ مَشْوَرَتِهٖ الْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ

۱۱۷۶۔ امام کے بطانہ اور اس کے اہل مشورہ۔ بطانہ وہ ہیں جو معاملات میں دخیل ہوں۔

(۲۰۶۳) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۶۳۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے

قَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَه' بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُه' بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّه' عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُه' بِالشَّرِّ وَتَحُضُّه' عَلَيْهِ فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَّحْيٰى اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَّمُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَه' وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَوْلَه' وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حُسَيْنٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَوْلَه' وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِىْ صَفْوَانُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

جب بھی کوئی نبی بھیجا یا کسی کو خلیفہ بنایا تو اس کے ساتھ دو خواص تھے۔ ایک تو انہیں نیکی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا انہیں برائی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا۔ پس معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے رکھے۔ اور سلیمان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، انہیں ابن شہاب نے یہی خبر دی اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے روایت ہے، ان سے ابن شہاب نے اسی طرح کیا۔ اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید رضی اللہ نے اپنا قول بیان کیا اور اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ اور ابن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بیان کیا۔ ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید نے اپنا قول۔ اور عبید اللہ بن ابی جعفر نے بیان کیا، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

باب ۱۱۷۷. كَيْفَ يُبَايِعُ الْاِمَامَ النَّاسُ

۱۱۷۷۔ امام لوگوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت لے۔

(۲۰۶۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَه' وَاَنْ نَقُوْمَ اَوْنَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَانَخَافُ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

۲۰۶۴۔ اسماعیل نے ہم سے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہیں عبادہ بن الولید نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم ذمہ داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں، جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔

(۲۰۶۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَّالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُالْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَاَجَابُوْا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

۲۰۶۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے اور مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! خیر تو آخرت ہی کی خیر ہے، پس انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس کا جواب لوگوں نے دیا کہ "ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے، ہمیشہ کے لئے جب تک ہم زندہ ہیں۔

عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا

(۲۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ

۲۰۶۶۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی،انہیں مالک نے خبر دی،انہیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

(۲۰۶۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ شَهِدْتُّ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ اِنِّىْ اُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِاللّٰهِ عَبْدِالْمَلِكِ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ مَااسْتَطَعْتُ وَاَنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِمِثْلِ ذٰلِكَ .

۲۰۶۷۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے،ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی،کہا کہ میں اس وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ جب سب لوگ عبدالملک بن مروان سے بیعت کے لئے جمع ہو گئے۔ بیان کیا کہ آپ نے عبدالملک کو لکھا کہ میں سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔عبداللہ عبدالملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی اور یہ کہ میرے لڑکے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

(۲۰۶۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِىْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۲۰۶۸۔ہم سے یعقوب بن حدیث بیان کی،ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی،انہیں سیار نے خبر دی،انہیں شعبی نے،ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں استطاعت ہو اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے (کی بیعت کی)۔

(۲۰۶۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَالْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ عَبْدِالْمَلِكِ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّىْ اُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِاللّٰهِ عَبْدِالْمَلِكِ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَاَنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ

۲۰۶۹۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے بیان کیا،ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی،کہا کہ جب لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا۔عبداللہ عبدالملک امیر المومنین کے نام۔ میں اقرار کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے کی عبدالملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی نسبت کے مطابق،جتنی مجھ میں استطاعت ہوگی اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

(۲۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۰۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی،ان سے حاتم نے حدیث بیان کی،ان سے یزید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

(۲۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الرَّهْطَ الَّذِيْ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اِجْتَمَعُوْا فَتَشَاوَرُوْا قَالَ لَهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا اَرٰى اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتْبَعُ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهٗ تِلْكَ اللَّيَالِيَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيْرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهٗ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِيْ فَقَالَ ادْعُ لِيْ عَلِيًّا فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَّقَدْ كَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَاَرْسَلَ اِلٰى اُمَرَآءِ الْاَجْنَادِ وَكَانُوْا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا تَشَهَّدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ قَدْ نَظَرْتُ فِيْ اَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ اَرَهُمْ يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيْلًا فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ فَبَايَعَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُوْنَ.

۲۰۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمان نے خبر دی اور انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ جماعت جس کے سپرد عمر رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاملہ کیا تھا۔ اس کے افراد جمع ہوئے اور مشورہ کیا، ان سے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خلیفہ ہونے کے لئے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لئے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے منتخب کردوں۔ چنانچہ جماعت نے اس کا اختیار عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ جب ان لوگوں نے انتخاب کی ذمہ داری عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سپرد کردی تو سب لوگ آپ کی طرف جھک گئے۔ جتنے لوگ بھی اس جماعت کے پیچھے چل رہے تھے، ان میں اب میں نے کسی کو بھی ایسا نہ دیکھا جو عبدالرحمٰن کے پیچھے نہ چل رہا ہو سب لوگ آپ ہی کی طرف مائل ہو گئے اور ان دنوں میں آپ سے مشورہ کرتے رہے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی، مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رات گئے میرے یہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، یہاں تک میں بیدار ہو گیا۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے، خدا گواہ ہے میں ان راتوں میں بہت کم سو سکا ہوں۔ جائیے اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیے۔ میں ان دونوں حضرات کو بلا لایا اور آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلایا اور کہا کہ میرے لئے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلا دیجئے۔ میں نے انہیں بھی بلا دیا اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر حضرت علیؓ ان کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ خواہشمند تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کو بھی آپ کی طرف سے خطرہ تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے عثمان کو بھی بلا لائیے۔ میں انہیں بھی بلا لایا۔ اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ آخر صبح کے مؤذن نے ان کے درمیان جدائی کی۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی اور یہ جماعت منبر کے پاس جمع ہوئی تو آپ نے موجود مہاجرین، انصاری اور لشکروں کے قائدین کو بلایا۔ ان لوگوں نے اس سال حج عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا (اس لئے ابھی تک دارالخلافہ میں تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمان نے خطبہ

پڑھا، پھر کہا۔ امابعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ عثمان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ اپنے دل میں کوئی میل نہ پیدا کریں۔ پھر کہا میں آپ (عثمان رضی اللہ عنہ) سے بیعت کرتا ہوں۔ اللہ کی سنت اور اس کے رسول اور آپ کے دو خلفاء کی سنت کے مطابق۔ چنانچہ پہلے آپ سے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے مہاجرین، انصار، سپہ سالار اور تمام مسلمانوں نے۔

باب ۱۱۷۸. مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

(۲۰۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنَ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِىْ يَاسَلَمَةُ اَلَا تُبَايِعُ؟ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِى الْاَوَّلِ قَالَ وَفِى الثَّانِىْ.

۱۱۷۸۔ جس نے دو مرتبہ بیعت کی۔

۲۰۷۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے پہلی ہی مرتبہ بیعت کر لی۔ فرمایا کہ اور دوسری مرتبہ بھی کر لو۔

باب ۱۱۷۹. بَيْعَةِ الْاَعْرَابِ.

(۲۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعْكٌ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

۱۱۷۹۔ اعراب کی بیعت۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے بخار آ گیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے انکار کیا۔ پھر وہ آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے، آنحضور ﷺ نے انکار کیا، آخر وہ (خود ہی مدینہ سے) چلا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے، اپنی خرابی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

باب ۱۱۸۰. بَيْعَةِ الصَّغِيْرِ.

(۲۰۷۴) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْعُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَّكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيْرٌ

۱۱۸۰۔ نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لے لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی کمسن ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا

فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَالَهٗ وَكَانَ يُضَحِّىْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ اَهْلِهٖ

فرمائی اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

باب ۱۱۸۱ . مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اِسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۱۱۸۱۔ بیعت کرنے کے بعد اس کی واپسی کی خواہش کرنے کا بیان۔

(۲۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

۲۰۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں محمد بن منکدر نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ میں بخار آ گیا تو وہ آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجئے (یعنی مدینہ کی ہجرت کا عہد واپس کر دیجئے) آنحضور ﷺ نے انکار کیا۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ پھر وہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی برائی کو دور کر دیتا اور اچھائی کو نکھارتا ہے۔

باب ۱۱۸۲ . مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَايُبَايِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْيَا

۱۱۸۲۔ جس نے کسی سے بیعت کی اور مقصد صرف دنیا ہو۔

(۲۰۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَّايُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَاهُ اِنْ اَعْطَاهُ مَايُرِيْدُ وَفٰى لَهٗ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَالْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِىَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ فَاَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا

۲۰۷۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین (شخص) ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو اس میں سے نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور بیعت کا مقصد صرف دنیا ہو، اگر وہ اسے دے دے تو بیعت پوری کرے ورنہ توڑ دے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو سامان عصر کے بعد بیچ رہا ہو اور قسم کھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اس سے لے لے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

باب ۱۱۸۳ . بَيْعَةِ النِّسَآءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۳۔ عورتوں سے بیعت، اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۲۰۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ

۲۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابوادریس خولانی نے خبر دی، انہوں

عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسٍ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَ لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَه' بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُه' عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّه' وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُه' اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَه' وَاِنْ شَآءَ عَفَاعَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ

نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم مجلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اور اس کی سزا اسے دنیا ہی میں مل جائے گی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا اور جو کوئی ان میں سے کسی برائی کا ارتکاب کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کریں گے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اس کی سزا دے اور چاہے معاف کر دے۔ چنانچہ ہم نے اس پر آنحضور ﷺ سے بیعت کی۔

(۲۰۷۸) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَآءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لَايُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا

۲۰۷۸۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عورتوں سے زبانی اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے۔ ''وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔'' بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ سوائے اس عورت کے جو آپ کی مملوکہ ہے۔

(۲۰۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيَّ اَنْ لَّايُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةٌ اَسْعَدَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَاَةٌ اِلَّا اُمُّ سُلَيْمٍ وَّاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةُ مُعَاذٍ اَوابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ

۲۰۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی ''یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔'' اور ہمیں آپ نے نوحہ سے منع کیا۔ پھر ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے (کسی میت کے نوحہ میں) میری مدد کی تھی اور اسے اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے کچھ نہیں کہا، پھر وہ گئیں اور واپس آئیں (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس کو پورا نہیں کیا۔ سوائے ام سلیم اور ام العلاء اور حضرت معاذ کی بیوی ابنۃ ابی سبرۃ یا ابنۃ ابی سبرۃ اور حضرت معاذ کی بیوی کے۔

باب ۱۱۸۴. مَنْ نَّكَثَ بَيْعَةً وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ

۱۱۸۴۔ جس نے بیعت توڑی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یقیناً جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ بلاشبہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان

اَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا، بلاشبہ اس کا نقصان اسے ہی پہنچے گا اور جو کوئی اس عہد کو پورا کرے جو اللہ سے اس نے کیا ہے تو اللہ اسے عظیم اجر عطا فرمائیں گے۔

(۲۰۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ جَآءَ الْغَدَ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبُهَا

۲۰۸۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اسلام پر بیعت کر لیجئے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسلام پر اس سے بیعت کر لی۔ پھر دوسرے دن بخار میں مبتلا آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے انکار کر دیا۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتی ہے۔

باب ۱۱۸۵. الْاِسْتِخْلَافِ

۱۱۸۵۔ خلیفہ مقرر کرنا۔

(۲۰۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْكَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَيَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْاَرَدْتُّ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ فَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَآئِلُوْنَ اَوْيَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْيَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ.

۲۰۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان بن بلال نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے قاسم ابن محمد سے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (اپنے سر درد پر) ہائے ری سر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا، افسوس، میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گذاریں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اپنے سر کی پرواہ نہ کرو، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کر جاؤں تا کہ اس پر کسی دعویٰ کرنے والی یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے۔ پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود (کسی دوسرے کی خلافت) نہیں ہونے دے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا (آپ نے اس طرح فرمایا کہ) اللہ دفع کرے گا اور مسلمان نہیں ہونے دیں گے۔

(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ اَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا

اَبُوْبَکْرٍ وَاِنْ اَتْرُکْ فَقَدْ تَرَکَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ اَنِّیْ نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَّالِیْ وَلَا عَلَیَّ لَا اَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا

ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے۔ لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے رغبت بھی ہے اور ڈرتا بھی ہوں اور میری تو یہ تمنا ہے کہ خلافت کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اللہ کی بارگاہ میں برابری پر چھوٹ جاتا مجھے، کچھ ثواب ملتا اور نہ کوئی عذاب ہوتا، میں زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس کے بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔ ❶

(۲۰۸۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدُ مِنْ يَّوْمٍ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَاَبُوْبَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرَهُمْ فَاِنْ يَّكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِیَ اثْنَيْنِ فَاِنَّهٗ اَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَّوْمَئِذٍ اِصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً

۲۰۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری، انہیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا، جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے، پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور ﷺ زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے، آپ کا منشاء یہ تھا کہ آنحضورؐ ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد ﷺ سے وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے نور کو باقی رکھا ہے، جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے اور اللہ نے محمد ﷺ کی اس سے ہدایت کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کے ساتھی اور دو میں کے دوسرے ہیں۔ بلاشبہ وہ تمہارے معاملات کے لئے تمام مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پس اٹھو اور ان سے بیعت کرو۔ ایک جماعت ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھیں۔ پھر عام لوگوں نے منبر پر بیعت کی۔ زہری نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اسی دن کہہ رہے تھے، منبر پر چڑھ آیئے۔ چنانچہ آپ برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اور سب لوگوں نے

---

❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ کر دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ زندگی میں تو اس کی ذمہ داریاں آپ کے سر تھیں ہی، مرنے کے بعد بھی اس سے نہیں بچتے۔ اس لئے آپ نے کہا کہ میں اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ منتخب کروں گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کروں گا کہ آپ نے خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑا تھا۔ صرف اپنی طرف سے ترجیح کے لئے کچھ اشارے دیئے تھے

آپ سے بیعت کی۔

(۲۰۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَابَكْرٍ

۲۰۸۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، پھر آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ جیسے ان کا اشارہ وفات کی طرف ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(۲۰۸۵) مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ حَتّٰى يُرِيَ اللّٰهُ خَلِيْفَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اَمْرًا يَّعْذِرُوْنَكُمْ بِهٖ

۲۰۸۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبائل بزاخہ کے وفد سے (جو آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گیا تھا اور اب معافی کے لئے آیا تھا) فرمایا کہ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے (بیابانوں میں) رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات سمجھا دیں، جس کی وجہ سے وہ تمہارا عذر قبول کر لیں۔

باب ۱۱۸۶.

۱۱۸۶۔

(۲۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَّمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ

۲۰۸۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے۔ پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی۔ بعد میں والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

باب ۱۱۸۷. اِخْرَاجُ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ

۱۱۸۷۔ جھگڑالو اور مشتبہ لوگوں کو شہرت کے بعد گھروں سے نکالنا (تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن (ام فروہ رضی اللہ عنہا) کو اسوقت (گھر سے) نکال دیا تھا جب وہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ پر) نوحہ کر رہی تھیں۔

(۲۰۸۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۲۰۸۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم،

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ یُحْتَطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْیَعْلَمُ اَحَدُکُمْ اَنَّهٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْمِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میرا ارادہ ہوا کہ میں لکڑیوں کے جلانے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کہوں اور اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کے بجائے ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شرکت نہیں کرتے) اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم سے کسی کو اگر یہ امید ہو کہ وہاں موٹی ہڈی یا دو مرماۃ حسنہ (بکری کے کھر کے درمیان کا گوشت) ملیں گے تو وہ ضرور (نماز) عشاء میں شریک ہو۔

باب ۱۱۸۸. هَلْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّمْنَعَ الْمُجْرِمِیْنَ وَاَهْلَ الْمَعْصِیَةِ مِنَ الْکَلَامِ مَعَهٗ وَالزِّیَارَةِ وَنَحْوِہٖ

۱۱۸۸۔ کیا امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کو اپنے ساتھ گفتگو کرنے سے اور ملاقات وغیرہ کرنے سے منع کر دے۔

(۲۰۸۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَکَانَ قَآئِدَ کَعْبٍ مِّنْ بَنِیْهِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَذَکَرَ حَدِیْثَهٗ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ کَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِکَ خَمْسِیْنَ لَیْلَةً وَّاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَیْنَا

۲۰۸۸۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے زمانے میں ان کے سب لڑکوں میں یہی راستے میں ساتھ چلتے تھے نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں جا سکے تھے، پھر انہوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا اور آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا تھا تو ہم پچاس دن اسی حالت میں رہے، پھر آنحضور ﷺ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

کِتَابُ التَّمَنِّیْ

آرزو کا بیان

باب ۱۱۸۹. مَاجَآءَ فِی التَّمَنِّیْ وَمَنْ تَمَنَّی الشَّهَادَةَ

۱۱۸۹۔ آرزو کرنے کے بارے میں روایات اور جس نے شہادت کی آرزو کی۔

(۲۰۸۹) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا یَکْرَهُوْنَ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ وَلَا اَجِدُ مَااَحْمِلُهُمْ مَاتَخَلَّفْتُ

۲۰۸۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کو ناپسند کرتے

لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ

ہیں (اور اسباب کی کمی کی وجہ سے وہ شریک نہ ہو سکتے) اور کوئی ایسی چیز میری پاس نہیں ہے، جس پر انہیں سوار کروں۔ تو میں کبھی (غزوات میں شریک ہونے سے) پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں، میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں گا، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

(۲۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَدِدْتُ اَنِّیْ لَاُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیَا، ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ فَکَانَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُھُنَّ ثَلاَ ثًا اَشْھَدُ بِاللّٰہِ

۲۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو تین دفعہ دہراتے تھے کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں (کہ آنحضور ﷺ نے اسی طرح فرمایا)۔

باب ۱۱۹۰۔ تَمَنِّی الْخَیْرِ وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ لِیْ اُحُدٌ ذَھَبًا

۱۱۹۰۔ خیر کی آرزو کرنا اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد "اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہوتا۔"

(۲۰۹۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکَانَ عِنْدِیْ اُحُدٌذَھَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّایَاْتِیَ ثَلاَ ثٌ وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ لَیْسَ شَیْءٌ اَرْصُدُہٗ فِیْ دَیْنٍ عَلَیَّ اَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُہٗ

۲۰۹۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر ان کے لینے والے مل جائیں تو تین دن گذرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے، سوائے اس کے جسے میں اپنے اوپر قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

باب ۱۱۹۱۔ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ

۱۱۹۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "اگر میں پہلے وہ بات جان لیتا جس کو بعد میں جانا۔"

(۲۰۹۲) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْھَدْیَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِیْنَ حَلُّوْا

۲۰۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) فرمایا، جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) اگر اسے میں پہلے ہی سے جانا ہوتا تو میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ

جب حلال ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ حلال ہوتا۔

(۲۰۹۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْىٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ اَحَدٍ مِّنَّا هَدْىٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَآءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْىُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَااَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ لَحَلَلْتُ. قَالَ وَلَقِيَهٗ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِىْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَنَا هٰذِهٖ خَاصَّةً قَالَ لَابَلْ لِاَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِىَ حَآئِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْسُكَ الْمُنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَاتَطُوْفُ وَلَا تُصَلِّىْ حَتّٰى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوْا الْبَطْحَآءَ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍا الصِّدِّيْقِ اَنْ يَّنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِىْ ذِى الْحِجَّةِ بَعْدَ اَيَّامِ الْحَجِّ

۲۰۹۳۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے عطا نے، ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) پھر ہم نے حج کے لئے تلبیہ کیا اور ۴ ذی الحج کو مکہ پہنچے۔ پھر آنحضور نے ہمیں بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بنالیں اور اس کے بعد حلال ہو جائیں۔ سوا اس کے جن کے ساتھ ہدی ہو وہ حلال نہیں ہو سکتے۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس ہدی نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احرام باندھتا ہوں، جس کا رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تھا۔ پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد منیٰ جا سکتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ سے سراقہ بن مالک نے ملاقات کی۔ آپ اس وقت جمرہ عقبہ پر رمی کر رہے تھے اور پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (حج کے لئے) مکہ آئیں تھیں۔ لیکن وہ حائضہ تھیں تو آنحضور ﷺ نے انہیں تمام اعمال حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں۔ جب سب لوگ بطحاء میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میرا صرف حج ہوگا؟ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق کو حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

باب ۱۱۹۲. قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا

۱۱۹۲۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد کہ کاش اس اس طرح ہوا۔

(۲۰۹۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ

۲۰۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی

عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِىْ يَحْرُسُنِىَ اللَّيْلَةَ اِذْسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيْطَه' قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِىْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلٌ

فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کو نیند نہ آئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لئے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کون صاحب؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یارسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کے لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ پھر آنحضور ﷺ سوئے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھتے تھے "کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گذار سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میری چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوگی۔" پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی۔

باب ۱۱۹۳. تَمَنِّى الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ

۱۱۹۳۔ قرآن مجید اور علم کی آرزو۔

(۲۰۹۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحَاسُدَ اِلَّا فِىْ اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَا اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَااُوْتِىَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُه' فِىْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَااُوْتِىَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ بِهٰذَا

۲۰۹۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رشک صرف دو افراد پر ہوسکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو (دیکھنے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا، جیسا کہ یہ کررہا ہے۔ یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

باب ۱۱۹۴. مَايُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّىْ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

۱۱۹۴۔ جس کی تمنا کرنا ناپسندیدہ ہے اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، بلاشبہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۲۰۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۲۰۹۶۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے نضر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتَمَنَّوْا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ

یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں کرتا۔

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ نَعُوْدُ وَقَدْ اِكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ ہم خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے سات داغ لگوائے تھے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

(۲۰۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ اِسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يُسْتَعْتَبُ

۲۰۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے عبدالرحمان بن ازہر کے مولا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نیکی میں اضافہ ہو اور اگر برا ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے۔

باب ۱۱۹۵ . قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۱۹۵۔ کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

(۲۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِىْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى وَرُبَمَا قَالَ اِنَّ الْمَلَاَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ

۲۰۹۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے۔ میں نے آنحضور ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفید کو چھپا دیا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ) تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ ہم صدقہ دیتے، نماز پڑھتے، پس ہم پر سکینت نازل فرما۔ اس جماعت نے ہمارے خلاف حد سے تجاوز کیا ہے جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم نہیں مانتے نہیں مانتے۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے۔

باب ۱۱۹۶ . كِرَاهِيَةِ التَّمَنِّىْ لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۶۔ دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا ناپسندیدہ، اس کی روایت اعرج نے کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۱۰۰) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنْ مُّوْسَى ابْنِ

۲۱۰۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان

عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَّهُ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اَوْفٰى فَقَرَاْ تُهٗ فَاِذَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوااللّٰهَ الْعَافِيَةَ

سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے موالا سالم ابوالنضر نے، آپ اپنے مولا کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا اور میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو۔

باب ۱۱۹۷. مَايَجُوْزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً

۱۱۹۷۔ لفظ "اگر" کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اگر مجھے تمہارے مقابلہ میں قوت ہوتی۔"

(۲۱۰۱) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اَهِىَ الَّتِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ رَاجِمًا اِمْرَاَةً مِّنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؟ قَالَ لَاتِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ

۲۱۰۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر عبداللہ بن شداد نے پوچھا، کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "اگر میں کسی عورت کو بغیر دلیل کے رجم کر سکتا۔" ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہیں، وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔

(۲۱۰۲) حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَآءٌ قَالَ اَعْتَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ اَوْعَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ اَيْضًا عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالصَّلٰوةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخَّرَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَجَآءَ عُمَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَآءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَآءَ عَنْ شِقِّهٖ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَلْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَآءٌ لَّيْسَ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَاْسُهٗ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَآءَ عَنْ شِقِّهٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِنَّهٗ لَلْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

۲۱۰۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ عشاء کی نماز میں رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا۔ نماز! یارسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آنحضور ﷺ باہر آئے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ ﷺ فرمار ہے تھے، اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر تو میں لوگوں کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور ﷺ نے اس نماز میں تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ اپنے جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہی وقت ہے۔ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور عمرو نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ابن عباس نہیں ہیں۔ عمرو نے تو بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ابن جریر نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اپنی جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور عمر نے بیان کیا کہ "اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔" اور ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے ...

مَعْنٌ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۱۰۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

۲۱۰۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو انہیں میں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲۱۰۴) حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ الشَّهْرِ وَاصَلَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّبِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ بْنُ مُغِیْرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۴۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار وسحر کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہؓ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے اپنی روش چھوڑ دیتے، میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

(۲۱۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

۲۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ ﷺ تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم میں کون مجھ جیسا ہے؟ میں تو اس حال میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ ﷺ نے ایک دن کے ساتھ دوسرے دن ملا کر (وصال) پر روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا، گویا آپ انہیں تنبیہ کر رہے تھے۔

(۲۱۰۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُ وْاوَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُ وْالَوْلاَ اَنْ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ فِي الْاَرْضِ

۲۱۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں، میں نے کہا پھر کیوں ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہوگئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے انہوں نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم (قریش) کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں اس سے انکار پیدا ہوگا تو میں حطیم کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

(۲۱۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَ الْاَنْصَارِ

۲۱۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیبؒ نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا (پسند کرتا) اور اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

(۲۱۰۸) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهٗ اَبُوالتَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ

۲۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ اس روایت کی متابعت ابوالتیاح نے کی۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ''گھاٹی'' کے سلسلہ میں۔

كتاب الاخبار الاحاد

کتاب الاخبار الاحاد

باب ۱۸۹۰. مَاجَآءَ فِي اِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوْقِ فِي الْاَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَآئِضِ وَالْاَحْكَامِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ

۱۱۹۸۔ ایک راست باز شخص کو خبر کو نافذ کرنے کے سلسلے میں روایات اذان میں، نماز، روزہ، فرائض اور دوسرے احکام میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس کیوں نہیں ان میں سے ہر جماعت میں سے کچھ لوگوں نے کوچ کیا۔ تاکہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں اور جب ان کی طرف واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ ممکن ہے وہ لوگ پرہیز

طَآئِفَةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِيْ مَعْنَى الْاٰيَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَرَآءَهٗ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاِنْ سَهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ رُدَّ اِلَى السُّنَّةِ

کریں۔'' ایک شخص کے لئے بھی ''طائفہ'' کا استعمال ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے، اور اگر مسلمانوں کے دو طائفہ (گروہ) آپس میں لڑیں تو اگر دو افراد بھی آپس میں لڑیں تو آیت کے مفہوم میں داخل ہوں گے اور بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ''اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرلو۔'' اور کس طرح نبی کریم ﷺ نے اپنے عاملوں کو ایک کے بعد دوسرے کو بھیجا تا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک غلطی کر جائے تو اسے اسلام کے صحیح راستے کی طرف لوٹا دیا جائے۔

(۲۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِاشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْقَدِاشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَآءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

۲۱۰۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث کی، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم سب (وفد کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن تک ٹھہرے رہے۔ آنحضور ﷺ بہت شفیق تھے۔ جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ اب ہمارا دل اپنے گھر والوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے پیچھے ہم کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو اور انہیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال) اور بہت سی باتیں آپ نے کہیں، جن میں بعض مجھے یاد نہیں ہیں اور بعض یاد ہیں۔ اور (فرمایا کہ) جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا، اسی طرح نماز پڑھو، پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک تمہارے لئے اذان کہے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

(۲۱۱۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْقَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَآئِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَآئِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيٰى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيٰى اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

۲۱۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے ابوعثمان نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی شخص کو حضرت بلال ؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیوں؟ وہ اس لئے اذان دیتے ہیں یا ندا کرتے ہیں تا کہ جو بیدار ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح طلوع ہوتی ہے۔ یحییٰ نے اس کے اظہار کے لئے اپنے دونوں ہاتھ ملائے۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لئے یحییٰ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو پھیلایا۔

(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز

عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

بن مسلم نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بلال (رمضان میں) رات ہی میں اذان دیتے ہیں (وہ نماز فجر کے لئے اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں (تو کھانا پینا بند کردو)۔

(۲۱۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَاسَلَّمَ

۲۱۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ نماز (کی رکعتوں) میں کچھ اضافہ ہوگیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھائی۔ پھر آنحضور ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے (سہو کے) کئے۔

(۲۱۱۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ

۲۱۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی رکعت پر (مغرب یا عشاء کی نماز میں) نماز ختم کردی تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! نماز کم کردی گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی اور نماز کے عام سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

(۲۱۱۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْجَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ

۲۱۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد قباء میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ نماز میں کعبہ کا استقبال کریں۔ پس تم بھی اسی طرف رخ کرلو۔ ان لوگوں کے چہرے، شام (بیت المقدس) کی طرف تھے، لیکن وہ لوگ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

(۲۱۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ

۲۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ

الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوُجِّهَ نَحْوَالْكَعْبَةِ وَصَلّٰى مَعَهٗ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ لیکن آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''ہم آپ کے منہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنے کو دیکھتے ہیں، پس عنقریب ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیردیں گے جس سے آپ خوش ہوں گے۔ چنانچہ رخ کعبہ کی طرف کردیا گیا۔ ایک صاحب نے عصر کی نماز آنحضور ﷺ کے ساتھ پڑھی اور پھر (مدینہ سے) نکل کر انصار کی ایک جماعت تک پہنچے اور کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوگیا ہے۔ چنانچہ سب لوگ کعبہ رو ہوگئے۔ حالانکہ وہ عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔

(۲۱۱۶) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَاطَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيْخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى انْكَسَرَتْ

۲۱۱۶۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ انصاری، ابوعبیدہ بن الجراح اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ شراب پلا رہا تھا، یہ کھجور سے بنتی تھی۔ اتنے میں ایک آنے والے نے آکر کہا کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انس، ان مٹکوں کو بڑھ کر توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہاون دستہ کی طرف بڑھا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اس کے نچلے حصہ سے ان مٹکوں پر مارا، جس سے وہ ٹوٹ گئے۔

(۲۱۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ

۲۱۱۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا! میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہوگا بھیجوں گا۔ آنحضور ﷺ کے صحابہؓ منتظر رہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے) تو آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(۲۱۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ

۲۱۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امانتدار ہوتا ہے اور اس امت کے امانتدار ابوعبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۱۱۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۲۱۱۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید

بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُه، اَتَيْتُه، بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِىْ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب تھے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انہیں آ کر آنحضور ﷺ کی مجلس کی روداد بتاتا اور جب میں آنحضور ﷺ کی مجلس میں شریک نہ ہو پاتا اور وہ شریک ہوتے تو وہ آ کر آنحضور ﷺ کی مجلس کی روداد مجھے بتاتے۔

(۲۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَّقَالَ اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَدْخُلُوْهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْدَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْاٰخِرِيْنَ لَاطَاعَةَ فِىْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِى الْمَعْرُوْفِ

۲۱۲۰۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب کو بنایا۔ پھر (اس کی بات پر ناراض ہو کر) انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر کے شرکاء سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں۔ پھر اس کا ذکر آنحضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے حضرات سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

(۲۱۲۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَه، اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۲۱۔ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا جھگڑا لائے۔

(۲۱۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ لِىْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُه، فَقَالَ صَدَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ لَه

۲۱۲۲۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اعراب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجئے۔ اس کے بعد ان کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا، انہوں نے صحیح کہا یارسول اللہ! ہمارا فیصلہ

بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اَنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا وَالْعَسِيفُ الْاَجِيرُ فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلٰى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَاِنَّمَا عَلٰى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوْهَا وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ فَاغْدُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے کہنے کی اجازت دیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کا عسیف تھا، عسیف بمعنی اجیر (مزدور) ہے۔ پھر اس نے ان کی عورت سے زنا کر لی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لاگو ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیا (اور لڑکے کو چھڑا لیا) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم کی سزا لاگو ہوگی۔ اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی کی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو اسے واپس کر دو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے اور اے انیس! (قبیلہ اسلم کے ایک صحابی) اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے اعتراف کر لیا، پھر آپ نے انہیں رجم کیا۔

باب ۱۱۹۹. بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهٗ

۱۱۹۹۔ نبی کریم ﷺ کا زبیر رضی اللہ عنہ کو تنہا جاسوسی کے لئے بھیجنا۔

(۲۱۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهٗ مِنَ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهٗ اَيُّوْبُ يَا اَبَابَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَاِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ اَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُوْلُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهٗ كَمَا اَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَّتَبَسَّمَ سُفْيَانُ

۲۱۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے (دشمن سے خبر لانے کے لئے صحابہؓ سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے۔ پھر ان سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے، پھر کہا۔ اور پھر آپ ہی نے آمادگی ظاہر کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہر نبیؑ کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن المنکدر سے یاد کی اور ایوب سے ابن المنکدر نے کہا، اے ابوبکر، ان سے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجئے۔ کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث بیان کریں تو آپ نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور کئی احادیث مسلسل بیان کی۔ میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان ثوری تو "غزوہ قریظہ" کہتے ہیں (بجائے غزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے اتنے ہی یقین کے ساتھ یاد کیا ہے جیسا کہ تم اس وقت بیٹھے ہو کہ (انہوں نے) "غزوہ خندق" (کہا) سفیان

نے کہا کہ دونوں ایک ہی غزوہ ہے (کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوہ قریظہ پیش آیا) اور آپ مسکرائے۔

باب ۱۲۰۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ فَاِذَا اَذِنَ لَه' وَاحِدٌ جَازَ

۱۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ سوائے اس کے کہ تمہیں اجازت دی جائے۔ پھر جب ایک اجازت مل جائے تو داخل ہوا جا سکتا ہے۔

(۲۱۲۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَآئِطًا وَّاَمَرَنِيْ بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَآءَ رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

۲۱۲۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

(۲۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّه' وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَذِنَ لِيْ

۲۱۲۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا ایک کالا غلام سیڑھی کے اوپر (نگرانی کر رہا) تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ کہو کہ عمر بن خطاب کھڑا ہے اور اجازت چاہتا ہے۔

باب ۱۲۰۱. مَاكَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاُمَرَآءِ وَالرُّسُلِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهٖ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى اَنْ يَّدْفَعَه' اِلٰى قَيْصَرَ

۱۲۰۱۔ اس سلسلہ میں روایات کہ نبی کریم ﷺ عاملوں اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصری کے پاس بھیجا کہ وہ خط قیصر تک پہنچا دے۔

(۲۱۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّه' قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۲۱۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کو خط لکھا اور قاصد کو حکم دیا کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

خط بحریان کے گورنر کے حوالہ کردیں۔ وہ اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اسے پھاڑ دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ابن المسیب نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اسے بددعا دی کہ اللہ انہیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

(۲۱۲۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ اَذِّنْ فِيْ قَوْمِكَ اَوْفِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ

۲۱۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ اسلم کے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کردو۔ عاشورہ کے دن کہ جس نے کھالیا ہو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے۔ اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے۔

باب ۱۲۰۲. وُصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُوْدَ الْعَرَبِ اَنْ يُّبَلِّغُوْا مَنْ وَّرَآءَهُمْ قَالَهٗ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

۱۲۰۲۔ وفود عرب کو نبی کریم ﷺ کی وصیت کہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں پہنچادیں۔ اس کی روایت مالک بن حویرث نے کی۔

(۲۱۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقْعِدُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَّدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا فَسَاَلُوْا عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ وَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَاَظُنُّ فِيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ

۲۱۲۸۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں نضر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھے اپنے تخت پر بٹھاتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد آیا، جب وہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے، آنحضور ﷺ نے پوچھا کس کا وفد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ کا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد کو اس قوم کو بلا رسوائی اور شرمندگی اٹھائے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتائیں، پھر انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے انہیں چار چیزوں سے روکا اور چار چیزوں کا حکم دیا۔ آپ نے ایمان باللہ کا حکم دیا۔ دریافت فرمایا جانتے ہو، ایمان اللہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہی دینا کہ یکتا اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنے کا (حکم دیا) اور زکوٰۃ

وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَمَا قَالَ الْمُقَيَّرَ قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَابْلِغُوهُنَّ مَنْ وَّرَآءَ كُمْ

دینے کا۔ میرا خیال ہے کہ حدیث میں رمضان کے روزوں (کے حکم کا بھی ذکر ہے) اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ (مرکز کو) دو۔ اور آپ نے انہیں دباء۔ حنتم مزفت اور نقیر (جن میں عرب شراب بناتے تھے) کے استعمال سے منع کیا اور بعض اوقات (نقیر کے بجائے) مقیر کہا۔ فرمایا کہ انہیں یاد رکھو اور انہیں پہنچا دو جو نہیں آ سکے ہیں۔

باب ۱۲۰۳. خَبرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

۱۲۰۳۔ ایک عورت کی خبر۔

(۲۱۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ اَوْسَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ لَّحْمٍ فَنَادَتْهُمْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَاَمْسَكُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا اَوِاطْعَمُوْا فَاِنَّهُ حَلَالٌ اَوْقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ شَکَّ فِيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ

۲۱۲۹۔ ہم سے محمد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے توبۃ العنبری نے بیان کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا حسن بصری نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈھائی سال رہا۔ لیکن میں نے آپ کو آنحضور ﷺ سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض افراد جن میں سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے (دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے) ان لوگوں نے گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے آگاہ کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ (آپ نے کلوا فرمایا یا اطعموا) اس لئے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ یہ میرا کھانا نہیں ہے۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

(۲۱۳۰) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْاَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ

۲۱۳۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر اور ان کے علاوہ (سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اے امیر المومنین اگر ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوتی کہ ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کامل کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین کو پسند کیا'' تو ہم اس دن (جس دن یہ نازل ہوئی تھی) عید (خوشی) مناتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے

مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا

دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تھا۔ اس کی روایت سفیان نے مسعر کے واسطہ سے کی، مسعر نے قیس سے سنا اور قیس نے طارق سے۔

(۲۱۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّه' سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِيْنَ بَايَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَبَابَكْرٍ وَّاسْتَوٰى عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ عِنْدَه' عَلَى الَّذِيْ عِنْدَكُمْ وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ تَهْتَدُوْا وَاِنَّمَا هَدَى اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَه'

۲۱۳۱۔ ہم سے یحیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دوسرے دن سنا۔ جس دن مسلمانوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر ٹھہرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا، پھر کہا اما بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی۔ اور یہ کتاب اللہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب ہو گے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی تھی۔

(۲۱۳۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

۲۱۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ اسے کتاب اللہ کا علم سکھا۔

(۲۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا اَنَّ اَبَاالْمِنْهَالِ حَدَّثَه' اَنَّه' سَمِعَ اَبَابَرْزَةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيْكُمْ اَوْنَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عوف ؒ سے سنا، ان سے ابوالمنہال نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعہ غنی کر دیا ہے یا بلند کر دیا۔

(۲۱۳۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُه' وَاُقِرُّ بِذَالِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ

۲۱۳۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ آپ اس سے بیعت کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ اس لئے سننے اور اطاعت کرنے کا اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اقرار کرتے ہیں جب تک استطاعت ہو۔

باب ۱۲۰۴. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

۱۲۰۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

(۲۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

۲۱۳۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَّاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَهَا اَوْتَرْغَثُوْنَهَا اَوْكَلِمَةً تُشْبِهُهَا

نے فرمایا۔ مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سمو دینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے (جو دشمنوں کے دلوں میں دور ہی سے پڑ جاتا ہے) اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ چلے گئے اور تم ان (خزانوں سے) عیش و آرام کرتے ہو یا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

(۲۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَامِثْلُه' اُوْمِنَ اَوْاٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنِّيْ اَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۱۳۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا نہیں آیا جن پر نشانیاں نہ کی گئی ہوں۔ جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا یا (آپ نے فرمایا کہ) انسان ایمان لائے اور مجھے جو نشانی دی گئی وہ وحی تھی جو اللہ نے میری طرف بھیجی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ اتباع کرنے والے میرے ہوں گے۔

باب ۱۲۰۵ . اَلْاِقْتِدَآءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا. قَالَ اَيِمَّةً نَقْتَدِيْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِيْ بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِيْ وَلِاِخْوَانِيْ هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْاَلُوْا عَنْهَا وَالْقُرْاٰنُ اَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْاَلُوْا عَنْهُ وَيَدَعُوْاالنَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ

۱۲۰۵۔ نبی کریم ﷺ کی سنتوں کی اقتدا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہمیں متقین کا امام بنادے اور ائمہ نے کہا کہ اپنے سے پہلے کے بزرگوں کی اقتداء کرتے ہیں اور ہماری اقتداء ہمارے بعد آنے والے کریں گے۔ ابن عون نے کہا کہ تین امور ہیں جنہیں میں اپنے لئے بھی پسند کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کے لئے بھی۔ یہ سنت کہ اسے سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں اور قرآن کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں اور لوگوں سے قطع تعلق کرلیں۔ سوائے خیر کے لئے۔

(۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى شَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَيَّ عُمَرُ فِيْ مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ هَمَمْتُ اَنْ لَّااَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَيْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ مَااَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ يُقْتَدٰى بِهِمَا

۲۱۳۷۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ اس مسجد (خانہ کعبہ) میں شیبہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم بیٹھے ہو وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ چھوڑوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا، اس پر انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے

جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

(۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَآءِ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَاُوْ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ

۲۱۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اعمش سے پوچھا تو انہوں نے یزید بن وہب کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ امانت آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری (یعنی ان کی فطرت ہے) اور قرآن مجید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن مجید کو پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرُوا بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاِنَّ مَاتُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

۲۱۳۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو بن مرہ نے خبر دی، انہوں نے مرۃ الہمدانی سے سنا، بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بری بات نئی بات پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آ کر رہے گی اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

(۲۱۴۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ

۲۱۴۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔

(۲۱۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى

۲۱۴۱۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ساری امت جنت میں جائے گی سوا اس کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

(۲۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَّاَثْنٰى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ حَدَّثَنَا اَوْسَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ تْ مَلَآئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَآئِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ

۲۱۴۲۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید نے خبر دی، ان سے سفیان بن حیان نے حدیث بیان کی، اور یزید (بن ہارون) نے ان کی تعریف کی، ان سے سعید بن مینا نے حدیث بیان کی یا (انہوں نے کہا کہ) میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کیا کہ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سوئے ہوئے

الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلاً فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانٌ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانٌ فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهٗ قُتَيْبَةُ عَنْ لَّيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے۔ بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں۔ بعض فرشتوں نے کہا کہ آنکھیں سورہی ہیں، لیکن دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضور ﷺ کی) ایک مثال ہے۔ پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سورہے ہیں۔ بعض نے کہا کہ آنکھ سورہی ہے اور دل بیدار ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے بلانے والی کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کر دو تا کہ یہ سمجھ جائیں۔ بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں، لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں گو سورہی ہیں، لیکن دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے محمد ﷺ ہیں۔ پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔ اس روایت کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے لیث نے، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ہماری طرف نکلے۔

(۲۱۴۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّآءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا فَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا

۲۱۴۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے جماعت قراء! استقامت اختیار کرو، کیونکہ تم لوگوں کو بہت واضح طور پر اولیت حاصل ہے (کہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے) پس اگر تم نے (شریعت کی مخالفت ذرا بھی کی اور) دائیں بائیں ہوئے تو بہت دور گمراہی میں جا پڑو گے۔

(۲۱۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا

۲۱۴۴۔ ہم سے ابو کریب نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری اور جس دعوت کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے کہ اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔ پس بچاؤ کی صورت کرو۔ تو اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے

مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ فَاتَّبَعَ مَاجِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِىْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

شروع ہی میں نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ چلے گئے، اس لئے نجات پا گئے۔ لیکن ان کی دوسری جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ ہی پر موجود رہے۔ پھر صبح سویرے ہی لشکر نے انہیں آ لیا اور انہیں ہلاک کر دیا اور ان کا استیصال کر دیا تو یہ مثال ہے، اس کی جو میری اطاعت کریں اور جو دعوت میں لایا ہوں، اس کی پیروی کریں۔ اور اس کی مثال ہے جو میری نافرمانی کریں اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلائیں۔

(۲۱۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالاً كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَّعَبْدُاللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَّهُوَ اَصَحُّ

۲۱۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور عرب کے جن قبائل کو کفر کرنا تھا۔ انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے۔ جبکہ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں۔ پس جو شخص اقرار کرے کہ لا الہ الا اللہ تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے۔ بجز اس کے حق کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا ہے (اور زکوٰۃ مرکز کو دینے سے انکار کیا ہے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ واللہ اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے رکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے انکار پر جنگ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ واللہ کوئی بات نہیں تھی۔ مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر اور عبداللہ نے لیث کے واسطہ سے "عناقا" (بجائے عقالاً) کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

(۲۱۴۶) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ

۲۱۴۶۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ ابن بدر آئے اور اپنے بھتیجے الحر بن قیس بن حصن کے یہاں قیام کیا۔ الحر بن قیس ان

النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوِرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْشُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَاابْنَ اَخِيْ هَلْ لَّكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَتَسْتَاْذِنَ لِيْ عَلَيْهِ؟ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَاتُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَمَاتَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِاَنْ يَّقَعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَاجَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ

لوگوں میں سے تھے جنہیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے اور قرآن مجید کے علماء عمر رضی اللہ عنہ کے شریک مجلس ومشورہ رہتے تھے، خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کے یہاں کچھ رسوخ ہے کہ تم میرے لئے ان کے یہاں حاضری کی اجازت لے دو۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت مانگوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے عیینہ کے لئے اجازت چاہی (اور آپ نے اجازت دی) پھر جب عیینہ مجلس میں پہنچے تو کہا کہ اے ابن خطاب! واللہ تم ہمیں بہت زیادہ نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے، یہاں تک کہ آپ نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کرلیا۔ اتنے میں حضرت الحر نے کہا۔ امیر المومنین، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے کہ "معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔" اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے۔ پس واللہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ آیت انہوں نے تلاوت کی تو آپ ٹھنڈے ہوگئے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ (کے حکم واشارہ پر) بہت زیادہ کرنے والے تھے۔

(۲۱۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَّهِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَالِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَالسَّمَآءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَّعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْرَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَاَمَّاالْمُؤْمِنُ اَوِالْمُسْلِمُ لَااَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ جَآءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا اَنَّكَ مُوْقِنٌ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ لَااَدْرِيْ اَيَّ

۲۱۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ جب سورج گرہن ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوگیا ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں) تو انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ، میں نے کہا۔ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی، لیکن میں نے اس جگہ اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت ودوزخ بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ دجال کے ذریعہ آزمائش کے قریب قریب۔ پس مومن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کونسا لفظ کہا تھا تو وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد ﷺ ہمارے پاس

ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَااَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُه‘

روشن نشانات لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو رہو، ہمیں معلوم تھا کہ تم مومن ہو اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہے گا کہ (آنحضور ﷺ کے متعلق سوال پر کہ) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہا۔

(۲۱۴۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِیْ مَاتَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِهِمْ فَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَااسْتَطَعْتُمْ

۲۱۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تک میں تم سے یکسو ہوں، تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ۔ جس حد تک تم میں استطاعت ہو۔

باب ۱۲۰۶. مَایُکْرَهُ مِنْ کَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَکَلُّفِ مَالَا یَعْنِیْهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ

۱۲۰۶۔ سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف پر ناپسندیدگی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ایسی چیزیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

(۲۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَّمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ

۲۱۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کردی گئی۔

(۲۱۵۰) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَاالنَّضْرِ یُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا لَیَالِیَ حَتّٰی اجْتَمَعَ اِلَیْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَه‘ لَیْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّه‘ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ مَازَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ حَتّٰی

۲۱۵۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عفان نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالنضر سے سنا، انہوں نے بسر بن سعد کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں چٹائی سے ایک حجرہ بنالیا اور راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے۔ پھر اور لوگ بھی جمع ہوگئے تو ایک رات آنحضور ﷺ کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضور ﷺ سو گئے ہیں۔ اس لئے ان میں سے بعض کھنکارنے لگے تا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائیں۔

خَشِيتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَاقُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَاالنَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّاالصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ

پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کا طرز عمل دیکھتا رہا، یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کیونکہ فرض نماز کے سوا انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔

(۲۱۵۱) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ بَرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَابِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۱۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا گیا، جنہیں آپ ﷺ نے ناپسند کیا۔ جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا پوچھو، اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یارسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں۔ پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد شیبہ کے مولا سالم ہیں۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے تو عرض کی کہ ہم اللہ عزوجل کے بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

(۲۱۵۲) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اُكْتُبْ اِلَيَّ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدِالْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ

۲۱۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ مجھے لکھئے تو آپ نے انہیں لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے "تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی نصیبہ در کا نصیبہ تیرے مقابلہ میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انہیں لکھا کہ آنحضور ﷺ حجت بازی سے منع کرتے تھے اور بہت زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے اور اپنا محفوظ رکھنے اور دوسروں سے مانگنے سے منع کرتے تھے۔

(۲۱۵۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۲۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ

زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۱۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي فَقَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عَرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

۲۱۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو سوال کرے، آج مجھ سے جو سوال بھی کرو گے اس کا جواب دوں گا جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آنحضور ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص کھڑے ہوئے اور پوچھا میری جگہ کہاں ہے (جنت میں یا جہنم میں) یارسول اللہ؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور کہا میرے والد کون ہیں یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپ مسلسل کہتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی۔ ہم اللہ سے رب کی حیثیت سے، اسلام سے دین کی حیثیت سے، محمد ﷺ کی حیثیت سے راضی وخوش ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو آنحضور ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ابھی مجھ پر جنت اور جہنم اس دیوار کی چوڑائی پر پیش کی گئی تھی جب میں نماز پڑھ رہا تھا، آج کی طرح میں نے خیر وشر کو نہیں دیکھا۔

(۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ الْاٰيَةَ

۲۱۵۵۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ، میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی ''اے لوگو!

ایسی چیزیں نہ پوچھو"۔الآیۃ۔

(۲۱۵۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَااللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ.

۲۱۵۶۔ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان برابر سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ یہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

(۲۱۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ لَايُسْمِعُكُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقَامُوْا اِلَيْهِ فَقَالُوْا يَااَبَاالْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَالْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

۲۱۵۷۔ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا، آنحضور ﷺ کھجور کی ایک شاخ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ کچھ یہودی ادھر سے گزرے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ لیکن دوسروں نے کہا کہ ان سے نہ پوچھو، کہیں ایسی بات نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ آخر آپ کے پاس وہ لوگ آئے اور کہا۔ ابوالقاسم! روح کے بارے میں ہمیں بتائیے؟ پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دور ہٹ گیا، یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہئے کہ روح میرے رب کے حکم میں سے ہے۔"

باب ۱۲۰۷. اَلْاِقْتِدَآءِ بِاَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۷۔نبی کریم ﷺ کے افعال کی اقتداء۔

(۲۱۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِتَّخَذَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَالنَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهٗ وَقَالَ اِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

۲۱۵۸۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی، پھر آپ ﷺ نے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب ۱۲۰۸. مَايُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَآاَهْلَ

۱۲۰۸۔زیادہ گہرائی میں اترنے اور علم (دین) میں جھگڑنے اور دین میں مبالغہ اور تشدد اور نئی بات ایجاد کرنے پر ناپسندیدگی۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے

الْكِتَابَ لاَ تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلاَ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

ارشاد کے "اہل کتاب ! اپنے دین میں مبالغہ اور غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں وہی کہو جو حق ہو۔"

(۲۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَتُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَیْنِ اَوْلَیْلَتَیْنِ ثُمَّ رَاَوُالْهِلاَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَاَخَّرَالْهِلاَلُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

۲۱۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم صوم وصال (افطار وسحر کے بغیر کئی دن کے روزے) نہ رکھا کرو۔ صحابہؓ نے کہا کہ آنحضور ﷺ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں۔ میں رات گذارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن لوگ صوم سے نہیں رکے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا۔ پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا۔ آنحضور ﷺ کا مقصد انہیں سرزنش کرنا تھا۔

(۲۱۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ وَّعَلَیْهِ سَیْفٌ فِیْهِ صَحِیْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَاعِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ یُّقْرَاُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِیْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاِذَا فِیْهَا الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَیْرٍ اِلٰی كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لاَیَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلاَعَدْلًا وَاِذَا فِیْهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَّسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لاَیَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلاَ عَدْلًا وَّاِذَا فِیْهَا مَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لاَیَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلاَعَدْلًا

۲۱۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے، حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لئے ہوئے تھے، جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا، واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں ہے جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے۔ پھر آپ نے اسے کھولا تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی تفصیلات تھیں اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ عیر پہاڑی سے فلاں مقام تک حرم ہے، پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت یا ظلم) کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے۔ اس کا ذمہ دار ان میں سے سب سے معمولی آدمی بھی ہو سکتا ہے۔ پس جس نے کسی مسلمان کی بدعہدی کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا تعلق قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

(۲۱۶۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْیَةً

۲۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی کام کیا، جس میں ایک قوم نے برأت اور علیحدگی اختیار کی۔ جب آنحضور ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ واللہ میں ان سے زیادہ اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

(۲۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ کَادَ الْخَیِّرَانِ اَنْ یَّهْلِکَا اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِیْ تَمِیْمٍ اَشَارَ اَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ اَخِیْ بَنِیْ مُجَاشِعٍ وَّاَشَارَ الْاٰخَرُ بِغَیْرِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ اِنَّمَا اَرَدْتَّ خِلَافِیْ فَقَالَ عُمَرُ مَااَرَدْتُّ خِلَافَکَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ عَظِیْمٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَکَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ یَذْکُرْ ذٰلِکَ عَنْ اَبِیْهِ یَعْنِیْ اَبَابَکْرٍ اِذَا حَدَّثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ حَدَّثَهٗ کَاَخِی السِّرَارِ لَمْ یُسْمِعْهُ حَتّٰی یَسْتَفْهِمَهٗ

۲۱۵۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں نافع بن عمر نے، ان سے ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین افراد قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے، یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس بنی تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس حنظلی رضی اللہ عنہ (کو ان کا عامل بنائے جانے) کا مشورہ دیا اور دوسرے صاحب (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بنائے جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا کہ آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ عمرؓ نے کہا کہ میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دونوں حضرات کی آواز بلند ہوگئی۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔" ارشاد خداوندی "عظیم" تک۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس کے بعد جب عمرؓ کبھی آنحضور ﷺ سے کوئی گفتگو کرتے تو اس طرح کرتے جیسے کوئی راز کی بات کہہ رہے ہوں۔ آنحضور ﷺ کو اسے سننے کے لئے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات نہیں کہی۔

(۲۱۶۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ قُلْتُ اِنَّ اَبَابَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا

۲۱۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا

اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

سکیں گے۔اس لئے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حفصہ سے کہا کہ تم کہو کہ ابوبکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاء کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ اس لئے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ تم لوگ صواحب یوسف ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ بعد میں حفصہؓ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

(۲۱۶۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَآءَ عُوَيْمِرٌ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَاعَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَاْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ كَذَبَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَعْيَنَ ذَاالْيَتَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْاَمْرِ الْمَكْرُوْهِ

۲۱۶۴۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر عاصم بن عدی رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کردے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں اسے قتل کردیں گے؟ عاصم میرے لئے آپ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا اور معیوب جانا۔ عاصمؓ نے واپس آکر انہیں بتایا کہ آنحضور ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے۔ اس پر عویمر رضی اللہ عنہ بولے کہ واللہ میں خود آنحضور ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ آپ آئے اور عاصمؓ کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت آپ پر نازل کی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا۔ دونوں آگے بڑھے اور لعان کیا۔ پھر عویمر نے کہا کہ یارسول اللہ! اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو جدا کردیا۔ آنحضور ﷺ نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہوگیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو۔ اگر عورت کے یہاں وحرہ (چھپکلی کی طرح کا ایک زہریلا جانور) کی طرح سرخ اور چھوٹا بچہ پیدا ہوا تو میرا خیال ہے کہ پھر انہوں نے عورت پر جھوٹی تہمت لگائی اور اگر کالا بڑی آنکھوں اور بڑے سرین کا بچہ ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انہوں۔ نے عورت کے متعلق سچ

(۲۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ النَّضْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَلِيْ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَالِكٍ فَسَاَلْتُه، فَقَالَ اِنْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ اَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَاَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الظَّالِمِ اِسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَاَصْحَابُه، يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَه، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَه، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ الْاٰيَةَ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَااخْتَارَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَاالْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَابَقِيَ فَيَجْعَلُه، مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا۔ عورت کے یہاں بچہ اس شکل کا پیدا ہوا جو ناپسندیدہ بات تھی۔

۲۱۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں مالک بن اوس نضری نے خبر دی کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا۔ پھر میں مالک کے پاس گیا اور ان سے اس (حدیث ذیل) کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اتنے میں ان کے حاجب یرفا آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا انہیں اجازت دی جائے؟ فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر آ گئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یرفا نے آ کر پوچھا کہ کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں نے سخت کلامی کی ہے۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے آزاد کر دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر کرو، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سے خود اپنی ذات مراد لی تھی۔ جماعت نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا کہ پھر میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اس مال میں سے ایک حصہ مخصوص کیا تھا، جو اس نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ماافاء اللّٰہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم" الآیۃ۔ تو یہ مال خاص آنحضور ﷺ کے لئے تھا۔ پھر واللہ آنحضور ﷺ نے اسے آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنے لئے جمع نہیں کیا اور نہ اپنے آپ کو اس میں ترجیح دی۔ آنحضور ﷺ نے اسے آپ لوگوں کو بھی دیا اور سب میں تقسیم

بِذٰلِکَ حَیَاتَہٗ اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِکَ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ اُنْشِدُ کُمَا اللّٰہَ ھَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِکَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّی اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَھَا اَبُوْبَکْرٍ فَعَمِلَ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمَا حِیْنَئِذٍ وَاَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَزْعُمَانِ اَنَّ اَبَابَکْرٍ فِیْھَا کَذَا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّہٗ فِیْھَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّی اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ فَقَبَضْتُھَا سَنَتَیْنِ اَعْمَلُ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ وَکَلِمَتُکُمَا عَلٰی کَلِمَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَمْرُکُمَا جَمِیْعٌ جِئْتَنِیْ تَسْاَلُنِیْ نَصِیْبَکَ مِنِ ابْنِ اَخِیْکَ وَاَتَانِیْ ھٰذَا یَسْاَلُنِیْ نَصِیْبَ اِمْرَاَتِہٖ مِنْ اَبِیْھَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا عَلٰی اَنَّ عَلَیْکُمَا عَھْدَ اللّٰہِ وَمِیْثَاقَہٗ تَعْمَلَانِ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِیْھَا اَبُوْبَکْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِیْھَا مُنْذُ وَلِّیْتُھَا وَاِلَّا فَلَا تُکَلِّمَانِیْ فِیْھَا فَقُلْتُمَا اِدْفَعْھَا اِلَیْنَا بِذٰلِکَ فَدَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا بِذٰلِکَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْھِمَا بِذٰلِکَ؟ قَالَ الرَّھْطُ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَنْشُدُکُمَا بِاللّٰہِ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا بِذٰلِکَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّیْ قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِکَ فَوَالَّذِیْ بِاِذْنِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِیْ فِیْھَا قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِکَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْھَا فَادْفَعَاھَا اِلَیَّ فَاَنَا اَکْفِیْکُمَاھَا

کیا، یہاں تک کہ اس میں سے یہ باقی مال رہ گیا تو آنحضور ﷺ اس میں اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچہ دیتے تھے۔ پھر باقی اپنے قبضہ میں لے لیتے تھے اور اسے اللہ کے مال کی جگہ (عام مسلمانوں کے مصالح میں) خرچ کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ کو اس کا علم ہے؟ صحابہؓ نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس پر قبضہ کیا اور اس میں اسی طرح عمل کیا جیسا کہ آنحضور ﷺ کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات بھی یہیں موجود تھے۔ آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ لوگوں کا خیال تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں ایسے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے اور نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں، اس طرح میں نے بھی اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں دو سال تک رکھا اور اس میں اسی کے مطابق عمل کرتا رہا۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ نے کیا تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ لوگوں کا معاملہ ایک ہے، کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ (اے عباس) آئے اپنے بھائی کے لڑکے کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے اور یہ (حضرت علی) اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد کی میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائیداد دے دوں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ لوگوں پر اللہ کا عہد اور اس کی میثاق ہے کہ اس میں اسی طرح تصرف کرو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تصرف کیا تھا اور جس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصرف کیا تھا اور جس طرح میں نے اپنے زمانہ ولایت کیا۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملہ میں بات نہ کریں۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ اس شرط کے ساتھ ہمارے حوالہ جائیداد کر دیں۔ چنانچہ میں نے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ جائیداد کر دی تھی۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا

ہوں۔ کیا میں نے ان لوگوں کو اس شرط کے ساتھ جائیداد دی تھی۔ جماعت نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا میں نے جائیداد آپ لوگوں کو اس شرط کے ساتھ حوالہ کی تھی۔ انہوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے کہا، کیا آپ لوگ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں۔ پس اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ اس میں، میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اگر آپ لوگ اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو مجھے دے دیجئے، میں انتظام کرلوں گا۔

باب ۱۲۰۹. اِثْمِ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا رَوَاهُ عَلِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۹۔ اس شخص کا گناہ جس نے (دین میں) کوئی نئی بات ایجاد کرنے والے کو پناہ دی۔ اس کی روایت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کی۔

(۲۱۶۶) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ؟ قَالَ نَعَمْ مَابَیْنَ کَذَا اِلٰی کَذَا لَایُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ قَالَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَوْاٰوٰی مُحْدِثًا

۲۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو باحرمت شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک۔ اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس کے حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی (دین کے اندر) اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ عاصم نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ "یا کسی نے دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی۔

باب ۱۲۱۰. مَایُذْکَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّاْیِ وَتَکَلُّفِ الْقِیَاسِ وَلَاتَقْفُ لَاتَقُلْ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ

۱۲۱۰۔ رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت کے سلسلے میں جو بیان کیا جاتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "ولاتقف" یعنی نہ کہو وہ بات جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

(۲۱۶۷) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ تَلِیْدٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَیْحٍ وَغَیْرُهٗ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَیْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ اَنْ اَعْطَاهُمُوْهُ اِنْتِزَاعًا وَلٰکِنْ یَنْتَزِعُهٗ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَآءِ بِعِلْمِهِمْ فَیَبْقٰی نَاسٌ جُهَّالٌ یُسْتَفْتَوْنَ

۲۱۶۷۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن شریح نے اور ان کے علاوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ہمیں ساتھ لے کر حج کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو، اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھا لے گا بلکہ اسے اس طرح ختم کرے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا۔ پھر

فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَاابْنَ أُخْتِيْ انْطَلِقْ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ الَّذِيْ حَدَّثْتَنِيْ عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ كَنَحْوِ مَاحَدَّثَنِيْ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے۔ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے کے مطابق دیں گے۔پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔پھر میں نے یہ حدیث آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔اس کے بعد عبداللہ بن عمرو نے دوبارہ حج کیا تو اُم المومنین نے مجھ سے فرمایا کہ بھانجے عبداللہ کے پاس جاؤ اور میرے لئے اس حدیث کی مزید توثیق کر لاؤ جو تم نے مجھ سے ان کے واسطہ بیان کی تھی۔چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے وہ حدیث بیان کی،اس طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے۔پھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہیں حیرت ہوئی اور بولیں،واللہ عبداللہ بن عمرو نے یاد رکھا۔

(۲۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا إِلٰى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَتْ صِفُّوْنَ

۲۱۶۸۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی،انہیں ابوحمزہ نے خبر دی،انہوں نے اعمش سے سنا،کہا کہ میں نے ابووائل سے پوچھا،کیا آپ صفین کی لڑائی میں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں۔پھر میں نے سہل بن حنیف کو کہتے سنا۔ح۔اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی،ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی،ان سے اعمش نے،ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جنگ صفین کے موقعہ پر) فرمایا کہ لوگو! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو۔میں نے اپنے آپ کو ابوجندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں اس دن انحراف کرتا (اور کفار قریش کے ساتھ ان شرائط کو قبول نہیں کرتا) اور ہم نے اپنی تلواریں اپنے شانوں پر کسی گھبرا دینے والے واقعہ کے وقت اس لئے رکھیں کہ وہ ہمارے راستے کو آسان کر دیں اور ایسی صورت تک پہنچا دیں جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں۔اس معاملہ میں (مسلمانوں کی باہمی لڑائی) کے سوا۔بیان کیا کہ ابووائل نے کہا کہ میں صفین کی لڑائی میں شریک تھا اور کیسی بری لڑائی تھی وہ۔

باب ۱۲۱۱. مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُوْلُ لَاأَدْرِيْ أَوْلَمْ يُجِبْ حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ

۱۲۱۱۔اس سلسلہ میں کہ نبی کریم ﷺ سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ پر وحی نہ نازل ہوئی ہوتی تو آپ فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں۔یا آپ کوئی جواب نہ دیتے،یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی اور آنحضور ﷺ کوئی بات اپنی رائے یا

مَسْعُوْدٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ

قیاس سے نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے وجہ سے کہ ''آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ آپ ﷺ کو سمجھائے۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ خاموش رہے، یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

(۲۱۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَجَآءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ فَاَتَانِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَ هٗ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ قَالَ فَمَا اَجَابَنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ

۲۱۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن المنکدر سے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لائے۔ دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ آنحضور ﷺ پہنچے تو مجھ پر بے ہوشی طاری تھی۔ آنحضور ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کئے کہ میں نے کہا اے رسول اللہ ! میں اپنے مال کے بارے میں کس طرح فیصلہ کروں، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۱۲۱۲۔ تَعْلِيْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ بِرَاْيٍ وَّلَا تَمْثِيْلٍ

۱۲۱۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہ تعلیم دینا جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ نہ رائے سے تھی اور نہ قیاس سے۔

(۲۱۷۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَامِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اثْنَيْنِ قَالَ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ

۲۱۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن الاصبہانی نے، ان سے ابوصالح ذکوان نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے تمام ارشادات مرد لے گئے۔ ہمارے لئے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں۔ جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر فلاں فلاں دن، فلاں فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضور ﷺ ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی (یعنی ان کی وفات

ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

ہو جائے گی) تو وہ اس کے لئے دوزخ میں رکاوٹ بن جائیں گے۔اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا۔یارسول اللہ! دو۔انہوں نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا۔پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔دو۔دو۔دو۔

باب ۱۲۱۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُوْنَ وَهُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ

۱۲۱۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ''میری امت کی ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اور جنگ کرتی رہے گی۔''اور یہ اہل علم ہوں گے۔

(۲۱۷۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ

۲۱۷۱۔ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی،ان سے اسماعیل نے،ان سے قیس نے،ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔(اس میں علمی و دینی غلبہ بھی داخل ہے) یہاں تک قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ وَلَنْ يَّزَالَ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْحَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُاللّٰهِ

۲۱۷۲۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی،ان سے ابن وھب نے حدیث بیان کی،ان سے یونس نے،ان سے ابن شہاب نے،انہیں حمید نے خبر دی۔کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا۔آپ خطبہ دے رہے تھے۔آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا۔یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔یا(آپ نے فرمایا کہ) یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے۔

باب ۱۲۱۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

۱۲۱۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد''یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کردے۔''

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌوسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْاَيْسَرُ

۲۱۷۳۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے عمرو نے بیان کیا کہ''کہو کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ''کہو کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے تو آنحضور ﷺ نے کہا کہ میں تیری باعظمت و بزرگ ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔یا پھر تمہارے نیچے سے عذاب بھیجے تو آنحضور ﷺ نے کہا کہ میں تیری باعظمت و بزرگ ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ''یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کردے اور تم میں سے بعض کو بعض کا خوف چکھائے''تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں آسان و سہل ہیں۔

باب ۱۲۱۵. مَنْ شَبَّهَ اَصْلًا مَعْلُوْمًا بِاَصْلٍ مُّبَيَّنٍ قَدْبَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهَا لِيَفْهَمَ السَّآئِلُ

۱۲۱۵۔ جو شخص اصل معلوم کو اصل ظاہر سے تشبیہ دے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہوتا کہ پوچھنے والا سمجھ جائے۔

(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُه' فَقَالَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تَرٰى ذٰلِكَ جَآءَ هَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَه' وَلَمْ يُرَخِّصْ لَه' فِی الْاِنْتِفَآءِ مِنْهُ

۲۱۷۴۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میری بیوی کے یہاں کالا لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس میں اجنبیت محسوس کرتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہیں۔ دریافت فرمایا کہ ان کے رنگ کیسے ہیں؟ کہا کہ سرخ ہیں۔ پوچھا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ان میں بھورے بھی ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ پھر کس طرح تم سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا پیدا ہوا؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ! یہ کوئی اصل ہے جس پر پڑا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ممکن ہے اس بچے کی بھی کوئی اصل ہے جس پر بچہ پڑا ہو اور آنحضور ﷺ نے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

(۲۱۷۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً جَآءَ تْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَه' قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ فَاقْضُوا الَّذِیْ لَه' فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَآءِ

۲۱۷۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ (ادائیگی سے پہلے ہی) انتقام کرگئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرلو۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے پورا کرتیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس قرض کو بھی پورا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے، کیونکہ اس کا قرض پورا کرنے کے لئے زیادہ مستحق ہے۔

باب ۱۲۱۶. مَاجَآءَ فِیْ اِجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِقَوْلِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَمَدَحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِيْنَ يَقْضِیْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَايَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهٖ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَآءِ وَسُؤَالِهِمْ اَهْلَ الْعِلْمِ

۱۲۱۶۔ قاضیوں کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں حتی الامکان کوشش کے متعلق روایات۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ حد سے گذرنے والے ہیں۔'' اور نبی کریم ﷺ نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی ہے جبکہ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ کرنا اور اہل علم سے پوچھنا۔

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَاٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۲۱۷۶۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رشک دو ہی آدمیوں پر ہوسکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ حق میں لٹانے کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے اور دوسرا وہ جسے، اللہ نے حکمت دی ہے اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ هِيَ الَّتِيْ يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِيْ جَنِيْنًا فَقَالَ اَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ مَاهُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَجِيْئَنِيْ بِالْمَخْرَجِ فِيْمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهٖ فَشَهِدَ مَعِيَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ تَابَعَهٗ اِبْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

۲۱۷۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق (صحابہؓ سے) پوچھا۔ یہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے پیٹ پر (جبکہ وہ حاملہ ہو) مار دیا گیا ہو اور اس کا ناتمام ادھورا بچہ گر گیا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے سنی ہے۔ پوچھا کیا حدیث ہے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ ایسی صورت میں ایک غلام یا باندی تاوان کے طور پر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اب چھوٹ نہیں سکتے۔ یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ (یعنی کوئی شہادت کہ واقعی آنحضور ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی) لاؤ۔ پھر میں نکلا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور میں انہیں لایا اور انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی کا تاوان ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن ابی الزناد نے ان کے والد سے کی، ان سے عروہ نے اور ان سے مغیرہ نے۔

باب ۱۲۱۷. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۱۲۱۷۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِيْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ

۲۱۷۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہوجائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور گز گز کے ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! فارس و روم کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور کون ہے۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْدَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ

۲۱۷۹۔ہم سے محمد بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی،ان سے یمن کے ابوعمر صنعانی نے حدیث بیان کی،ان سے زید بن اسلم نے،ان سے عطاء بن یسار نے اوران سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کروگے۔یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کروگے۔ہم نے پوچھا۔یارسول اللہ ! کیا یہود ونصاریٰ مراد ہیں؟فرمایا،پھر اور کون؟

باب ۱۲۱۸. اِثْمِ مَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ اَوْسَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ اَلْاٰيَةَ

۱۲۱۸۔اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے،یا کوئی براطریقہ قائم کرے۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں "ومن اوزار الذین یضلونھم" الآیۃ

(۲۱۸۰) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلاً

۲۱۸۰۔ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے اعمش نے حدیث بیان کی،ان سے عبداللہ بن مرہ نے،ان سے مسروق نے اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا۔بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا کہ"اس کے خون کا" کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا انتیسواں پارہ ختم ہوا۔

تیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۲۱۹. مَاذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلٰى اِتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَااَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَاكَانَ بِهَا مِنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنبَرِ وَالْقَبْرِ.

۱۲۱۹۔ جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اہل علم کو اتفاق کے لئے رغبت دلائی اور جس مسئلہ پر حرمین مکہ اور مدینہ کے علماء کا اتفاق ہو جائے اور جو مدینہ میں نبی کریم ﷺ آثار ہیں اور مہاجرین وانصار کے آثار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر وقبر کے آثار ہیں؟

(۲۱۸۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ السُّلَمِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ للّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ. فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

۲۱۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن المنکدر نے ان سے جابر بن عبداللہ السلمی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخار آ گیا اور وہ آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور ﷺ نے انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور ﷺ نے پھر انکار کیا وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور ﷺ نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ مدینے سے چلا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

(۲۱۸۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اُقْرِئُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بِمِنًى لَوْشَهِدْتَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ لَوْمَاتَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ الْعَشِيَّةَ فَاُحَذِّرَ هٰؤُلَآءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّغْصِبُوْهُمْ قُلْتُ لَاتَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ

۲۱۸۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید) پڑھتا تھا جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبدالرحمٰن نے منیٰ میں مجھ سے کہا۔ کاش تم امیر المومنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں سے بیعت کریں گے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو کھڑے ہو کر لوگوں کو متنبہ کروں گا

النَّاسِ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَاَخَافُ اَنْ لَّا يُنزِّلُوْهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَيُطِيْرُ بِهَا كُلُّ مُطِيْرٍ فَامْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ دَارَالْهِجْرَةِ وَدَارَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَيَحْفَظُوْا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوْهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَقُوْمَنَّ بِهٖ فِيْٓ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَآ اُنْزِلَ اٰيَةُ الرَّجْمِ

جو (مسلمانوں کے حق کو) غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ موسم حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مجلس پر چھا جائیں گے اور مجھے خطرہ ہے کہ وہ آپ کی بات کو صحیح محل پر نہیں رکھیں گے اور اس طرح وہ (اپنی طرف سے آمیزش کر کے غلط طریقے پر) آپ کی بات چاروں طرف پھیلا دیں گے۔ اس لئے ابھی توقف کیجئے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں، جو دارالہجرت اور دارالسنتہ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ مہاجرین وانصار ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ رکھیں گے اور اسے صحیح محل پر رکھیں گے اس پر آپ نے فرمایا کہ واللہ میں اس بات کو مدینے میں سب سے پہلی فرصت میں کہوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں آیت رجم بھی نازل ہوئی۔

(۲۱۸۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَآئِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ وَيَرٰى اَنِّيْ مَجْنُوْنٌ وَمَابِيْ مِنْ جُنُوْنٍ مَابِيْ اِلَّا الْجُوْعُ

۲۱۸۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور آپ کے جسم پر کتان کے کیسر میں رنگے ہوئے دو کپڑے تھے، آپ نے ناک صاف کی اور کہا خوب خوب ابوہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے [illegible] بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا اور گزرنے والا میری گردن پر اس خیال سے پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔

(۲۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِيْ مِنْهُ مَاشَهِدْتُّهٗ مِنَ الصِّغَرِ فَاَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَآ اِقَامَةً ثُمَّ اَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَآءُ يُشِرْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۱۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے بیان کیا، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید میں گئے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اور اگر آنحضور ﷺ کے یہاں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ نہ جا سکتا تھا چھوٹے ہونے کی وجہ سے پھر آپ اس مکان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گردنوں کی طرف ہاتھ

وَسَلَّمَ

بڑھانے لگیں اور اپنے زیورات صدقہ میں دینے لگیں اس کے بعد آنحضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، آپ آئے (اور صدقہ میں دی گئی اشیاء کو لے کر) آنحضور ﷺ پاس واپس گئے۔

(۲۱۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَآءَ مَا شِيًا وَّرَاكِبًا

۲۱۸۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ قبا تشریف لائے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

(۲۱۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَآ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ وَلَا تَدْفِنِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُزَكّٰى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَآئِشَةَ ائْذَنِيْ لِيْ اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ اِيْ وَاللّٰهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَآ اَرْسَلَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُهُمْ بِاَحَدٍ اَبَدًا

۲۱۸۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا۔ آنحضور ﷺ کے ساتھ حجرہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضور ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت سمجھی جائے اور اس وجہ سے تعریف کی جائے اور ہشام سے روایت ہے ان سے انکے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیں کہ آنحضور ﷺ کے ساتھ دفن کیا جاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاں خدا کی قسم بیان کیا کہ جب کوئی صحابیؓ آپ سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تھے تو آپ کہلا دیتی تھیں کہ نہیں خدا کی قسم میں ان کے لئے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

(۲۱۸۷) حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَاْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَاللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ وَبُعْدُالْعَوَالِيْ اَرْبَعَةُ اَمْيَالٍ اَوْثَلٰثَةٌ

۲۱۸۷۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر ابن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لاتے اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا اور لیث نے اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور ان سے یونس نے کہ (مدینہ سے) عوالی کی مسافت چار یا تین میل تھی۔

(۲۱۸۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّآئِبَ ابْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ

۲۱۸۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے جعید نے، انہوں نے سائب بن یزید سے سنا۔ انہوں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صاع، تمہارے آج کل کے مد سے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوتا تھا۔ اب وہ

بڑھ گیا ہے۔

(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِیْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِیْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

۲۱۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان کے پیمانہ میں انہیں برکت دے اور ان کے صاع اور مد میں انہیں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ (کے صاع اور مد) سے تھی۔

(۲۱۹۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُ وْآ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَآئِزُ عِنْدَالْمَسْجِدِ

۲۱۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی۔ تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے حکم دیا اور انہیں مسجد کی اس جگہ کے قریب رجم کیا گیا جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے۔

(۲۱۹۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهٗ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُحُدٍ

۲۱۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے مطلب مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ احد پہاڑ رسول اللہ ﷺ کو (راستے میں) دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں (تیرے حکم سے) اس کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی علاقہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس روایت کی متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی احد سے متعلق۔

(۲۱۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهٗ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّايَلِی الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّالشَّاةِ

۲۱۹۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ مسجد نبوی کی قبلہ کی طرف کی دیوار اور منبر کے درمیان بکریوں کے گزرنے جتنا فاصلہ تھا۔

(۲۱۹۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰى حَوْضِیْ

۲۱۹۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن مہدی حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حجرہ اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کی جگہ پر ہے۔

(۲۱۹۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

۲۱۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے

جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَاُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَاَمَدُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ اَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي ذُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی اور وہ گھوڑے چھوڑے گئے جو گھوڑے دوڑ کے لیے تیار کیے گئے تھے تو ان کے دوڑنے کا میدان مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کے دوڑے کا میدان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک تھا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

(۲۱۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ اِدْرِيسَ وَابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۹۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے اور ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ بن ادریس اور ابن غنیۃ نے خبر دی انہیں ابوحیان نے انہیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر (خطبہ دیتے سنا۔

(۲۱۹۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۹۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نبی کریم ﷺ کے منبر سے ہمیں خطاب کر رہے تھے۔

(۲۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا

۲۱۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور ہم دونوں اس سے ایک ساتھ نہاتے تھے۔

(۲۱۹۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْاَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِيَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

۲۱۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عباد نے حدیث بیان کی ان سے عاصم الاحول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کرایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے قبائل بنی سلیم کے لئے ایک مہینہ تک دعاء قنوت پڑھی جس میں ان کے لئے بددعا کی۔

(۲۱۹۹) حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ

۲۱۹۹۔ مجھ سے ابوکریب نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ گھر چلو تو میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُصَلِّيَ فِيْ مَسْجِدٍ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَه' فَسَقَانِيْ سَوِيْقًا وَّاَطْعَمَنِيْ تَمْرًا وَّصَلَّيْتُ فِيْ مَسْجِدِهٖ

رسول اللہ ﷺ نے پیا تھا اور پھر ہم اس نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھیں گے جس میں آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے مجھے ستو پلایا اور کھجور کھلائی اور میں نے ان کے نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی۔

(۲۲۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ حَدَّثَه' قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَاالْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ وَّقَالَ هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِيْ حَجٍّ

۲۲۰۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی ان سے عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک رات میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا آنحضور ﷺ اس وقت وادی عقیق میں تھے اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہئے کہ عمرہ اور حج (کی نیت کرتا ہوں) اور ہارون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان کی (ان الفاظ کے ساتھ) عمرۃ فی حجۃ۔

(۲۲۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِّاَهْلِ نَجْدٍ وَّالْجُحْفَةَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَذَاالْحُلَيْفَةِ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَالْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَّوْمَئِذٍ

۲۲۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (حج کے احرام کے لئے) اہل نجد کے لئے مقام قرن، جحفہ کو اہل شام کے لئے اور ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر کیا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اہل یمن کے لئے۔ یلملم (میقات ہے) اور عراق کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ آنحضور ﷺ کے زمانے میں عراق نہیں تھا۔

(۲۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَه' اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ

۲۲۰۲۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے فضیل نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ کو جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

باب ۱۲۲۰۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

(۲۲۰۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه' سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ

۲۲۰۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں یہ

صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَفَعَ رَاْسَه' مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَا نًا وَّفُلَا نًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ

دعا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پڑھتے تھے کہ "اے اللہ ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں پھر آپ نے کہا اے اللہ فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یا اللہ ان کی توبہ قبول کر لے یا انہیں عذاب دے کہ بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں

باب ۱۲۲۱. قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَّقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُجَادِلُوْآ اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور ارشاد خداوندی اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو لیکن اس طریقہ سے جو اچھا ہو گا۔

(۲۲۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه' وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَآ اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَه' ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَه' وَهُوَ مُدْبِرٌ تَضْرِبُ فَخِذَه' وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. مَآاَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ فَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيْءُ يُقَالُ اَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوْقِدِ

۲۲۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ح۔ مجھ سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عتاب بن بشیر نے خبر دی انہیں اسحاق نے انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے خبر دی انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے گھر رات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے (اٹھا دیتا ہے) جب علی رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے یہ کہا تو آپ واپس جانے لگے اور کوئی جواب نہیں دیا لیکن واپس جاتے ہوئے آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ "انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے اگر کوئی تمہارے پاس رات میں آئے تو طارق کہلائے گا بعض کہتے ہیں کہ طارق ستارہ ہے اور ثاقب بمعنی روشنی کرنے والا "اثقب نارک" آگ جلانے والے سے کہتے ہیں۔

(۲۲۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَه' حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَااَبَاالْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ

۲۲۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہود کے پاس چلو چنانچہ ہم آنحضور ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب بیت المدراس تک پہنچے تو آنحضور ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی اور فرمایا اے جماعت یہود اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم آپ نے پہنچا دیا۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے دوبارہ ان سے فرمایا کہ میرا یہی مقصد ہے، اسلام لاؤ تو

اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْآ اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

سلامت رہو گے انہوں نے کہا کہ ابو القاسم آپ نے پہنچا دیا پھر آپ نے یہی بات تیسری مرتبہ کہی اور فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس جگہ سے جلاوطن کر دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے بدلے میں قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

باب ۱۲۲۲. قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا وَمَا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلُزُوْمِ الْجَمَاعَۃِ وَھُمْ اَھْلُ الْعِلْمِ

۱۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنا دیا اور اس کے متعلق کہ رسول اللہ ﷺ نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اور آپ کی مراد جماعت سے اہل علم کی جماعت تھی۔

(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَآ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَآءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَارَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَاجَآءَ نَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَیُجَآءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا وَّعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا

۲۲۰۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا آپ نے پہنچا دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے ہاں اے رب پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت پھر تمہیں لایا جائے گا اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا کہا کہ (وسط بمعنی) عدل ہے تاکہ تم لوگوں کے لئے گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں اور جعفر بن عون سے روایت ہے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو صالح نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث۔

باب ۱۲۲۳. اِذَا اجْتَھَدَ الْعَامِلُ اَوِالْحَاکِمُ فَاَخْطَاَ خِلَافَ الرَّسُوْلِ مِنْ غَیْرِ عِلْمٍ فَحُکْمُہٗ مَرْدُوْدٌ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ

۱۲۲۳۔ جبکہ کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں رسول کے حکم کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی فیصلہ نہیں تھا تو وہ رد ہے۔

(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَخِیْہِ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِیْدِ بْنِ سُھَیْلِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ

۲۲۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمٰن بن عوف نے انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ ابو سعید خدری

الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَاَبَاهُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَاوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِى الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِّثْلًا بِمِثْلٍ اَوْبِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهٖ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ

اورابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی الانصاری کے ایک صاحب کوخیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں وصول کر کے لائے آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ ہم ایسی ایک صاع کھجور دو صاع خراب) کھجور کے بدلے خرید لیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ (جنس کو جنس کے بدلے) برابر برابر میں خرید و یا ایک کو بیچ دو اوراس کی قیمت سے دوسری کو خرید و۔ تول کر بیچی جانے والی چیزوں کا یہی حکم ہے۔

باب ۱۲۲۴. اَجْرُالْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْاَخْطَاَ

۱۲۲۴۔ حاکم کا ثواب۔ جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت پر ہو یا غلطی کر جائے۔

(۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَّوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَابَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۲۲۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبداللہ بن الہاد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابراہیم بن الحارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسرؒ بن سعید نے، ان سے عمرو بن العاص کے مولیٰ ابوقیس نے ان سے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہوتو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے، اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا) بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور عبدالعزیز بن المطلب نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے ان سے ابوسلمہ نے اوران سے نبی کریم ﷺ نے اسی طرح۔

باب ۱۲۲۵. الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَّمَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُوْرِالْاِسْلَامِ

۱۲۲۵۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام احکام سب کو معلوم تھے اوراس کی وضاحت کہ بعض صحابہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے اور اسلام کے امور سے لاعلم رہتے تھے۔

(۲۲۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْمُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ

۲۲۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی ان سے عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے

مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَه، فَدُعِيَ لَه، فَقَالَ مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَاصَنَعْتَ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَاْتِنِيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَوْلَاَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَايَشْهَدُ اِلَّا اَصَاغِرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

(ملنے کی) اجازت چاہی اور یہ محسوس کر کے کہ حضرت عمرؓ مشغول ہیں آپ واپس چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نے ابھی عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی انہیں بلالو چنانچہ انہیں بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ایسا طرز عمل کیوں اختیار کیا؟ (کہ واپس ہوگئے) انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا (آنحضور ﷺ کی طرف سے) حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر کوئی شہادت لاؤ۔ ورنہ میں تمہارے ساتھ یہ (سختی کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ انصار کی ایک مجلس میں گئے، انہوں نے کہا کہ اس کی شہادت ہم میں سب سے چھوٹا دے سکتا ہے۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں نے اس سے غافل رکھا۔

(۲۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ الزُّهْرِيُّ اَنَّه، سَمِعَه، مِنَ الْاَعْرَجِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَالَ مَنْ يَّبْسُطْ رِدَآءَه، حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَه، مِنِّيْ فَبَسَطْتُّ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِيْ بَعَثَه، بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُه، مِنْهُ

۲۲۱۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی انہوں نے اعرج سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت آنحضور ﷺ کے ساتھ رہتا تھا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کرلوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم جس نے آنحضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی نہیں بھولا۔

باب ۱۲۲۶۔ مَنْ رَّاٰى تَرْكَ النَّكِيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَامِنْ غَيْرِ الرَّسُوْلِ

۱۲۲۶۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں۔

(۲۲۱۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَآ اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ

۲۲۱۱۔ ہم سے حماد بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے

اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّآئِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضور ﷺ نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا۔

باب ١٢٢٧. اَلْاَحْكَامِ الَّتِيْ تُعْرَفُ بِالدَّلَآئِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيْرُهَا وَقَدْ اَخْبَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَالْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه' وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَآ اٰكُلُه' وَلَآاُحَرِّمُه' وَاُكِلَ عَلٰى مَآئِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِاَنَّه' لَيْسَ بِحَرَامٍ

۱۲۲۷۔ وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کئے پھر آپ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ان کی رہنمائی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ "جو ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا" اور آنحضور ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اسے نہیں کھاتا اور (دوسروں کے لئے) اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا اور آنحضور ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

(٢٢١٢) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِّرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَه' اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَآ اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَه' حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَه' وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَه' وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَّلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَه' سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَآءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَآ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ

۲۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابی صالح السمان نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لئے ہیں۔ ایک شخص کے لئے وہ باعث اجر ہیں، دوسرے کے لئے پردہ داری ہیں اور تیسرے کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے وہ اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے کے لئے باندھ کر رکھا۔ اور اس کی رسی چراگاہ میں دراز کر دی تو وہ گھوڑا جتنی دور تک چراگاہ میں گھوم کر چرے گا وہ مالک کی نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہوگا اور اگر گھوڑے نے اس دراز رسی کو بھی تڑالیا اور ایک یا دو دوڑیں لگائیں تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لئے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر گھوڑا کسی نہر سے گزرا اور اس نے نہر کا پانی پی لیا۔ مالک نے اسے پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لئے یہ اجر کا باعث ہوگا اور ایسا گھوڑا اپنے مالک کے لئے ثواب ہوتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھتا ہے اور اس کی پشت اور گردن پر اللہ کے حق کو بھی نہیں بھولتا تو یہ گھوڑا اس کے لئے پردہ داری کا باعث ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کو فخر اور ریاء کے

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه،

لئے باندھتا ہے تو یہ اس کے لئے وبال جان ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے "پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ اسے دیکھے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

(۲۲۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَاْخُذِيْنَ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِيْنَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِيْنَ قَالَتْ كَيْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِيْنَ بِهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَآ اِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی یعنی ابن عقبہ نے ان سے فضیل بن سلیمان النمیری نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، ان خاتون نے پوچھا یا رسول اللہ میں اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں آنحضور ﷺ نے پھر وہ جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور کی منشا سمجھ گئی اور ان خاتون کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انہیں طریقہ بتایا۔

(۲۲۱۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَآ اَبُوْعُوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكِلْنَ عَلٰى مَآئِدَتِهٖ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَه، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَّآاُكِلْنَ عَلٰى مَآئِدَتِهٖ وَلَآ اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ

۲۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ام حفید بنت حارث ابن حزن نے رسول اللہ ﷺ کو لسی پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی۔ آنحضور ﷺ نے یہ چیزیں منگوا بھیجیں اور آپ کے دسترخوان پر انہیں کھایا گیا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں (گوہ کو) ہاتھ نہیں لگایا، جیسے آپ کو پسند نہ ہو اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ کھانے کے لئے کہتے۔

(۲۲۱۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

۲۲۱۵۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی انس سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عطاء بن ابی رباح نے انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ نے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْلِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّهٗ اُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَّعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَمَالَ عَنْهَا فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَاَبُوْصَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَآ اَدْرِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْفِي الْحَدِيْثِ

ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لہسن یا پیاز کھائی ہو وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا، جس میں سبزیاں تھیں آنحضور ﷺ نے اس میں بومحسوس کی۔ پھر آپ کو اس میں پڑی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے اپنے صحابہ کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے پاس لے جاؤ لیکن جب ان صحابہ نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر ان سے فرمایا کہ تم کھالو کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے، ابن عفیر نے ابن وہب کے واسطہ سے اس طرح بیان کیا "بقدر فیہ خضرات اور لیث اور ابوصفوان نے یونس کے واسطہ سے قدر کا واقعہ بیان نہیں کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ زہری کا قول ہے یا حدیث ہے۔

(۲۲۱۶) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَآ اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَا حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَابَكْرٍ زَادَالْحُمَيْدِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ

۲۲۱۶۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد اور چچا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے انہیں محمد بن جبیر نے خبر دی اور انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آنحضور ﷺ نے انہیں ایک حکم دیا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضور نے فرمایا کہ جب مجھے نہ پانا تو ابوبکر کے پاس جانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔

باب ۱۲۲۸. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسْاَلُوْآ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَّقَالَ اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْاَحْبَارَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْدَقِ هٰٓؤُلَآءِ الْمُحَدِّثِيْنَ الَّذِيْنَ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُوْ عَلَيْهِ الْكَذِبَ

۱۲۲۸۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد "اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھو" ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا وہ مدینے میں قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ گو وہ ان لوگوں میں سب سے سچے ہیں جو ہم میں سے اہل کتاب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں پھر بھی ہم ان کی باتوں میں غلط باتیں پاتے ہیں۔

(۲۲۱۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ

۲۲۱۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن المبارک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن کثیر نے

اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَقْرَءُ وْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُصَدِّقُوْآ اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ اَ لْاٰیَةَ

انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لئے عربی میں کیا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا الآیۃ۔

(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَیْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَیْءٍ وَكِتَابُكُمْ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ تَقْرَءُ وْنَهٗ مَحْضًا لَّمْ یُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَیَّرُوْهُ وَكَتَبُوْا بِاَیْدِیْهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَلَا یَنْهَاكُمْ مَّاجَآءَ كُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مَّسْئَلَتِهِمْ لَاوَاللّٰهِ مَارَاَیْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا یَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَیْكُمْ

۲۲۱۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی وہ بھی تازہ ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے لکھا (اپنا خیال) اور کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ معمولی پونجی خریدیں کیا تمہارے پاس جو علم ہے وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے مانع نہیں ہے واللہ میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا۔

باب ۱۲۲۹ . كَرَاهِیَةِ الْخِلَافِ

۱۲۲۹۔ اختلاف پر ناپسندیدگی۔

(۲۲۱۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَاائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ

۲۲۱۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الرحمٰن بن مہدی نے خبر دی۔ انہیں سلام بن ابی مطیع نے انہیں ابو عمران الجونی نے، ان سے جندب بن عبد اللہ نے رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تمہارے دل ملے رہیں قرآن پڑھو۔ اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

(۲۲۲۰) حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَآ اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ مَاائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی' انہیں عبد الصمد نے خبر دی' ان سے ہمام نے حدیث بیان کی' ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دلوں میں اتحاد و اتفاق ہو قرآن پڑھو۔ اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ اور یزید ابن ہارون نے ہارون اعور کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ابو عمران نے حدیث بیان کی۔ ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۲۲۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ

۲۲۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے

عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَه، قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَه، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَاقَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

باب ۱۲۳۰. نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْمِ اِلَّا مَا تُعْرَفُ اِبَاحَتُه، وَكَذٰلِكَ اَمْرُه، نَحْوَ قَوْلِهٖ حِيْنَ اَحَلُّوْا اَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

(۲۲۲۲) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ اُنَاسٍ مَّعَه، قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَّيْسَ مَعَه، عُمْرَةٌ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحِلَّ وَقَالَ اَحِلُّوْا

خبردی انہیں معمر نے انہیں زہری نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ۔ میں تمہارے لئے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ تکلیف میں مبتلا ہیں تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے اور یہی ہمارے لیے کافی ہے گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور آپس میں بحث کرنے لگے ان میں سے بعض نے کہا کہ آنحضور ﷺ کے قریب لکھنے کا سامان) کر دو۔ وہ تمہارے لئے ایسی چیز لکھ دیں گے کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔ اور بعض نے وہی بات کہی جو عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب آنحضور ﷺ کے پاس لوگ اختلاف و بحث زیادہ کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے بڑا المیہ یہ ہوا کہ ان کا اختلاف آنحضور ﷺ کے تحریر لکھنے میں حائل ہو گیا۔

۱۲۳۰۔ نبی کریم ﷺ کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم کا باعث ہے الا یہ کہ اس کی اباحت معلوم ہو۔ اسی طرح آپ کے حکم کا معاملہ ہے۔ مثلاً جب لوگ حج سے فارغ ہو گئے تو آنحضور ﷺ کا ارشاد کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ پر آپ نے اس کا ذکر کرنا ضروری نہیں قرار دیا تھا بلکہ صرف اسے حلال کیا تھا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اس کی حرمت ہمارے لئے نہیں ہے۔

۲۲۲۲۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، ابوعبد اللہ نے کہا کہ محمد بن بکر نے بیان کیا ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور ﷺ ذی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم

وَاَصِيبُوا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَآ اَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ فَحِلُّوْا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، کہ ان پر یہ ضروری نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا پھر آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آنحضور ﷺ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفہ اس حالت میں جائیں گے کہ مذی ہمارے مذاکیر سے ٹپک رہی ہوگی۔ بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح حرکت دے کر بتایا۔ پھر آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی، جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضور ﷺ کی بات سنی اور آپ ﷺ کی اطاعت کی۔

(۲۲۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

۲۲۲۳۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے ابن بریدہ نے، ان سے عبداللہ مزنی نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے بھی نماز پڑھو اور تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ جس کا جی چاہے کیونکہ آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ اسے لوگ عادت بنا لیں۔

باب ۱۲۳۱. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ وَاَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهٖ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِذَا عَزَمَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوْجِ فَرَاَوْا لَهُ الْخُرُوْجَ فَلَمَّا لَبِسَ لَاْمَتَهٗ وَعَزَمَ قَالُوْا اَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ اِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ يَّلْبَسُ لَاْمَتَهٗ فَيَضَعُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَاُسَامَةَ فِيْمَا رَمٰى اَهْلُ الْاِفْكِ

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے پاتے ہیں اور معاملہ میں ان سے مشورہ کر لیا کرو، مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔" اور جب آنحضور کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی انسان کے لئے اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں۔ اور آنحضور ﷺ نے احد کی لڑائی کے موقعہ پر صحابہ سے مدینے میں ٹھہرنے اور باہر نکلنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تھا جب صحابہ نے نکلنے کا مشورہ دیا اور آنحضور نے زرہ پہن لی اور (باہر نکلنے کا) پختہ ارادہ کر لیا تو بعض (صحابہ) نے کہا کہ آپ یہیں قیام کریں لیکن آنحضور ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی۔ اور فرمایا کہ کسی نبی کے لئے

عَآئِشَةَ وَسَمِعَ مِنهُمَا حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَجَلَدَ الرَّامِینَ وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلٰی تنازُعِهِمْ وَلٰکِنْ حَکَمَ بِمَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ وَکَانَتِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَشِیْرُوْنَ الْاُمَنَآءَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْاُمُوْرِ الْمُبَاحَةِ لِیَاْخُذُوْا بِاَسْهَلِهَا فَاِذَا وَضَحَ الْکِتَابُ اَوِالسُّنَّةُ لَمْ یَتَعَدُّوْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ اِقْتِدَآءً بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی اَبُوْبَکْرٍ قِتَالَ مَنْ مَّنَعَ الزَّکَاةَ فَقَالَ عُمَرُ کَیْفَ تُقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهٗ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ یَلْتَفِتْ اَبُوْبَکْرٍ اِلٰی مَشْوَرَةٍ اِذْکَانَ عِنْدَهٗ حُکْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکَاةِ وَاَرَادُوْا تَبْدِیْلَ الدِّیْنِ وَاَحکَامِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَکَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَشْوَرَةِ عُمَرَ کُهُوْلًا کَانُوْا اَوْشُبَّانًا وَّکَانَ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

مناسب نہیں کہ زرہ پہننے کے بعد پھر اتار دے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور آنحضور ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے موقعہ پر علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تھا اور ان کی بات توجہ سے سنی تھی، یہاں تک کہ قرآن مجید نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق انہیں حکم دیا۔ اور آنحضور ﷺ کے بعد ائمہ مباح معاملات میں امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ کہ آسان صورت پر عمل کریں۔ لیکن جب کتاب وسنت میں کوئی حکم صاف ہوتا تو اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح آنحضور ﷺ کی اقتداء ہوتی تھی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ زکوٰۃ روکنے والوں سے جنگ نہیں کرنی چاہئے اس پر عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ آپ ان سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے آنحضور ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک معبود ہونے کا اقرار کرلیں۔ جب وہ اس کا اقرار کرلیں گے تو ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا سوا اس کے حق کے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ! میں ان سے جنگ کروں گا جنہوں نے ان چیزوں کو الگ الگ کر دیا جسے رسول اللہ ﷺ نے ایک کیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اصرار کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں دی کیونکہ ان کے سامنے آنحضور ﷺ کا ان لوگوں کے بارے میں حکم تھا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں اور دین اور اس کے احکام میں تبدیلی کا ارادہ کریں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو اپنا دین بدل دے اس سے جنگ کرو۔ اور قرآن کے عالم حضرات خواہ بوڑھے ہوں یا جوان، عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر کار تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ عزوجل کے کسی حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے۔

(۲۲۲۴) حَدَّثَنَا الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ حِیْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْکِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْاَلُهُمَا وَهُوَ یَسْتَشِیْرُهُمَا فِیْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ بِالَّذِیْ یَعْلَمُ مِنْ

۲۲۲۴۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، اور رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ کیونکہ اس معاملہ میں وحی اس وقت تک نہیں آئی تھی اور آنحضور ﷺ اپنی اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلہ میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ تو اسامہ رضی اللہ

بَرآءَةِ اَهْلِهٖ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ قَالَتْ مَارَأَيْتُ اَمْرًا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاتِي الدَّاجِنُ فَتَاكُلُهٗ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَامَ يَامَعْشَرَالْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْٓ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْٓ اِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَآءَةَ عَآئِشَةَ وَقَالَ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انہیں معلوم تھا۔ یعنی آنحضور ﷺ کی اہل خانہ (خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی برأت کا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد نہیں کی ہے اور ان کے سوا اور بہت سی عورتیں ہیں۔ باندی سے آپ دریافت فرمالیں وہ آپ سے صحیح بات بتادے گی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے شبہ ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر بھی سو جاتی ہیں اور پڑوس کی بکری آکر اسے کھا جاتی ہے (یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں لاپروائی ہے) اس کے بعد آنحضور منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! میرے معاملے میں اس سے کون نمٹے گا جس کی اذیتیں اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہیں، بخدا میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانا ہے، پھر آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی اور ابواسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔

(۲۲۲۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّآءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَاتُشِيْرُوْنَ عَلَيَّ فِيْ قَوْمٍ يَّسُبُّوْنَ اَهْلِيْ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُوْءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّآ اُخْبِرَتْ عَآئِشَةُ بِالْاَمْرِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْٓ اَنْ اَنْطَلِقَ اِلٰٓى اَهْلِيْ فَاَذِنَ لَهَا وَاَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَايَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَابُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

۲۲۲۵۔ ہم سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا، تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری اہل خانہ کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی۔ عروہ سے روایت ہے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کا علم ہوا (کہ کچھ لوگ انہیں متہم کررہے ہیں) تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دی اور ان کے ساتھ غلام کو بھیجا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کہا تیری ذات پاک ہے اے اللہ! ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اس طرح کی باتیں کریں۔ تیری ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

كِتَابُ التَّوحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

توحید کے مسائل اور جہمیہ وغیرہ کا رد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۲۳۲. مَاجَآءَ فِيْ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَه' اِلٰى تَوحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

(۲۲۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّه' سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَالْيَمَنِ قَالَ لَه' اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَاتَدْعُوْهُمْ اِلٰى اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا صَلُّوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَآئِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۳۲۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دی۔

۲۲۲۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے، ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور مجھ سے عبداللہ بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن العلاء نے حدیث بیان ان سے اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن صیفی نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہے ہو، اس لئے سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں۔ جب اسے سمجھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے۔ جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی، جب وہ اس کا بھی اقرار کرلیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔

(۲۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَّالْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُعَاذُ اَتَدْرِيْ مَاحَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اَتَدْرِيْ مَاحَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّايُعَذِّبَهُمْ

۲۲۲۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین اور اشعث بن سلیم نے، انہوں نے اسود بن ہلال سے سنا ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

(۲۲۲۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَاُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ یُرَدِّدُهَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَلَهٗ ذٰلِکَ وَکَانَّ الرَّجُلَ یَتَقَآلُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖۤ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ زَادَ اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ قَتَادَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے، اسماعیل بن جعفر نے مالک کے حوالے سے یہ اضافہ کیا، ان سے عبداللہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۲۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَاالرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَکَانَتْ فِیْ حَجْرِ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَکَانَ یَقْرَءُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلَاتِهٖ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَبِهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ

۲۲۲۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، آپ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم "قل ھو اللہ احد" پر کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضور ﷺ سے کیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کئے ہوئے تھے چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لئے کرتے تھے کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بتادو کہ اللہ بھی انہیں عزیز رکھتا ہے۔

باب ۱۲۳۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

۱۲۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو۔ جسے بھی پکارو گے تو اللہ کے اچھے نام ہیں۔

(۲۲۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ

۱۲۳۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی۔

الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَّاَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّايَرْحَمُ النَّاسَ

انہیں اعمش نے، انہیں زید بن وہب اور ابوظبیان نے اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا۔

(۲۲۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَهٗ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ يَدْعُوْهُ اِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَآاَخَذَ وَلَهٗ مَآاَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَعَادَتِ الرَّسُوْلَ اَنَّهَا اَقْسَمَتْ لَتَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ اِلَيْهِ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهٰذَا قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ

۲۲۳۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے، ان سے ابوعثمان نہدی نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرستادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جانکنی میں مبتلا ہیں اور وہ آنحضور ﷺ کو بلا رہی ہیں، آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں بتادو کہ اللہ ہی کا وہ بھی ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا وہ بھی ہے جو اس نے دیا اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لئے ایک تعین وقت ہے۔ پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر کار ثواب کی نیت سے کریں۔ صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے (پھر جب آپ صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) بچہ آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے وہ کسی مشکیزہ میں ہو۔ یہ دیکھ کر آنحضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

باب ۱۲۳۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

۱۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "میں بہت روزی دینے والا بڑی قوت والا ہوں۔"

(۲۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآاَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

۲۲۳۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے ان سے اعمش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی اولاد بتاتا ہے اور پھر بھی وہ انہیں معاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

باب ۱۲۳۵۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا وَّاِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا" اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اس نے

وَاَنْزَلَه' بِعِلْمِهٖ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّالْبَاطِنُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا ہے۔ اور عورت جسے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹایا جائے گا۔

(۲۲۳۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّايَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَايَعْلَمُ مَاتَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّااللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰی يَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّااللّٰهُ

۲۲۳۳۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا۔ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

(۲۲۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّه' فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّه' يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَايَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّااللّٰهُ

۲۲۳۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضور ﷺ غیب جانتے تھے تو وہ غلط کہتا ہے، کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں۔

باب ۱۲۳۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ سلامتی دینے والا (السلام) ہے امن دینے والا (مؤمن) ہے۔"

(۲۲۳۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالسَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه'

۲۲۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم (ابتداء اسلام میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے "السلام علی اللہ" تو آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی "السلام" ہے، البتہ اس طرح کہا کرو۔ "التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک، ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین. اشد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ رسولہ"

باب ۱۲۳۷۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَلِكِ النَّاسِ فِيْهِ

۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگوں کا بادشاہ" اس باب میں ابن عمر رضی اللہ

ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عنہ کی ایک روایت نبی کریم کے حوالہ سے ہے۔

(۲۲۳۶) حَدَّثَنَآ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ وَقَالَ شُعَیْبٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

۲۲۳۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سعید نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹے گا۔ پھر فرمائے گا، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۱۲۳۸۔ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ لِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَصِفَاتِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِکَ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ لَاوَعِزَّتِکَ لَآاَسْاَلُکَ غَیْرَهَا قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ وَقَالَ اَیُّوْبُ وَعِزَّتِکَ لَاغِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ

۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عزت کی ذات، اللہ ہی کے لئے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے۔" اور جس نے اللہ کے غلبہ اور اس کی صفات کی قسم کھائی، اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جہنم کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ کی قسم، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا، سب سے آخری دوزخی ہوگا جسے جنت میں داخل ہونا ہے، اور کہے گا اے رب! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور میں کچھ نہیں مانگوں گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کہے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے اور اس سے دس گنا، اور ایوب علیہ السلام نے دعا کی، "اور تیرے غلبہ کی قسم! تیری برکت سے مجھے کوئی بے نیازی نہیں۔"

(۲۲۳۷) حَدَّثَنَآ اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ

۲۲۳۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ "تیرے غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہو جائیں گے۔"

(۲۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُلْقٰی فِی النَّارِ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۲۲۳۸۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دوزخ میں ڈالا جائے گا اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے

اَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ یُلْقٰی فِیْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْهَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَدَمَه، فَیَنْزَوِیْ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ تَقُوْلُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَیُسْکِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور معتمر سے روایت ہے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسلسل دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس۔ تیرے غلبہ اور کرم کی قسم، اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور وہ لوگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

باب ۱۲۳۹۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

۱۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔"

(۲۲۳۹) حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ مِنَ اللَّیْلِ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآاِلٰهَ لِیْ غَیْرُکَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ اَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رات میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمان وزمین کا رب ہے۔ حمد تیرے لئے ہی ہے تو آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں، تیرے لئے ہی حمد ہے، تو آسمان وزمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے سر تسلیم خم کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور تجھی سے انصاف کا طلبگار ہوں۔ پس میری مغفرت فرما۔ ان تمام چیزوں میں جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں گی۔ جو میں نے چھپا رکھی ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی طرح۔ اور بیان کیا کہ "تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

باب ۱۲۴۰۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَکَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ تَمِیْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَسِعَ سَمْعُهُ

۱۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا، بہت واقفیت رکھنے والا ہے" اور اعمش نے تمیم کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا "اسی اللہ کے لئے حمد ہے جو

الْاَصْوَاتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

تمام آوازوں کو سنتا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کرتی ہے۔"

(۲۲۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّآ اِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا ثُمَّ اَتٰى عَلَيَّ وَاَنَا اَقُولُ فِي نَفْسِي لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَّاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ اَوْقَالَ اَلَآ اَدُلُّكَ بِهٖ ۔

۲۲۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے، تو تکبیر کہتے تھے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اوپر رحم کھاؤ، اللہ بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے، تم ایک بہت سننے والی، بہت واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔ پھر آنحضور ﷺ میرے پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں "لاحول ولا قوة الا بالله" کہہ رہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ عبداللہ بن قیس! لا حول ولا قوة الا بالله کہا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں۔

(۲۲۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَآءً اَدْعُو بِهٖ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

۲۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں یزید نے، انہیں ابوالخیر نے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے ولا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۲۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَارَدُّوا عَلَيْكَ

۲۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پکار کر کہا، کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

باب ۱۲۴۱ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ هُوَالْقَادِرُ

۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہہ دیجئے کہ وہی قدرت والا ہے۔"

(۲۲۴۳) حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ

۲۲۴۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن

بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِى الْمَوَالِىْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّلَمِىُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ الْاِسْتِخَارَةَ فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ ثُمَّ يُسَمِّيْهِ بِعَيْنِهٖ خَيْرًا لِّىْ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَاٰجِلِهٖ قَالَ اَوْفِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّلِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْقَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِىْ بِهٖ

عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ عبداللہ بن الحسن کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کی کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ فرض کے سوا دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ اس کام میں استخارہ (اچھائی طلب کرنا) کرتا ہوں تیری قدرت کے ذریعہ قدرت مانگتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیوب کا بہت (پورا) جاننے والا ہے، اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے، اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس معاملے کا نام لینا چاہئے، کہ اس میں میرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔ یا اس طرح فرمایا کہ ''میرے دین اور معاش اور میرے انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو اس پر مجھے قادر بنادے اور میرے لئے اسے آسان کردے پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین اور معاش کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کردے اور میرے لئے بھلائی مقدر کردے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔

باب ۱۲۴۲ . مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ

۱۲۴۲۔ دلوں کا پھیرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیتے ہیں۔''

(۲۲۴۴) حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَكْثَرُ مَاكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَاوَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

۲۲۴۴۔ مجھ سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قسم اس طرح کھاتے تھے نہیں! دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

باب ۱۲۴۳ . اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اِسْمٍ اِلَّا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُوالْجَلَالِ الْعَظَمَةِ الْبَرُّ اللَّطِيْفُ

۱۲۴۳۔ اللہ کے ننانوے نام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالجلال میں جلال عظمت کے معنی میں ہے البر بمعنی اللطیف۔

(۲۲۴۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

۲۲۴۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ

ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا احصیناہ بمعنی حفظناہ۔

باب ۱۲۴۴۔ السُّؤَالِ بِاَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِسْتِعَاذَةِ بِهَا

۱۲۴۴۔ اللہ کے ناموں کے ذریعہ مانگنا اور اس کے ذریعہ پناہ مانگنا۔

(۲۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُ كُمْ فِرَاشَهٗ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّ لْيَقُلْ بِاِسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ تَابَعَهٗ يَحْيٰى وَبِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَّاَبُوْضَمْرَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِىُّ وَاُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

۲۲۴۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کرلے اور یہ دعا پڑھے "اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنا پہلو رکھتا ہوں (سونے جاتا ہوں) اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو باقی رکھا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے اٹھالیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت کرے گا۔ اس روایت کی متابعت یحییٰ اور بشر بن المفضل نے عبیداللہ کے واسطہ سے کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے، اور زہیر، ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اس کی روایت ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے، اس کی متابعت محمد بن عبدالرحمٰن، الدراوردی اور اسامہ بن حفص نے کی۔

(۲۲۴۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِىٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاِسْمِكَ اَحْيَا وَ اَمُوْتُ وَ اِذَآ اَصْبَحَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

۲۲۴۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا" اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے "تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم مرچکے تھے اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

(۲۲۴۸) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِىِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ

۲۲۴۸۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے۔ ان سے ربعی بن حراش نے، ان

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہ، مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِاسْمِکَ نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَا تَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ

سے حرشہ بن الحر نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے "تیرے ہی نام پر مریں گے اور اسی پر زندہ ہیں۔" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریف اس ذات کی ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔"

(۲۲۴۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جُرَیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا آ اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہ، فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہ، اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہ، شَیْطَانٌ اَبَدًا

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھ لے "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا۔ اور جو ہمیں رزق دینا اسے بھی شیطان سے دور رکھنا" تو اگر اسی صحبت میں ان دونوں سے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا فُضَیْلٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ کِلاَبِیَ الْمُعَلَّمَۃَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلاَبَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَ ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَاَمْسَکْنَ فَکُلْ وَ اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَکُلْ

۲۲۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے سدھائے ہوئے کتے شکار کے لئے چھوڑتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور اس کے ساتھ اللہ کا نام بھی لے لو۔ پھر وہ کوئی شکار پکڑیں تو تم اسے کھا سکتے ہو اور جب شکار پر تیر پھینکو اور وہ اسے پھاڑ دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ۔

(۲۲۵۱) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ ھِشَامَ بْنَ عُرْوَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھُنَا اَقْوَامًا حَدِیْثًا عَھْدُ ھُمْ بِشِرْکٍ یَّاْ تُوْنَا بِلُمْحَانٍ لَّا نَدْرِیْ یَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَمْ لَا قَالَ اذْکُرُوْآ اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا تَابَعَہ، مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ الدَّرَاوَرْدِیُّ وَ اُسَامَۃُ بْنُ حَفْصٍ

۲۲۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیا کی، ان سے ابوخالد احمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہاں کے قبیلے ابھی حال ہی میں اسلام لائے ہیں اور وہ ہمیں گوشت لا کر دیتے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ کا نام بھی لیا تھا یا نہیں (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے کی۔

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی النَّبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۲۲۵۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَ يُكَبِّرُ

کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا۔

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِبْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَآ اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

۲۲۵۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو قربانی کے دن دیکھا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح ابھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(۲۲۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ

۲۲۵۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔

باب ۱۲۴۵. مَايُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوْتِ وَاَسَامِي اللّٰهِ وَ قَالَ خُبَيْبٌ وَّ ذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ فَذَكَرَالذَّاتَ بِاسْمِهٖ تَعَالٰى

۱۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے ناموں کے متعلق بیانات اور خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا ''وذلک فی ذات الْاِلٰہ'' اس مصرع میں انہوں نے لفظ ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

(۲۲۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيٰنَ بْنَ اَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِّنْهُمْ خُبَيْبٌ الْاَنْصَارِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَيَاضٍ اَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْاَنْصَارِيُّ :

وَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

فَقَتَلَهٗ بْنُ الْحَارِثِ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ خَبَرَهُمْ يَوْمَ اُصِيْبُوْا.

۲۲۵۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دس صحابہ کو جن میں خبیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، بھیجا مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حارث کی صاحبزادی نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے متفق ہوئے (اور وہ قید میں تھے) تو اسی زمانے میں انہوں نے ان سے بال مونڈنے کے لئے استرا لیا تھا۔ جب وہ لوگ خبیب رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر قتل کرنے لے گئے تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ):

''اور وہ جب مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ مجھے کس پہلو پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ مرنا اللہ کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے۔''

پھر ابن الحارث نے انہیں قتل کر دیا اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس

حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کئے گئے تھے۔

باب ۱۲۴۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَه، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِکَ

۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (عیسیٰ علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے) "اور تو وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو تیرے دل (نفس) میں ہے۔"

(۲۲۵۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجَلِ ذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَآ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ

۲۲۵۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لئے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا، اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

(۲۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضِعٌ عِنْدَه، عَلَى الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ

۲۲۵۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

(۲۲۵۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَه، اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُه، فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُه، فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّ اِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُه، هَرْوَلَةً

۲۲۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوصالح سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

باب ۱۲۴۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی كُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَه،

۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی ذات کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں۔"

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۲۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَيْسَرُ

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''آپ کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کرے'' تو نبی کریم ﷺ نے کہا میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر یہ الفاظ نازل ہوئے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے'' تو آنحضور ﷺ نے پھر دعا کی کہ میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ''یا تمہیں فرقہ بندی میں مبتلا کردے'' (کہ یہ بھی عذاب کی قسم ہے) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ آسان ہے۔''

باب ۱۲۴۸۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ تُغَذّٰى وَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا

۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تاکہ میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش ہو۔'' اور ارشاد خداوندی ''ہماری آنکھوں کے سامنے جاری تھی۔''

(۲۲۶۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَايَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَيْنِهٖ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

۲۲۶۰ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کانا نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور دجال مسیح کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ جیسے اس کی آنکھ پر انگور کا ایک اٹھا ہوا دانا ہوگا۔

(۲۲۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَ قَوْمَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

۱۲۶۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں قتادہ نے خبر دی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جتنے نبی بھی بھیجے، ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ''کافر''

باب ۱۲۴۹۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

۱۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے۔

(۲۲۶۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِىْ غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ اَنَّهُمْ اَصَابُوْا سَبَايَا فَاَرَادُوْٓا اَنْ يَّسْتَمْتِعُوْا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ

۲۲۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عفان نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن محیریز نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انہیں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انہوں نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضور ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی

هُوَ خَالِقٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا

نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ اور مجاہد نے قزعہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی بھی چیز جو پیدا ہوتی ہے اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

باب ۱۲۵۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

۱۲۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لما خلقت بیدی" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔)

(۲۲۶۳) حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰدَمُ اَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ مَلَائِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُلَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِيْ اَصَابَهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰةَ وَكَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُلَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَاللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَتَهٗ وَرُوْحَهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَانْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَارَاَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ لَهٗ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِمَحَامِدَ

۲۲۶۳۔ مجھ سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح مؤمنوں کو جمع کرے گا۔ پھر وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کے لائق نہیں پھر وہ اپنی غلطی کا ان کے سامنے ذکر کریں گے، البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی عذر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔ البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انہیں توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور ان کے سامنے اپنی غلطی کا ذکر کریں گے۔ البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل

عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي وَ قَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه' وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي وَ قَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه' وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً

نہیں، تم سب لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کر دی گئی تھیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ پھر اپنے رب سے شفاعت کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑے رکھے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ محمد ﷺ اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، شفاعت منظور کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑ دے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ محمد ﷺ اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ اور میں شفاعت کروں گا چنانچہ پھر میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور کہوں گا اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور جو کے دانے کے برابر بھی ان کے دل میں خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ذرہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔

(۲۲۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُاللّٰهِ مَلَاٰى لَايَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَقَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّه' لَمْ يَغِضْ مَافِي يَدِهٖ وَقَالَ عَرْشُه' عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهٖ

۲۲۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے اس نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس

الْاُخْرٰی الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَ یَرْفَعُ

کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔

(۲۲۶۵) حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّی الْقٰسِمُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبِضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْاَرْضَ وَتَكُوْنُ السَّمٰوٰتُ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ رَوَاهُ سَعِیْدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَ قَالَ اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ

۲۲۶۵۔ ہم سے مقدم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر نے (رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوگا پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کی روایت سعید نے مالک کے واسطہ سے کی اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے سنا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث۔ اور ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔

(۲۲۶۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ وَّ سُلَیْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ یَهُوْدِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْخَلَآئِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَزَادَ فِیْهِ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَّ تَصْدِیْقًا لَّهٗ

۲۲۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا انہوں نے سفیان نے ان سے منصور نے اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد (ﷺ) اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر، اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی "وما قدروا الله حق قدره" یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور کے واسطہ سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آنحضور ﷺ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیئے۔

(۲۲۶۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَآ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ یَآاَبَاالْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی

۲۲۶۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی

اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَرَاَوَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

پر روک لے گا۔ زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر ہنس دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ''وماقدرواللہ حق قدرہ''۔

باب ۱۲۵۱. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاشَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَقَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ لَاشَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ

۱۲۵۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد اللہ سے زیادہ غیرت منداور کوئی نہیں'' اور عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک کے واسطہ سے روایت کی کہ ''اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔''

(۲۲۶۸) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِکِ عَنْ وَّرَّادٍ کَاتِبِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ لَوْرَاَیْتُ رَجُلاً مَّعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَۃِ سَعْدٍ وَّاللّٰہِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَیْرَۃِاللّٰہِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَلَآ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰہِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِیْنَ وَالْمُنْذِرِیْنَ وَلَآ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمِدْحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ وَعَدَاللّٰہُ الْجَنَّۃَ

۲۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن ماردوں پھر یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھے سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا، چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر، اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لئے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

باب ۱۲۵۲. قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً وَسَمَّی اللّٰہُ تَعَالٰی نَفْسَہٗ شَیْئًا قُلِ اللّٰہُ وَ سَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ شَیْئًا وَّ ھُوَ صِفَۃٌ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَقَالَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ

۱۲۵۲۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ شہادت کے اعتبار سے کیا چیز بڑی ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ''شئی'' (چیز) سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے قرآن کو ''شئی'' کہا۔ جب کہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے۔''

(۲۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ اَمَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَۃُ کَذَا وَ سُوْرَۃُ کَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاھَا

۲۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب سے پوچھا، کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انہوں نے ان کے نام بتائے۔

باب ۱۲۵۳ . قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُه‘ عَلَى الْمَآءِ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ ارْتَفَعَ فَسَوّٰهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِسْتَوٰى عَلاَ عَلَى الْعَرْشِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيْدُ الْكَرِيْمُ وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ كَاَنَّه‘ فَعِيْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُوْدٌ مِّنْ حَمِيْدٍ

۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔'' ابوالعالیہ نے بیان کیا کہ ''استویٰ الی السماء'' کا مفہوم ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ ''فسواھن'' یعنی پھر انہیں پیدا کیا۔ مجاہد نے کہا کہ ''استویٰ'' بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجید'' بمعنی کریم ہے۔ ''الودود'' بمعنی الحبیب، بولتے ہیں ''حمید مجید'' گویا یہ فعیل کے وزن پر ماجد سے ہے اور محمود، حمید سے ہے۔

(۲۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّىْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَه‘ قَوْمٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْا تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِى الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَىْءٌ قَبْلَه‘ وَ كَانَ عَرْشُه‘ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ كَتَبَ فِى الذِّكْرِ كُلَّ شَىْءٍ ثُمَّ اَتَانِىْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا فَاِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ

۲۲۷۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے جامع بن شداد نے، ان سے صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنوتمیم کے کچھ لوگ آئے آنحضور ﷺ نے فرمایا اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو، انہوں نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی۔ اب ہمیں بخشش بھی دیجئے۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بنوتمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم اسے قبول کرو، انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کرلی۔ ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتداء کے متعلق پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان وزمین پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔ (عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) مجھے ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے۔ اور خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ وہ چلی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

(۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَلْاٰى لَايَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَّآاَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّه‘ لَمْ يَنْقُصْ مَافِىْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُه‘ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَ يَخْفِضُ

۲۲۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا، جو دن رات وہ کرتا رہتا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین وآسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے

دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا، اور جھکاتا ہے۔

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ یَشْکُوْ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهِ وَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ قَالَتْ عَآئِشَةُ لَوْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاتِمًا شَیْئًا لَکَتَمَ هٰذِهٖ قَالَ فَکَانَتْ زَیْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَکُنَّ اَهَالِیْکُنَّ وَزَوَّجَنِی اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَّعَنْ ثَابِتٍ وَّتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَااللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَی النَّاسَ نَزَلَتْ فِیْ شَاْنِ زَیْنَبَ وَزَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ

۲۲۷۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر آنحضور ﷺ کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے کی، سات آسمانوں کے اوپر سے۔ اور ثابت سے مروی ہے کہ آیت ''اور آپ اس چیز کو اپنے دل میں چھپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے'' زینب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۲۲۷۳) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عِیْسَی ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ نَزَلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ فِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّ اَطْعَمَ عَلَیْهَا یَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَّ لَحْمًا وَ کَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰی نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَنْکَحَنِیْ فِی السَّمَآءِ

۲۲۷۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ ابن طہمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت کے ولیمہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کرایا تھا

(۲۲۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ

۲۲۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

(۲۲۷۵) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْجَلَسَ فِیْ

۲۲۷۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو

اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلاَ تُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِکَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَهُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

جہاں کی پیدائش ہوئی تھی صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

(۲۲۷۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَااَبَاذَرٍّ هَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَکَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا ارْجِعِیْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَاَ ذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّلَّهَا فِیْ قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۲۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تمہیں معلوم ہے، یہ کہاں جاتا ہے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ذلک مستقر لہا" عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ سَبَّاقٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِهٖ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ حَتّٰی خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدالليث عن یونس بهذا وقال مع ابی خزیمة الانصاری

۲۲۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورۂ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی۔ یہ آیت مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں، لقد جاءکم رسول من انفسکم سورۂ براءت کے آخر تک۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے یہی حدیث اور بیان کیا کہ ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا مُعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ

۲۲۷۸۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے

سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمان کا رب ہے۔ زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ

۲۲۷۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش کردیئے جائیں گے پھر میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے پکڑے کھڑے ہوں گے اور ماجشون نے عبداللہ بن فضل سے روایت کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں۔

باب ۱۲۵۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ وَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ اَبُوْجَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَخِيْهِ اعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ اِلَى اللّٰهِ

۱۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھتے ہیں۔" اور اللہ جل ذکرہ، کا ارشاد "اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں اور ابوجمرہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لاکر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ ذی المعارج سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ

۲۲۸۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوئی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب اطلاع رہتی ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَايَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ

کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کی برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس میں بڑھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے اور ورقاء نے اس کی روایت عبداللہ بن دینار سے کی، انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ اللہ کی طرف پاک چیز ہی جاتی ہے۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

۲۲۸۱۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پریشانی کے وقت کرتے تھے "کوئی معبود اللہ کے سوانہیں جو عظیم ہے اور بردبار کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

(۲۲۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ اَوْ اَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيْصَةُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَّهُوَ بِالْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَيْشٌ وَّ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا يُعْطِيْهِ

۲۲۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابن نعم یا ابونعم نے نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں ان کے والد نے، انہیں ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ کچا سونا آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آنحضورؐ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ العامری اور زید بن الخیل الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگواری ہوئی اور انہوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ ان کی تالیف قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص جس کی

صَنَادِيْدِ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَ لَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَآئِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُه' فَيَاْ مَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَاتَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَه' اُرَاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُحَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْ ثَانِ لَئِنْ اَدْرَ كْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، ڈاڑھی گھنی تھی، دونوں رخسارا ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اس نے کہا اے محمد ﷺ اللہ سے ڈرو، آنحضورﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا اس نے مجھے زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آنحضورﷺ نے منع فرمایا پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیے جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا دور پایا تو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

(۲۲۸۳) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

۲۲۸۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آیت ''والشمس تجری لمستقر لہا'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

باب ۱۲۵۵ قول اللہ تعالی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

۱۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس دن بعض چہرے تروتازہ ہونگے وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے

(۲۲۸۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَاتَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَاتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّاتُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ صَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا

۲۲۸۴۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد اور ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تمہیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے پہلے کی نمازوں میں سستی نہ ہو تو ایسا کرلو۔

(۲۲۸۵) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ

۲۲۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن یوسف الیربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان

جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا

سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

(۲۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَآئِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَآمُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

۲۲۸۶۔ ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے بیان بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے۔ جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

(۲۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَآرُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُالشَّمْسَ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا شَافِعُوْهَا اَوْمُنَافِقُوْهَا شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ نَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَارَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّاالرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَايَعْلَمُ مَا قَدْرُعِظَمِهَا

۲۲۸۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا، کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی عبادت کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا پھر یہ امت باقی رہ جائے گی، اس میں اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے، یا منافق ہوں گے، ابراہیم کو شک تھا پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے چنانچہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر ''صراط'' نصب کر دی جائے

اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهٖ اَوِالْمُوْثَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ اَوِالْمُجَازٰى اَدْنَحْوُهٗ ثُمَّ يَتَجَلّٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَالْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ ابْنُ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِامْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ تَحْتَهٗ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ هُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُوا اللّٰهَ بِمَا شَآءَ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَآاَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَاشَآءَ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّاتَسْاَلَنِيْ غَيْرَالَّذِيْ اُعْطِيْتَ اَبَدًا وَّيْلَكَ يَاابْنَ اٰدَمَ مَآاَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ وَيَدْعُواللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِكَ لَآاَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِيْ مَاشَآءَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ

گی۔اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء کلام کر سکیں گے اور انبیاء کی زبان پر ہوگا اے اللہ! محفوظ رکھ، محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں یارسول اللہ! تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کا طول و عرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے، تو ان میں سے وہ ہوں گے جو ہلاک ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل کی وجہ سے باقی رہ جائیں گے یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض ٹکڑے کر دیئے جائیں گے یا بدلہ دیئے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا اور دوزخیوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انہیں جہنم سے نکال لیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا، ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا۔ چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے اثر سے جہنم میں پہچانیں گے۔ جہنم ابن آدم کا ہر عضو بھسم کر دے گی سوا سجدہ کے اثر کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدہ کے اثر کو جلائے۔ چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ یہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری فرد ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی ہوا نے ہلکان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے جھلسا ڈالا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو اور مجھ سے مانگے گا؟ وہ کہے گا

يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَآ اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ تَمَنَّهْ فَسَاَلَ رَبَّهٗ وَ تَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ عَطَآءُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا حَتّٰى اِذَاحَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَاحَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ اَشْهَدُ اَنِّىْ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ

نہیں تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ جو کچھ میں نے دے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہ مانگے گا۔ افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اور اس کے سوا کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر بھلائی اور مسرت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا اس کے سوا تو اور کچھ نہیں مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے وہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو اس کے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کردو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے کہے گا کہ اپنی آرزوئیں بیان کرو۔ وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے، وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں اور انہیں جیسی اور تمہیں ملیں گی۔ عطاء بن یزید نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ان کی حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ نے کہا کہ "یہ اور انہیں جیسی تمہیں اور ملیں گی" تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گنا اے ابوہریرہؓ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضورﷺ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ "یہ اور انہیں جیسی اور" اس پر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورﷺ سے میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے کہ "تمہیں یہ سب چیزیں ملیں گی اور اس سے دس گنا اور" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔

(۲۲۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَاقَالَ فَاِنَّكُمْ لَاتُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِىْ مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ اِلٰى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ اَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَاَصْحَابُ الْاَوْثَانِ مع اَوْثَانِهِمْ وَاَصْحَابُ كُلِّ اٰلِهَةٍ مَّعَ اٰلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ مِنْ بَرٍّاَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِىْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْفَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَّا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ اَحْوَجُ

۲۲۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضورﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہو جب کہ آسمان صاف ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں، آنحضورﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں دشواری نہیں پیش آئے گی۔ جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، ان میں نیک و فاجر دونوں ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ بھی ہوں گے۔ پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی، وہ ایسی ہوگی جیسے ریت کا میدان ہوتا ہے۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ خدا کے نہ بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں سیراب کیا جائے، ان سے کہا جائے گا کہ پیو، اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی

مِنَّا اِلَيْهِ الْيَوْمَ وَ اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِىْ لِيَلْحَقْ كُلُّ
قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَ اِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ
فَيَأْتِيْهِمُ الْجَبَّارُ فِىْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِىْ رَاَوْهُ
فِيْهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا
فَلَا يُكَلِّمُهٗ اِلَّا الْاَنْبِيَآءُ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ
تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهٖ
فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ
رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ
طَبَقًا وَّاحِدًا ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَىْ
جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ
مَزَلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ
لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَآءُ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ
الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ
وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّنَاجٍ
مَخْدُوْشٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَمُرَّ
اٰخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَآ اَنْتُمْ بِاَشَدَّ لِىْ مُنَاشَدَةً
فِى الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ
وَاِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِىْ اِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا
وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اذْهَبُوْا فَمَنْ
وَجَدْتُّمْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ
وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَاْتُوْنَهُمْ وَ
بَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِى النَّارِ اِلٰى قَدَمِهٖ وَ اِلٰٓى اَنْصَافِ
سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ
اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ
فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ
اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ
فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَاِنْ
لَّمْ تُصَدِّقُوْنِىْ فَاقْرَءُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ

عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ سیراب کئے جائیں، ان سے کہا جائے گا کہ پیو، اور انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے نیک و بدکار دونوں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو۔ جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی یاد ہے؟ وہ کہیں گے کہ ''ساق'' (پنڈلی) پھر اللہ اپنی ساق کو کھولے گا اور ہر مومن اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ریاء اور شہرت کے لئے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔ پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے اور چوڑی گوکھر ہوں گے اور ایسے مڑے ہوئے کانٹے ہوں گے جیسے نجد میں ہوتے ہیں، انہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اس پر سے چشم زدن میں بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے، ان میں سے بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔ تم آج مجھ سے حق کے معاملے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس دن اللہ کے سامنے مومن کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی

وَالْمَلَآئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ اَقْوَامًا قَدِامْتُحِشُوْا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ بِاَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ قَدْ رَاَيْتُمُوْهَآ اِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ اِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ اِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ اَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا اِلَى الظِّلِّ كَانَ اَبْيَضَ فَيَخْرُجُوْنَ كَاَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَاخَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَارَاَيْتُمْ وَّ مِثْلُهٗ مَعَهٗ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهِمُّوْابِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَواسْتَشْفَعْنَا اِلَى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَآئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَاهٰذَا قَالَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْنُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَاللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ

بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ اور اللہ ان کی صورتوں کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی تباہ ہوئی ہے۔ چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں نکالیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اسے نکال لو۔ چنانچہ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اسے نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکالیں گے، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو آیت پڑھو" اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا" اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔ پھر انبیاء اور مؤمنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور ذوالجبروت کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈال دیئے جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح اگ آئیں گے، جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہوگا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز اگتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی۔ اس کے بعد ان کی گردنوں میں مہریں ڈال دی جائیں گی۔ اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں "عتقاء الرحمٰن" (رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ) کہیں گے، انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو، جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور۔ اور حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت

اللّٰہِ وَ کَلِمَتَہ' قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَا
کُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہ' مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ فَیَاْتُوْنِیْ
فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ
فَاِذَا رَاَیْتُہ' وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَ عُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ
یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ یُسْمَعْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ
بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ فَیَحُدُّلِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ
فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ قَالَ قَتَادَۃُ وَسَمِعْتُہ' اَیْضًا یَقُوْلُ
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ
اَعُوْدُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فی دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ
فَاِذَا رَاَیْتُہ' وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَ عُنِیْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ
یَّدَ عَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَ قُلْ یُسْمَعْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ
بِثَنَآءٍ وَّ تَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ قَالَ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّلِیْ حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ قَالَ قَتَادَۃُ وَسَمِعْتُہ' یَقُوْلُ
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ
اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ
عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہ' وَ قَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ
اللّٰہُ اَنْ یَّدَ عَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَ قُلْ یُسْمَعْ
وَاشْفَعْ وَتُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ
عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ قَالَ ثُمَّ اَشْفَعُ
فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ قَالَ قَتَادَۃُ
وَقَدْ سَمِعْتُہ' یَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِ جُھُمْ مِنَ النَّارِ
وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَایَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ
حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ قَالَ ثُمَّ تَلاَ
ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
قَالَ ھٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وُعِدَہ' نَبِیُّکُمْ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کے دن مومنوں کو روک رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ
غمگین ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے
ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس حالت سے نجات ملتی۔ چنانچہ وہ آدم
علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے
جدامجد ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت
میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر
چیز کے نام سکھائے آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں
کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم علیہ
السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں
گے جو باوجود ممانعت کے درخت کھا لینے کی وجہ سے ان سے ہوئی
تھی۔ اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی
ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ چنانچہ لوگ
نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی فرمائیں گے کہ میرا یہ
مقام نہیں ہے اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب
العزت سے سوال کر کے انہوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ
السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ
ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی عذر کریں گے کہ
میرا یہ مقام نہیں، اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ
نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ
ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ نے توریت دی، انہیں ہم کلامی کا شرف
بخشا اور ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ موسیٰ علیہ السلام کے
پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور آپ اپنی وہ
غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کر کے آپ نے کی تھی، البتہ عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کی
روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں
گے۔ آپ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس
جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ
معاف کر دیئے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں
اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لئے اجازت چاہوں گا۔
مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا

تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ مجھے جب تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لئے حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر دوسری مرتبہ اسی طرح تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لئے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ رب العزت کو دیکھوں گا تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یونہی چھوڑے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں اس کے مطابق جہنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی انہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ''قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا۔'' فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے۔

(۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ حَدَّثَنَآ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ

۲۲۸۹۔ ہم سے عبیداللہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں قبہ میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آ کر ملو۔ میں حوض پر ہوں گا۔

(۲۲۹۰) حَدَّثَنِی ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَ لِقَآءُ کَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ خَاصَمْتُ وَبِکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ وَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوٗسٍ قَیَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّقَرَاَ عُمَرُ الْقَیَّامُ وَکِلَا هُمَا مَدْحٌ

۲۲۹۰۔ مجھ سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت تہجد کی نماز میں یہ دعا کرتے تھے ''اے اللہ! ہمارے رب! حمد تیرے ہی لئے ہے، تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اُن میں ہیں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان وزمین کا نور ہے اور ان سب کا جو اُن میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا، تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا۔ پس تو مجھے معاف کر دے۔ میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کئے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں''، ابو عبداللہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابو الزبیر نے طاؤس کے حوالہ سے ''قیام'' بیان کیا اور مجاہد نے ''قیوم'' کہا یعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ''قیام'' پڑھا اور دونوں ہی مدح کے لئے ہیں۔

(۲۲۹۱) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اُسَامَةُ حَدَّثَنِی الْاَعْمَشُ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ یَّحْجُبُهٗ

۲۲۹۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے۔

(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْکِبْرِ

۲۲۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ابن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے، ان سے ابوبکر ابن عبداللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور ان میں سارا سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان سونے کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف چادر کبریائی کی حائل

عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

ہوگی۔ جو اللہ رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔

(۲۲۹۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اَلْاٰيَةَ

۲۲۹۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن اعین اور جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر حاصل کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ عبداللہ نے کہا کہ پھر آنحضور ﷺ نے اس کی مصداق قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ "بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو تھوڑی پونجی کے بدلے بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا" آخر آیت تک۔

(۲۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَّقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّآ اَعْطٰى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ

۲۲۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے صالح نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اسے اس نے اتنے میں خریدا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے (اور قسم گاہک سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے کھائی) وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لئے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس طرح ناجائز اپنے قبضے میں لے لے۔ اور وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی مانگنے والے کو نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس زائد از ضرورت چیز سے دوسرے کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا۔

(۲۲۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

۲۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ زمانہ اپنی اس ہیئت پر گھوم کر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا، سال بارہ مہینے کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ خاموش ہوگئے

فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّآ اَنَّهٗ يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّآ اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ الطَّيِّبَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَااللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّآ اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِقُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَّبْلُغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

اور ہم نے سمجھا کہ آپ اسکا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ طیبہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ پھر تمہارا خون اور تمہارے اموال، محمد نے بیان کیا کہ مجھے خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح باحرمت ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ آگاہ ہو جاؤ جو موجود ہیں وہ غیر حاضروں کو میری یہ بات پہنچا دیں۔ شاید کوئی جسے بات پہنچائی گئی ہو وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔ چنانچہ محمد جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے کہ آنحضور ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟

باب ۱۲۵۶. مَاجَاءَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ "بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔"

(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِّبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِىْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَاَرْسَلَ اِنَّ لِلّٰهِ مَآ اَخَذَوَلَهٗ مَآ اَعْطٰى وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْوَ لْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ فَاَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قُمْتُ مَعَهٗ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِىَّ وَ نَفْسُهٗ تَقَلْقَلُ فِىْ صَدْرِهٖ حَسِبْتُهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کے لڑکے جان کنی کے عالم میں تھے تو انہوں نے آنحضور ﷺ کو بلا بھیجا۔ آنحضور نے انہیں کہلایا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لئے ایک مدت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انہوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ اُٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو آنحضور ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچہ کی سانس اکھڑ رہی تھی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَتَبْكِيْ فَقَالَ اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ

میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا جیسے مشکیزہ ہو آنحضور ﷺ یہ دیکھ کر رو دیئے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ روتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کھاتا ہے۔

(۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اِلٰى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَارَبِّ مَالَهَا لَايَدْخُلُهَآ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِيْ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّاِنَّهٗ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَّشَآءُ فَيُلْقَوْنَ فِيْهَا فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثَلٰثًا حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَتَمْتَلِئُ وَيَرُدُّ بَعْضَهَآ اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۷۔ ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی۔ جنت نے کہا اے رب! اسے کیا ہوا ہے کہ اس میں (جنت میں) کمزور اور گرے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ میرے لئے متکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں، اس میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لئے بھر کے ملے گا۔ کہا کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اس نے جہنم کے لئے انہیں پیدا کیا جنہیں چاہا وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کہے گی، کیا کچھ اور بھی ہے۔ تین مرتبہ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا اور وہ بھر جائے گا اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے سے ٹکرا جائے گا اور وہ کہے گی کہ بس بس بس!

(۲۲۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کئے ہوں گے آگ سے جھلس جائیں گے، یہ ان کی سزا ہوگی پھر اللہ اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل کرے گا اور انہیں ''جہنمین'' کہا جائے گا اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۱۲۵۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ ٹل نہ جائیں۔

(۲۲۹۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَآءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْهَارَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

آئے اور کہا اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، پہاڑوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر آنحضور ﷺ ہنس دیئے اور یہ آیت پڑھی "وما قدروا اللہ حق قدرہ"

باب ۱۲۵۸. مَاجَآءَ فِي تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَمْرُهٗ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهٖ وَفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَالْمُكَوِّنُ غَيْرَ مَخْلُوْقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهٖ وَاَمْرِهٖ وَتَخْلِيْقِهٖ وَتَكْوِيْنِهٖ فَهُوَ مَفْعُوْلٌ مَّخْلُوْقٌ مُّكَوَّنٌ

۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق کی پیدائش کے متعلق روایات، اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور اپنے امر کے ساتھ خالق ہے۔ وہی بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی تخلیق اور اس کی تکوین سے ہو، وہ مفعول، مخلوق اور مکون ہے۔

(۲۳۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِاَنْظُرَ كَيْفَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْبَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاُولِي الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّا وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انہیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری، اس رات نبی کریم ﷺ انہیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضور ﷺ کی نماز دیکھنا تھا۔ آنحضور ﷺ نے تھوڑی دیر تو اپنی اہلیہ کے ساتھ بات چیت کی۔ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ "بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں عقل رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔" پھر اٹھ کر آپ نے وضو کیا اور مسواک کی۔ پھر گیارہ رکعتیں پڑھی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اذان دی اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر آ گئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

باب ۱۲۵۹. وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ

۱۲۵۹۔ بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

(۲۳۰۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ

۲۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

(۲۳۰۲)حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَهٗ ثُمَّ يُبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ۔

۲۳۰۲۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے زید بن وہب سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی جو صادق و مصدوق ہیں کہ انسان کا نطفہ بطن مادر میں چالیس دن اور چالیس راتوں تک جمع رہتا ہے تو بستہ خون بن جاتا ہے۔ پھر اسی طرح گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے ہر چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت، لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔

(۲۳۰۳)حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاجِبْرِيْلُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۳۔ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ سعید بن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبرائیل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نازل نہیں ہوتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔" لاآیۃ۔ بیان کیا کہ محمد ﷺ کو یہی جواب تھا۔

(۲۳۰۴)حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَالُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى

۲۳۰۴۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضور ﷺ ایک چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو، آخر انہوں نے کہا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا

اِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِرَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ

کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔" اس پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کہا نہ تھا کہ مت پوچھو۔

(۲۳۰۵) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَفِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ

۲۳۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور اس کے لئے نکلنے کا مقصد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلمہ کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے (اگر وہ شہید ہو گیا) یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے، جہاں سے وہ آیا تھا۔

(۲۳۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُّقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّ يُقَاتِلُ رِيَآءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۳۰۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لئے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

باب ۱۲۶۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

"انما قولنا لشیء"

(۲۳۰۷) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰهِ

۲۳۰۷۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ "امر اللہ" (قیامت) آجائے گی۔

(۲۳۰۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُبْنُ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِاللّٰهِ

۲۳۰۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں

مَایَضُرُّھُمْ مَّنْ کَذَّبَھُمْ وَلَامَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُاللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ مَالِکُ بْنُ یُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَھُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ ھٰذَا مَالِکٌ یَّزْعُمُ اَنَّہٗ سَمِعَ مُعَاذًا یَّقُوْلُ وَھُمْ بِالشَّامِ

سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ "امر اللہ" (قیامت) آجائے گی اور حق پر ہی رہیں گے۔ اس پر مالک بن یخامر نے بیان کیا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مالک کہتے ہیں کہ معاذ نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

(۲۳۰۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُسَیْلَمَۃَ فِیْٓ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ لَوْسَاَلْتَنِیْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃَ مَا اَعْطَیْتُکَھَا وَلَنْ تَعْدُوَامْرَ اللّٰہِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ

۲۳۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مسیلمہ کے پاس رکے، وہ اپنے حامیوں کے ساتھ تھا اور اس سے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمہیں نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں "اللہ کا امر" (فیصلہ) نہیں ٹلے گا اور اگر تو نے پیٹھ بھی پھیری تو اللہ تجھے ہلاک کرے گا۔

(۲۳۱۰) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی عَسِیْبٍ مَّعَہٗ فَمَرَرْنَا عَلٰی نَفَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا تَسْاَلُوْہُ اَنْ یَّجِیْءَ فِیْہِ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَنَسْاَلَنَّہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَقَالَ یَااَبَاالْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَکَتَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ فَقَالَ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِرَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ ھٰکَذَا فِیْ قِرَآءَتِنَا

۲۳۱۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آنحضور ﷺ اپنے ہاتھ کی چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان کے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو، کچھ یہودیوں نے مشورہ دیا کہ نہ پوچھو، کہیں کوئی ایسی بات نہ کہیں جس کا (ان کا زبان سے سنانا) تم پسند نہ کرو۔ لیکن بعض نے اصرار کیا کہ نہیں ہم پوچھیں گے چنانچہ ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آنحضور ﷺ اس پر خاموش ہوگئے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی "اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں اس کا علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔" اعمش نے کہا کہ ہماری قراءت میں اسی طرح ہے۔

باب ۱۲۶۱. قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا وَلَوْ اَنَّ مَافِی

۱۲۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہیئے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں، گو اتنا ہی ہم اور بڑھا دیں، اور اگر زمین کے

الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّه' مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُه' حَثِيْثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

سارے درخت قلم بن جائیں اور سات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی میرے رب کے کلمات نہیں ختم ہوں گے۔ بلاشبہ تمہارا رب ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر بیٹھا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے جو ایک دوسرے کی طلب میں دوڑتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خلق اور امر اسی کے لئے ہے اللہ بابرکت ہے جو دونوں جہاں کا پالنے والا ہے۔"

(۲۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَفِىْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُه' مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّاالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرُدَّه' اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ

۲۳۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس مقصد سے نکلا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرے تو اللہ اس کی ضمانت لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس کرے گا۔

باب ۱۲۶۲. فِى الْمَشِيَّةِ وَالْاِرَادَةِ وَمَا تَشَاءُ وْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَىْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ قَالَ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِىْ اَبِىْ طَالِبٍ يُرِيْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

۱۲۶۲۔ مشیت اور ارادہ خداوندی "اور تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ جسے چاہتا ہے (مشیت) ملک دیتا ہے۔" "اور تم کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہو کہ میں کل یہ کام کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے" "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" سعید بن میب نے اپنے والد کے واسطہ سے کہا کہ جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ "اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا۔"

(۲۳۱۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِى الدُّعَآءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِىْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَامُسْتَكْرِهَ لَه'

۲۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے، ان سے عبدالعزیز نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور کوئی دعا میں یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

(۲۳۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَبْدُالْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ

۲۳۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ

عَلِيٍّ اَخْبَرَه‘ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَه‘ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه‘ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَآ اَنْفُسَنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُه‘ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَه‘ وَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی اور انہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات میں تشریف لائے، اور ان سے کہا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آنحضور ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے کہ "انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے۔"

(۲۳۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيْءُ وَرَقُه‘ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهُ الرِّيْحُ تُكَفِّئُهَا فَاِذَا سَكَنَتْ اِعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ اِذَاشَآءَ

۲۳۱۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء ابن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مؤمن کی مثال کھیت کے نرم ڈنٹھل کی طرح ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی برابر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مؤمن آزمائشوں سے بچایا جاتا ہے۔ لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے۔

(۲۳۱۵) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ فَعَمِلُوْابِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُعْطِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالَ اَهْلُ التَّوْرٰةِ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَقَلُّ عَمَلًا وَّ اَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَافَقَالَ

۲۳۱۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ منبر پر کھڑے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) تمہارا وجود گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں سے ایسے ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے، توریت والوں کو توریت دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو انہیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عصر کی نماز کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ عمل سے عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا۔ اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمہیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیئے گئے۔ اہل توریت نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر

فَذٰلِکَ فَضۡلِیۡ اُوۡ تِیۡهِ مَنۡ اَشَآءُ

فرمائے گا کیا میں نے تمہیں اجر دینے میں کوئی ناانصافی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ یہ تو میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ الۡمُسۡنَدِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخۡبَرَنَا مَعۡمَرٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ عَنۡ اَبِیۡ اِدۡرِیۡسَ عَنۡ عُبَادَةَ بۡنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ رَهۡطٍ فَقَالَ اُبَایِعُکُمۡ عَلٰٓی اَنۡ لَّا تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰهِ شَیۡئًا وَّلَاتَسۡرِقُوۡا وَلَاتَزۡنُوۡا وَلَاتَقۡتُلُوۡآ اَوۡلَادَکُمۡ وَلَاتَاۡتُوۡا بِبُهۡتَانٍ تَفۡتَرُوۡنَهٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡکُمۡ وَاَرۡجُلِکُمۡ وَلَاتَعۡصُوۡنِیۡ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَمَنۡ وَفّٰی مِنۡکُمۡ فَاَجۡرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنۡ اَصَابَ مِنۡ ذٰلِکَ شَیۡئًا فَاُخِذَ بِهٖ فِی الدُّنۡیَا فَهُوَ لَهٗ کَفَّارَةٌ وَّ طُهُوۡرٌ وَّمَنۡ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِکَ اِلَی اللّٰهِ اِنۡ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنۡ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ

۲۳۱۶۔ ہم سے عبداللہ المسندی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوادریس نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت (عہد) کی آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور من گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا، تو یہ اس کے لیے کفارہ اور پاکی بن جائے گی اور جس کی اللہ نے پردہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا مُعَلَّی بۡنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیۡبٌ عَنۡ اَیُّوۡبَ عَنۡ مُحَمَّدٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ سُلَیۡمَانَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ کَانَ لَهٗ سِتُّوۡنَ امۡرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوۡفَنَّ اللَّیۡلَةَ عَلٰی نِسَآئِیۡ فَلۡتَحۡمِلۡنَ کُلُّ امۡرَاَةٍ وَلۡتَلِدۡنَ فَارِسًا یُّقَاتِلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَطَافَ عَلٰی نِسَآئِهٖ فَمَا وَلَدَتۡ مِنۡهُنَّ اِلَّا امۡرَاَةٌ وَّلَدَتۡ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَوۡکَانَ سُلَیۡمَانُ اسۡتَثۡنٰی لَحَمَلَتۡ کُلُّ امۡرَاَةٍ مِّنۡهُنَّ فَوَلَدَتۡ فَارِسًا یُّقَاتِلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ

۲۳۱۷۔ ہم سے معلّی ابن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی۔ اور پھر ایسا بچہ جنے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے یہاں (صرف) بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا حضور کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبۡدُالۡوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الۡحَذَّآءُ عَنۡ عِکۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعۡرَابِیٍّ یَّعُوۡدُهٗ فَقَالَ لَا بَاۡسَ عَلَیۡکَ طَهُوۡرٌ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ الۡاَعۡرَابِیُّ طَهُوۡرٌ بَلۡ هِیَ حُمّٰی تَفُوۡرُ عَلٰی شَیۡخٍ کَبِیۡرٍ تُزِیۡرُهُ الۡقُبُوۡرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمۡ اِذًا

۲۳۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں یہ (بیماری) تمہارے لیے پاکی کا باعث ہے اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڈھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر یونہی ہوگا۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ حِيْنَ نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ فَقَضَوْا حَوَآئِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوْآ اِلٰى اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى

۲۳۱۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں ہشیم نے خبر دی انہیں حصین نے، انہیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انہیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سوئے اور نماز قضا ہوگئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری روحوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر وضو کرو۔ آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہوگیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَالْاَعْرَجِ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُّقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

۲۳۲۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے اعرج نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں جھگڑا کیا مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام دنیا میں منتخب بنایا۔ اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا میں منتخب بنایا اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ تمام لوگ قیامت کے دن بیہوش کر دیے جائیں گے اور میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھ سے پہلے ہی انہیں افاقہ ہوا یا انہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

(۲۳۲۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَاالطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

۲۳۲۱۔ ہم سے اسحاق بن ابی عیسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال مدینہ تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون۔ اگر اللہ نے چاہا۔

(۲۳۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۲۳۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی،

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنِ اخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

انہیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

(۲۳۲۳) حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلِ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَّاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَنْزِعَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهٗ بِعَطَنٍ

۲۳۲۳۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل اللخمی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس میں سے پانی نکالا اس کے بعد ابو بکر بن ابی قحافہ نے ڈول لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول پانی نکالا البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اور اللہ انہیں معاف کرے پھر عمرؓ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے کسی قوی و بہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنالیں۔

(۲۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَآ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ وَ رُبَّمَا قَالَ جَآءَهُ السَّآئِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَاشَآءَ

۲۳۲۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

(۲۳۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

۲۳۲۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہئے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

(۲۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ

۲۳۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحفص عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور حر بن قیس بن

قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى اَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبِ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا مُوسٰى فِي مَلَاٍ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذْجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰى لَا فَاُوْحِيَ اِلٰى مُوسٰى بَلْ عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوسٰى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً وَقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسٰى يَتْبَعُ اَثَرَالْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَّكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ

حصن الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام ہی تھے اتنے میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی اس بارے میں مختلف ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے وہ" صاحب" کون تھے جن سے ملاقات کے لئے حضرت موسیٰؑ نے راستہ پوچھا تھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی حدیث سنی ہے (جس میں ان کے متعلق تذکرہ ہو) انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے آ کر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ کیوں نہیں۔ ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کا راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مچھلی کو نشان قرار دیا اور آپ سے کہا گیا کہ مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات ہوگی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام مچھلی کا نشان (گمشدگی کے بعد) دریا میں ڈھونڈنے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے جب ہم نے چٹان پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے غافل رکھا تھا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش ہے اور ان کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

(۲۳۲۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيْدُ الْمُحَصَّبَ

۲۳۲۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، اور احمد بن صالح نے بیان کیا، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے، جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا، آپ کا اشارہ محصب کی طرف تھا۔

(۲۳۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّآئِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

۲۳۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو العباسؓ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور جب وہ فتح نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو

فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ اَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اب ہم لوٹ جائیں گے۔اس پر مسلمانوں نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر صبح جنگ کرو چنانچہ دوسرے دن مسلمان بہت زخمی ہوئے۔آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے،اب مسلمان اس فیصلہ پر بڑے خوش ہوئے یہ دیکھ کر آنحضور ﷺ مسکرا دئے۔

باب ۱۲۶۳ . قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمٰوَاتِ شَيْئًا فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَ سَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْا اَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَّسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ

۱۲۶۳۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد" کے پاس کسی کی شفاعت کام نہ دے گی لیکن اس کی جسے وہ اجازت دے یہاں تک کہ جب خوف ان کے دلوں سے دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ جواب دیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ بہت بلند اور عظیم ہے یہ نہیں کیا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا کیا اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے مسروق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز خاموش ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے کہ حق ہے اور آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق کہا۔اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اللہ بندوں کو جمع کرے گا اور ان کو ایسی آواز کے ذریعہ ندا دے گا جسے دور والے اسی طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔" میں بادشاہ ہوں بدلہ دینے والا۔

(۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ

۲۳۲۹۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے،ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان کے آگے انکساری کا اظہار کرنے کے لئے اپنے بازو مارتے ہیں (اور ان سے ایسی آواز نکلتی ہے) جیسے پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو۔علی نے اور ان کے سوا نے صفوان (بفتح فاء) رعایت کی۔پھر وہ حکم فرشتوں میں آتا ہے اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق،اللہ وہ بلند و عظیم ہے اور علی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے عمرو نے حدیث بیان

قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ اَنَّهٗ قَرَاَفُزِّعَ قَالَ سُفْيٰنُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِىْ سَمِعَهٗ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيٰنُ وَهِىَ قِرَآءَ تُنَا

کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی علی نے کہا کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تو سفیان نے اسکی تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرو سے روایت کی، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ ﷺ کہ آپ نے فزع پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں سفیان نے کہا کہ۔ یہی ہماری قرأت ہے۔

(۲۳۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَآ اَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْهَرَ بِهٖ

۲۳۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنی توجہ سے نبی کریم ﷺ کی قرآن خوانی سنتا ہے اور کسی کی نہیں سنتا، ان کے ایک ''صاحب'' نے بیان کیا کہ اس سے مراد بآواز بلند قرآن پڑھنا ہے۔

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَآ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَآ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ فَيُنَادِىْ بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ

۲۳۳۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم وہ کہیں گے ''لبیک وسعدیک پھر ندا دے گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے ایک گروہ کو دوزخ کے لئے نکال لو۔

(۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ

۲۳۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

باب ۱۲۶۴. كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ وَ نِدَآءِ اللّٰهِ الْمَلَآئِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَّ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ اَىْ يُلْقٰى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ اَنْتَ اَىْ تَاْخُذُهٗ عَنْهُمْ وَمِثْلُهٗ

۱۲۶۴۔ جبریلؑ کے ساتھ اللہ کا کلام، اور اللہ کا فرشتوں کو ندا دینا۔ اور معمر نے کہا کہ ''انک لتلقی القرآن کا مفہوم ہے کہ قرآن آپ پر اتارا جاتا ہے۔ تلقاہ انت یعنی آپ ان سے حاصل کریں۔ یہی مفہوم ہے فتلقی

فتلقّی اٰدمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

آدم من ربہ کلمت'' کا۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَآ اَحَبَّ عَبْدًا نَّادٰى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِیْ جِبْرِيْلُ فِی السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی اَهْلِ الْاَرْضِ

۲۳۳۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۲۳۳۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

۲۳۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۳۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى

۲۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے ان سے معرور نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، گو اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو فرمایا کہ گو اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

باب ۱۲۶۵۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ 'یتنزل الامر بینھن' کا

بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ

مفہوم ہے کہ ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان۔

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَافُلَانُ اِذَآ اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ اَجْرًا

۲۳۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو' اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا رخ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیری پناہ لی، تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم آج رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور صبح کو زندہ اٹھے تو ثواب ملے گا۔

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا "اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے جماعتوں کو شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے۔ حمیدی نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۲۳۳۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

۲۳۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها" کے بارے میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر عبادت کرتے تھے اگر آواز بلند کرتے تو مشرکین سنتے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانیوالے کو گالی دیتے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ" اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ۔ یعنی آواز اتنی بلند نہ کرو کہ مشرکین سن لیں اور آہستہ نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ اپنے اصحاب کو سناؤ البتہ آواز بلند نہ ہوتا کہ وہ تم سے سیکھیں۔

باب ۱۲۶۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں "لقول

كَلَامَ اللّٰهِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ

فصل یعنی قرآن حق ہے وما ھو بالہزل، یعنی کھیل کود نہیں۔

(۲۳۳۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۲۳۳۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔

(۲۳۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَاَكْلَهٗ وَ شُرْبَهٗ مِنْ اَجْلِيْ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

۲۳۴۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں، بندہ اپنی شہوت، کھانا، پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۲۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَآ اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَارَبِّ وَلٰكِنْ لَّاغِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ

۲۳۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہشام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر نہا رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیوں کا ایک دل ان پر آ کر گرا اور آپ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، ان کے رب نے انہیں ندا دی اے ایوب کیا میں نے تمہیں اس سے مستغنی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا کیوں نہیں، لیکن مجھے تیری برکت سے استغناء نہیں ہو سکتا۔

(۲۳۴۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

۲۳۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو عبداللہ الاعز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جلوہ فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

(۲۳۴۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

۲۳۴۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے

اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَه' اَنَّه' سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّه' سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاَسْنَادِ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْکَ

خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔

(۲۳۴۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ اَتَتْکَ بِاِنَآءٍ فِيْهِ طَعَامٌ اَوْ اِنَآءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَاَقْرِئْهَا مِنْ رَّبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

۲۳۴۴۔ ہم سے زہیر بن حرب، نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ (جبریل علیہ السلام نے فرمایا) یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آتی ہیں انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنائیے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

(۲۳۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُبْنُ اَسَد اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

۲۳۴۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا۔

(۲۳۴۶)حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَه' اَنَّه' سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّ النَّارُ حَقٌّ وَا لنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَيْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

۲۳۴۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں سلیمان احول نے خبر دی انہیں طاؤس نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد پڑھتے تو کہتے ''اے اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے حمد تیرے ہی لئے ہے کہ آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے سامنے ہی جھکا تجھ پر ہی ایمان لایا تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی ذریعہ لڑا تیری ہی طرف فیصلہ کے لئے آیا پس تو میری مغفرت کر، اگلے پچھلے تمام گناہوں کی جو میں نے چھپا کر کئے اور جو اعلانیہ کئے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

(۲۳۴۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَالْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَآ اَهْلُ الْاِفْكِ مَاقَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَآئِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَاكُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِيْ بَرَآءَتِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى وَلَشَانِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُّتْلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْااَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُ وْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيٰتِ

۲۳۴۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن میتب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے سنا، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انہیں بری قرار دیا تھا، ان حضرات نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ بخدا مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برائت کے لئے وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت ہوگی میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ میرے بارے میں وحی نازل کرے جس کی تلاوت ہو، البتہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ میری برائت کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ان الذین جاؤا بالافک' دس آیتیں۔

(۲۳۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اِذَآ اَرَادَ عَبْدِيْٓ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَّاِذَآ اَرَادَاَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ

۲۳۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کر نہ لے۔ جب اس کا ارتکاب کرلے پھر اسے اس کے برابر لکھو اور اگر اس برائی کو وہ میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لئے ارادہ ہی پر ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لئے لکھو سات سو تک۔

(۲۳۴۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ

۲۳۴۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن ابی مزرد نے اور ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھہر جا اس نے کہا کہ یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں صلہ رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کروں اور قطع رحم کرنے والے سے

لَکِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَکُمْ

جدا ہو جاؤں؟ اس نے کہا کہ ضرور میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تیرا یہ مقام ہے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ممکن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔

(۲۳۵۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰہُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِیْ

۲۳۵۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے عبیداللہ نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بعض بندے صبح کافر ہو کر کرتے ہیں اور بعض بندے صبح مومن ہو کر کرتے ہیں۔

(۲۳۵۱) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ اِذَآ اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَآءِ یْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَ ہٗ وَاِذَا کَرِہَ لِقَاءِ یْ کَرِھْتُ لِقَاءَ ہٗ

۲۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

(۲۳۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

۲۳۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

(۲۳۵۳) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ وَاذْرُوْانِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَاللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَّا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَافِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَلَہٗ

۲۳۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں کیونکہ واللہ اگر اللہ نے اس پر قابو پالیا تو ایسا عذاب اسے دے گا جو دنیا کے کسی فرد کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس میں تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا اس نے عرض کی، تیرے خوف سے اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

(۲۳۵۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو

۲۳۵۴۔ ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن

ابْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَّرُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ فَاغْفِرْلِیْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ بِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْاَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وَاَصَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَّرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْاَذْنَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُالذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ مَاشَآءَ

عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے سنا کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کئے اور کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کردے اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور عرض کیا میرے رب میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اسکے بدلے میں سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کی اے میرے رب میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا تین مرتبہ پس جو چاہے کرے۔

(۲۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِالْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ سَلَفَ اَوْفِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَّعْنِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيْهِ اَیَّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْتَئِرْ اَوْلَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرًا وَّاِنْ يَّقْدِرِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْآ اِذَامِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ اَوْ قَالَ فَاسْحَكُوْنِیْ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ رِيْحٍ عَاصِفٍ فَاَذْرُوْنِیْ فِيْهَا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَمَوَاثِيْقَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَرَبِّیْ فَفَعَلُوْا ثُمَّ اَذْرَوْهُ فِیْ يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُنْ فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَكَ عَلٰی اَنْ

۲۳۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبدالغافر نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال واولاد سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمہارے لئے کیسا باپ ثابت ہوا، انہوں نے کہا کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن اس باپ نے اللہ کے لئے کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اور اگر اللہ اس پر قابو پا گیا تو اسے عذاب دے گا، تو دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو اسے پیس ڈالنا اور جس دن تیز آندھی آئے اس میں میری یہ راکھ اڑا دینا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں سے عہد و پیمان لئے۔ اور خدا گواہ ہے انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر انہوں نے اسے تیز ہوا کے دن اڑا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا تو وہ ایک مرد بن

فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ اَوْ فَرَقٌ مِّنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا فَاهُ اَنْ رَّحِمَه' عِنْدَهَا وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَا تَلَا فَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ اَنَّه' زَادَ فِيْهِ اذْرُوْنِىْ فِى الْبَحْرِ اَوْ كَمَا حَدَّثَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ فَسَّرَه' قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ

گیا جو کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو یہ طرز عمل اختیار کرے اس نے کہا کہ تیرا خوف۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا پھر میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسے سلمان سے سنا۔ البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ ''اذرونی فی البحر یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی اور لم یبتئر کے الفاظ کہے اور خلیفہ نے بیان کیا ان سے معتمر نے حدیث بیان کی اور لم یبتئر کہا قتادہ نے اس کی تفسیر لم یدخر سے کی۔

باب ۱۲۶۷. كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَنْبِيَآءِ وَ غَيْرِهِمْ

۱۲۶۷۔ اللہ عزوجل کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے کلام کرنا۔

(۲۳۵۶) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ قُلْتُ يَارَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيُدْخَلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَىْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۵۶۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اُن سے ابوبکر بن عیاش نے، ان سے حمید نے بیان کی کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب جنت میں اسے بھی داخل کیجئے جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کئے جائیں گے۔ پھر میں کہوں گا اے رب اسے بھی جنت میں داخل کیجئے جس کے دل میں معمولی ترین ایمان ہو انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت بھی آنحضور ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جن سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

(۲۳۵۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِىُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَآ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ ذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ اِلَيْهِ يَسْاَلُه' لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا هُوَ فِىْ قَصْرِهٖ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّى الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَّا فَاَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَاتَسْاَلْهُ عَنْ شَىْءٍ اَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَااَبَاحَمْزَةَ هٰؤُلَآءِ اِخْوَانُكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ جَآءُوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ

۲۳۵۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے معبد بن ہلال العنزی نے حدیث بیان کی کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تا کہ وہ ہمارے لئے شفاعت کی حدیث پوچھیں، وہ اپنے محل میں تھے اور جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے اجازت چاہی اور ہمیں اجازت دی گئی اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کچھ اور نہ پوچھنا چنانچہ انہوں نے کہا اے ابوحمزہ یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ

الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَاتَحْضُرُنِيْ الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْخَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ اَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِنَا لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَآ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهٗ

سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد ﷺ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل کرنے والے ہیں لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لئے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے الہام کریں گے جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی پھر میں کہوں گا اے رب میری امت، میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ کہو آپ کی سنی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں حسن بصریؒ کے پاس چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت ابوخلیفہ کے مکان میں روپوش تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا۔ پھر انہوں نے

يَآاَبَاسَعِيْدٍ جِئْنَا كَ مِنْ عِنْدِ اَخِيْكَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِى الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيْهِ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهٰى اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيْهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِىْ وَ هُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَآ اَدْرِىْ اَنَسِىَ اَمْ كَرِهَ اَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَ قَالَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا مَا ذَكَرْتُهٗ اِلَّا وَ اَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِىْ كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهٖ قَالَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ ثُمَّ اَخِرُّلَهٗ سَاجِدًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِىْ فِيْمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَ عِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وَ كِبْرِيَآئِىْ وَ عَظَمَتِىْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا۔ اے ابوسعید ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں سے آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی، انہوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا کہ اور بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انہوں نے نہیں بیان کی انہوں کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صحت مند تھے بیس سال اب سے پہلے، تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے یا اس لئے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا ابوسعید پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے آپ اس پر ہنسے اور فرمایا کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ فرمائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ کہو سنی جائے گی مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت کی قسم میں اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہے۔

(۲۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ يَّخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُوْلُ لَهٗ رَبُّهٗ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْاٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذٰلِكَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ

۲۳۵۸۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھسٹ کر نکلے گا، اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا میرے رب جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کہیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لئے دنیا کے دس گنا ہے۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِىِّ ابْنِ

۲۳۵۹۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ

حاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَاقَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُواالنَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَ زَادَ فِيْهِ وَلَو بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص سے تمہارا رب اس طرح کلام کرے گا کہ تمہارے اور اسکے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے خیثمہ نے اسی طرح۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اِنَّهٗ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْخَلَآئِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا وَّ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يُشْرِكُوْنَ

۲۳۶۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ جب قیامت برپا ہو گی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمین کو ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کر لے گا اور پھر اسے ہلائے گا اور کہے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر آنحضور ﷺ نے آیت پڑھی۔ ''انہوں نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق قدر نہیں کی۔'' ارشاد خداوندی ''یشرکون تک''۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِى النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوْٓ اَحَدُكُمْ مِّنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنِّىْ سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، سرگوشی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کس طرح سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ آدم نے بیان کیا ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

باب ۱۲۶۸ ۔قَوْلِهٖ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا

(۲۳۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

۱۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔“

۲۳۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے،ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ تو آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے پیغام اور کلام کے لئے منتخب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایک ایسی بات کے لئے ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مقدر کر دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔

(۲۳۶۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ الْمَلَائِكَةَ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ

۲۳۶۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پاتے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں، انسانوں کے جد امجد اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا۔ اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں، آپ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں اور آپ اپنی غلطی انہیں یاد دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی۔

(۲۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى اَتَوْهُ لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَايَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَآءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَاتَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوْهُ حَتّٰى

۲۳۶۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن عبداللہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج کے لئے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس تین افراد آئے آنحضور ﷺ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آنحضور ﷺ نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی

احْتَمَلُوْهُ فَوَضَعُوْهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيْلُ فَشَقَّ جِبْرِيْلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهٖ اِلٰى لَبَّتِهٖ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهٖ وَجَوْفِهٖ فَغَسَلَهٗ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَنْقٰى جَوْفَهٗ ثُمَّ اُتِيَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً فَحَشَابِهٖ صَدْرَهٗ وَلَغَادِيْدَهٗ يَعْنِيْ عُرُوْقَ حَلْقِهٖ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ اَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا فَمَرْحَبًا بِهٖ وَ اَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ اَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ اَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ اٰدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا بِابْنِيْ نِعْمَ الْاِبْنُ اَنْتَ فَاِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهْرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَاهٰذَانِ النَّهْرَانِ يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضٰى فِي السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ بِنَهْرٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِّنَ اللُّؤْلُؤِ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهٗ فَاِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْاُوْلٰى مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا مَرْحَبًا بِهٖ وَاَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَ قَالُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّادِسَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيْهَا اَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ

آنکھیں سورہی تھیں لیکن دل نہیں سورہا تھا انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے چنانچہ انہوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنویں کے پاس لائے یہاں جبریل علیہ السلام نے آپ کا کام سنبھالا اور آپ کے گلے سے دل کے نیچے تک سینہ چاک کیا اور سینہ اور پیٹ کو پاک کر کے زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا پیٹ صاف ہوگیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا اس سے آپ کے سینے اور حلق کی رگوں کو سیا اور اسے برابر کر دیا پھر آپ کو لے کر آسمانِ دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی آسمان والوں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل انہوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں آسمان والوں نے کہا انہیں خوش آمدید آسمان والے اس سے خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ وہ انہیں بتا نہ دے آنحضور ﷺ نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو پایا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے جدامجد آدمؑ ہیں آپ انہیں سلام کیجئے آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا کہا کہ خوش آمدید اپنے بیٹے کو آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں، آپ نے آسمانِ دنیا میں دو نہریں دیکھیں جو بہہ رہی تھیں پوچھا اے جبریل یہ نہریں کیسی ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موتی اور زبرجد کا محل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ مشک ہے پوچھا جبریل یہ کیا ہے جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لئے محفوظ رکھا ہے پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، کون ہیں؟ کہا جبریل، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فرشتے بولے انہیں خوش آمدید ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا پھر چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر آپ کو

مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهٰرُوْنَ فِي الرَّابِعَةِ وَاٰخَرَ
فِي الْخَامِسَةِ لَمْ اَحْفَظِ اسْمَهٗ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي
السَّادِسَةِ وَمُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ
فَقَالَ مُوْسٰى رَبِّ لَمْ اَظُنَّ اَنْ يُّرْفَعَ عَلَيَّ اَحَدٌ ثُمَّ
عَلَا بِهٖ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى جَآءَ
سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى
كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحَى اللّٰهُ فِيْمَآ
اَوْحٰى اِلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلٰى اُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَّ
لَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوْسٰى فَاحْتَبَسَهٗ مُوْسٰى
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ اِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ
اِلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ
وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
جِبْرِيْلَ كَاَنَّهٗ يَسْتَشِيْرُهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ
جِبْرِيْلُ اَنْ نَّعَمْ اِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهٖ اِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَ
هُوَ مَكَانَهٗ يَارَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَاِنَّ اُمَّتِيْ لَاتَسْتَطِيْعُ
هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُوْسٰى
فَاحْتَبَسَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهٗ مُوْسٰى اِلٰى رَبِّهٖ حَتّٰى
صَارَتْ اِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهٗ مُوْسٰى
عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُّ بَنِيْ
اِسْرَآئِيْلَ قَوْمِيْ عَلٰى اَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا
فَتَرَكُوْهُ فَاُمَّتُكَ اَضْعَفُ اَجْسَادًا وَّقُلُوْبًا وَّاَبْدَانًا
وَّاَبْصَارًا وَّاَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ
كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
جِبْرِيْلَ لِيُشِيْرَ عَلَيْهِ وَلَايَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ فَدَفَعَهٗ
عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَارَبِّ اِنَّ اُمَّتِيْ ضُعَفَآءُ
اَجْسَادُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ وَاَسْمَاعُهُمْ وَ اَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ
عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَامُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
قَالَ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ
فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا فَهِيَ

لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر آپ کو لے کر ساتویں
آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن
کے نام آپ نے لئے مجھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے
آسمان پر ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر اور دوسرے نبی پانچویں
آسمان پر جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور
موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر انہیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی
وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ نبی علیہ السلام نے کہا میرے رب میرا خیال نہیں
تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام انہیں لے کر
اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک کہ
آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے کر آئے اور رب العزت ذوالجبروت سے قریب
ہوئے اور اتنے قریب ہوئے جیسے کمان کے دونوں کنارے یا اس سے
بھی قریب پھر اللہ نے منجملہ دوسری باتوں کے آپ کی امت پر دن اور
رات میں پچاس نمازوں کی بھی وحی کی۔ پھر آپ اترے اور جب موسیٰ
علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا اے
محمد ﷺ آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب
نے مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے موسیٰ علیہ
السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں، واپس
جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ
آنحضور ﷺ جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے بھی
اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انہیں لے کر
ذوالجبروت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض
کی اے رب ہم سے کمی کر دیجئے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں
رکھتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ
السلام کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو
اسی طرح برابر اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک
کہ پانچ نمازیں ہو گئیں۔ پانچ نمازوں پر بھی انہوں آنحضور ﷺ کو روکا
اور کہا اے محمدؐ میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر کیا ہے وہ
ناتواں ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم دل
بدن نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ رب
العزت اس میں بھی کمی کر دے گا۔ ہر مرتبہ آنحضور ﷺ جبریل علیہ السلام

خَمْسُوْنَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ وَھِیَ خَمْسٌ عَلَیْکَ فَرَجَعَ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ کَیْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا اَعْطَانَا بِکُلِّ حَسَنَۃٍ عَشْرُ اَمْثَالِھَا قَالَ مُوْسٰی قَدْ وَاللّٰہِ رَاوَدْتُّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ فَتَرَکُوْہُ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَلْیُخَفِّفْ عَنْکَ اَیْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَامُوْسٰی قَدْ وَاللّٰہِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَّبِّیْ مِمَّا اخْتَلَفْتُ اِلَیْہِ قَالَ فَاھْبِطْ بِاسْمِ اللّٰہِ قَالَ وَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کی طرف متوجہ ہوتے تھے تا کہ ان سے مشورہ لیں اور جبریل اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کی اے رب میری امت جسم، دل نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے پس ہم سے اور کمی کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے اور انہوں نے پوچھا کیا ہوا، آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے اور انہوں چھوڑ دیا پس آپ واپس جایئے اور مزید کمی کرایئے آنحضور ﷺ نے اس پر کہا اے موسیٰ واللہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آ جا چکا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے۔

باب ۱۲۶۹۔ کَلَامِ الرَّبِّ مَعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

۱۲۶۹۔ اللہ کا کلام جنت والوں سے۔

(۲۳۶۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَااَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَارَبِّ وَ قَدْ اَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَارَبِّ وَ اَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا

۲۳۶۵۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن اسلم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہے گا اے اہل جنت وہ بولیں گے لبیک وسعدیک ہمارے رب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے اے رب اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں جنتی پوچھیں گے اے رب اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں اپنی خوشنودی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ حَدَّثَنَا ھِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَوْمًا یُحَدِّثُ وَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَوَلَسْتَ

۲۳۶۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی بھی تھے کہ اہل جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کھیتی کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے کہا

فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَآؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَ تَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَآ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ فَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں، چنانچہ بہت جلدی وہ بیج ڈالے گا اور پلک جھپکنے تک اس کا اگنا، برابر ہونا، کٹنا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا ابن آدم اسے لے لے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی اعرابی نے کہا یا رسول اللہ اس کا لطف تو قریشی یا انصاری اٹھائیں گے کیونکہ وہ کھیتی باڑی والے ہیں ہم نہیں آنحضور ﷺ اس پر ہنس دیے۔

باب ۱۲۷۰ ۔ ذِكْرُ اللّٰهِ بِالْاَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْاِبْلَاغِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُمَّةٌ هَمٌّ وَّ ضِيْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوْٓا اِلَيَّ مَافِيْٓ اَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقِ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ اِنْسَانٌ يَّاْتِيْهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُوْلُ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ اٰمِنٌ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَاْمَنَهٗ حَيْثُ جَآءَ النَّبَاُ الْعَظِيْمُ الْقُرْاٰنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهٖ

۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعہ یاد کرنا اور بندوں کا اللہ کو دعا اور عاجزی اور رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے ذریعہ یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی کہ پس تم مجھے یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور انہیں نوح کی خبر سناؤ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اگر تم پر میرا رہنا اور اللہ کی نشانیوں کو یاد دلانا تم پر گراں ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اور تم اپنے ذرائع اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو پھر ایسا نہ ہو کہ تمہارا معاملہ تمہارے لئے باعث پریشانی بن جائے پھر جو کچھ تمہیں میرے بارے میں کرنا ہے کر لو اور مجھے مہلت نہ دو پس اگر تم اعراض کرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت نہیں مانگی ہے مجھے تو اجر اللہ ہی کے یہاں ملے گا اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گذاروں میں سے ہو جاؤں "غمۃ" بمعنی تردد و غم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا "کہ اقضوا الی" کا مفہوم ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو کر گذرو "فرق بمعنی "اقض" استعمال ہوتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ "وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آتا ہے اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے سنتا ہے تو وہ محفوظ و مامون ہے تاکہ وہ آتا رہے اور اللہ کا کلام سنتا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے ٹھکانے پہنچ جائے جہاں سے آیا ہے "النبا العظیم سے مراد قرآن ہے۔ صوابا یعنی دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا۔

باب ۱۲۷۱ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ

۱۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس اللہ کے شریک نہ بناؤ اور ارشاد خداوندی اور تم اس کے شریک بناتے ہو وہ تو تمام دنیا کا رب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔ اور بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے لوگوں پر وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا

قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ وَقَالَ عِکْرِمَةُ وَمَایُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِکُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِکَ اِیْمَانُهُمْ وَهُمْ یَعْبُدُوْنَ غَیْرَهٗ وَمَا ذُکِرَ فِیْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَکْسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا وَّ قَالَ مُجَاهِدٌ مَّاتُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِیَسْاَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِیْنَ الْمُؤَدِّیْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰذَا الَّذِیْ اَعْطَیْتَنِیْ عَمِلْتُ بِمَا فِیْهِ

عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور عکرمہ نے کہا و مایومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون'' کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا ایمان ہے لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں اور جو کچھ بندوں کے افعال اور ان کے اکساب کے مخلوق ہونے کے سلسلہ میں ذکر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''اور اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور پھر انہیں ایک اندازہ پر مقرر کیا مجاہد نے کہا کہ ماتنزل الملائکۃ الا بالحق میں حق سے مراد رسالت اور عذاب ہے ''لیسال الصادقین عن صدقہم'' پہنچانے والے اور تبلیغ کا فرض ادا کرنے والے انبیاء مراد ہیں۔ ''و انا لہ لحافظون'' یعنی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ والذی جاء بالصدق سے مراد قرآن مجید ہے ''صدق بہ سے مراد مومن ہے وہ قیامت کے دن کہے گا کہ یہی وہ چیز ہے جو تو نے مجھے دی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّ هُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ تَخَافُ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَزْنِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِکَ

۲۳۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے ان سے عمرو ابن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے یہاں سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

باب ۱۲۷۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَآ اَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

۱۲۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تم اس خوف سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے ہی خلاف تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ بہت سی ان باتوں کو جانتا ہی نہیں جو تم کرتے ہو۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ وَ قُرَیْشِیٌّ اَوْ قُرَشِیَّانِ وَ ثَقَفِیٌّ کَثِیْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِیْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ

۲۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک قریشی یا یہ کہا کہ) دو قریشی، اور ایک ثقفی جمع ہوئے،

اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَانَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَآ اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَاكُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ

جن کے پیٹ کی چربی بہت تھی (توند بڑی تھی) اور جن میں سوجھ بوجھ کی بڑی کمی تھی، ان میں سے ایک نے کہا، کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے بولیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا کہ اگر بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنتا ہوگا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم اس خوف کی وجہ سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھال تمہارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔ الایۃ

باب ۱۲۷۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍمِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ وَّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَّاَنَّ حَدَثَهٗ لَايُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِيْنَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّآ اَحْدَثَ اَنْ لَّاتُكَلِّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہر دن وہ ایک شان میں ہے اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات نہیں آتی۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ممکن ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔ اور اللہ کا کوئی نئی بات پیدا کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کی طرح نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس جیسی کوئی چیز نہیں اور بہت سننے والا بہت دیکھنے والا ہے۔" اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔

(۲۳۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَآ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ اَقْرَبُ الْكِتَابِ عَهْدًابِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ

۲۳۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن وردان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کس طرح سوال کرتے ہو تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں۔

(۲۳۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَّكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوْا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْا فَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ قَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِذٰلِكَ

۲۳۷۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے مسلمانو تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو، تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی ہے اور بدل دیا ہے۔ پھر خود ہی لکھ لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی پونجی

ثَمَنًا قَلِيلًا اَوْ لَايَنْهَاكُمْ مَّا جَآءَ كُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مُّسَائَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا رَجُلًا مِّنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

حاصل کریں کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا کہ تمہارے پاس خود علم آ چکا ہے۔ خدا کی قسم ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

باب ۱۲۷۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ وَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مَعَ عَبْدِيْ حَيْثُمَا ذَكَرَنِيْ وَ تَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ

۱۲۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں اور وحی کے نازل ہونے کے متعلق آنحضور ﷺ کے ایسا کرنے کے متعلق تفصیل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث نقل کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے۔

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖٓ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَءُوْنَ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَآ اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَآ اَقْرَاَهٗ

۲۳۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد" لاتحرک بہ لسانک کے متعلق کہ وحی نازل ہوتی تو آنحضور ﷺ پر اس کا بہت بار پڑتا تھا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح آنحضورؐ ہلاتے تھے، سعید نے فرمایا کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے میں تمہارے سامنے اسی طرح ہوتا ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ" لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ" جمعہ سے مراد سینہ میں محفوظ رکھنا ہے۔ پھر تم اسے پڑھو" پھر ہم جب پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی پیروی کیجئے" یعنی خاموش ہو کر پہلے غور سے سنئے، پھر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اسے پڑھیں گے بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آنحضور ﷺ غور سے سنتے تھے اور جب چلے جاتے تو ان کی قرأت کے مطابق پڑھتے تھے۔

باب ۱۲۷۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖٓ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَايَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ يَتَخَافَتُوْنَ يَتَسَآرُّوْنَ

۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اپنی بات آہستہ سے کہو یا زور سے اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا وہ اسے نہیں جانے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بین اور باخبر ہے۔" یتخافتون اے یتسارون۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۷۲۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" ولاتجہر بصلاتک ولاتخافت بہا کے بارے میں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر

مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَىْ لِقِرَآءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً

(اعمال اسلام ادا کرتے تھے) لیکن جب اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو قرآن مجید بآواز بلند پڑھتے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو اس کے اتارنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قرأت میں آواز بلند نہ کیجئے کہ مشرکین سنیں اور پھر قرآن مجید کو گالی دیں اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھئے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے۔

(۲۳۷۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِى الدُّعَآءِ

۲۳۷۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ولاتجہر بصلاتک ولاتخافت بہا" دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۲۳۷۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَزَادَ غَيْرُهٗ يَجْهَرُ بِهٖ.

۲۳۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں اور ان کے غیر نے یہ اضافہ کیا کہ جو زور سے قرآن (نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں)

باب ۱۲۷۶۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ رَجُلٌ يَّقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِىَ هٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللّٰهُ اَنَّ قِيَامَهٗ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهٗ وَقَالَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

۱۲۷۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا اور رات اور دن اس میں منہمک رہتا ہے اور ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس کے ساتھ "قیام اس کا فعل ہے اور فرمایا کہ" اس کی نشانیوں میں سے آسمان وزمین کا پیدا کرنا ہے۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا" اور بھلائی کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔"

(۲۳۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِىَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِىْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ

۲۳۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے تو ایک دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ شخص ہے

اُوْتِيتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ

جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہے۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

(۲۳۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَّمْ اَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهٖ

۲۳۷۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کی تلاوت رات ودن کرتا ہو اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے رات ودن خرچ کرتا ہو۔ میں نے یہ حدیث سفیان سے کئی بار سنی لیکن "اخبرنا" کے عنوان کے ساتھ انہیں کہتے نہیں سنا اور یہ ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔

باب ۱۲۷۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَ عَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ قَالَتْ عَآئِشَةُ اِذَآ اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَّقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بَيَانٌ وَّدِلَالَةٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَارَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ اللّٰهِ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِيْ بِكُمْ وَ قَالَ اَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ حَرَامًا اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے رسول پہنچا دیجئے وہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور زہری نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے پیغام بھیجنا ہے اور رسول کا کام اسے پہنچانا ہے اور ہمارا کام اسے ماننا ہے اور بیان کیا کہ معلوم ہونا چاہئے کہ انبیاء نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پیغامات کو تم تک پہنچاتا ہوں، اور جب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شرکت نہیں کی تو انہوں نے کہا کہ عنقریب اللہ اس کے رسول اور مؤمنین تمہارا عمل دیکھیں گے" اور معمر نے کہا کہ "ذلک الکتاب سے مراد یہی قرآن ہے" جو متقیوں کے لئے ہدایت ہے اس سے مراد بیان ودلالت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "ذلکم حکم اللہ" یعنی ہذا حکم اللہ۔ لاریب ای لا شک۔ تلک آیات یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی جیسی آیت حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بہم ہے یعنی بکم اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اپنے ماموں حرام کو ان کی قوم کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

۲۳۷۷. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا

۲۳۷۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث

سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادَةُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَآ اَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ

بیان کی ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ نے حدیث بیان کی ان سے جبیر بن حیہ نے ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں منجملہ اپنے رب کے پیغامات کے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے کوئی چیز چھپائی، اور محمد نے بیان کیا ان سے عامر عقدی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وحی کا کوئی جز چھپا لیا تو اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اے رسول پہنچا دیجئے وہ جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر اپنے رب کا پیغام نہیں پہنچایا۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جُرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوْا لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ الْاٰيَةَ

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کیا اور ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو بن شرجیل نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شریک کو پکارو حالانکہ تمہیں پیدا اللہ نے کیا ہے پھر پوچھا پھر کون فرمایا کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا پوچھا پھر کون فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں فرمایا۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے جسے اللہ نے حرام کیا ہے سوا حق کے اور جو زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا'' آخر آیت تک۔

باب ۱۲۷۸. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا وَاُعْطِيَ اَهْلُ

۱۲۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس توریت لاؤ اور اسے تلاوت کرو'' اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد اہل توریت کو توریت دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا۔ اور تمہیں

الْاِنْجِيلِ الْاِنْجِيلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ وَاُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْرَزِيْنٍ يَتْلُوْنَهٗ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَقَّ عَمَلِهٖ يُقَالُ يُتْلٰى يُقْرَأُ حَسَنَ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗ لَا يَجِدُ طَعْمَهٗ وَنَفْعَهٗ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَايَحْمِلُهٗ بِحَقِّهٖ اِلَّا الْمُوْقِنُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ عَمَلًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَخْبِرْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اِنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ اِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا اور ابو رزین نے کہا کہ یتلونہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ بولتے ہیں یتلی یعنی بہترین تلاوت اور حسن قرأت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے لایمسہ یعنی اس کا لطف اور اس کا نفع وہی حاصل کریں گے جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے اٹھانے کا حق وہی ادا کریگا جو یقین رکھتا ہے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ انکی مثال جنہوں نے توریت کو اٹھایا لیکن اس کا حق نہیں ادا کر سکے مثل گدھے کے ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔ بری ہے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ حد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا اور نبی کریم ﷺ نے اسلام اور ایمان کو بھی عمل کہا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اپنا سب سے پر توقع عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو انہوں نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پر توقع نہیں ہے جتنا یہ ہے کہ میں جب بھی پاکی حاصل کرتا ہوں تو نماز پڑھتا ہوں اور پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے فرمایا کہ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج کرنا۔

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا بَقَآؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْاُمَمِ كَمَابَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ هٰٓؤُلَآءِ اَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَّ اَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ

۲۳۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں تمہارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمہیں دو قیراط دیے گئے اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارا حق دینے میں کوئی ظلم کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

باب ۱۲۷۹. وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۷۹۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کو عمل کہا اور فرمایا کہ جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس

الصَّلٰوۃَ عَمَلاً وَّقَالَ لاَ صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

کی نماز نہیں۔

(۲۳۸۱) حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْوَلِیْدِ وَحَدَّثَنِیْ عَبَّادُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْاَسَدِیُّ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ ثُمَّ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

۲۳۸۱۔ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے، اور مجھ سے عباد بن یعقوب اسدی نے حدیث بیان کی، انہیں عباد بن العوام نے خبر دی، انہیں شیبانی نے، انہیں ولید بن عیزار نے، انہیں ابوعمرو شیبانی نے اور انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا۔ پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

باب ۱۲۸۰۔ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ھَلُوْعًا ضَجُوْرًا

۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انسان بڑا مضطرب الاحوال پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو آہ وزاری کرنے والا ہے اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو ناشکری کرنے والا ہے ہلوعا بمعنی ضجوراً۔

(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَاَعْطٰی قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِیْنَ فَبَلَغَہٗ اَنَّھُمْ عَتَبُوْا فَقَالَ اِنِّیْ اُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْھَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ مِنْھُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَّا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ

۲۳۸۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مال آیا اور آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے انہیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ آنحضور ﷺ کے اس کلمہ کے مقابلہ میں مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں۔

باب ۱۲۸۱۔ ذِکْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِوَایَتِہٖ عَنْ رَّبِّہٖ

۱۲۸۱۔ نبی کریم ﷺ کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا۔

(۲۳۸۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْزَیْدٍ سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْھَرَوِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَّبِّہٖ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ

۲۳۸۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزید سعید بن ربیع ہروی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے ان سے فرمایا، کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں

مِنْهُ بَاعًا وَّ اِذَآ اَتَانِیْ مَشْیًا اَتَیْتُه' هَرْوَلَةً

اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

(۲۳۸۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَّحْیٰی عَنِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَ اِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَّ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ

۲۳۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے تھے۔

(۲۳۸۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّکُمْ قَالَ لِکُلِّ عَمَلٍ کَفَّارَةٌ وَّالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ.

۲۳۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

(۲۳۸۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ قَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّهٖ قَالَ لَایَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَه' اِلٰی اَبِیْهِ

۲۳۸۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان احادیث میں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں (آنحضور ﷺ) یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔ اور آپ نے ان کے والد کی طرف ان کی نسبت کی۔

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَیْجٍ اَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعٰوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰی نَاقَةٍ لَّه' یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِیْهَا قَالَ ثُمَّ

۲۳۸۷۔ ہم سے احمد بن ابی سریج نے حدیث بیان کی، انہیں شبابہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے ان سے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سورۃ الفتح پڑھ رہے تھے یا سورۃ الفتح میں سے پڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ

قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِىْ قِرَآءَ ةَ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّقَالَ لَوْ لَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَّحْكِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعٰوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُه' قَالَ آء آء آء ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

پھر آپ نے اس میں ترجیع کیا، بیان کیا کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کو بیان کیا اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح ترجیع کرتا جس طرح ابن مغفل نے آنحضور ﷺ کی قراءت کی نقل کرتے ہوئے ترجیع کیا تھا۔ پھر میں نے معاویہ سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ کس طرح ترجیع کرتے تھے؟ کہا کہ آ آ آ تین مرتبہ۔

باب ۱۲۸۲ . مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرٰةِ وَ غَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَآ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسُفْيٰنُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهٗ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَه' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ وَيَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ الْاٰيَةَ

۱۲۸۲۔ توریت اور اس کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کی تفسیر عربی وغیرہ میں کرنے کا جواز اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''پس تم توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حرب نے خبر دی کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نبی کریم ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا ''شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل کی جانب، اور اے اہل کتاب ایک کلمہ پر آؤ، اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔''

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى ابْنَ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُ وْنَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْآ اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَاتُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الْاٰيَةَ

۲۳۸۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مبارک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ اس کی تکذیب، بلکہ کہو کہ ''ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے۔'' الآیۃ۔

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَاتَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَآءُ وْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّرْضَوْنَ يَآاَعْوَرُ اقْرَاْ فَقَرَاَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَوْضِعٍ مِّنْهَا فَوَضَعَ يَدَه' عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَه' فَاِذَا

۲۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائی گئی جنہوں نے زنا کی تھی، آنحضور ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا، کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں رسوا کرتے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر توریت لاؤ اور اس کی تلاوت کرو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ وہ (توریت) لائے اور ایک شخص سے جس پر وہ مطمئن تھے، کہا کہ اے اعور! پڑھو۔ چنانچہ اس نے پڑھا اور

فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِيءُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ

جب اس کے ایک مقام پر پہنچے تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم تھی، بالکل واضح، اس نے کہا اے محمد ﷺ! ان پر رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کئے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پتھر سے بچانے کے لئے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

باب ۱۲۸۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

۱۲۸۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ قرآن کا ماہر اونچے درجے کے نیکو کاروں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ

۲۳۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے خوش الحان نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ يُبَرِّئُنِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ كُلَّهَا

۲۳۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے سلسلہ میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور ان راویوں میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ جب میں اس تہمت سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ میری براءت کرے گا۔ لیکن واللہ اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے بہت کم تھی کہ اللہ میرے بارے میں کلام فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے تہمت لگائی" پوری دس آیتوں تک۔

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ

۲۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ میرا یقین ہے کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں "والتین والزیتون" کی سورت پڑھ رہے تھے۔ میں نے آنحضور ﷺ سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا۔

(۲۳۹۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاتَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا

۲۳۹۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ مشرکین جب سنتے تو قرآن کو برا بھلا کہتے اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ ''اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بہت پست۔''

(۲۳۹۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَايَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَآ اِنْسٌ وَلَاشَیْءٌ اِلَّا شَهِدَلَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۹۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے ان سے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن وانس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسے سنا ہے۔

(۲۳۹۵) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهٗ فِیْ حَجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ

۲۳۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے جب آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۸۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُ وْامَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پس قرآن میں سے وہ پڑھو جو تم سے آسانی سے ہو سکے۔''

(۲۳۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِالْقَارِیِّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَآءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِی الصَّلٰوةِ

۲۳۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حدیث بیان کی، انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو آنحضور ﷺ نے ہمیں نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ

فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُه، بِرِدَآئِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قَالَ اَقْرَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ اَقْرَانِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَاقَرَاْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُه، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ اَرْسِلْهُ اقْرَاْ يَاهِشَامُ فَقَرَاَ الْقِرَآءَ ةَ الَّتِیْ سَمِعْتُه، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ يَاعُمَرُ فَقَرَاْتُ الَّتِیْ اَقْرَانِیْ فَقَالَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ

کر دوں لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں اپنی چادر کا پھندا لگا دیا اور ان سے کہا، تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی؟ جسے میں نے ابھی تم سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ مجھے خود آنحضور ﷺ نے اس سے مختلف قرأت سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضور ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا عمر! تم پڑھو۔ میں نے اس قرأت کے مطابق پڑھا جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح سہولت ہو پڑھو۔

باب ۱۲۸۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَه، يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّاٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَآءَ تَه، عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ

۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے قرآن مجید کو ذکر کے لئے آسان کیا ہے۔" اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "ہر شخص کے لئے اسی میں آسانی رکھی گئی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔" "میسرۃ" بمعنی مہیا بولتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ "یسرنا القران بلسانك" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اس کی قرأت آپ کے لئے آسان کر دی ہے اور مطرف نے بیان کیا کہ "ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر" کا مفہوم یہ ہے کہ کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

(۲۳۹۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ يَزِيْدُ حَدَّثَنِیْ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَه،

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا ان سے مطرف بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کرتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کے لئے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

(۲۳۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه، كَانَ فِیْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِی الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُه، مِنَ النَّارِ اَوْمِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى اَلْاٰيَةَ

۲۳۹۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک لکڑی لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر اعتماد نہ کر لیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ "پس جس شخص نے دیا اور ڈرا" الآیۃ۔

باب ۱۲۸۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوْبٌ يَّسْطُرُوْنَ يَخُطُّوْنَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةَ الْكِتَابِ وَاَصْلَهٗ مَايَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ يُّكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُوْنَ يُزِيْلُوْنَ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُزِيْلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِّنْ كُتُبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ لٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهٗ يَتَاَوَّلُوْنَهٗ عَلٰى غَيْرِ تَاْوِيْلِهٖ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ وَ مَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ فَهُوَلَهٗ نَذِيْرٌ وَّقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهٗ غَلَبَتْ اَوْقَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ

۱۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔'' ''اور طور کی قسم اور کتاب مسطور کی قسم'' قتادہ نے کہا کہ مراد ہے لکھی ہوئی۔ ''یسطرون'' ای یخطون۔ ''ام الکتاب'' یعنی جملۃ الکتاب۔ واصلہ ''مایلفظ'' جو بات بھی کرے گا وہ لکھ لی جائے گی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر و شر سب لکھ لیا جاتا ہے ''یحرفون'' اے یزیلون۔ اور کوئی نہیں جو اللہ کی کتابوں میں کسی کتاب کا کوئی حرف زائل کر دے۔ لیکن وہ لوگ تحریف کرتے ہیں اور خلاف منشاء تفسیر کرتے ہیں۔ ''دراستہم'' ای تلاوتہم۔ ''واعیۃ'' ای حافظۃ۔ تعیہا بمعنی تحفظہا۔ اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں ڈراؤں، اس سے مراد اہل مکہ ہیں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اسے رسول اللہ ڈرانے والے ہیں۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو رافع سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے پاس ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میری غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ مکتوب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

(۲۳۹۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَبَارَافِعٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ

۲۳۹۹۔ مجھ سے محمد بن غالب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔

باب ۱۲۸۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ وَّيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِيْنَ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانَ عَمَلًا وَّ قَالَ اَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اللہ نے پیدا کیا۔'' اور مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کی ہے اس میں جان ڈالو'' بلاشبہ تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر گیا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دونوں ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے رہتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں ہاں اسی کے لئے خلق و امر ہے، اللہ کی ذات بہت بابرکت ہے سارے جہان کے پالنے والے کی، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ اللہ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا اور نبی کریم ﷺ نے ایمان کو بھی عمل کہا، ابوذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد

الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَ قَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَمَلاً

کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔" قبیلہ عبدالقیس کے وفد نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ ہمیں آپ چند ایسے جامع اعمال بتا دیں۔ جن پر اگر ہم عمل کر لیں تو جنت میں داخل ہو جائیں تو آنحضور ﷺ نے انہیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اس طرح آپ نے ان سب چیزوں کو عمل قرار دیا۔

(٢٤٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقٰسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّ بَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّاِخَآءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ لَآ اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَا حَدِّثُكَ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَحْمِلُكُمْ وَمَاعِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَلَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَاصَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ وَاللّٰهِ لَانُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَآ اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ فَقَالَ لَسْتُ اَنَا اَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَ تَحَلَّلْتُهَا

۲۴۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ اور قاسم تیمی نے ان سے زہدم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ جرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا معاملہ تھا ایک مرتبہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا آپ کے ہاں قبیلہ تیم اللہ کا بھی ایک شخص تھا غالباً وہ موالی میں تھا، ابوموسیٰ نے اسے اپنے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا اور اسی وقت سے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضور ﷺ کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہیں کروں گا۔ نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں تمہیں سواری کے لئے دوں۔ پھر آنحضور ﷺ کے پاس مال غنیمت میں کچھ اونٹ آئے تو آنحضور ﷺ نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لے کر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضور ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لئے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لئے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ! ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ ہم واپس آنحضور ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں، بلکہ اللہ دے رہا ہے۔ واللہ! میں اگر کوئی قسم کھالیتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

(٢٤٠١) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَآ اَبُوْجَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْآ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَوَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ اَشْهُرٍ

۲۴۰۱۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ ضبعی نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف

حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهَا مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّةِ وَالْحَنْتَمَةِ

باحرمت مہینوں میں ہی آ سکتے ہیں۔اس لئے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتا دیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں چار باتوں سے روکتا ہوں۔ یہ کہ دباء، نقیر، زفت کئے ہوئے اور حنتم کئے ہوئے برتنوں میں نہ پیو۔

(۲۴۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ

۲۴۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔

(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ

۲۴۰۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کرو۔

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذُرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْشَعِيْرَةً

۲۴۰۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے حد سے تجاوز کرنے والا اور کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بناتا ہے؟۔ ذرا وہ چنا پیدا کر کے تو دیکھیں یا گیہوں کا ایک دانہ یا جو کا ایک دانہ پیدا کر کے تو دیکھیں۔

باب ۱۲۸۸. قِرَآءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

۱۲۸۸۔ فاسق اور منافق کی قرأت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

(۲۴۰۵) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِيْ لَا يَقْرَاُ كَا لتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَايَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَارِيْحَ لَهَا

۲۴۰۵۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے چکوترے کی ہے کہ اس کا مزا بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزا تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا مزا کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی ہے کہ اس کا مزا کڑوا ہے اور کوئی خوشبو نہیں۔

(٢٤٠٦) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي يَحْيٰى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهِ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ.

۲۴۰۶۔ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے ح اور مجھ سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں، ایک صاحب نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ صحیح بات وہ ہے جسے شیطان اللہ کے یہاں سے یاد رکھ لیتا ہے اور پھر اسے مرغی کے کٹ کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاہنوں) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور یہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں۔

(٢٤٠٧) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَءُوْنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَايَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدُالسَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ قِيْلَ مَاسِيْمَاهُمْ قَالَ سِيْمَا هُمُ التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِيْدُ

۲۴۰۷۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن سیرین سے سنا۔ ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح دور پھینک دیئے جائیں گے جیسے تیر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے۔ یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ (خود) واپس آجائے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی تو فرمایا کہ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی یا التسبید فرمایا۔

باب ١٢٨٩. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِيْ اٰدَمَ وَ قَوْلَهُمْ يُوْزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقُسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّوْمِيَّةِ وَ يُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَاَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ

۱۲۸۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ کہ نبی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کئے جائیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ قسطاس بمعنی عدل ہے رومی زبان میں اور "قسط"، مقسط کے مصدر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی عادل اور "قاسط" بمعنی ظالم ہے۔

(٢٤٠٨) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

۲۴۰۸۔ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قعقاع نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ) کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر بہت ہلکے لیکن (قیامت کے دن) ترازو پر بہت بھاری ثابت ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

تمت بالخیر

الحمدللہ تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ تیسری اور آخری جلد کے ساتھ ختم ہوا۔